الجامع المسند الصحیح المختصر
من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ
صحیح بخاری
مصنف
امیر المؤمنین فی الحدیث
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل
البخاری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر
المدنی العطاری
https:// sunnahschool.blogspot.com

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد سوم

باراول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر۔	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8838776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیوار دو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عنوانات	صفحہ
قرآن کے ہر کلام پر فضیلت	189
قرآن کے مطابق وصیت کرنا	190
جو قرآن پر اکتفانہ کرے	190
قاری پر رشک کرنا	191
بہتر مسلمان وہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے	191
قرآن کریم یاد کرنا	192
ہمیشہ تلاوتِ قرآن کریم کرتا رہے	194
سواری پر تلاوت کرنا	194
بچوں کو قرآن مجید سکھانا	195
قرآن پڑھ کر بھول جانا، کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں	195
یوں کہنا کہ سورۃ البقرہ اور فلاں فلاں سورت	196
قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	198
تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا	199
نرمی سے تلاوت کرنا	199
خوش آوازی سے تلاوت کرنا	200
دوسرے کی زبانی قرآن سننا پسند ہونا	200
قاری سے کہنا کہ بس یہ کافی ہے	200
قرآن کریم کتنے عرصہ میں ختم کرے؟	201
تلاوت کرتے وقت رونا	203
ریا کے لیے تلاوت کرنا یا	204
کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا	204
اطمینانِ قلب سے تلاوت کرنا	206

67- کِتَابُ النِّکَاح

عنوانات	صفحہ
نکاح کی ترغیب	207
نکاح کیوں ضروری ہے؟	208
نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والا روزے رکھے	209
زائد بیویاں رکھنا	210
شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ویسا ہی اجر پائے گا	210
غریب قاری کا نکاح	211
اپنی زوجہ کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا	211
غیر شادی شدہ رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے	212
کنواری لڑکی سے نکاح کرنا	213
شوہر دیدہ سے نکاح کرنا	214
کم عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح	215
کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت منتخب کرے گو یہ واجب	

68- كِتَابُ الطَّلَاقِ

69- كِتَابُ النَّفَقَاتِ

71- كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

75- كِتَابُ الْمَرْضَى

76- کِتَابُ الطِّبِّ

80- كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

81- کِتَابُ الرِّقَاقِ

82- کِتَابُ الْقَدَرِ

86- كِتَابُ الْحُدُودِ

87-كِتَابُ الدِّيَاتِ

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

93- كِتَابُ الْأَحْكَامِ

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

عنوانات	صفحہ
دشمن سے مقابلے کی تمنا کرنا مکروہ ہے	1183
اگر کا جائز استعمال	1183

95- كِتَابُ أَخْبَارِ الآحَادِ

96- كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

97- كِتَابُ التَّوْحِيدِ

عنوانات	صفحہ
ترجمہ کنزالایمان؛ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔(پ۲۹،المزمل ۲۰)	1344
ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنزالایمان؛ اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یادکرنے والا	1345
ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنزالایمان؛ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں(پ۳۰، البروج۲۱۔۲۲)	1346
ارشاد باری تعالٰی ہے ترجمہ کنزالایمان؛ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بدکار اور منافق کی قرأت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی	1350
باب	1351

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

42- سُورَةُ حم عسق

سورۃ الشوریٰ کی تفسیر

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {عَقِيمًا} [الشورى: 50]: «الَّتِي لاَ تَلِدُ» {رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا} [الشورى: 52]: «القُرْآنُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ} [الشورى: 11]: «نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ». {لاَ حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [الشورى: 15]: «لاَ خُصُومَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ»، {مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ} [الشورى: 45]: «ذَلِيلٍ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ} [الشورى: 33]: «يَتَحَرَّكْنَ وَلاَ يَجْرِينَ فِي البَحْرِ». {شَرَعُوا} [الشورى: 21]: «ابْتَدَعُوا»

ابنِ عباس سے منقول ہے کہ عَقِيمًا وہ عورت جو بچہ نہ جنے۔ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ایک نسل کے بعد دوسری نسل لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا کوئی جھگڑا دشمنی نہیں۔ طَرْفٍ خَفِيٍّ نظر بچا کر۔ دوسرے کا قول ہے فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ چلنا شَرَعُوا ابتدا کی۔ طرح ڈالی۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} [الشورى: 23]

باب

ترجمہ کنزالایمان: مگر قرابت کی محبت (پ ۲۵، الشوریٰ ۲۳)۔

4818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ: {إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} [الشورى: 23]- فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: «إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ القَرَابَةِ»

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت ترجمہ کنزالایمان: مگر قرابت کی محبت (پ ۲۵، الشوریٰ ۲۳) کے متعلق دریافت کیا گیا تو سعید بن جبیر نے کہا کہ اس سے محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ لہٰذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

4818- راجع الحدیث: 3497

بسم اللہ الرحمن الرحیم

43- سُورَةُ حم الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {عَلَى أُمَّةٍ} [الزخرف: 22]: «عَلَى إِمَامٍ»، {وَقِيلِهِ يَا رَبِّ} [: «تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لاَ نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ، وَلاَ نَسْمَعُ قِيلَهُمْ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَلَوْلاَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً} [الزخرف: 33]: «لَوْلاَ أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا، لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الكُفَّارِ» (سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ): «مِنْ فِضَّةٍ، وَهِيَ دَرَجٌ، وَسُرُرَ فِضَّةٍ» {مُقْرِنِينَ} [إبراهيم: 49]: «مُطِيقِينَ»، {آسَفُونَا} [الزخرف: 55]: «أَسْخَطُونَا»، {يَعْشُ} [الزخرف: 36]: «يَعْمَى» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ} [الزخرف: 5]: «أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالقُرْآنِ، ثُمَّ لاَ تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ؟» {وَمَضَى مَثَلُ الأَوَّلِينَ} [الزخرف: 8]: «سُنَّةُ الأَوَّلِينَ» {وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ} [الزخرف: 13]: «يَعْنِي الإِبِلَ وَالخَيْلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيرَ». (يَنْشَأُ فِي الحِلْيَةِ): «الجَوَارِي، جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا، فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ؟»، {لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ} [الزخرف: 20]: «يَعْنُونَ الأَوْثَانَ»، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ} [الزخرف: 20]: «أَيِ الأَوْثَانُ، إِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ»، {فِي عَقِبِهِ} [الزخرف: 28]: «وَلَدِهِ»، {مُقْتَرِنِينَ} [الزخرف: 53]: «يَمْشُونَ مَعًا»، {سَلَفًا} [الزخرف: 56]: «قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ». {وَمَثَلًا} [النور: 34]: «عِبْرَةً»، {يَصِدُّونَ}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰٓی اُمَّةٍ یہاں عَلٰی اِمَامٍ کے معنی میں ہے اور پہلی آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی مخفی باتیں، مشورے اور باتوں کو نہیں سنتے؟ ابنِ عباس کا قول ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہوجائیں (پ۲۵، الزخرف ۳۳) سے یہ مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہوجانے کا خدشہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج و تخت سونے کے ہوتے مُقْرِنِيْنَ زور والے اٰسَفُوْنَا ہمیں غصہ دلایا۔ یَعْشُ اندھا ہورہے مجاہد کا قول ہے اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کہ تم قرآنِ مجید کو جھٹلاتے رہو اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پہلوں کا طریقہ۔ مُقْرِنِيْنَ جانوروں پر ہم قابو نہ پاتے۔ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا یہ کیسا حکم چلاتے ہو لَوْشَآءَ الرَّحْمٰنُ مَاعَبَدْنٰهُمْ یعنی بتوں کو۔ مَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ بت کچھ نہیں جانتے۔ فِيْ عَقِبِهٖ اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِيْنَ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں مثلاً سامانِ عبرت۔ يَصِدُّوْنَ غل مچانے لگے۔ مُبْرِمُوْنَ متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ سب سے پہلا ایمان والا اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اہل عرب بَرَآءٌ کو بیزاری اور لاتعلقی کے لیے استعمال کرتے ہیں اَلْبَرَآءُ اور اَلْخَلَآءُ۔ دونوں واحد، تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں بَرَآءٌ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے

[النساء: 61]: «يَضِجُّونَ»، {مُبْرِمُونَ} [الزخرف: 79]: «مُجْمِعُونَ»، {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «أَوَّلُ المُؤْمِنِينَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ} [الزخرف: 26]: "العَرَبُ تَقُولُ: نَحْنُ مِنْكَ البَرَاءُ وَالخَلاَءُ، وَالوَاحِدُ وَالِاثْنَانِ وَالجَمِيعُ، مِنَ المُذَكَّرِ وَالمُؤَنَّثِ، يُقَالُ فِيهِ: بَرَاءٌ، لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ، وَلَوْ قَالَ: بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الِاثْنَيْنِ: بَرِيئَانِ، وَفِي الجَمِيعِ: بَرِيئُونَ" وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «إِنَّنِي بَرِيءٌ» بِاليَاءِ، وَالزُّخْرُفُ: الذَّهَبُ " مَلاَئِكَةً يَخْلُفُونَ: يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا"

کہ یہ مصدر ہے اگر بَرِیْءٌ کہیں تو تثنیہ کے لیے بَرِیْئَانِ اور جمع بَرِیْئُوْنَ ہوگی اور یہ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں بَرِیْءٌ ہے۔ الزُّخْرُف سونا۔ الْمَلٰئِکَةُ یَخْلُفُوْنَ فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ، قَالَ: إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ} [الزخرف: 77]

4819 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ: "{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ} [الزخرف: 77] " وَقَالَ قَتَادَةُ: {مَثَلًا لِلْآخِرِينَ} [الزخرف: 56]: «عِظَةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُقْرِنِينَ} [إبراهيم: 49]: " ضَابِطِينَ، يُقَالُ: فُلاَنٌ مُقْرِنٌ لِفُلاَنٍ ضَابِطٌ لَهُ، وَالأَكْوَابُ الأَبَارِيقُ الَّتِي لاَ خَرَاطِيمَ لَهَا "، {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «أَيْ مَا كَانَ، فَأَنَا أَوَّلُ الآنِفِينَ، وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ» وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: " وَقَالَ الرَّسُولُ: يَا رَبِّ " وَيُقَالُ: {أَوَّلُ العَابِدِينَ} [الزخرف: 81]: «الجَاحِدِينَ، مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ» وَقَالَ قَتَادَةُ: "فِي أُمِّ

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے (پ۲۵، الزخرف ۷۷)

حضرت یعلٰی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت یوں تلاوت فرماتے ہوئے سنا: یَامَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ اور قتادہ کا قول ہے کہ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے کا قول ہے مُقْرِنِیْنَ قابو میں لانے والے جیسے کہا جاتا ہے کہ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ یعنی فلاں فلاں پر قابو رکھتا ہے الْاَکْوَابُ بغیر ٹونٹی کے لوٹے اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ چونکہ خدا کی اولاد ہے نہیں لہٰذا سب سے پہلا انکار کرنیوالا بھی میں ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَابِدٌ اور عَبِدٌ اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یوں ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَا رَبِّ یُقَالُ اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ اس میں الْعٰبِدِیْنَ سے مراد انکار کرنے والے ہیں اور یہ عَبِدَ یَعْبُدُ سے ہے قتادہ کا قول ہے کہ اُمُّ الْکِتٰبِ سے

الكِتَابِ: جُمْلَةِ الكِتَابِ أَصْلِ الكِتَابِ"

ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے

2-باب {أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ}

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ میں

[الزخرف: 5]: »مُشْرِكِينَ،

مُسْرِفِيْنَ سے مراد مشرکین ہیں

وَاللهِ لَوْ أَنَّ هَذَا القُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هَذِهِ الأُمَّةِ لَهَلَكُوا«. {فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الأَوَّلِينَ} [الزخرف: 8]: »عُقُوبَةُ الأَوَّلِينَ«. {جُزْءًا} [البقرة:260]: »عِدْلًا«

خدا کی قسم، جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار کیا تھا، اگر یہ اٹھا لیا جاتا تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ پہلے لوگوں پر جو عذاب آئے جُزْءًا برابر کھڑا کر دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

44-سُورَةُ حم الدُّخَانِ

سورۃ الدُّخان کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {رَهْوًا} [الدخان: 24]: »طَرِيقًا يَابِسًا«. وَيُقَالُ: {رَهْوًا} [الدخان: 24]: »سَاكِنًا«. {عَلَى عِلْمٍ عَلَى العَالَمِينَ} [الدخان: 32]: »عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ«. {وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ} [الدخان: 54]: »أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ«. {فَاعْتِلُوهُ}: " ادْفَعُوهُ، وَيُقَالُ أَنْ {تَرْجُمُونِ} [الدخان: 20]: القَتْلُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَالْمُهْلِ} [الكهف: 29]: »أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {تُبَّعٍ} [البقرة: 38]: »مُلُوكُ اليَمَنِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا، لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ«

مجاہد کا قول ہے کہ رَهْوًا سے خشکی کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِيْنَ سے پچھلے تمام لوگ مراد ہیں۔ فَاعْتِلُوْا پرے ہٹاؤ۔ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ یعنی بڑی آنکھوں والی ایسی حوروں سے ہم نے اُن کا نکاح کر دیا جو آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ تَرْجُمُوْنَ قتل کرنا رَهْوًا رہنا سکونت اختیار کرنا ابن عباس کا قول ہے کہ كَالْمُهْلِ ایسا سیاہ جو تیل کی چکیٹ کے مانند ہو۔ دوسرے کا قول ہے تُبَّعٍ یمن کے بادشاہ جن میں سے ہر ایک تُبَّع کہلاتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیشرو کے بعد اس کا جانشین ہوتا تھا اور دھوپ کو بھی تُبَّع کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورج کے تابع ہوتی ہے۔

1-بَابُ

باب

{فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] قَالَ قَتَادَةُ: "فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ"

ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (پ ۲۵، الدخان ۱۰) قتادہ کا قول ہے فَارْتَقِبْ انتظار کرو۔

4820 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ، وَالرُّومُ، وَالقَمَرُ، وَالبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ "

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) رومیوں کا مغلوب ہونا (۳) شق القمر (۴) قریش کی پکڑ (۵) اُن کی ہلاکت۔

2-بَابُ

{يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ ۲۵، الدخان ۱۱)

4821- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا كَانَ هَذَا، لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11] قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ، فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: «لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ» فَاسْتَسْقَى لَهُمْ فَسُقُوا، فَنَزَلَتْ: {إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سالوں کی ان کے لیے دعا مانگی۔ پس وہ قحط اور مصیبت کا ایسے شکار ہوئے کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے بھوک کے سبب زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: توتم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب (پ ۲۵، الدخان ۱۰-۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے مُضر کے لیے بارش کی دعا کردیں کیونکہ وہ ہلاک ہوگئے۔ آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو بڑے جری ہو پھر آپ نے بارش کی دعا فرمائی تو ان پر بارش ہوئی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۵) چنانچہ جب ان پر خوشحالی کا دور آگیا تو خوشحالی آتے ہی اپنی پچھلی حالت پر لوٹ گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب

سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۶) یہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بدر کا روز ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ} [الدخان: 12]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۲)

4822 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لاَ تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا العِظَامَ وَالمَيْتَةَ مِنَ الجَهْدِ، حَتَّى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الجُوعِ، قَالُوا: {رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ} [الدخان: 12] فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا، فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا، فَانْتَقَمَ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ {إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات بھی علم کا ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تمہیں علم نہ ہو تو اُس کے بارے میں کہہ دو کہ مجھے علم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸۶) بیشک قریش نے جب نبی کریم ﷺ سے سرکشی کی اور آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے اُن کے حق میں دعا مانگی: اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئے پس ان پر قحط مسلط ہوگیا حتیٰ کہ تنگی میں ہڈیاں اور مردار تک کھا گئے اور جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر کرتا تو اسے بھوک کے سبب دھواں نظر آتا تھا اس پر وہ کہنے لگے: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور کردے ہم ایمان لے آئیں گے۔" چنانچہ اس کے متعلق فرمایا گیا کہ اگر ہم نے اِن سے عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر جائیں گے۔ بہرحال آپ نے اپنے رب سے دعا کی تو ان سے عذاب دور ہوگیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ان

4822- راجع الحدیث: 1007

سے بدر کے دن انتقام لیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: توتم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں (پ ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۶)

4- بَابُ

{أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ} [الدخان: 13] «الذِّكْرُ وَالذِّكْرَى وَاحِدٌ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا (پ ۲۵، الدخان ۱۳) الذِّكْرُ اور الذِّكْرَى دونوں ہم معنی ہیں۔

4823 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ، يَعْنِي كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى كَانُوا يَأْكُلُونَ المَيْتَةَ، فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ، ثُمَّ قَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الدخان: 11]، حَتَّى بَلَغَ {إِنَّا كَاشِفُو العَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} [الدخان: 15]، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ العَذَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: وَالبَطْشَةُ الكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے قریش کو دعوت اسلام پیش کی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پس آپ نے دعا کی: "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔" چنانچہ وہ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے گئے حتیٰ کہ (کھانے کی) ہر چیز ختم ہوگئی تو وہ مردار تک کھانے لگے اور جب اُن میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر کرتا تو تکلیف اور بھوک کے سبب انہیں دھواں نظر آتا تھا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: توتم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب۔۔۔۔۔تا۔۔۔۔۔ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۰۔۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائے گا؟ اور انہوں نے فرمایا کہ بڑی پکڑ سے مراد جنگ بدر ہے۔

5- بَابُ

{ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ، وَقَالُوا: مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ} [الدخان: 14]

4824 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: {قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ} [ص: 86] فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ» فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ وَالجُلُودَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: حَتَّى أَكَلُوا الجُلُودَ وَالمَيْتَةَ، وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: أَيْ مُحَمَّدُ، إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: تَعُودُونَ بَعْدَ هَذَا - فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ - ثُمَّ قَرَأَ: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] إِلَى {عَائِدُونَ} [الدخان: 15] أَنُكْشِفُ عَنْهُمْ عَذَابَ الآخِرَةِ؟ فَقَدْ مَضَى: الدُّخَانُ، وَالبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ، وَقَالَ أَحَدُهُمْ: القَمَرُ، وَقَالَ الآخَرُ: وَالرُّومُ

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے (پ ۲۵، الدخان ۱۴)

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں (پ ۲۳، ص ۸٦) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے جارہے ہیں تو دعا کی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔'' تو ان پر قحط مسلط کر دیا گیا، حتیٰ کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ''حتیٰ کہ ہڈیاں اور مردار بھی کھا گئے۔'' اور انہیں زمین سے دھواں سا نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔ چنانچہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم عذاب ہٹنے کے بعد وعدے سے پھر جاؤ گے۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں۔ ترجمہ کنزالایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب۔۔۔۔ تا۔۔۔۔ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (پ ۲۵، الدخان ۱۰-۱۵) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائے گا؟ پس دھوئیں کی یہ بات زمانہ ماضی کی ہے پکڑ اور ہلاکت بھی ہو چکیں۔ (۴) ایک کا قول

4824- راجع الحديث: 1007

6-بَابُ

{يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ} [الدخان: 16]

4825 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اللِّزَامُ، وَالرُّومُ، وَالبَطْشَةُ، وَالقَمَرُ، وَالدُّخَانُ "

بسم الله الرحمٰن الرحيم

45-سُورَةُ حم الجَاثِيَةِ:

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {نَسْتَنْسِخُ} [الجاثية: 29]: «نَكْتُبُ»، {نَنْسَاكُمْ} [الجاثية: 34]: «نَتْرُكُكُمْ»

1-بَابُ

{وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ} [الجاثية: 24] الآيَةَ

4826 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: " يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

ہے کہ شق القمر بھی (۵) دوسرے نے کہا رومیوں کا واقعہ بھی۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں۔ (پ۲۵، الدخان ۱۶)

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: (۱) قریش کی ہلاکت (۲) رومیوں کی فتح (۳) قریش کی پکڑ (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے مجاہد کا قول ہے: نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے ہیں نَنْسَاکُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ (پ۲۵، الجاثیہ ۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو برا کہہ کر مجھے اذیت پہنچاتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

4825- راجع الحديث: 4767,1007

بسم اللہ الرحمن الرحیم

46- سُورَةُ حم الأَحْقَافِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تُفِيضُونَ} [يونس: 61]: «تَقُولُونَ» وَقَالَ بَعْضُهُمْ: " أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ: بَقِيَّةٌ مِنْ عِلْمٍ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ} [الأحقاف: 9]: «لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَرَأَيْتُمْ} [الأنعام: 46]: " هَذِهِ الأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ، إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لاَ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ، وَلَيْسَ قَوْلُهُ: {أَرَأَيْتُمْ} [الأنعام: 46]: بِرُؤْيَةِ العَيْنِ، إِنَّمَا هُوَ: أَتَعْلَمُونَ، أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تُفِيضُونَ تم کہتے ہو بعض حضرات کا قول ہے أَثَرَةٍ أُثْرَةٍ اور أَثَارَةٍ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی حصہ ہے ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ سب سے پہلے آنے والا رسول نہیں ہوں دوسرے کا قول ہے أَرَأَيْتُمْ یہ ابتدائی الف وعید کے لیے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو تو جن چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور یہ أَرَأَيْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ کیا تمہیں معلوم ہے؟ کیا تم تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

1- بَابُ

{وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ: أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ القُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ، وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ، فَيَقُولُ: مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ} [الأحقاف: 17]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں (پ ۲۶، الاحقاف ۱۷)

4827- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذُوهُ، فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا، فَقَالَ مَرْوَانُ: إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ،

ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر ہوا جسے حضرت معاویہ نے بنایا تھا پس وہ خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تا کہ اس کے والدِ ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اس بات پر اعتراض کیا۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے دولت کدے میں داخل ہو گئے جس کے

{وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي} [الأحقاف: 17]. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الحِجَابِ: »مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عُذْرِي«

باعث وہ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا، یہی وہ آدمی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا (پ۲۶، الاحقاف ۱۷) اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآنِ کریم میں ہمارے خلاف کوئی بھی آیت نازل نہیں فرمائی، ماسوائے اس کے جو اللہ نے میری برأت کا اعلان فرمایا۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ} [الأحقاف: 24] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَارِضٌ} [الأحقاف: 24]: »السَّحَابُ«

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (پ۲۶، الاحقاف ۱۷) کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول ہے۔ عَارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

4828- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ،

سلیمان بن یسار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا مبارک حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا تھا۔

4829- قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ المَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الكَرَاهِيَةُ،

وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا ہوا کو ملاحظہ فرماتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی ظاہر۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے

4828- انظر الحدیث: 6092، صحیح مسلم: 2083، سنن ابو داؤد: 5098

فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ العَذَابَ، فَقَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا"

ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یوں اطمینان نہیں ہوتی کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل تو ہم پر بارش برسائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

47- سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{أَوْزَارَهَا} [محمد: 4]: «آثَامَهَا، حَتَّى لاَ يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ»، {عَرَّفَهَا} [محمد: 6]: «بَيَّنَهَا» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا} [محمد: 11]: "وَلِيُّهُمْ. فَإِذَا {عَزَمَ الأَمْرُ} [محمد: 21]: أَيْ جَدَّ الأَمْرُ، {فَلاَ تَهِنُوا} [محمد: 35]: لاَ تَضْعُفُوا" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَضْغَانَهُمْ} [محمد: 29]: «حَسَدَهُمْ»، {آسِنٍ} [محمد: 15]: «مُتَغَيِّرٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ محمد کی تفسیر

أَوْزَارَهَا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے: مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ان کا مددگار ہے عَزَمَ الأَمْرُ ہمت کا کام فَلاَ تَهِنُوا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے أَضْغَانَهُمْ ان کا حسد کرنا۔ آسِنٍ رنگ بدل جانا۔

1- بَابٌ

{وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)

4830 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ الخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، قَالَ: أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَاكِ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو صلۂ رحمی نے کھڑے ہو کر دامنِ رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، ٹھہر، اس نے عرض کی کہ میں اس لیے تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ اس نے عرض کی: اے رب! کیوں نہیں؟ فرمایا، بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا

الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]"

تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)

4831 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ} [محمد: 22]،

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)۔

4832- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي المُزَرِّدِ بِهَذَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ} [محمد: 22]

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابوالمزرر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)

48-سُورَةُ الفَتْحِ

سورۂ الفتح کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بُورًا} [الفرقان: 18] : «هَالِكِينَ» ، {سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ} [الفتح: 29] : «السَّحْنَةُ» وَقَالَ مَنْصُورٌ: عَنْ مُجَاهِدٍ، " التَّوَاضُعُ {شَطْأَهُ} [الفتح: 29] : فِرَاخَهُ، {فَاسْتَغْلَظَ} [الفتح: 29] : غَلُظَ. {سُوقِهِ} [الفتح: 29] : السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ " وَيُقَالُ: {دَائِرَةُ السَّوْءِ} [التوبة: 98] كَقَوْلِكَ: رَجُلُ السَّوْءِ، وَدَائِرَةُ السُّوءِ: العَذَابُ {تُعَزِّرُوهُ} [الفتح: 9]

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُم فِي وُجُوهِهِمْ خوبصورتی و خوشنمائی۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے شَطْأَهُ اپنی سوئی یعنی پٹھا فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوقِهِ یہ الساق سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ بھی اسی طرح بولا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے تُعَزِّرُوْهُ تم اس کی مدد کرو شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک

4831- راجع الحديث:4830

4832- راجع الحديث:4830

تَنْصُرُوهُ، {شَطْأَهُ} [الفتح: 29] شَطْءُ السُّنْبُلِ، تُنْبِتُ الحَبَّةُ عَشْرًا، أَوْ ثَمَانِيًا، وَسَبْعًا، فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى {فَآزَرَهُ} [الفتح: 29] قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ، وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ، كَمَا قَوَّى الحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا"

دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں اسی لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے فَاٰزَرَہٗ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پیٹھے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ اکیلے راہِ خدا میں نکلے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی گئی جس طرح دانے کو اس پودے سے قوت پہنچتی ہے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

1- بَابُ

{إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]

باب

ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ ۲۶، الفتح ۱)

4833 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: " لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]"

زید بن اسلم نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے تیسری بار سوال کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پس حضرت عمر نے کہا: عمر پر اس کی ماں روئے تو نے تین مرتبہ سوال کیا لیکن کسی بار بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور لوگوں کے آگے جا پہنچا اور مجھے خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن مجید میں کچھ نازل نہ ہو جائے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میرے متعلق قرآن مجید میں کچھ نازل نہ ہو گیا ہو۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جن پر سورج

4833 - راجع الحديث: 4177

طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورہ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

4834- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]، قَالَ: «الحُدَيْبِيَةُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی (پ۲۶، الفتح۱) سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

4835- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: «قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، سُورَةَ الفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا»، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

معاویہ بن قرہ حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن سورۃ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم ﷺ کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کرسکتا ہوں۔

2- بَابُ

باب

{لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا} [الفتح: 2]

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے (پ۲۶، الفتح۲)

4836- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ هُوَ ابْنُ عِلاَقَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ المُغِيرَةَ، يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: «أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا»

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ راتوں کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا۔ پس آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

4837- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، سَمِعَ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ

4834- راجع الحديث: 4172

4835- راجع الحديث: 4281

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: »أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ«

صدیقہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہوگیا تو آپ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہوکر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

3- بَابُ

{إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا} [الأحزاب: 45]

4838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ الَّتِي فِي القُرْآنِ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا} [الأحزاب: 45] ، قَالَ فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ المُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِيظٍ، وَلاَ سَخَّابٍ بِالأَسْوَاقِ، وَلاَ يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا"

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (پ۲۶، الفتح ۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم ﷺ کے متعلق: ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (پ۲۶، الفتح ۸) یہ توریت میں اس طرح ہے: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ بناکر۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے نہ تم سخت مزاج ہو نہ سخت دل، نہ بازاروں میں چکر لگانے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو لیکن معافی اور درگزر اختیار کرتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے ذریعے بگڑی ہوئی قوم کو سنوار نہ دے اور وہ یہ نہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں، اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے۔

4838- راجع الحدیث: 2125

4- بَابُ
{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ} [الفتح: 4]

4839 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ، فَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَجَعَلَ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ»

باب
ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا (پ ۲۶، الفتح ۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور وہیں گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا۔ پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:
{إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ} [الفتح: 18]

4840 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ»

4841 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ، «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ».

4842 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ «فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ،

باب
ترجمہ کنزالایمان: جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (پ ۲۶، الفتح ۱۸)

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو تھی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔

عقبہ بن صہبان کا بیان ہے، کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب

4840- راجع الحدیث: 4154,3576

4841- انظر الحدیث: 6220,5479 صحیح مسلم: 5025 سنن ابو داؤد: 5270 سنن ابن ماجہ: 3227

4842- راجع الحدیث: 4841

يَأْخُذُ مِنْهُ الْوَسْوَاسُ«

کرنے کے بارے میں سنا۔

4843- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، »وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ«

ابوقلابہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے والوں سے ہیں۔

4844 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ، فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ - يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ - وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: »بَلَى« قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ: »يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا« فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ

عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو وائل کے پاس پوچھنے گیا تو انہوں نے فرمایا ہم جنگِ صفین میں موجود تھے تو ایک آدمی نے کہا: کیا تم اُن لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی جانب بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس پر سہل بن حُنیف نے اس آدمی سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے اس پر حضرت عمر نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار کی: کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض کی کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور کیوں خالی ہاتھ واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا۔ پس حضرت عمر یہاں سے جوش و غضب کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا: اے ابنِ خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول

4843- راجع الحدیث:4171,1363

4844- راجع الحدیث:3181

ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر سورہ الفتح نازل ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

49- سُورَةُ الحُجُرَاتِ

سورۃ الحجرات کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ تُقَدِّمُوا} [الحجرات: 1]: «لاَ تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ»، {امْتَحَنَ} [الحجرات: 3]: «أَخْلَصَ»، {وَلاَ تَنَابَزُوا} [الحجرات: 11]: «يُدْعَى بِالكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ»، {يَلِتْكُمْ} [الحجرات: 14]: "يَنْقُصْكُمْ أَلَتْنَا: نَقَصْنَا"

مجاہد کا قول ہے لَا تُقَدِّمُوْا تم رسول اللہ ﷺ سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زبان مبارک سے جواب پورا کروا دے۔ اِمْتَحَنَ خالص کر دیا۔ تَنَابَزُوْا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر نہ کہو یَلِتْكُمْ کم کر دے گا اَلَتْنَا ہم نے کم کر دیا۔

1- بَابُ

باب

{لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ} [الحجرات: 2] الآيَةَ {تَشْعُرُونَ} [البقرة: 154]: «تَعْلَمُونَ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ»

ترجمہ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (پ۲۶، الحجرات ۲) تَشْعُرُوْنَ تم جانتے ہو اور لفظ الشَّاعِرُ بھی اسی سے مشتق ہے۔

4845 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: " كَادَ الخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ - قَالَ نَافِعٌ لاَ أَحْفَظُ اسْمَهُ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلاَفِي، قَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ} [الحجرات: 2] " الآيَةَ قَالَ

حضرت ابن ابی مُلیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین حضرات ہلاک ہونے کے قریب جا پہنچے تھے ہوا یوں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بلند کر دی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تھے اُن میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی جانب اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور آدمی کی طرف۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس آدمی کا نام یاد نہیں رہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ

ابْنُ الزُّبَيْرِ: «فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ»

باتیں کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوگئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے (پ۲۶، الحجرات ۲) کی تفسیر حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی دھیمی آواز سے بولنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ سن نہ پاتے اور دوبارہ دریافت فرمایا کرتے۔ لیکن انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر کے بارے میں اس بات کا ذکر نہیں کیا۔

4846- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: "اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں، پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اس آدمی نے دریافت کیا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت بُرا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند کردے اس کے عمل رائیگاں ہوجاتے ہیں اور وہ دوزخی ہوجاتا ہے۔ پس وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ آدمی دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی خوشخبری لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

2- بَابٌ

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ﴾ [الحجرات: 4]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں (پ۲۶، الحجرات ۴)

4847 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُ " قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِّرِ القَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِّرِ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتَ إِلَى، أَوْ إِلَّا خِلاَفِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ، فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا "، فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ} [الحجرات: 1] حَتَّى انْقَضَتِ الآيَةُ

ابنِ ابی مُلیکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی تمیم کے سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اس کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے (پ ۲۶، الحجرات ۱)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ} [الحجرات: 5]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا (پ ۲۶، الحجرات ۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

50- سُورَةُ ق

{رَجْعٌ بَعِيدٌ} [ق: 3]: «رَدٌّ»، {فُرُوجٍ} [ق: 6]: «فُتُوقٍ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ»، {مِنْ حَبْلِ الوَرِيدِ} [ق: 16]: " وَرِيدَاهُ فِي حَلْقِهِ، وَالحَبْلُ: حَبْلُ العَاتِقِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَا تَنْقُصُ الأَرْضُ} [ق: 4]: «مِنْ عِظَامِهِمْ»، {تَبْصِرَةً} [ق: 8]: «بَصِيرَةً»، {حَبَّ الحَصِيدِ} [ق: 9]: «الحِنْطَةُ»، {بَاسِقَاتٍ} [ق: 10]: «الطِّوَالُ»، {أَفَعَيِينَا} [ق: 15]: «أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا، حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ»، {وَقَالَ قَرِينُهُ}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ق کی تفسیر

رَجِيعٌ بَعِيدٌ لوٹنا۔ فُرُوجٍ شگاف، اس کا واحد فَرْجٌ وَرِيْدٌ گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ ان کی ہڈیاں تَبْصِرَةً بصیرت۔ حَبَّ الْحَصِيْدِ گندم بَاسِقَاتٍ لمبی اَفَعَيِيْنَا کیا ہم عاجز ہو جائیں گے۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ سے وہ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا ہوا ہے فَنَقَّبُوْا چلے پھرے۔ اَوْاَلْقَى السَّمْعَ کان لگا کر سنے اور اِدھر اُدھر توجہ نہ لے جائے حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ جب تمہیں پیدا کیا رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

4847- راجع الحديث: 4367

[ق: 23]: »الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ«. {فَنَقَّبُوا} [ق: 36]: »ضَرَبُوا«. {أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ} [ق: 37]: »لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ«. {رَقِيبٌ عَتِيدٌ} [ق: 18]: »رَصَدٌ«. {سَائِقٌ وَشَهِيدٌ} [ق: 21]: "المَلَكَانِ: كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ". {شَهِيدٌ} [البقرة: 282]: "شَاهِدٌ بِالْغَيْبِ مِنْ {لُغُوبٍ} [فاطر: 35]: النَّصَبُ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {نَضِيدٌ} [ق: 10]: "الكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ، وَمَعْنَاهُ: مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ". {وَإِدْبَارِ النُّجُومِ} [الطور: 49]، {وَأَدْبَارِ السُّجُودِ} [ق: 40]: »كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي ق وَيَكْسِرُ الَّتِي فِي الطُّورِ، وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَوْمَ الخُرُوجِ} [ق: 42]: »يَوْمَ يَخْرُجُونَ إِلَى البَعْثِ مِنَ القُبُورِ«

نگہبان تیار کھڑے، نگران مُستعد سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہی دینے والا شَهِيْدٌ قلبی توجہ سے مشاہدہ کرنے والا لُغُوْبٌ تھکاوٹ دوسرے کا قول ہے نَضِيْدٌ پٹھا، کلی، جب تک وہ اپنے غلاف میں رہے اور تہ برتہ ہوں یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ غلام سے نکل جائے تو اب اسے نَضِيْدٌ نہیں کہیں گے۔ فِيْ أَدْبَارِ النُّجُوْمِ (سورۂ طور) اور أَدْبَارِ السُّجُوْدِ (سورۂ ق) عاصم کی قرأت سورۂ ق والے الف پر زبر اور سورۂ الطور والے الف پر زیر ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے ابنِ عباس کا قول ہے کہ: يَوْمُ الْخُرُوْجِ جب قبروں سے نکلیں گے۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ} [ق: 30]

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے (پ۲۶، ق۳۰)

4848 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ، فَتَقُولُ قَطْ قَطْ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی، کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

4849 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى القَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ "يُقَالُ لِجَهَنَّمَ: هَلِ امْتَلَأْتِ، وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان راوی اسے اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ دوزخ سے کہا جائے گا: "کیا تو بھر گئی؟" وہ عرض کرے گی۔ "کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟" پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ "

4850 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَحَاجَّتِ الجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الجَنَّةُ: مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلاَ تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلاَ يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الجَنَّةُ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم آپس میں بحث کرنے لگیں تو جہنم نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لیے خاص کردی گئی ہوں۔ جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہوگیا جبکہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا۔ اور جہنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک تعداد متعین ہے لیکن دوزخ چونکہ نہیں بھرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو پیدا فرمائے گا۔

2- بَابُ قَوْلِهِ: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} [ق: 39]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (پ۲۶، ق ۳۹)

4851 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کے دیدار میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا

4850- راجع الحدیث:4849، صحیح مسلم:7104

4851- راجع الحدیث:554

هَذَا لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا »، ثُمَّ قَرَأَ: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} [ق: 39]

4852- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا « ، يَعْنِي قَوْلَهُ: {وَإِدْبَارَ السُّجُودِ}

جہاں تک ہو سکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (پ۲۶، ق ۳۹)

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (پ۲۶، ق ۴۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

51- سُورَةُ وَالذَّارِيَاتِ

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: " الذَّارِيَاتُ: الرِّيَاحُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَذْرُوهُ} [الكهف: 45]: »تُفَرِّقُهُ «، {وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلاَ تُبْصِرُونَ} [الذاريات: 21]: »تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ، وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ «، {فَرَاغَ} [الصافات: 91]: »فَرَجَعَ «، {فَصَكَّتْ} [الذاريات: 29]: " فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا، فَضَرَبَتْ بِهِ جَبْهَتَهَا، وَالرَّمِيمُ: نَبَاتُ الأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ ". {لَمُوسِعُونَ} [الذاريات: 47]: " أَيْ لَذُو سَعَةٍ، وَكَذَلِكَ {عَلَى المُوسِعِ قَدَرُهُ} [البقرة: 236]: يَعْنِي القَوِيَّ ". {خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ} [الذاريات: 49]: »الذَّكَرَ وَالأُنْثَى، وَاخْتِلاَفُ الأَلْوَانِ، حُلْوٌ وَحَامِضٌ، فَهُمَا زَوْجَانِ «، {فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ} [الذاريات: 50]: »مَعْنَاهُ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ «، {وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذاريات: 56]: »مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ « وَقَالَ بَعْضُهُمْ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الذّاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ: اَلذّٰرِیٰتِ سے ہوائیں مراد ہیں دوسرے کا قول ہے: تَذْرُوْهُ بکھیر دیتی ہیں وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ پس لوٹا۔ فَصَكَّتْ اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ اَلرَّمِيْمُ وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روندی گئی ہو۔ لَمُوْسِعُوْنَ طاقت والے اور عَلَى الْمُوْسِعِ میں بھی یہی مراد ہے زَوْجَيْنِ یعنی مرد و عورت رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ یعنی اللہ کی جانب سے اللہ کی جانب ہی دوڑو۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لیے، بعض حضرات کا قول ہے کہ رضائے الٰہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس میں قدر یہ فرقے کے لیے کوئی دلیل نہیں اَلذَّنُوْبُ جرس مجاہد کا قول ہے۔ صَرَّةٍ چیخ پکار۔ ذَنُوْبًا راستہ۔ اَلْعَقِيْمُ وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ

»خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا، فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ، وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ القَدَرِ، وَالذَّنُوبُ، الدَّلْوُ العَظِيمُ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَرَّةٍ} [الذاريات: 29]: »صَيْحَةٍ«، {ذَنُوبًا} [الذاريات: 59]: "سَبِيلًا، العَقِيمُ: الَّتِي لاَ تَلِدُ وَلاَ تُلْقِحُ شَيْئًا" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "وَالحُبُكُ: اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا {فِي غَمْرَةٍ} [المؤمنون: 63]: فِي ضَلاَلَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَوَاصَوْا} [البلد: 17]: "تَوَاطَئُوا، وَقَالَ: {مُسَوَّمَةً} [هود: 83]: مُعَلَّمَةً، مِنَ السِّيمَا قُتِلَ الإِنْسَانُ لُعِنَ"

ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے اَلْحُبُكُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِيْ غَمْرَةٍ اپنی گمراہی میں کھنچے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَةً نشان لگائے ہوئے، یہ السِّیْمَا سے مشتق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

52- سُورَةُ وَالطُّورِ

سورۃ الطور کی تفسیر

وَقَالَ قَتَادَةُ: {مَسْطُورٍ} [الطور: 2]: »مَكْتُوبٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "الطُّورُ: الجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ، {رَقٍّ مَنْشُورٍ} [الطور: 3]: صَحِيفَةٍ، {وَالسَّقْفِ المَرْفُوعِ} [الطور: 5]: سَمَاءٌ، {المَسْجُورِ} [الطور: 6]: المُوقَدِ" وَقَالَ الحَسَنُ: »تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلاَ يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {أَلَتْنَاهُمْ} [الطور: 21]: »نَقَصْنَا« وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَمُورُ} [الطور: 9]: »تَدُورُ«، {أَحْلاَمُهُمْ} [الطور: 32]: »العُقُولُ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {البَرُّ} [البقرة: 177]: »اللَّطِيفُ«، {كِسْفًا} [الإسراء: 92]: »قِطْعًا«، {المَنُونُ} [الطور: 30]: »المَوْتُ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {يَتَنَازَعُونَ} [الكهف: 21]: »يَتَعَاطَوْنَ«

قتادہ کا قول ہے: مَسْطُوْرٌ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے: اَلطُّوْرُ سریانی زبان میں ایک پہاڑ نام ہے رَقٍّ مَنْشُوْرٍ کتابچہ سَقْفِ الْمَرْفُوْعِ آسمان۔ اَلْمَسْجُوْدُ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تَسْجُرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے اَلَتْنَاهُمْ ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے: تَمُوْرُ گھوے گا۔ اَحْلَامُهُمْ عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے: اَلْبَرُّ مہربان كِسفًا ٹکڑا۔ اَلْمَنُوْنُ موت۔ دوسرے کا قول ہے: يَتَنَاذَعُوْنَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

1- باب

باب

4853 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: »طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ« فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ البَيْتِ، يَقْرَأُ: بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں سورۃ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

4854 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الآيَةَ: {أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الخَالِقُونَ، أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بَلْ لاَ يُوقِنُونَ، أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ المُسَيْطِرُونَ} " قَالَ: كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَأَمَّا أَنَا، فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِالطُّورِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي

حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے یا وہی بنانے والے ہیں یا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کیے بلکہ انہیں یقین نہیں یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کروڑے ہیں (پ ۲۷، الطور ۳۵۔ ۳۷) تو قریب تھا کہ میرا دل بند ہو جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے زہری نے انہیں محمد بن جُبیر نے اور اُن سے اُن کے والد حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سُنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سُنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

53- سُورَةُ وَالنَّجْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ذُو مِرَّةٍ} [النجم: 6]: »ذُو قُوَّةٍ«، {قَابَ قَوْسَيْنِ} [النجم: 9]: »حَيْثُ الوَتَرُ مِنَ القَوْسِ«، {ضِيزَى} [النجم: 22]: »عَوْجَاءُ«، {وَأَكْدَى} [النجم: 34]: »قَطَعَ عَطَاءَهُ«، {رَبُّ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ذُوْمِرَّةٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَيْنِ دائرے کا وتر دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِيْزٰى ٹیڑھی۔ اَكْدٰى اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرٰى شعریٰ ستارے کا رب، الَّذِيْ وَفّٰى جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ

4854- راجع الحدیث: 765

{الشِّعْرَى} [النجم: 49]: «هُوَ مِرْزَمُ الجَوْزَاءِ»، {الَّذِي وَفَّى} [النجم: 37]: «وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ»، {أَزِفَتِ الآزِفَةُ} [النجم: 57]: «اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ»، {سَامِدُونَ} [النجم: 61]: «البَرْطَمَةُ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «يَتَغَنَّوْنَ، بِالحِمْيَرِيَّةِ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: {أَفَتُمَارُونَهُ} [النجم: 12]: "أَفَتُجَادِلُونَهُ وَمَنْ قَرَأَ: (أَفَتَمْرُونَهُ): يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ" وَقَالَ: {مَا زَاغَ البَصَرُ} [النجم: 17]: «بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، {وَمَا طَغَى} [النجم: 17]: «وَمَا جَاوَزَ مَا رَأَى»، {فَتَمَارَوْا} [القمر: 36]: «كَذَّبُوا» وَقَالَ الحَسَنُ: {إِذَا هَوَى} [النجم: 1]: «غَابَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {أَغْنَى وَأَقْنَى} [النجم: 48]: «أَعْطَى فَأَرْضَى»

الْآزِفَةُ قیامت قریب آگئی۔ سَامِدُوْنَ یہ بُرطمہ نامی ایک کھیل بھی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنُّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے ابراہیم کا قول ہے: اَفَتُمَارُوْنَهٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَهٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر۔ وَمَا طَغٰی اور جو چیز دیکھی اس سے اِدھر اُدھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے: اِذَا هَوٰی جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰی وَاَقْنٰی دیا اور خوش کیا۔

1- باب

باب

4855 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلاَثٍ، مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {لَا تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الخَبِيرُ} [الأنعام: 103]، {وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ} [الشورى: 51]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ امی جان! کیا سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے جو تم نے کہی ہے اگر تم سے کوئی ان تین باتوں میں سے کہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار (پ۷، الانعام ۱۰۳) اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں

4855- راجع الحديث: 4612,3334

فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا} [لقمان: 34]. وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ} [المائدة: 67] الآيَةَ وَلَكِنَّهُ «رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ»

کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو (پ ۲۵، الشوریٰ ۵۱) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات کا علم رکھتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (پ ۲۱، لقمان ۳۴) اور جو تمہیں یہ بتائے کہ حضور نے کوئی بات پوشیدہ رکھی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے (پ ۶، المائدہ ۶۷) بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ اُن کی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

000- بَابُ

{فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى} [النجم: 9]

«حَيْثُ الوَتَرُ مِنَ القَوْسِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ ۲۷، النجم ۹)

4856 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ زِرًّا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} [النجم: 10]، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ «أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ ۲۷، النجم ۹) کے متعلق فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبرئیل کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

000- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} [النجم: 10]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (پ ۲۷، النجم ۱۰)

4857- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا

ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی

4856- راجع الحديث: 3232

4857- راجع الحديث: 3232

أَوْحَى} [النجم: 10]، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: «أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ»

(پ ۲۷، النجم ۹۔۱۰) کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفےٰ ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

000-بَابُ

باب

{لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى} [النجم: 18]

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸)

4858- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، {لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الكُبْرَى} [النجم: 18] قَالَ: «رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الأُفُقَ»

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸) کے متعلق روایت کی ہے کہ حضور نے سبز رفرف کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔

2-بَابُ

باب

{أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19]

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (پ ۲۷، النجم ۱۸)

4859- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، حَدَّثَنَا أَبُو الجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ: {اللَّاتَ وَالعُزَّى} [النجم: 19] «كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الحَاجِّ»

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترجمہ کنزالایمان:) تو کیا تم نے دیکھا لات اور عُزّیٰ (پ ۲۷، النجم ۱۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لات ایک آدمی گزرا ہے جو حاجیوں کو ستّو گھول کر پلایا کرتا تھا۔

4860 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ وَالعُزَّى،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی بھول کر کہہ بیٹھے کہ لات وعزیٰ کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے اور اگر کوئی اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جواء کھیلیں تو اس کو خیرات کرنی چاہیے۔

4858- راجع الحديث: 3233

4860- انظر الحديث: 6650,6301,6107، صحیح مسلم: 4237,4236، سنن ابوداؤد: 3247، سنن ترمذی: 1545، سنن نسائی: 3784، سنن ابن ماجہ: 2096

فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"

3- بَابُ

{وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى} [النجم: 20]

4861 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: " إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لاَ يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} [البقرة: 158] فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ " قَالَ سُفْيَانُ: «مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ» وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: «نَزَلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ» وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ - وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ - قَالُوا: «يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا لاَ نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس تیسری منات کو (پ ۲۷، النجم ۲۰)

عُروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مناۃِ طاغیہ سے اِحرام باندھا کرتے تھے جو مُشلّل میں ہے اور صفا مروہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں (پ ۲، البقرۃ ۱۵۸) پس رسول اللہ ﷺ اور سارے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے دوسری سند کے ساتھ عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور قبیلہ غسان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس آکر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بت تھا جو مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ! ہم منات کی تعظیم کے پیشِ نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

4- بَابُ

{فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا} [النجم: 62]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو (پ ۲۷، النجم ۶۲)

4861- صحیح مسلم: 3070، سنن ترمذی: 2965، سنن نسائی: 2967

4862 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ» تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابنِ علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

4863- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ، قَالَ: فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ"، فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا، وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۂ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے ان سب نے سجدہ کیا سوائے ایک آدمی کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اُس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

54- سُورَةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

سورۂ القمر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: {مُسْتَمِرٌّ} [القمر: 2]: «ذَاهِبٌ»، {مُزْدَجَرٌ} [القمر: 4]: «مُتَنَاهٍ»، {وَازْدُجِرَ} [القمر: 9]: «فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا»، {دُسُرٍ} [القمر: 13]: «أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ»، {لِمَنْ كَانَ كُفِرَ} [القمر: 14]: " يَقُولُ: كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ "، {مُحْتَضَرٌ} [القمر: 28]: «يَحْضُرُونَ المَاءَ» وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {مُهْطِعِينَ} [إبراهيم: 43] " النَّسَلَانُ: الخَبَبُ السِّرَاعُ " وَقَالَ غَيْرُهُ: {فَتَعَاطَى} [القمر: 29]: «فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا»،

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکاوٹ ازْدُجِرَ پاگل کر کے چھوڑا گیا۔ دُسُرٌ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس کے لیے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا۔ دوسرے کا قول ہے: فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ اَلْمُحْتَظِرِ جلی ہوئی باڑ۔ اِزْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے كُفِرَ ہم نے اُس کے اور اُن کے ساتھ یہ اس لیے کیا کہ جو حضرت نوح

4862- راجع الحدیث:1071

4863- راجع الحدیث:1067

{الْمُحْتَظِرِ} [القمر: 31] : » كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ « ، {ازْدُجِرَ} [القمر: 9] : »افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ«، {كُفِرَ} [البقرة: 102]: »فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ « ، {مُسْتَقِرٌّ} [البقرة: 36] : " عَذَابٌ حَقٌّ، يُقَالُ: الأَشَرُ المَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ"

اور اُن کے ساتھیوں کے ساتھ سلوک کیا گیا تھا اس کا بدلہ ہو جائے۔ مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے اَلْاَشَرُ اترانے کو کہتے ہیں اور شیخی دکھانے کو۔

1-بَابُ

{وَانْشَقَّ القَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا} [القمر: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے (پ ۲۷، القمر ۲)

4864 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةٌ فَوْقَ الجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اشْهَدُوا«

ابو معمر نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دور میں ہوا۔ چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ سے دور۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گواہ رہنا۔

4865 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: »اشْهَدُوا اشْهَدُوا«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

4866 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »انْشَقَّ القَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا۔

4864- راجع الحدیث: 3636

4865- راجع الحدیث: 3636

4866- راجع الحدیث: 3638

4867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً «فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہلِ مکّہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

4868 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «انْشَقَّ القَمَرُ فِرْقَتَيْنِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

2- بَابُ

{تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] قَالَ قَتَادَةُ: «أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هَذِهِ الأُمَّةِ»

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: ہماری نگاہ کے سامنے بہتی، اس کے صلہ میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا، پس ہے کوئی دھیان کرنے والا (آیت ۱۴، ۱۵) قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے اگلے لوگوں نے اسے دیکھا۔

4869 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ: " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ۔

000- بَابُ

{وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17] قَالَ مُجَاهِدٌ: "يَسَّرْنَا: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ مجاہد کا قول ہے: يَسَّرْنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

4870 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

4867- راجع الحديث: 3637

4868- راجع الحديث: 2627، صحيح مسلم: 7009

4869- راجع الحديث: 3341

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: "{فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]"

پڑھا کرتے تھے۔

000-بَابُ

{أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ} [القمر: 21]

باب

ترجمہ کنزالایمان: وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان (پ ۲۷، القمر ۲۰-۲۱)

4871- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، سَأَلَ الأَسْوَدَ: {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] أَوْ (مُذَّكِرٍ)؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَؤُهَا: {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15] قَالَ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا: «فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ» دَالًا

کسی شخص نے اسود سے دریافت کیا کہ اس آیت میں مُدَّكِرٍ ہے یا مُذَّكِرٍ؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

3-بَابُ

{فَكَانُوا كَهَشِيمِ المُحْتَظِرِ، وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 32]

باب

ترجمہ کنزالایمان: جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا (پ ۲۷، القمر ۳۱-۳۲)

4872 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: "{فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]" الآيَةَ

اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

4-بَابُ

{وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ} [القمر: 39] إِلَى {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان (پ ۲۷، القمر ۳۸-۳۹)

4871- راجع الحدیث: 3341

4872- راجع الحدیث: 3341

4873 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ: " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]"

اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا ہے۔

000- بَابٌ

{وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 51]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا (پ ۲۷، القمر ۵۱)

4874 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " {فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 15]"

اسود بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اسے فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ پڑھا ہے اور نبی کریم ﷺ بھی اسے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پ ۲۷، القمر ۴۵)

4875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ» فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ،

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کرواتا ہوں، اے اللہ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو...... اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ! یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر

4873- راجع الحديث: 3341

4874- راجع الحديث: 3341

4875- راجع الحديث: 2915

وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: {سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45]

تشریف لے آئے: ترجمہ کنزالایمان: اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے (پ ۲۷، القمر ۴۵)

6- بَابُ قَوْلِهِ: {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] «يَعْنِي مِنَ المَرَارَةِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶) کی تفسیر أَمَرُّ یہ اَلْمَرَارَةِ سے مشتق ہے۔

4876 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: " لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ، {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] "

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفےٰ ﷺ پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نوعمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

4877 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ: «أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ أَبَدًا» فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، وَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: {سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ، بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46]

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن نبی کریم ﷺ اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد کبھی تیری عبادت ہی نہ ہو...... تو حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ سے آپ کو پکڑ کر عرض کی: یارسول اللہ آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے۔ اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے: ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

55- سُورَةُ الرَّحْمَنِ

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بِحُسْبَانٍ} [الرحمن: 5] :

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔

» كَحُسْبَانِ الرَّحَى « وَقَالَ غَيْرُهُ: {وَأَقِيمُوا الوَزْنَ} [الرحمن: 9]: " يُرِيدُ لِسَانَ المِيزَانِ، وَالعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذَلِكَ العَصْفُ "، {وَالرَّيْحَانُ} [الرحمن: 12]: »رِزْقُهُ«، {وَالحَبُّ} [الرحمن: 12]: " الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ، وَالرَّيْحَانُ فِي كَلاَمِ العَرَبِ الرِّزْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالعَصْفُ يُرِيدُ: المَأْكُولَ مِنَ الحَبِّ، وَالرَّيْحَانُ: النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ " وَقَالَ غَيْرُهُ: »العَصْفُ وَرَقُ الحِنْطَةِ« وَقَالَ الضَّحَّاكُ: " العَصْفُ: التِّبْنُ " وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: " العَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ، تُسَمِّيهِ النَّبَطُ: هَبُورًا " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " العَصْفُ وَرَقُ الحِنْطَةِ، وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ، وَالمَارِجُ: اللَّهَبُ الأَصْفَرُ وَالأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ مُجَاهِدٍ، {رَبُّ المَشْرِقَيْنِ} [الرحمن: 17]: " لِلشَّمْسِ: فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ، وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ "، {وَرَبُّ المَغْرِبَيْنِ} [الرحمن: 17]: »مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ«، {لاَ يَبْغِيَانِ} [الرحمن: 20]: »لاَ يَخْتَلِطَانِ«، {المُنْشَآتُ} [الرحمن: 24]: »مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ، فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قَلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {كَالفَخَّارِ} [الرحمن: 14]: " كَمَا يُصْنَعُ الفَخَّارُ، الشُّوَاظُ: لَهَبٌ مِنْ نَارٍ "، {وَنُحَاسٌ} [الرحمن: 35]: »النُّحَاسُ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيُعَذَّبُونَ بِهِ«، {خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ} [الرحمن: 46]: »يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا«، {مُدْهَامَّتَانِ} [الرحمن: 64]: »سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ«، {صَلْصَالٍ} [الحجر: 26]: " طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الفَخَّارُ،

اَلْعَصْفُ کچی فصل جبکہ اُسے پکنے سے پہلے کاٹا جائے الرَّيْحَان روزی اَلْحَبُّ دانہ جوکھایا جاتا ہے اہل عرب کی زبان میں الرَّيْحَان رزق کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول ہے اَلْعَصْفُ سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور الرَّيْحَان وہ رزق ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا دوسرے کا قول ہے اَلْعَصْفُ سے گندم کے پتے مراد ہیں ضحاک کا قول ہے اَلْعَصْفُ سوکھی ہوئی گھاس۔ ابو مالک کا قول ہے۔ اَلْعَصْفُ جو فصل سب سے پہلے اُگے اور جس کو نبطی زبان میں هَبُورًا کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ اَلْعَصْفُ گندم کے پتے۔ الرَّيْحَان رزق۔ اَلْمارِج وہ زرد اور سبز رنگ کے شعلے جو آگ جلانے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا: رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ دو مشرق اس لیے کہا کہ وہ جہاں سے سردیوں میں سورج نکلتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گرمیوں میں نکلتا ہے۔ لَا يَبْغِيَانِ دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ اَلْمُنْشَآتُ ایسے جہاز مراد ہیں جن کے بادبان بلند کر دیئے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں مُنْشَأَةٍ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نُحَاسٌ وہ تانبا جو پگھلا کر اُن کے سروں پر ڈال دیا جائے گا تاکہ یوں عذاب دیے جائیں خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ گناہ کا ارادہ کرنے پر خدا کو یاد کر کے اُس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔ الشُّوَاظُ آگ کے شعلے مُدْهَامَّتَانِ گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔ صَلْصَالٍ ریت ملی ہوئی مٹی جو کھنکھناتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد گلی ہوئی مٹی ہے اور اُسے صَلَّ کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند کرتے وقت دروازہ بجتا ہے اس طرح بجتی ہوئی مٹی۔ رہا صَرَّ تو وہ کُبْکُبْتُهُ کی طرح ہے فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بعض کا قول ہے کہ کھجور اور انار میووں میں شمار

وَيُقَالُ: مُنْتِنٌ، يُرِيدُونَ بِهِ: صَلَّ، يُقَالُ: صَلْصَالٌ
كَمَا يُقَالُ: صَرَّ البَابُ عِنْدَ الإِغْلاَقِ وَصَرْصَرَ،
مِثْلُ: كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ ". {فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ
وَرُمَّانٌ} [الرحمن: 68] : " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ
الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالفَاكِهَةِ، وَأَمَّا العَرَبُ فَإِنَّهَا
تَعُدُّهَا فَاكِهَةً ". كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {حَافِظُوا عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى} [البقرة: 238] : "
فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَعَادَ
العَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا، كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ،
وَمِثْلُهَا: {أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَمَنْ فِي الأَرْضِ} ثُمَّ قَالَ: {وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ،
وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ العَذَابُ} [الحج: 18] وَقَدْ
ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ: {مَنْ فِي
السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ} " وَقَالَ غَيْرُهُ:
{أَفْنَانٍ} [الرحمن: 48] : »أَغْصَانٍ« ، {وَجَنَى
الجَنَّتَيْنِ دَانٍ} [الرحمن: 54]: »مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ«
وَقَالَ الحَسَنُ: {فَبِأَيِّ آلاَءِ} [النجم: 55]: »نِعَمِهِ«
وَقَالَ قَتَادَةُ: {رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ} [الرحمن: 13] :
»يَعْنِي الجِنَّ وَالإِنْسَ« وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: {كُلَّ
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ} [الرحمن: 29] : »يَغْفِرُ ذَنْبًا،
وَيَكْشِفُ كَرْبًا، وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ« وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: {بَرْزَخٌ} [المؤمنون: 100]: " حَاجِزٌ
الأَنَامُ: الخَلْقُ ". {نَضَّاخَتَانِ} [الرحمن: 66] :
»فَيَّاضَتَانِ« ، {ذُو الجَلاَلِ} [الرحمن: 27] : »ذُو
العَظَمَةِ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {مَارِجٌ} [الرحمن: 15] : "
خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ: مَرَجَ الأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا
خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَيُقَالُ: مَرَجَ
أَمْرُ النَّاسِ " {مَرِيجٍ} [ق: 5] : »مُلْتَبِسٍ« ، {مَرَجَ

نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں
جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: نگہبانی
کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی (پ ۲، البقرۃ ۲۳۸)
یہاں شروع میں ہر نماز کی حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا
تاکید کی غرض سے دوبارہ ذکر فرمایا، پس اِس طرح کھجور
اور انار کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ ارشاد
باری تعالیٰ بھی ہے: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا
کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین
میں ہیں (پ ۱۷، الحج ۱۸) پھر فرمایا ترجمہ کنزالایمان:
اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا (پ ۱۷، الحج
۱۸) حالانکہ پہلے ارشاد میں عرشی اور فرشی ساری مخلوق کا
ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے اَفْنَانٍ ٹہنیاں وَجَنَی
الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ جس پھل کو چاہیں گے نزدیک آجائے گا۔
حسن بصری کا قول ہے: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ اُس کی نعمت قتادہ کا
قول ہے: رَبِّکُمَا جنوں اور انسانوں کا ابودرداء کا قول
ہے کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ گناہ کو معاف کرتا اور مصیبت کو
دور کرتا ہے۔ کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گراتا ہے۔ ابن
عباس کا قول ہے: بَرْزَخٌ پردہ رکاوٹ اَلْاَنَامُ مخلوق
نَضَّاخَتَانِ جوش مارنے والے۔ ذُوالْجَلَالِ عظمت والا
دوسرے کا قول ہے: مَارِجٌ خالص آگ، کہتے ہیں کہ
مَرَجَ الامیرُ رعیتَّہ جب حاکم اپنی رعیت کو ایک
دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے چھوڑ دے، تو اِسے
مَرَجَ امرُ النَّاسِ کہیں گے مَرِیجٌ ملا ہوا۔ مَرَجَ دو
دریاؤں کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ لفظ اُسی مَرَجْتُ
سے نکلا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَکُمْ ہم ضرور تمہارا ہر چیز کا
حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور ہے کہ ایک چیز
اُس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف سے نہیں روک سکتی
جیسے عربی کا مقولہ ہے کہ میں تیرے لیے

الْبَحْرَيْنِ} [الفرقان: 53]: «اخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا» ، {سَنَفْرُغُ لَكُمْ} [الرحمن: 31]: "سَنُحَاسِبُكُمْ، لاَ يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلاَمِ العَرَبِ، يُقَالُ: لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ، وَمَا بِهِ شُغْلٌ، يَقُولُ: لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ"

فارغ ہوں گا اور تیری غفلت پر تجھ کو پکڑوں گا۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ} [الرحمن: 62]

4878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ العَمِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ القَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الكِبْرِ، عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں (پ ۲۷، الرحمٰن ۶۲)

حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو جنتیں۔ چاندی کی ہونگی، حتیٰ کہ اُن کے برتن اور اُن کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی، حتیٰ کہ اُن کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی سوائے اس کے کہ اُس کے چہرے پر کبریائی کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

2- بَابُ

{حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الخِيَامِ} [الرحمن: 72] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "الحُورُ: السُّودُ الحَدَقِ" وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "مَقْصُورَاتٌ: مَحْبُوسَاتٌ، قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ، {قَاصِرَاتٌ} [الصافات: 48]: لاَ يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین (پ ۲۷، الرحمٰن ۷۲) ابن عباس کا قول ہے کہ حُوْرٌ سیاہ آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے مَقْصُوْرَاتٌ روکی ہوئی جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے خاوندوں کے لیے وقف کر رکھے ہیں قَاصِرَاتٌ وہ اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی متلاشی نہ ہوں گی۔

4879- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

4878- صحیح مسلم: 447، سنن ترمذی: 2528، سنن ابن ماجہ: 186

4879- راجع الحدیث: 3243

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الآخَرِينَ، يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ،

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اُس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اُس کے ہر کونے میں حوریں ہونگی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہلِ ایمان اُن کے پاس آئیں گے۔

4880- وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ»

وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی حتیٰ کہ اُن کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ اُن کی ہر چیز بھی اُن لوگوں کے لیے جنتِ عدن میں اپنے رب کی رویئت پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ اُس کے چہرے پر کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

56- سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الواقعہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {رُجَّتْ} [الواقعة: 4]: «زُلْزِلَتْ»، {بُسَّتْ} [الواقعة: 5]: "فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ الْمَخْضُودُ: الْمُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا: لَا شَوْكَ لَهُ" {مَنْضُودٍ} [هود: 82]: «الْمَوْزُ، وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ»، {ثُلَّةٌ} [الواقعة: 13]: «أُمَّةٌ»، {يَحْمُومٍ} [الواقعة: 43]: «دُخَانٌ أَسْوَدُ»، {يُصِرُّونَ} [الواقعة: 46]: «يُدِيمُونَ»، {الْهِيمُ} [الواقعة: 55]: «الإِبِلُ الظِّمَاءُ»، {لَمُغْرَمُونَ} [الواقعة: 66]: «لَمَلُومُونَ مَدِينِينَ مُحَاسَبِينَ»، {رَوْحٌ} [يوسف: 87]: «جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ»، {وَرَيْحَانٌ} [الواقعة: 89]: «الرَّيْحَانُ الرِّزْقُ»، {وَنُنْشِئَكُمْ فِيمَا لَا تَعْلَمُونَ}: «فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَفَكَّهُونَ} [الواقعة: 65]: «تَعْجَبُونَ»، {عُرُبًا} [الواقعة: 37]

مجاہد کا قول ہے: رُجّت ہلا دی جائے گی۔ بُسَّت توڑ کر پیسنا جیسے ستو پیسے جاتے ہیں۔ ''المخضود'' بوجھ سے لدا ہوا اور اُس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو ''منضود'' کیلا ''عُرُبُ'' اپنے شوہر سے محبت کرنے والی 'ثلة'' جماعت ''یَحْمُوْمٍ'' دھواں سیاہ رنگ کا ''یُصِرُّوْنَ'' ہمیشہ کرتے رہتے ہیں ''ھِیْمُ'' پیاسے اونٹ ''لمغرمون'' الزام دیے گئے ''روح'' جنت اور خوشحالی ''ریحان'' روزی ''وننشا'' کم جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے 'تفکھون'' تم تعجب کرتے ہو ''عربا'' خوبصورت عورتیں اس کا واحد ''عروب'' جیسے صبر کا واحد صبور ہوتا ہے، اہلِ مکہ اسے ''عربه'' اور اہلِ مدینہ ''غنجه'' کہتے ہیں جب کہ اہل عراق 'شکله'' کہتے ہیں اور ''خافضه'' کے متعلق کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسرے کو جنت کی

: «مُثَقَّلَةً. وَاحِدُهَا عَرُوبٌ، مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ، وَأَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ، وَأَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ» . وَقَالَ فِي {خَافِضَةٌ} [الواقعة: 3] : «لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ» ، وَ {رَافِعَةٌ} [الواقعة: 3] : «إِلَى الجَنَّةِ» . {مَوْضُونَةٍ} [الواقعة: 15] : "مَنْسُوجَةٍ، وَمِنْهُ: وَضِينُ النَّاقَةِ وَالكُوبُ: لاَ آذَانَ لَهُ وَلاَ عُرْوَةَ وَالأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الآذَانِ وَالعُرَى ". {مَسْكُوبٍ} [الواقعة: 31] : «جَارٍ» ، {وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ} [الواقعة: 34] : «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ» ، {مُتْرَفِينَ} [الواقعة: 45] : «مُتَمَتِّعِينَ» ، {مَا تُمْنُونَ} [الواقعة: 58] : «مِنَ النُّطَفِ يَعْنِي هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ» . {لِلْمُقْوِينَ} [الواقعة: 73] : «لِلْمُسَافِرِينَ، وَالقِيُّ القَفْرُ» ، {بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ} [الواقعة: 75] : " بِمُحْكَمِ القُرْآنِ، وَيُقَالُ: بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ، وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ ". {مُدْهِنُونَ} [الواقعة: 81] : " مُكَذِّبُونَ مِثْلُ {لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ} [القلم: 9] ، {فَسَلاَمٌ لَكَ} [الواقعة: 91] : أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ: إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ اليَمِينِ، وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا، كَمَا تَقُولُ: أَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ: إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ، وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ، كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ، إِنْ رَفَعْتَ السَّلاَمَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ ". {تُورُونَ} [الواقعة: 71] : "تَسْتَخْرِجُونَ، أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ" {لَغْوًا} [مريم: 62] : «بَاطِلًا» ، {تَأْثِيمًا} [الواقعة: 25] : «كَذِبًا»

طرف اٹھانا مراد ہے "موضونة" بنا ہوا اور "وضين الناقه" اسی سے مشتق ہے۔ "الكوب" وہ برتن جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو "الاباريق" ایسے برتن جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ "مسکوب" بہتا ہوا۔ "فرش مرفوعہ" ایک دوسرے کے اوپر، تہ بہ تہ "مترفين" نفع کمانے والے "ماتمنون" یہ عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے "للمقوين" مسافروں کے لیے۔ "القی" چٹیل میدان۔ "بمواقع النجوم" قرآن مجید کی آیات محکمہ کی قسم اور بعض نے کہا کہ ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ مراد ہے جب وہ ڈوبتے ہیں نیز "مواقع اور موقع" ہم معنیٰ ہیں "مدھنون" جھٹلانے والے جیسے "لوندھن فيدھنون" میں ہے "فسلام لك" یعنی تیرے لیے سلامتی ہے کیونکہ تو داہنی جانب والوں سے ہے۔ یہاں لفظ "إنّ" کو محذوف کر کے اس کو معنا برقرار رکھا گیا ہی جیسے کہتے ہیں "أنَ مصدق" مسافر "عن قليل" تمہاری تصدیق کی جاتی ہے کہ عنقریب تم سفر کرو گے جب کہ اُس نے پہلے بتایا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں۔ کبھی یہ دعا کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں "فقیامن الرّجل" اگر لفظ "السلام" مرفوع ہو تو وہ دعا کے معنیٰ میں ہوتا ہے "تورون" تم نکالو گے۔ بھڑکائی گئی۔ جلائی گئی "لغو" باطل تاثیما جھوٹ۔

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَظِلٍّ مَمْدُودٍ} [الواقعة: 30]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں

(پ ۲۷، الواقعہ ۳۰)

4881 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لاَ يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَظِلٍّ مَمْدُودٍ} [الواقعة: 30]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: بیشک جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اُس کے سایے میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنز الایمان: اور ہمیشہ کے سائے میں (پ ۲۷، الواقعہ ۳۰)

بسم الله الرحمن الرحيم

57- سُورَةُ الحَدِيدِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحدید کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ} [الحديد: 7]: «مُعَمَّرِينَ فِيهِ»، {مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ} [البقرة: 257]: «مِنَ الضَّلاَلَةِ إِلَى الهُدَى» {فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ} [الحديد: 25]: «جُنَّةٌ وَسِلاَحٌ» {مَوْلاَكُمْ} [آل عمران: 150]: «أَوْلَى بِكُمْ»، {لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ} [الحديد: 29]: "لِيَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ، يُقَالُ: الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَالبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا" (أَنْظِرُونَا): «انْتَظِرُونَا»

مجاہد کا قول ہے: "جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ" اُس میں رہنے والے۔ "مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ" گمراہی سے ہدایت کی طرف "مَنَافِعُ لِلنَّاسِ" ڈھال اور ہتھیار۔ "مولاکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا خیرخواہ "لئلا یعلم اهل الکتاب" تا کہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے وہ "الظاهر" اور "الباطن" اس لحاظ سے ہے کہ ہر چیز اُس کے علم میں ہے "أنظرونا" ہمارا انتظار کرو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

58- سُورَةُ المُجَادَلَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ المجادلہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يُحَادُّونَ} [المجادلة: 5]: «يُشَاقُّونَ اللَّهَ»، {كُبِتُوا} [المجادلة: 5]: «أُخْزُوا، مِنَ الخِزْيِ»، {اسْتَحْوَذَ} [المجادلة: 19]: «غَلَبَ»

مجاہد کا قول ہے کہ: "یحادون" مخالفت کرتے ہیں "کُبِتُوا" ذلیل کیے گئے یہ "الخزی" سے مشتق ہے۔ "اِسْتَحْوَذَ" غالب آیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

59- سُورَةُ الحَشْرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحشر کی تفسیر

{الجَلاَءَ} [الحشر: 3]: الإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى

"الجَلاَءَ" ایک علاقے سے دوسرے کی جانب

4881- راجع الحدیث: 3252

أَرْضٍ

نکال دینا، جلا وطن کرنا۔

1-باب

4882 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُورَةُ التَّوْبَةِ، قَالَ: «التَّوْبَةُ هِيَ الفَاضِحَةُ، مَا زَالَتْ تَنْزِلُ، وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ، حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَنْ تُبْقِيَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا» ، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الأَنْفَالِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ» ، قَالَ: قُلْتُ: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: «نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ»

باب

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ذلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اِس کی وہ آیتیں نازل ہوتی رہیں جن میں ''ومنھم، ومنھم'' ہے تو ہمیں گمان ہوا کہ اُن میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں بچے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے متعلق معلوم کیا تو فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنونضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

4883 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الحَشْرِ، قَالَ: "قُلْ: سُورَةُ النَّضِيرِ"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ الحشر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا اسے سورۃ النضیر کہو۔

2-بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ} [الحشر: 5] «نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً»

باب

ترجمہ کنزالایمان: جو درخت تم نے کاٹے (پ۲۸، الحشر۵) عجوہ اور برنی کے علاوہ کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو ''لینہ'' کہتے ہیں۔

4884 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ البُوَيْرَةُ» ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے، جن میں بُویرہ باغ بھی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (جو درخت تم نے کاٹے یا اُن کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے

-4882 راجع الحديث:4645,4029

-4883 راجع الحديث:4645,4029

-4884 راجع الحديث:4031,2326

وَلِيُخْزِيَ الفَاسِقِينَ} [الحشر: 5]

تھا اور اس لیے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے) (آیت ۵)

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ} [الحشر: 7]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو (پ ۲۸، الحشر ٦)

4885 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالكُرَاعِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

اوس بن حدثان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور فئے عطا فرمایا، کیونکہ مسلمانوں نے اُن پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواجِ مطہرات کو سال بھر کا خرچ عطا فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اُس سے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زرہیں خریدی جاتی تھیں۔

4- بَابٌ

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ} [الحشر: 7]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو (پ ۲۸، الحشر ۷)

4886 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُوتَشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ» فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَقَالَ: وَمَا لِي أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال نوچنے والی اور دانتوں کو جدا کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ جب یہ بات اُمِ یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی تو وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے علم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں اُن پر کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب

4885- راجع الحديث: 2902

4886- صحیح مسلم: 5539,5538' سنن ابو داؤد: 4169' سنن ترمذی: 2782' سنن نسائی: 5267,5114' سنن ابن

اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7] ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُهَا

میں موجود ہے۔ اُس عورت نے نے کہا: میں نے قرآن مجید پڑھا ہے، وہ میرے پاس دو تختیوں میں موجود ہے لیکن اُس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا: اگر تم نے سمجھ کر پڑھا ہوتا تو اُس بات کو ضرور پالیا ہوتا۔ اچھا تم نے یہ تو پڑھا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو (پ ۲۸، الحشر ۷) عورت نے کہا، کیوں نہیں، فرمایا تو بیشک حضور نے اِن باتوں سے روکا ہے۔ اُس عورت نے کہا کہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کو بھی تو ایسا کرتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ فرمایا، اچھا جا کر تو دیکھو پس وہ عورت گئی، اُس نے دیکھا بھالا لیکن اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسی ہوتی تو ہم دونوں کبھی ساتھ نہ رہ سکتے۔

4887- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، حَدِيثَ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ»، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جوڑے چنانچہ عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا۔ جس کو اُمّ یعقوب کہا جاتا تھا۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی حدیث منصور کے مطابق روایت کرتی ہے۔

5- بَابُ

{وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ}

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا (پ ۲۸، الحشر ۹)

4888- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أُوصِي

عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں خلیفہ کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے متعلق

4887- انظر الحدیث: 4886

الخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ: أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأُوصِي الخَلِيفَةَ بِالأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ"

بھی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا، حالانکہ نبی کریم ﷺ ہجرت کرکے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی اچھائیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

6-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ} [الحشر: 9] الآيَةَ

الخَصَاصَةُ: الفَاقَةُ، {المُفْلِحُونَ} [البقرة: 5]: الفَائِزُونَ بِالخُلُودِ، وَالفَلاَحُ: البَقَاءُ، حَيَّ عَلَى الفَلاَحِ: عَجِّلْ" وَقَالَ الحَسَنُ: {حَاجَةً} [يوسف: 68]: «حَسَدًا»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں (پ۲۸، الحشر۹) کی تفسیر ''الخصاصة'' فاقہ کشی 'المفلحون'' جنت میں داخل ہوکر کامیابی پانی والے۔ ''الفلاح'' حیات جاوید 'حیَّ علی الفلاح' جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے: ''حاجة'' سے مراد حسد ہے۔

4889 - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَابَنِي الجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللَّهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ العَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ، وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَقَدْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہے کوئی شخص، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا ''رسول اللہ ﷺ کا مہمان آیا ہے لہٰذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اُس محترمہ نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کے کھانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا، جب عشاء کا وقت ہوجائے تو تم بہلا کر بچوں کو سلا دینا پھر تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے آکر اُسے بجھا دینا۔ کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پڑے رہیں گے۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔

4889- راجع الحديث: 3798

عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ ضَحِكَ - مِنْ فُلاَنٍ وَفُلاَنَةَ» فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ} [الحشر: 9]

جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں (پ۲۸، الحشر۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

60- سُورَةُ المُمْتَحِنَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً} [يونس: 85]: " لاَ تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ، فَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ هَؤُلاَءِ عَلَى الحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا ". {بِعِصَمِ الكَوَافِرِ} [الممتحنة: 10] : «أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الممتحنہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے "لاتجعلنا فتنۃ" ترجمہ کنزالایمان: ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال (پ۲۸، الممتحنہ۵) پھر وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔ "بعصم الکوافر" نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو حکم دیا گیا کہ جن کی بیویاں کافرہ ہونے کے سبب مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں جدا کردیں۔

1- بَابُ

{لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة:1]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ۲۸، الممتحنہ۱)

4890 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ، كَاتِبَ عَلِيٍّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالمِقْدَادَ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا» فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِي الكِتَابَ،

عبیداللہ بن ابورافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور زبیر و مقداد کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ جب تم روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی۔ جس کے پاس ایک خط ہے، پس وہ خط اُس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے، حتیٰ کہ روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک بڑھیا ملی۔ پس ہم نے اُس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو۔ اُس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا: خط

4890- راجع الحديث:3007

فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟» قَالَ: لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ، أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا، وَلاَ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: "إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" قَالَ عَمْرٌو: وَنَزَلَتْ فِيهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة: 1] قَالَ: «لاَ أَدْرِي الآيَةَ فِي الحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو».

نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے چنانچہ اُس نے اپنی چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اُسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حضرت حاطب بن ابو بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا اور اُس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کے بعض کاموں کی انہیں خبر دی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ فرمایئے۔ میں قریش کے اندر شمار ہوتا ہوں لیکن اُن کے خاندان سے نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو، جس کے سبب وہ اُن کے اہل و عیال اور مال واسباب کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری اُن میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہٰذا میں نے چاہا کہ اُن پر کچھ احسان کر دوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ یہ میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے سبب نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک تم نے سچی بات بتا دی ہے حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ ارشاد فرمایا: ارے یہ تو غزوۂ بدر میں شریک تھا اور کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر باخبر نہ تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (پ۲۸، الممتحنۃ۱)

4890م- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: قِيلَ لِسُفْيَانَ: فِي هَذَا فَنَزَلَتْ: {لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے علم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اسے اپنی

أَوْلِيَاءَ} [الممتحنة: 1] الآيَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي

جانب سے بیان کیا ہے۔

2- بَابُ

{إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ} [الممتحنة: 10]

4891 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الآيَةِ بِقَوْلِ اللَّهِ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة: 12] إِلَى قَوْلِهِ {غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلاَمًا، وَلاَ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي المُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ: «قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذَلِكِ» تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ

باب

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں (پ۲۸، الممتحنہ ۱۰)

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی جانب ہجرت کر کے آتیں تو آپ اُن کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت: ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ۲۸، الممتحنہ ۱۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ ﷺ اُن عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کرلیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہرگز نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی ہوتا کہ فرما دیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کرلیا ہے۔ زہری نے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

3-بَابُ

{إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ} [الممتحنة: 12]

4892 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، «وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ»، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا، فَقَالَتْ: أَسْعَدَتْنِي فُلاَنَةُ، أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ، فَبَايَعَهَا

4893 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ} [الممتحنة: 12]، قَالَ: «إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ»

4894 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَاهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ - وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ: قَرَأَ الآيَةَ - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ،

باب

ترجمہ کنزالایمان: جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱۲)

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔ پس ایک عورت نے اپنے ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پہلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اُس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آ کر بیعت کر لی۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱۲) کے متعلق فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو عورتوں کی بیعت کے بارے میں ہے۔ سفیان اکثر صرف آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا: پھر جو اپنا عہد پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اور اُس پر حد قائم ہوئی تو اُس کے لیے وہ کفارہ ہوگی۔

4892- انظر الحدیث: 1306

فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ" تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الآيَةِ

اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اُسے معاف کردے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

4895 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلاَةَ يَوْمَ الفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ، حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلاَلٍ، فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ يَسْرِقْنَ وَلاَ يَزْنِينَ وَلاَ يَقْتُلْنَ أَوْلاَدَهُنَّ، وَلاَ يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ} [الممتحنة: 12] حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: «أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ - لاَ يَدْرِي الحَسَنُ مَنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» وَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں شامل تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اُس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۸، الممتحنۃ ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلا دیا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں

4895- انظر الحدیث: 962،98

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

61-سُورَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ} [آل عمران: 52] مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَرْصُوصٌ} [الصف: 4]: «مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ» وَقَالَ يَحْيَى: «بِالرَّصَاصِ»

1-بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى:

{مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ} [الصف: 6]

4896- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ»

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

62-سُورَةُ الجُمُعَةِ

بَابُ قَوْلِهِ:

{وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} [الجمعة: 3]
وَقَرَأَ عُمَرُ: «فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ»

4897 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنی شروع کردیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الصف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے؟ ابن عباس کا قول ہے مَرْصُوْصٌ ایک حصہ دوسرے سے گتھا ہوا دوسرے کا قول ہے: مَرْصُوْصٌ سیسہ پلائی ہوئی۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے (پ ۲۸، الصف ۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کتنے ہی نام ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حَاشِرُ ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الجمعہ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (پ ۲۸، الجمعہ ۳) حضرت عمر نے فَامْضُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ پڑھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

4896- راجع الحدیث: 3532
4897- صحیح مسلم: 6445، سنن ترمذی: 3933,3310

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الجُمُعَةِ: {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} [الجمعة: 3] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هَؤُلاَءِ»

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ الجمعہ نازل ہونے لگی یعنی: ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے (پ ۲۸، الجمعہ ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب عطا نہ فرمایا تو میں نے تین دفعہ سوال کیا اور حضرت سلمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست کرم حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے نزدیک بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص اُسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا۔

4898 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلاَءِ»

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پالیں گے۔

2- بَابٌ

{وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا} [الجمعة: 11]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا (پ ۲۸، الجمعہ ۱۱)

4899 - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا} [الجمعة: 11]"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اُس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پ ۲۸، الجمعہ ۱۱)

4898- راجع الحديث: 4897

4899- راجع الحديث: 936

بسم اللہ الرحمن الرحیم

63- سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

1- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ} [المنافقون: 1] إِلَى {لَكَاذِبُونَ} [الأنعام: 28]

4900 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي البَيْتِ، فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المنافقون

باب

ترجمہ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں (پ ۲۸، المنافقون ۱)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن اُبی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ترجمہ کنزالایمان: ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۷۔۸) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا یا حضرت عمر سے کردیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کردی۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کردی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اُسے سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا دکھ پہنچا کہ اتنا دکھ کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ پس میں اپنے گھر میں جا کر بیٹھ گیا۔ پس میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں تجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں تجھ سے ناراض ہوتے؟ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

4900- انظر الحدیث: 4904،4903،4902،4901 صحیح مسلم: 6955 سنن ترمذی: 3312

منافقون نازل فرمائی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلا کر یہ سورت پڑھی اور فرمایا: اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

2-بَابُ

{اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً} [المجادلة: 16] : يَجْتَنُّونَ بِهَا

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرالیا (پ ۲۸، المنافقون ۲) یعنی اس کے ذریعے چھپالیا۔

4901 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] إِلَى قَوْلِهِ {هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ} [المنافقون: 7] إِلَى قَوْلِهِ {لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ} [المنافقون: 8] فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ»

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ پس میں نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں (پ ۲۸، المنافقون ۷) اور یہ بھی کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۸) پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور واقعہ عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا دکھ ہوا کہ ایسا دکھ کبھی نہ پہنچا ہوگا چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی اور بتایا کہ: ترجمہ کنزالایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ۔۔۔تا۔۔ وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۲) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا، اس سورت کو پڑھا

4901- انظر الحديث: 4900

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ} [المنافقون: 3]

4902 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ القُرَظِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، وَقَالَ أَيْضًا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ، أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَمَنِي الأَنْصَارُ، وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ إِلَى المَنْزِلِ فَنِمْتُ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ، وَنَزَلَ: {هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا} [المنافقون: 7] " الآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

000- بَابٌ

{وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ}

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مُہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے (پ ۲۸، المنافقون ۳)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں (پ ۲۸، المنافقون ۷) اور یہ بھی کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے (پ ۲۸، المنافقون ۸) میں نے اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت کی کیونکہ عبداللہ بن اُبی قسم کھا گیا کہ اُس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وحی نازل فرمائی ہے۔ (آیت ۷، ۸) ابن ابی زائدہ نے بھی اس کی اعمش، عمرو ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (پ ۲۸،

4902 - راجع الحدیث: 4900، سنن ترمذی: 3314

4903- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ، فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، قَالُوا: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ} [المنافقون: 1] فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ". وَقَوْلُهُ: {خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ} [المنافقون: 4] قَالَ: كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ

(المنافقون ۴)

حضرت بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو لوگوں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا اس پر عبداللہ بن اُبی نے اپنے ساتھیوں سی کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے گرد ہیں اُن پر خرچ مت کرو حتیٰ کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اُس سے اُس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلّت والا ہے۔'' پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتادی پس آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلایا اور اُس سے پوچھا تو اُس نے قسم کھا کر کہا کہ اُس نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹی بات کہی ہے۔ پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے دل کو بہت دکھ پہنچا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورۂ منافقون نازل فرمادی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اُن منافقین کو بلایا تاکہ اُن کے لیے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے اپنے سر گھما لیے، اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی کڑیاں کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بظاہر بڑے خوبصورت۔

4-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ، وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ} «حَرَّكُوا، اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (پ ۲۸، المنافقون ۵) کی تفسیر یعنی سروں کو اس طرح حرکت دیتے جس سے نبی کریم ﷺ کا تمسخر اڑانا مطلوب تھا بعض نے لَوَّوْا کو لَوَيْتُ سے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

4903- راجع الحدیث: 4900

4904 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ، يَقُولُ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي، فَذَكَرَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، وَكَذَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ، فَأَصَابَنِي غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي، وَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ} [المنافقون: 1] وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا، وَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ»

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا کہ میں نے عبداللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ والا ہے وہ ضرور اُس سے اُس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے۔'' میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہہ دی۔ (منافقین کے قسم کھانے پر) آپ نے انہیں سچا کر دیا تو مجھے اتنا دکھ پہنچا کہ جتنا کبھی نہ پہنچا ہوگا میں اپنے گھر میں میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا ملا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اور تم سے ناراض ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ المنافقون نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے بُلایا پھر آپ نے یہ سورۃ پڑھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الفَاسِقِينَ} [المنافقون: 6]

باب

ترجمہ کنزالایمان: ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا (پ ۲۸، المنافقون ۶)

4905 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ - قَالَ سُفْيَانُ: مَرَّةً فِي جَيْشٍ - فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا بَالُ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ»

حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان راوی نے ایک مرتبہ فِي غَزَاةٍ کی جگہ فِي جَيْشٍ کہا مہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ: ''انصار کی مدد کرو'' اور مہاجر نے بھی آواز دی کہ ''مہاجرین کی مدد کرو'' جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا سنا تو فرمایا: یہ دورِ جاہلیت کی یاد کیوں دلائی جا رہی ہے لوگوں نے بتایا

4904- انظر الحدیث: 4900

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: فَعَلُوهَا، أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ» وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ المُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ، ثُمَّ إِنَّ المُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ،

کہ یا رسول اللہ! مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر مار دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کی طرح آواز نہیں لگانی چاہیے یہ تو بری بات ہے جب عبداللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہا، یوں کرو اور خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی جانب لوٹ کر گئے تو اُس سے جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا، جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔'' جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں پس رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اس بات کو چھوڑو، لوگوں میں یہ مشہور ہونے لگے گا کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کروا دیتے ہیں جب آپ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔

4905م - قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرًا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے سن کر یاد کیا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

6- بَابُ قَوْلِهِ:

باب

{هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا} [المنافقون: 7]، يَنْفَضُّوا: يَتَفَرَّقُوا {وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَكِنَّ المُنَافِقِينَ لاَ يَفْقَهُونَ}

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں (پ ۲۸، المنافقون ۷)

4906 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الفَضْلِ،

عبداللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرہ کے واقعے سے مجھے بہت دکھ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن

4905م- راجع الحدیث: 3518، صحیح مسلم: 6526، سنن ترمذی: 3315

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي، يَذْكُرُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ» وَشَكَّ ابْنُ الفَضْلِ فِي: «أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ» . فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا الَّذِي أَوْفَى اللَّهُ لَهُ بِأُذُنِهِ»

ارقم نے میرے لیے خط لکھا کہ مجھے بھی اس کا بہت غم ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور اُن کے بیٹوں کی ابن الفضل راوی کو اس میں شبہ ہے کہ انصار کے پوتوں کے لیے بھی آپ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انس کے پاس تھے اُن میں سے کسی نے اِن کے بارے میں پوچھا تو حضرت انس نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو اللہ تعالیٰ نے سچی قرار دیا ہے۔

7- بَابُ قَوْلِهِ:

{يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، وَلِلَّهِ العِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ المُنَافِقِينَ لاَ يَعْلَمُونَ} [المنافقون:8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (پ ۲۸، المنافقون ۸)

4907 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمَّعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ» قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کو ٹھوکر ماردی تو انصاری نے آواز دی: ''انصار کی مدد کرو۔'' اور مہاجر نے بھی آواز دی: ''مہاجرین کی مدد کرو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا: بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماردی تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑو، یہ تو بری بات ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی

الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ، ثُمَّ كَثُرَ المُهَاجِرُونَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَقَدْ فَعَلُوا، وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا المُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ»

طرف ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اُس سے ضرور اُسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ چرچا کریں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

64- سُورَةُ التَّغَابُنِ

وَقَالَ عَلْقَمَةُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، {وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ} [التغابن: 11]: «هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "التَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ التغابن کی تفسیر

علقمہ بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو نورِ ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رضائے الٰہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

65- سُورَةُ الطَّلاَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِنِ ارْتَبْتُمْ} [المائدة: 106]: " إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا: أَتَحِيضُ أَمْ لاَ تَحِيضُ فَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ المَحِيضِ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ بَعْدُ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الطلاق کی تفسیر

اور مجاہد نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اگر تمہیں کچھ شک پڑے (پ ۷، المائدہ ۱۰۶) اگر نہ جانتے ہو اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ اور اس معاملے کا کیا حال ہے اور اس کی جزا کیا ہے۔

1- باب

4908- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

باب

سالم کا بیان ہے کہ (اُن کے والد) حضرت عبداللہ

4908- انظر الحدیث: 5251، 5252، 5253، 5264، 5332، 5333، 7160

قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ العِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ»

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُسے واپس لوٹاؤ اور اپنے پاس رکھو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اُس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاکی کی حالت میں دے دو۔ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الٰہی کے مطابق یہی عدت ہے۔

2- بَابُ

باب

{وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ، وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا} [الطلاق: 4] "وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ وَاحِدُهَا: ذَاتُ حَمْلٍ"

ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا (پ ۲۸، الطلاق ۴)۔

4909 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: آخِرُ الأَجَلَيْنِ، قُلْتُ أَنَا: {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي - يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ - فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلاَمَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: «قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا»

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس شخص نے کہا کہ مجھے اس عورت کے متعلق فتویٰ دیجئے جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے دوسری میں نے کہا اور ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں (پ ۲۸، الطلاق ۴) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ سے متفق ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کُریب کو بھیجا کہ اس کا واقعی حکم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ کر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر شہید ہو گئے تھے اور وہ اُس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے انتقال کے چالیس دن بعد اِن کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا

اور خود رسول اللہ ﷺ نے اُن کا نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ ﷺ نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابوالسنابل بھی تھے۔

4910 - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ، فَذَكَرُوا لَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الأَجَلَيْنِ، فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الكُوفَةِ، فَاسْتَحْيَا وَقَالَ: لَكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَاكَ، فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ، وَلاَ تَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ القُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]

ایوب سختیانی محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ میں اُس حلقہ میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ تھے اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عدتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عقبہ کے واسطے سے حضرت سُبیعہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبداللہ بن عقبہ پر جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، حالانکہ وہ نواحِ کوفہ میں رہتے ہیں۔ وہ شرمسار ہو کر کہنے لگے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سبیعہ بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے عبداللہ بن مسعود سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم عورتوں پر سختی کرتے ہو اور اُن کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو حالانکہ عدّت کے کم دنوں والی سورۃ النساء کی آیت عدّت کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی: ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (پ ۲۸، الطلاق ۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

66-سُورَةُ التَّحْرِيمِ

سورہ تحریم کی تفسیر

1-بَابٌ

باب

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم

مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۲۸، التحریم ۱)

4911 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ هُوَ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «فِي الحَرَامِ يُكَفَّرُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ}»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہوگا۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔

4912 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَلَى، أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، قَالَ: «لاَ، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، لاَ تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُمّ المومنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر قیام فرمارہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المومنین حفصہ نے آپس میں طے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ بہرحال میں اَب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھالی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

2- بَابٌ

باب

{تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ} {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ، وَاللَّهُ مَوْلاَكُمْ وَهُوَ العَلِيمُ الحَكِيمُ} [التحريم: 2]

ترجمہ کنزالایمان: [اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا] (پ ۲۸، التحریم ۱-۲)

4913 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن

4911- انظر الحدیث: 5266، صحیح مسلم: 3661، سنن ابن ماجہ: 2073

4912- انظر الحدیث: 5216,5267,5268,5431,5599,5614,5682,6691,6972، صحیح مسلم: 3663، سنن ابو داؤد: 3714، سنن نسائی: 3421,3804

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ، حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ؟ فَقَالَ: تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ، فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ، قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ، إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي: لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا لَكِ، وَلِمَا هَا هُنَا وَفِيمَ تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ، فَقَالَتْ لِي: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللَّهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللَّهِ، وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا بُنَيَّةُ لاَ يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سال تک میں یہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے بارے میں پوچھوں لیکن اُن کے رعب کے باعث مجھے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی، حتیٰ کہ وہ حج کے ارادے سے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا۔ جب ہم آرہے تھے تو وہ ایک پیلو کے درخت کے پاس قضائے حاجت کے لیے گئے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے انتظار میں کھڑا رہا۔ حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔ اُس وقت میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ کون سی دو ہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایک سال سے یہ بات معلوم کرنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کے سبب نہ پوچھ سکا۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ مجھے فلاں بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اس کا علم ہوگا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، دورِ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور اُن کا وہ حق مقرر فرمایا جو بھی مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کسی معاملے میں غور کر رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا: کاش! آپ ایسا اور ایسا کرتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں تم میرے اُس معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو بالکل جواب نہ

إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا، فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَأَخَذَتْنِي وَاللَّهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا، وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ، ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا، فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ، فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ، فَقَالَ: افْتَحِ افْتَحْ فَقُلْتُ: جَاءَ الْغَسَّانِيُّ، فَقَالَ: بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ، فَقُلْتُ: رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قُلْ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي، قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: »مَا يُبْكِيكَ؟« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: »أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا

دیا جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں جس پر پورا ایک دن حضور نے غضب کی حالت میں گزارا۔ پس حضرت عمر کھڑے ہوگئے، اپنی چادر سنبھالی، حتیٰ کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور اُن سے کہا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو حتیٰ کہ حضور سارا دن حالت غضب میں گزارتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا: خدا کی قسم، ہم تو حضور کو جواب دیتی ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ ﷺ کے غضب سے بچا سکتا ہوں؟ اے بیٹی! جس کا حُسن رسول اللہ کو بھا گیا اور جس سے رسول اللہ ﷺ کو محبت ہے اُس کا معاملہ تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی جانب تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رشتہ داری کے سبب اُمّ سلمہ کے پاس گیا اور اُن سے اس کے متعلقات کی، تو اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ پر حیرانی ہوتی ہے کہ آپ ہر بات میں دخل اندازی کرتے ہیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں رُکتے۔ پس خدا کی قسم انہوں نے ایسی سخت پرسش کیا کہ میرا غصّہ رفع ہوگیا پس میں اُن کے پاس سے چلا آیا چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا۔ جب میں خدمت اقدس سے غیر حاضر ہوتا تو وہ مجھے اُس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جا کر اُسے بتایا کرتا اور اُن دنوں ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خدشہ تھا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لیے روانہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمارے دل اس اندیشے سے گھرے ہوئے تھے جب میرے انصاری دوست نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، پھر

الْآخِرَةُ»

کہا کھولو، کھولو۔ پس میں نے کہا: کیا غسانی آ گیا؟ اُس نے کہا: بلکہ اُس سے بھی سخت معاملہ سامنے آ گیا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمائی ہے۔ پس میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلودہ ہو۔ میں نے اپنا کپڑا لیا پھر باہر نکلا، حتیٰ کہ دولت کدے تک جا پہنچا اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت بالا خانے پر تشریف فرما تھے، جس پر چڑھنے کے لیے سیڑھی لگائی ہوئی تھی اور سیڑھی کے پاس آپ کا ایک سیاہ فام غلام کھڑا تھا میں نے اُس سے کہا کہ میری طرف سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب حاضر ہوا ہے۔ پس مجھے اجازت عطا فرمائی گئی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ جب میں نے حضرت اُمّ سلمہ کی باتیں بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا: اُس وقت حضور ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جبکہ چٹائی اور جسم اطہر کے درمیان کوئی کپڑا بچھایا ہوا نہ تھا اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا سرہانہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ اور مقدس پیروں کے نیچے سلم کے پتے بچھائے ہوئے تھے۔ سرہانے کی طرف چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے پس میں نے حضور کے پہلو میں چٹائی کے نشانات دیکھے تو میں بے اختیار رونے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ بیشک یہ کسریٰ اور قیصر کیسے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دنیا اُن کے لیے ہو اور آخرت ہمارے لیے۔

3- بَابٌ

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی

فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ، فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ: مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا؟ قَالَ: نَبَّأَنِيَ العَلِيمُ الخَبِيرُ} فِيهِ عَائِشَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے ایک راز کی بات فرمائی، پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا (پ ۲۸، التحریم ۳) اس کے متعلق حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

4914 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلاَمِي حَتَّى قَالَ: «عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ»

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا، پس میں نے کہا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دونوں کون سی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

4- بَابُ

باب

{إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا} [التحريم: 4] "صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ: مِلْتُ {لِتَصْغَى} [الأنعام: 113]: لِتَمِيلَ {وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلاَهُ وَجِبْرِيلُ، وَصَالِحُ المُؤْمِنِينَ وَالمَلاَئِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ} [التحريم: 4]: عَوْنٌ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ} [التحريم: 6]: «أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدِّبُوهُمْ»

ترجمہ کنزالایمان: نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو (پ ۲۸، التحریم ۴) صَغَوْتُ اور أَصْغَيْتُ میں مائل ہوا لِتَصْغَى تاکہ تم مائل ہو ترجمہ کنزالایمان: ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (پ ۲۸، التحریم ۴) سے مراد مددگار ہے تَظَاهَرُوْنَ وہ مدد کرتے ہیں مجاہد کا قول ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

4915 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج

4914- راجع الحديث: 4913,89

4915- راجع الحديث: 4913

حُنَيْنٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ المَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَكَثْتُ سَنَةً، فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ، فَقَالَ: أَدْرِكْنِي بِالوَضُوءِ، فَأَدْرَكْتُهُ بِالإِدَاوَةِ، فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ المَاءَ، وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا أَتْمَمْتُ كَلاَمِي حَتَّى قَالَ: «عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ»

مطہرات میں سے جن دو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک معاملے میں مشاورت کی اُن کے متعلق معلوم کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے معلوم کرنے کا مناسب موقع ہاتھ نہ آیا۔ حتیٰ کہ میں حج کے لیے اُن کے ساتھ نکلا جب ہم ظہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنا ہے تو میں ایک چھاگل میں پانی لے آیا۔ میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے مناسب موقع نظر آیا چنانچہ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں سے۔۔ کون سی دو تھیں جنہوں نے آپس میں مشاورت کی تھی؟ ابھی میں اپنی بات مکمل کرنے بھی نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

قَوْلِهِ: {عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا}

ترجمہ کنزالایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیاہیاں اور کواریاں (پ ۲۸، التحریم ۵)

4916 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ «فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ پر دباؤ ڈالنے کے لیے جمع ہوگئیں، تو میں نے کہا کہا گر یہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب انہیں آپ سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔ چنانچہ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہوگئی۔ (آیت ۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

67- سُورَةُ المُلْكِ:

سورۃ الملک کی تفسیر

{تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ} [الملك: 1]

"التَّفَاوُتُ: الِاخْتِلاَفُ، وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ

التَّفَاوُتُ اختلاف التَّفَاوُتُ اور التَّفَوُّتُ ہم معنی ہیں تَمَيَّزُ ٹکڑے ٹکڑے ہونا مَنَاكِبِهَا اُس کے گرد

وَاحِدٌ، {تَمَيَّزُ} [الملك: 8] : تَقَطَّعُ، {مَنَاكِبِهَا} [الملك: 15]: جَوَانِبِهَا، {تَدَّعُونَ} [الأنعام: 40]: وَتَدْعُونَ وَاحِدٌ، مِثْلُ تَذَّكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ، {وَيَقْبِضْنَ} [الملك: 19] : يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {صَافَّاتٍ} [النور: 41] : »بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ«، {وَنُفُورٌ} [الملك: 21]: »الكُفُورُ«

تَدَّعُونَ اور تَدْعُونَ اُسی طرح ہیں جیسے تَذَّكَّرُونَ اور تَذْكُرُونَ ہیں۔ يَقْبِضْنَ اپنے پروں کو مارتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے صَافَّاتٍ پروں کا پھیلانا وَنُفُورٌ کفر کرنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

68- سُورَةُ ن وَالقَلَمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ القلم کی تفسیر

وَقَالَ قَتَادَةُ: {حَرْدٍ} [القلم: 25] : »جِدٍّ فِي أَنْفُسِهِمْ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَتَخَافَتُونَ} [طه: 103] : »يَنْتَجُونَ السِّرَارَ وَالكَلاَمَ الخَفِيَّ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَضَالُّونَ} [القلم: 26] : »أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا« وَقَالَ غَيْرُهُ: {كَالصَّرِيمِ} [القلم: 20] : " كَالصُّبْحِ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ، وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ، وَهُوَ أَيْضًا: كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ، وَالصَّرِيمُ أَيْضًا: المَصْرُومُ، مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ "

قتادہ کا قول ہے: حَرْدٌ اپنے دلوں میں کوشش کرنا۔ ابنِ عباس کا قول ہے: لَضَالُّونَ ہم بھول گئے کہ ہمارا باغ کہاں ہے دوسرے کا قول ہے: كَالصَّرِيمِ صبح کی طرح جو رات سے جدا ہوجاتی ہے اور رات کی طرح جو دن سے الگ ہوجاتی ہے اور اسی طرح ریت کا ہر ذرّہ جو ٹیلوں سے جدا ہوجاتا ہے اور الصَّرِيمُ بھی اسی طرح اَلْمَصْرُومُ سے ہے جیسے قَتِيلٍ سے مَقْتُولٍ ہے۔

1- بَابُ

{عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ} [القلم: 13]

باب

ترجمہ کنزالایمان: درشت خواس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (پ ۲۹، القلم ۱۳)

4917 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ} [القلم: 13] قَالَ: »رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ«

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: درشت خواس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (پ۲۹، القلم ۱۳) قریش کے جس شخص کے متعلق ہے اُس کی اصل میں خطا اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں ہوتی ہے۔

4918 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

4918- انظر الحدیث: 6657,6071 صحیح مسلم: 7116 سنن ترمذی: 2650 سنن ابن ماجہ: 4116

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؛ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ "

بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتادوں؟ ہر سخت خُو، جھگڑالو اور مغرور۔

2- بَابٌ

باب

{يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ} [القلم: 42]

ترجمہ کنز الایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) (پ ۲۹، القلم ۴۲)

4919 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، فَيَبْقَى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا»

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی ساق کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورت اُس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو اُن کی کمر تختہ کی طرح ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

69- سُورَةُ الحَاقَّةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الحاقہ کی تفسیر

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: {عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ} [الحاقة: 21]: «يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا»، {القَاضِيَةَ} [الحاقة: 27]: «المَوْتَةَ الأُولَى الَّتِي مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا»، {مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ} [الحاقة: 47]: «أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الوَتِينَ} [الحاقة: 46]: «نِيَاطُ القَلْبِ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {طَغَى} [طه: 24]: " كَثُرَ، وَيُقَالُ: {بِالطَّاغِيَةِ} [الحاقة: 5]: بِطُغْيَانِهِمْ، وَيُقَالُ:

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ الرِّضَا سے ہے یعنی پسندیدہ الْقَاضِيَةِ پہلی موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ اس میں أَحَدٍ جمع اور واحد دونوں کے لیے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: اَلْوَتِيْنَ رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے: طَغٰی زیادہ ہو جانا، جیسے شدید آندھی کو الطَّاغِيَةِ کہتے ہیں جو طُغْيَانٌ سے ہے اور طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ بھی بولتے ہیں جیسے طَغَى الْمَاءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ۔

4919- راجع الحديث: 22

طَغَتْ عَلَى الخُزَّانِ كَمَا طَغَى المَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ"

بسم الله الرحمٰن الرحیم

70- سُورَةُ {سَأَلَ سَائِلٌ} [المعارج:1]

الفَصِيلَةُ: أَصْغَرُ آبَائِهِ القُرْبَى، إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى. {لِلشَّوَى} [المعارج: 16]: اليَدَانِ وَالرِّجْلاَنِ وَالأَطْرَافُ، وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ، وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى. عِزِينَ وَالعِزُونَ: الحِلَقُ وَالجَمَاعَاتُ، وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ"

بسم الله الرحمٰن الرحیم

71- سُورَةُ نُوحٍ: {إِنَّا أَرْسَلْنَا} [هود: 70]

{أَطْوَارًا} [نوح: 14]: " طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا، يُقَالُ: عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ، وَالكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الكُبَارِ، وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً، وَكُبَّارٌ الكَبِيرُ، وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ، وَالعَرَبُ تَقُولُ: رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ، مُخَفَّفٌ، وَجُمَالٌ، مُخَفَّفٌ {دَيَّارًا} [نوح: 26]: مِنْ دَوْرٍ، وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ" كَمَا قَرَأَ عُمَرُ: "الحَيُّ القَيَّامُ: وَهِيَ مِنْ قُمْتُ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {دَيَّارًا} [نوح: 26]: »أَحَدًا«، {تَبَارًا} [نوح: 28]: »هَلاَكًا« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مِدْرَارًا} [الأنعام: 6]: »يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا«، {وَقَارًا} [نوح: 13]: »عَظَمَةً«

1- بَابُ

{وَدًّا وَلاَ سُوَاعًا، وَلاَ يَغُوثَ وَيَعُوقَ} [نوح: 23]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المعارج کی

تفسیر

اَلْفَصِيْلَةُ جو یتیم کے آباؤاجداد میں اُس کا سب سے قریب ہو لِلشَّوٰی دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شَوَاةٌ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شَوىً ہیں۔ اَلْعِزُوْنُ جماعتیں، اس کا واحد عِزَّةٌ ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ نوح

کی تفسیر

اَطْوَارًا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طَوْرَهٗ سے اس کی قدر مراد ہے۔ اَلْكُبَّارُ سے بہت ہی بوڑھا مراد ہے، جیسے جَمِيْلٌ سے جَمَّالٌ۔ اس میں اَلْكَبِيْرُ کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تخفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہلِ عرب حُسَّانٌ اور جُمَّالٌ کی جگہ حُسَانٌ اور جُمَالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَيَّارًا یہ دُوْر سے ہے اور اللہ دوران سے فَيْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے، جیسے حضرت عمر نے اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے: دَيَّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابنِ عباس کا قول ہے: مِدْرَارًا لگاتار۔ وقاراً عزت وعظمت۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: وَدّ اور سُواع اور یغوث اور یعوق (پ ۲۹، القلم ۱۳)

4920 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. «صَارَتِ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي العَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ، عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الكَلاَعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ، أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا، فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ العِلْمُ عُبِدَتْ»

عطاء خراسانی یا عطاء بن ابی رباح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وُدٌّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سَوَاعٌ بت بنی ہُذَیل کا تھا۔ یَغُوْثُ یہ بنی مراد کا تھا، پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یَعُوْقُ یہ ہمدان کا تھا اور نَسْرٌ یہ ذی الکلاع کی آلِ حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ انتقال کر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ نیک لوگ بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت میں ایسا کر دیا مگر ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان کی پوجا بھی شروع ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

72- سُورَةُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لِبَدًا} [الجن: 19]: «أَعْوَانًا»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الجن کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی (پ۲۹، الجن ۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

1- باب

4921 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ

باب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض صحابہ کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازارِ عکاظ کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی تھی اور ان پر شعلے مارے جاتے تھے۔ شیطان

4921- راجع الحديث:773

السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالَ: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ، فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ، «وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا القُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ »، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا {إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا} [الجن: 2] " وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ} [الجن: 1] وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الجِنِّ"

جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی ہے اور ہمیں شعلے مارے جاتے ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے تو کوئی نیا نئی بات ظاہر ہوئی ہوگی۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظاہر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے سبب ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تہامہ کی طرف بازارِ عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآنِ کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، اے ہماری قوم! ترجمہ کنزالایمان: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے (پ۲۹، الجن ۱۔۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا (پ۲۹، الجن ۱) اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

73-سُورَةُ المُزَّمِّلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَتَبَتَّلْ} [المزمل: 8]: «أَخْلِصْ» وَقَالَ الحَسَنُ: {أَنْكَالًا} [المزمل: 12]:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تَبَتَّلْ اسی کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے: اَنْکَالًا بیڑیاں۔ مُنْفَطِرٌ بِہٖ اس کی وجہ سے بھاری

»قُيُودًا«، {مُنْفَطِرٌ بِهِ} [المزمل: 18]: »مُثْقَلَةٌ بِهِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {كَثِيبًا مَهِيلًا} [المزمل: 14]: »الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا«

ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: كَثِيبًا مَّهِيلًا اڑتی ہوئی ریت۔ وَبِيلًا سخت۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

74- سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المدثر کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَسِيرٌ} [المدثر: 9]: »شَدِيدٌ«، {قَسْوَرَةٌ} [المدثر: 51]: »رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ، وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ« وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: القَسْوَرَةُ: " قَسْوَرٌ الأَسَدُ، الرِّكْزُ: الصَّوْتُ "، {مُسْتَنْفِرَةٌ} [المدثر: 50]: »نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: عَسِيرٌ سخت، مشکل قَسْوَرَةٌ لوگوں کا شوروغل۔ ابوہریرہ کا قول ہے: کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قَسْوَرَةٌ کہتے ہیں مُسْتَنْفِرَةٌ بدکے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

1- بَابٌ

باب

4922- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ القُرْآنِ، قَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] قُلْتُ: يَقُولُونَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1] فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ: فَقَالَ جَابِرٌ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ: فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ:

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۃ المدثر میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غارِ حرا میں خلوت نشیں تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے

4922- راجع الحديث: 4,3

فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 2]"

کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو (پ۲۹، المدثر ا۔۳)

2- بَابُ

{قُمْ فَأَنْذِرْ} [المدثر: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ (پ۲۹، المدثر ۲)

4923 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَغَيْرُهُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ» مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ المُبَارَكِ

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں غارِ حرا میں خلوت نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 3]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو (پ۲۹، المدثر ۳)

4924 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ: أَيُّ القُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1]، فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ القُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] فَقُلْتُ: أُنْبِئْتُ أَنَّهُ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]، فَقَالَ: لاَ أُخْبِرُكَ إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ، فَاسْتَبْطَنْتُ الوَادِيَ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں غارِ حرا میں خلوت نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی

4923- راجع الحديث: 4,3

أَمَامِي وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، وَأُنْزِلَ عَلَيَّ: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر: 2]"

میں آ گیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور داہنی بائیں جانب نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔ میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ اس وقت مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو (پ۲۹، المدثر ۱-۴)

4- بَابُ

{وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ} [المدثر: 4]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو (پ۲۹، المدثر ۴)

4925- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ} [المدثر: 1] إِلَى (وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلاَةُ وَهِيَ الأَوْثَانُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن میں جا رہا تھا جبکہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غارِ حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کمبل اڑھاؤ پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۱-۵) یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرُّجْزُ سے مراد اوثان (بت) ہیں۔

4925- راجع الحدیث:3

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ} "يُقَالُ: الرِّجْزُ وَالرِّجْسُ العَذَابُ"

4926- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ "فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ} [المدثر: 2] إِلَى قَوْلِهِ {فَاهْجُرْ} [المدثر: 5]- قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزَ الأَوْثَانَ- ثُمَّ حَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۵) بعض کا قول یہ ہے کہ الرُّجْزُ اور الرِّجْسُ سے عذاب مراد ہے۔

ابوسلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ موقوف تھا تو میں ایک دن جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا تو زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر ہیبت طاری ہوگئی کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آ گیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس مجھے کمبل اڑھا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۱۔۵) اور ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرُّجْزُ سے بت مراد ہیں پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور مسلسل وحی آنے لگی۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

75- سُورَةُ القِيَامَةِ

1- بَابٌ

وَقَوْلُهُ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ} [القيامة: 5]: سَوْفَ أَتُوبُ، سَوْفَ أَعْمَلُ، {لاَ وَزَرَ}

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ القیامہ کی تفسیر

باب

سورہ القیامۃ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو

[القيامة:11]: لَا حِصْنَ سُدًى هَمَلًا

(پ۲۹، القیامہ ۱۶) ابن عباس کا قول ہے: سُدًی آزاد، مُہمل۔ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ جلدی توبہ کروں گا، جلدی عمل کروں گا۔ لَا وَزَرَ کوئی بچاؤ نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔

4927 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ - يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة:16]

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبانِ مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے لیے ایسا کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۶-۱۷)

000-بَابُ

{إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة:17]

باب

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۷)

4928 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة:16] قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة:16] يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ، {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ} [القيامة: 17] وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ} [القيامة: 18] يَقُولُ: أُنْزِلَ عَلَيْهِ: {فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19] أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ"

سعید بن جبیر کا ارشادِ باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کے متعلق بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ ترجمہ کنزالایمان: قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (پ۲۹، القیامہ ۱۶) اس خدشے کے پیشِ نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھ لیں یعنی وحی نازل کر دیں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان

4927- راجع الحديث:5

4928- راجع الحديث:5

سے بیان کروا دینا۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18]
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {قَرَأْنَاهُ} [القيامة: 18]: «بَيَّنَّاهُ»، {فَاتَّبِعْ} [القيامة: 18]: «اعْمَلْ بِهِ»

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (پ۲۹، القیامہ ۱۸) ابن عباس کا قول ہے: قُرْاٰنَهُ ہم اسے بیان کر دیں فَاتَّبِعْ اس کے مطابق عمل کرو۔

4929 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16]، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي فِي: لاَ أُقْسِمُ بِيَوْمِ القِيَامَةِ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ، إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17] قَالَ: عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ، {وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 17]: فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ، {ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19]: عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، {أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى} [القيامة: 34] تَوَعُّدٌ"

سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (پ۲۹، القیامہ ۱۶) کے متعلق روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب حضرت جبرئیل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ کو دشواری ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: ب جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے (پ۲۹، القیامہ ۱۶-۱۷) یعنی فرمایا کہ (اس کا تمہارے سینے میں محفوظ کر دینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے لہٰذا جب ہماری طرف سے پڑھا جا چکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کرو اور جب ہماری طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کرنا ہماری ذمہ داری کہ تمہاری زبان سے بیان کروا دیں۔) راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب چلے جاتے تو حضرت اس وقت پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔ اور کوئی لَکَ فَاَوْلٰی یہ وعید ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

76- سُورَةُ هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ "

يُقَالُ: مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ، وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا، وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهَذَا مِنَ الخَبَرِ، يَقُولُ: كَانَ شَيْئًا، فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا، وَذَلِكَ مِنْ حِينِ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ، {أَمْشَاجٍ} [الإنسان: 2]: الأَخْلاَطُ، مَاءُ المَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، الدَّمُ وَالعَلَقَةُ، وَيُقَالُ: إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ: خَلِيطٌ، وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ: مَخْلُوطٍ، وَيُقَالُ: (سَلاَسِلًا وَأَغْلاَلًا) : وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ، {مُسْتَطِيرًا} [الإنسان: 7]: مُمْتَدًّا البَلاَءُ، وَالقَمْطَرِيرُ: الشَّدِيدُ، يُقَالُ: يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ، وَالعَبُوسُ وَالقَمْطَرِيرُ وَالقُمَاطِرُ وَالعَصِيبُ: أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الأَيَّامِ فِي البَلاَءِ " وَقَالَ الحَسَنُ: «النُّضْرَةُ فِي الوَجْهِ وَالسُّرُورُ فِي القَلْبِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الأَرَائِكِ} [الكهف: 31] : «السُّرُرُ» وَقَالَ البَرَاءُ: {وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا} [الإنسان: 14] : «يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا» وَقَالَ مَعْمَرٌ: {أَسْرَهُمْ} [الإنسان: 28] : «شِدَّةُ الخَلْقِ، وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ وَغَبِيطٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الدھر کی تفسیر

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے اور لفظ هَلْ کبھی انکار کے لیے اور کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو سہی لیکن نا قابلِ ذکر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا ہونے اور اس میں روح پھونکنے تک کا عرصہ ہے۔ اَمْشَاجٍ عورت کے پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون جب ملیں تو اسے مَشِيْجٌ کہتے ہیں جیسے لفظ خَلِيْطٌ ہے اور مَمْشُوْجٌ گویا مَخْلُوْطٍ کی طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ سَلَاسِلًا اور اَغْلَالًا پڑھنا بعض کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ مُسْتَطِيْرًا طویل مصیبت۔ اَلْقَمْطَرِيْرُ سخت۔ يَوْمٌ قَمْطَرِيْرٌ بھی کہتے ہیں اور يَوْمٌ قُمَاطِرٌ بھی۔ اَلْعَبُوْسَ، اَلْقَمْطَرِيْرُ، اَلْقَمَاطِرُ اور اَلْعَصِيْبُ ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ مَعْمَر کا قول ہے: اَسْرَهُمْ مضبوط پیدائش اور ہر وہ چیز جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے پالان وغیرہ اس کو مَاسُوْرٌ کہتے ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

77- سُورَةُ وَالمُرْسَلاَتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (جِمَالاَتٌ) : «حِبَالٌ» ، {ارْكَعُوا} [الحج: 77] : «صَلُّوا» ، {لاَ يَرْكَعُونَ} [المرسلات: 48] : «لاَ يُصَلُّونَ» وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لاَ يَنْطِقُونَ} [النمل: 85]، {وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الأنعام: 23]، {اليَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: جِمَالَاتٌ سے۔ اِرْكَعُوْا نماز پڑھو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لَا يَنْطِقُوْنَ - وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کافروں کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کہ کبھی وہ

أَفْوَاهِهِمْ} [يس: 65] فَقَالَ: «إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ، مَرَّةً يَنْطِقُونَ، وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ»

بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

1- بَابٌ

باب

4930- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَابْتَدَرْنَاهَا، فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ ہی رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی جانب لپکے مگر وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ ہو گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

4931- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا. وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ، وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، وَقَالَ حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عبدہ بن عبداللہ یحییٰ بن آدم، اسرائیل منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اسی کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہی روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمٰن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

4931م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: وَالْمُرْسَلَاتِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ ابھی اس کی

4930- راجع الحدیث: 3317,1830

4931- راجع الحدیث: 3317

فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا» قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا، قَالَ: فَقَالَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا»

تلاوت فرمارہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی جانب دوڑے مگر وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ} [المرسلات: 32]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے جیسے اونچے محل (پ ۲۹، المرسلات ۳۲)

4932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، {إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ} [المرسلات: 32] قَالَ: «كُنَّا نَرْفَعُ الخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ، فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ القَصَرَ»

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں لیتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم اَلْقَصْر کا نام دیا کرتے تھے۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{كَأَنَّهُ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ}

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں (پ ۲۹، المرسلات ۳۲)

4933 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ} [المرسلات: 32]، قَالَ: «كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الخَشَبَةِ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذَلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ، فَنُسَمِّيهِ القَصَرَ، {كَأَنَّهُ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ} حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ»

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تَرْمِي بِشَرَرٍ کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم اَلْقَصْر کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جِمَالاَتٌ صُفْرٌ یعنی کشتی کے رسّے ہیں اور ہم اتنی جمع کر لیتے کہ ڈھیر درمیانے قد کے شخص کے برابر ہو جاتا۔

4932- انظر الحدیث: 4933

4933- انظر الحدیث: 4932

4-بَابُ قَوْلِهِ:

{هَذَا يَوْمُ لاَ يَنْطِقُونَ} [المرسلات: 35]

4934 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: وَالمُرْسَلاَتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْتُلُوهَا» فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا» قَالَ عُمَرُ: حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے (پ۲۹، المرسلات ۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبانِ مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اچانک ہمارے نزدیک ایک سانپ آنکلا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی طرف دوڑے مگر وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

78-سُورَةُ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

قَالَ مُجَاهِدٌ: {لاَ يَرْجُونَ حِسَابًا} [النبأ: 27]: «لاَ يَخَافُونَهُ»، {لاَ يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا} [النبأ: 37]: «لاَ يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ»، {صَوَابًا} [النبأ: 38]: «حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِلَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَهَّاجًا} [النبأ: 13]: «مُضِيئًا» وَقَالَ غَيْرُهُ: {غَسَّاقًا} [النبأ: 25]: " غَسَقَتْ عَيْنُهُ، وَيَغْسِقُ الجُرْحُ: يَسِيلُ، كَأَنَّ الغَسَاقَ وَالغَسِيقَ وَاحِدٌ {عَطَاءً حِسَابًا} [النبأ: 36]: جَزَاءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي أَيْ كَفَانِي"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النباء کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا حساب کا انہیں خوف ہی نہ تھا۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا بغیر اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَهَّاجًا روشن، چمکدار عَطَآءً حِسَابًا پورا بدلہ۔ أَعْطَانِيْ مَا أَحْسَبَنِيْ یعنی مجھے پورا صلہ دیا۔

1-بَابُ

{يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا} [النبأ: 18]: زُمَرًا

4935- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: «ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ البَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الخَلْقُ يَوْمَ القِيَامَةِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں (پ ۳۰، النباء ۱۸) گروہ در گروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں مرتبہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے دریافت کیا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس ماہ کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے کہ قیامت کے دن اسی پر انسان کی تخلیق کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

79-سُورَةُ وَالنَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الآيَةَ الكُبْرَى} [النازعات: 20]: " عَصَاهُ وَيَدُهُ، يُقَالُ: النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ، وَالبَاخِلِ وَالبَخِيلِ " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: " النَّخِرَةُ البَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ: العَظْمُ المُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {الحَافِرَةِ} [النازعات: 10]: «الَّتِي أَمْرُنَا الأَوَّلُ إِلَى الحَيَاةِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {أَيَّانَ مُرْسَاهَا} [الأعراف: 187]: «مَتَى مُنْتَهَاهَا، وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي».

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ النازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْاٰیَۃَ الْکُبْرٰی ان کا عصا اور دستِ مبارک۔ کہتے ہیں النَّاخِرَۃُ اور النَّخِرَۃُ ہم معنی ہیں جیسے الطَّامِع اور اَلطَّمِع نیز اَلْبَاخِل اور اَلْبَخِیْل۔ بعض کا قول ہے النَّخِرَۃ بوسیدہ۔ النَّاخِرَۃ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے: اَلْحَافِرَۃِ زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے: اَیَّانَ مُرْسٰھَا انتہا ہوگی اور مُرْسِی السَّفِیْنَۃِ جہاں بیڑہ لنگر انداز ہو۔

4935- انظر الحدیث: 4814، صحیح مسلم: 7340

1- باب

4936 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا، بِالوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ «بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

باب

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی درمیانی اور انگوٹھے کے قریب والی انگشت مبارک کو اس طرح کر کے فرمایا: مجھے قیامت کے ساتھ اس طرح مبعوث فرمایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

80- سُورَةُ عَبَسَ

{عَبَسَ وَتَوَلَّى} [عبس: 1]: «كَلَحَ وَأَعْرَضَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {مُطَهَّرَةٍ} [البقرة: 25]: "لاَ يَمَسُّهَا إِلَّا المُطَهَّرُونَ وَهُمُ المَلاَئِكَةُ، وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ: {فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا} [النازعات: 5]: جَعَلَ المَلاَئِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً، لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ، فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا، {سَفَرَةٍ} [عبس: 15]: المَلاَئِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ، سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ، وَجُعِلَتِ المَلاَئِكَةُ - إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ - كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ القَوْمِ" وَقَالَ غَيْرُهُ: {تَصَدَّى} [عبس: 6]: «تَغَافَلَ عَنْهُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لَمَّا يَقْضِ} [عبس: 23]: «لاَ يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {تَرْهَقُهَا} [عبس: 41]: «تَغْشَاهَا شِدَّةٌ»، {مُسْفِرَةٌ} [عبس: 38]: «مُشْرِقَةٌ»، {بِأَيْدِي سَفَرَةٍ} [عبس: 15] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "كَتَبَةٍ أَسْفَارًا، كُتُبًا {تَلَهَّى} [عبس: 10]: تَشَاغَلَ، يُقَالُ: وَاحِدُ الأَسْفَارِ سِفْرٌ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ عبس کی تفسیر

عَبَسَ تیوری چڑھا کر منہ پھیرنا دوسرے کا قول ہے: مُطَهَّرَةٌ یعنی اس کو نہیں چھوتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں۔ یہ ارشاد ربانی فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہٰذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر فرمائے۔ سَفَرَةٌ فرشتے، اس کا واحد سَافِرٌ ہے۔ سَفَرْتُ میں نے ان کی صلح کروائی اور فرشتے جو اللہ کی وحی لے کر آتے ہیں۔ وہ بھی سفیر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے: تَصَدّٰی اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے: لَمَّا يَقْضِ جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے: تَرْهَقُهَا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گی۔ مُسْفِرَةٌ چمکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ دیکھنے والے۔ أَسْفَارًا کتابیں۔ تَلَهّٰى مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ الأَسْفَارُ کا واحد سِفْرٌ ہے۔

4936- انظر الحدیث: 6503،5301

4937 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآنِ مجید کو پڑھتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد کرلیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے یاد کرتے ہوئے بڑی دقت کا سامنا ہو، تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

81-سُورَةُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

{انْكَدَرَتْ} [التكوير: 2]: »انْتَثَرَتْ« وَقَالَ الحَسَنُ: {سُجِّرَتْ} [التكوير: 6]: »ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلاَ يَبْقَى قَطْرَةٌ« وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {المَسْجُورُ} [الطور: 6]: »المَمْلُوءُ« وَقَالَ غَيْرُهُ: {سُجِرَتْ} [التكوير: 6]: "أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا، وَالخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا، تَرْجِعُ، وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ"، {تَنَفَّسَ} [التكوير: 18]: »ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَالظَّنِينُ المُتَّهَمُ، وَالضَّنِينُ يَضَنُّ بِهِ« وَقَالَ عُمَرُ: {النُّفُوسُ زُوِّجَتْ} [التكوير: 7]: "يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ قَرَأَ: {احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ} [الصافات: 22]، {عَسْعَسَ} [التكوير: 17]: أَدْبَرَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ التکویر کی تفسیر

اِنْكَدَرَتْ بکھر جائیں گے۔ حسن کا قول ہے: سُجِّرَتْ خشک ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے: اَلْمَسْجُوْرُ بھرا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: سُجِّرَتْ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی سمندر ہوجائے گا۔ اَلْخُنَّس اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والی۔ تَكْنِسُ ہرنی کی طرح چھپ جانا۔ تَنَفَّسَ دن چڑھ گیا۔ اَلظَّنِيْنُ جس پر تہمت لگائی جاسکے۔ اَلضَّنِيْنُ بخیل۔ عمر کا قول ہے: اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اپنی مثل کے ساتھ جنت یا جہنم میں ملا دیئے جائیں گے، اس کے بعد پڑھا: اُحْشُرُو الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں، عَسْعَسَ پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

82-سُورَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: {فُجِّرَتْ} [الانفطار: 3]: »فَاضَتْ« وَقَرَأَ الأَعْمَشُ، وَعَاصِمٌ: {فَعَدَلَكَ} [الانفطار: 7]: »بِالتَّخْفِيفِ«، »وَقَرَأَهُ أَهْلُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ انفطار کی تفسیر

ربیع بن خثیم کا قول ہے: فُجِّرَتْ پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فَعَدَلَكَ کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہلِ حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و

الحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ» وَأَرَادَ: مُعْتَدِلَ الخَلْقِ، وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي {فِي أَيِّ صُورَةٍ} [الانفطار: 8]: شَاءَ، إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا قَبِيحٌ، أَوْ طَوِيلٌ، أَوْ قَصِيرٌ"

صورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

83- سُورَةُ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ تطفیف کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بَلْ رَانَ} [المطففين: 14]: «ثَبْتُ الخَطَايَا»، {ثُوِّبَ} [المطففين: 36]: «جُوزِيَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «المُطَفِّفُ لاَ يُوَفِّي غَيْرَهُ»

مجاہد کا قول ہے: رَانَ گناہوں کا رنگ چڑھ جانا۔ ثُوِّبَ بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے الْمُطَفِّفُ جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔

1- بَابُ

{يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6]

باب

ترجمہ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

4938- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6] «حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس روز تمام انسان پروردگارِ عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

84- سُورَةُ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ انشقاق کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: {كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ} [الحاقة: 25]: «يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ»، {وَسَقَ} [الانشقاق: 17]: «جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ»، {ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ} [الانشقاق: 14]: «لاَ يَرْجِعَ إِلَيْنَا» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يُوعُونَ} [الانشقاق: 23]: «يُسِرُّونَ»

مجاہد کا قول ہے: كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وَسَقَ اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

1- بَابُ

{فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8]

4939 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

4939م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

4939م - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] قَالَ: «ذَاكَ العَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ هَلَكَ»

2- بَابُ

{لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق: 19]

4940 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق: 19] «حَالًا بَعْدَ حَالٍ»، قَالَ:

باب

ترجمہ کنزالایمان: اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روای ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: "جس کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔" فرمایا یہ تو نامۂ اعمال دیئے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کے مواخذے میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

باب

ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے (پ ۳۰، الانشقاق ۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ: ترجمہ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے (پ ۳۰، الانشقاق ۱۹) کے متعلق فرمایا: ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی جانب۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی

4939- صحیح مسلم:7155,7154، سنن ترمذی:3337

»هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

کریم ﷺ نے بتایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

85-سُورَةُ البُرُوجِ

سورۂ البروج کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الأُخْدُودِ} [البروج: 4]: »شَقٌّ فِي الأَرْضِ«، {فَتَنُوا} [النحل: 110]: »عَذَّبُوا«

مجاہد کا قول ہے: الْأُخْدُوْدُ زمین کی دراڑیں، شگاف فُتِنُوْا عذاب دیئے گئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

86-سُورَةُ الطَّارِقِ

سورۂ الطارق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ذَاتِ الرَّجْعِ} [الطارق: 11]: »سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ«، {ذَاتِ الصَّدْعِ} [الطارق: 12]: »تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ«

مجاہد کا قول ہے: ذَاتِ الرَّجْعِ وہ بادل جو بار بار بارش برسائے۔ ذَاتِ الرَّجْعِ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

87-سُورَةُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى

ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے (پ ۳۰، الاعلیٰ ۱)

4941- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا القُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ، وَبِلَالٌ، وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ " جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ المَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ، يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ، حَتَّى قَرَأْتُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى} [الأعلى: 1] فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن اُمّ مکتوم تشریف لائے۔ یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمار بن یاسر، حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطاب بیس صحابۂ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد نبی کریم ﷺ نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ جتنے آپ کی تشریف آوری پر، حتیٰ کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ سب یہی کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول کی تشریف آوری ہوگئی۔'' جس وقت آپ کی تشریف آور ہوئی

4941- راجع الحديث: 3924

تو میں سورۃ الاعلیٰ اور ایسی چند چھوٹی سورتیں سیکھ چکا تھا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

88- سُورَةُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ} [الغاشية: 3]: «النَّصَارَى» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {عَيْنٍ آنِيَةٍ} [الغاشية: 5]: «بَلَغَ إِنَاهَا، وَحَانَ شُرْبُهَا»، {حَمِيمٍ آنٍ} [الرحمن: 44]: «بَلَغَ إِنَاهُ»، {لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً} [الغاشية: 11]: "شَتْمًا، وَيُقَالُ: الضَّرِيعُ: نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ، يُسَمِّيهِ أَهْلُ الحِجَازِ: الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ، وَهُوَ سُمٌّ {بِمُسَيْطِرٍ}: بِمُسَلَّطٍ، وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {إِيَابَهُمْ} [الغاشية: 25]: «مَرْجِعَهُمْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ الغاشیہ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: عَيْنٍ آنِيَةٍ کناروں تک بھرا ہوا اور پینے کا وقت آ گیا۔ حَمِيمٍ آنٍ کناروں تک بھرے ہوئے۔ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً گالی، بدزبانی۔ الضَّرِيعُ کہتے ہیں جبکہ وہ سوکھ جائے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ بِمُسَيْطِرٍ مسلّط ہونا، یہ ص اور س دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: إِيَابَهُمْ ان کے لوٹنے کی جگہ۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

89- سُورَةُ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {الوَتْرُ} [الفجر: 3]: «اللَّهُ»، {إِرَمَ ذَاتِ العِمَادِ} [الفجر: 7]: "يَعْنِي القَدِيمَةَ، وَالعِمَادُ: أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ"، {سَوْطَ عَذَابٍ} [الفجر: 13]: «الَّذِي عُذِّبُوا بِهِ»، {أَكْلًا لَمًّا} [الفجر: 19]: «السَّفُّ»، وَ {جَمًّا} [الفجر: 20]: «الكَثِيرُ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: "كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ، السَّمَاءُ شَفْعٌ، وَالوَتْرُ: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى" وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَوْطَ عَذَابٍ} [الفجر: 13]: «كَلِمَةٌ تَقُولُهَا العَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ العَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ»، {لَبِالْمِرْصَادِ} [الفجر: 14]: «إِلَيْهِ المَصِيرُ»، {تَحَاضُّونَ} [الفجر: 18]: «تُحَافِظُونَ»، وَ{تَحُضُّونَ}: «تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ»، {المُطْمَئِنَّةُ} [الفجر: 27]: «المُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ» وَقَالَ الحَسَنُ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَلْوَتْرُ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پچھلے لوگ، الْعِمَادُ سے ستونوں والے مراد ہیں جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سَوْطَ عَذَابٍ وہ چیز جس کے ساتھ عذاب دیئے گئے۔ أَكْلًا لَمًّا جو ہاتھ آیا کھا جانا۔ جَمًّا بہت زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا ہے اور اکیلا (اَلْوَتْرُ) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول ہے: سَوْطَ عَذَابٍ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے بولتے ان میں سے سَوْطٌ بھی ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تُحَاضُّوْنَ تم حفاظت کرتے ہو۔ وَيَحُضُّوْنَ کھانا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ ثواب کی تصدیق کرنے والی۔ حسن کا قول ہے: يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ جب اللہ

{يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ} [الفجر: 27]: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللَّهِ وَاطْمَأَنَّ اللَّهُ إِلَيْهَا، وَرَضِيَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهَا، وَأَدْخَلَهَا اللَّهُ الجَنَّةَ، وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ» وَقَالَ غَيْرُهُ: {جَابُوا} [الفجر: 9]: " نَقَبُوا، مِنْ جِيبِ القَمِيصِ: قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ، يَجُوبُ الفَلاَةَ يَقْطَعُهَا، {لَمًّا} [البقرة: 41]: لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ"

تعالیٰ اس کو قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اطمینان بھیجتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: جَابُوا سوراخ کیا، یہ جَيْبَ الْقَمِيصِ سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے، اسی طرح يَجُوبُ الْفَلَاةَ جنگل کو کاٹنا۔ لَمًّا جیسا کہ کہتے ہیں لَمَمْتُهُ أَجْمَعُ میں نے اسے آخری حد کو پہنچا کر چھوڑا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

90- سُورَةُ لاَ أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا البَلَدِ} [البلد: 2]: «بِمَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ»، {وَوَالِدٍ} [البلد: 3]: «آدَمَ»، {وَمَا وَلَدَ} [البلد: 3]: «لُبَدًا كَثِيرًا»، وَ{النَّجْدَيْنِ} [البلد: 10]: «الخَيْرُ وَالشَّرُّ»، {مَسْغَبَةٍ} [البلد: 14]: «مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ»، يُقَالُ: {فَلاَ اقْتَحَمَ العَقَبَةَ} [البلد: 11]: «فَلَمْ يَقْتَحِمِ العَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ فَسَّرَ العَقَبَةَ»، فَقَالَ: {وَمَا أَدْرَاكَ مَا العَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ} [البلد: 13]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ البلد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ہٰذَا الْبَلَدِ مکہ مکرمہ جس میں تمہارے اوپر لوگوں کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ وَوَالِدٍ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور وَمَا وَلَدَ سے ان کی اولاد۔ لُبَدًا کثرت سے۔ النَّجْدَيْنِ بھلائی اور برائی۔ مَسْغَبَةٍ بھوک۔ مَتْرَبَةٍ گرد آلودہ۔ کہتے ہیں کہ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ سے مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

91- سُورَةُ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {بِطَغْوَاهَا} [الشمس: 11]: «بِمَعَاصِيهَا»، {وَلاَ يَخَافُ عُقْبَاهَا} [الشمس: 15]: «عُقْبَى أَحَدٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: بِطَغْوَاهَا اپنے گناہوں کی وجہ سے وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

4942 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " {إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا} [الشمس: 12] انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ، مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ "وَذَكَرَ النِّسَاءَ، فَقَالَ: «يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ العَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ» ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ»

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: جب کہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا (پ ۳۰، الاعلیٰ ۱۲) یعنی ایسا شخص کھڑا ہوا جو طاقت ور، مفسد اور ابوزمعہ قبیلے میں زور آور تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس لٹاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو؟

4942م - وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ

ابومعاویہ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

92- سُورَةُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ترجمہ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب چھائے (پ ۳۰، اللیل ۱)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {وَكَذَّبَ بِالحُسْنَى} [الليل: 9] : «بِالخَلَفِ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {تَرَدَّى} [الليل: 11] : «مَاتَ» ، وَ {تَلَظَّى} [الليل: 14] : «تَوَهَّجُ» وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: «تَتَلَظَّى»

ابن عباس کا قول ہے: بِالْحُسْنٰی صلہ ملنے کا۔ مجاہد کا قول ہے: تَرَدّٰی مرگیا۔ تَلَظّٰی جوش مارتا ہے اور عبید بن عمیر کی قرأت میں یہ لفظ تَتَلَظّٰی ہے۔

1- بَابُ {وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى} [الليل: 2]

باب

4943 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

4942م- راجع الحدیث: 3377، صحیح مسلم: 7120، سنن ترمذی: 3342، سنن ابن ماجہ: 1983

4943- صحیح مسلم: 1913، سنن ترمذی: 2939

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّأْمَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَأَتَانَا فَقَالَ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى} [الليل: 2]، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، وَهَؤُلاَءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا

اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے بارے میں سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں انہوں نے فرمایا: اور میں نے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے لیکن یہ لوگ (شامی) ہمارے اس پڑھنے کی صحت کا انکار کرتے ہیں۔

2- بَابُ

{وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى} [الليل: 3]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے (پ۳۰، الیل ۳)

4944 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: كُلُّنَا، قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ؟ فَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى} [الليل: 1]؟ قَالَ عَلْقَمَةُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا»، وَهَؤُلاَءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ: {وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى} [الليل: 3] وَاللَّهِ لاَ أُتَابِعُهُمْ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابودرداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گئے۔ پس وہ خود ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا: تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا: سب اسی طرح پڑھتے ہیں: فرمایا تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا: جس طرح تم نے ان سے سنا ہے اسی طرح سورۂ واللیل پڑھو۔ پس علقمہ نے اس سورت میں وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى پڑھا۔ حضرت ابودردا نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں وَمَا

4944- راجع الحدیث: 4943,3287

خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ پڑھوں۔ خدا کی قسم، میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

3-بَابُ قَوْلِهِ:

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ} [الليل: 5]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی (پ ۳۰، الیل ۵)

4945 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ} [الليل: 6] إِلَى قَوْلِهِ {لِلْعُسْرَىٰ} [الليل: 10].

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ اس کا ٹھکانا جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کے حساب سے آسانی عطا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پ ۳۰، الیل ۵-۱۰)

000-باب

باب

4945م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی۔

4-بَابُ {فَسَنُيَسِّرُهُ}

ترجمہ کنزالایمان: تو بہت جلد ہم اسے

4945- راجع الحدیث: 1362

4945م- راجع الحدیث: 1362

لِلْيُسْرَى} [الليل: 7]

آسانی مہیا کر دیں گے (پ ۳۰، الیل ۷)

4946- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الجَنَّةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: " اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى} [الليل: 6] " الآيَةَ. قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ

ابو عبدالرحمٰن سلمٰی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے کہ ایک لکڑی لے کر آپ زمین کُرید نے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی جانب آسانی عطا کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے (پ ۳۰، الیل ۵-۷) شعبہ کا بیان ہے کہ منصور نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اس کا انکار کیا ہے۔

5- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى} [الليل: 8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا (پ ۳۰، الیل ۸)

4947 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «لاَ، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى} [الليل: 5] إِلَى قَوْلِهِ {فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 10]

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اس کے مطابق آسانی عطا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو

4946- راجع الحديث: 1362

بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے (پ ۳۰، اللیل ۵۔۱۰)

6-بَابُ قَوْلِهِ:

{وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى} [الليل: 9]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور سب سے اچھی کو جھٹلایا (پ ۳۰، اللیل ۹)

4948 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً» قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ العَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ، فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ»، ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى} [الليل: 6] الآيَةَ

ابوعبدالرحمٰن سُلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گردا گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکالیا اور اپنی اس چھڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہوگا یا جہنم میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم میں سے سعید ہوگا۔ وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعید ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں اور جو شقی ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے۔ (پ ۳۰، اللیل ۵۔۷)۔

7-بَابُ

{فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى} [الليل: 10]

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا

کر دیں گے۔

4949 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الأَرْضَ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا، وَنَدَعُ العَمَلَ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ»، ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى} [الليل: 6] الآيَةَ

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز لے کر اس کے ساتھ زمین کو کُریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا، تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں۔ فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ سعید ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اگر وہ شقی سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا: ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے (پ ۳۰، اللیل ۵-۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

93-سُورَةُ وَالضُّحَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الضحیٰ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {إِذَا سَجَى} [الضحى: 2] : «اسْتَوَى» وَقَالَ غَيْرُهُ: {سَجَى} [الضحى: 2] : «أَظْلَمَ وَسَكَنَ» ، {عَائِلًا} [الضحى: 8] : «ذُو عِيَالٍ»

مجاہد کا قول ہے: اِذَا سَجٰی برابر ہو جائے۔ دوسرے کا قول ہے: کہ جب رات تاریک اور پُرسکون ہو جائے۔ عَآئِلًا بال بچے دار۔

1-بَابُ

{مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

4950- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان

4949- راجع الحدیث:1362

4950- راجع الحدیث:1124

حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثًا -»، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثَةٍ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 2]

2-باب قَوْلُهُ:

{مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3]: «تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ، بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ»

4951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا البَجَلِيَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ "فَنَزَلَتْ: {مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3]"

بسم الله الرحمن الرحیم

94-سُورَةُ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وِزْرَكَ} [الشرح: 2]: «فِي الجَاهِلِيَّةِ»، {أَنْقَضَ} [الشرح: 3]: «أَثْقَلَ»، {مَعَ العُسْرِ يُسْرًا} [الشرح: 5] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: "أَيْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ علیل ہوگئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا: پس ایک عورت آپ کے پاس آکر کہنے لگی: اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں: ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۱۔۳)

باب

ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ۔ اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی آپ کے پاس آنے میں تاخیر کرنے لگا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۳)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ الم نشرح کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا (پ ۳۰، نشرح ۱) مجاہد کا قول ہے: وِزْرَكَ زمانہ جاہلیت میں اَنْقَضَ بوجھل کردیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک

مَعَ ذَلِكَ العُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ: {هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الحُسْنَيَيْنِ} [التوبة: 52] : وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {فَانْصَبْ} [الشرح: 7] : «فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ» وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ} [الشرح: 1]: «شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلاَمِ»

کے ساتھ دوسری چیز، یہ اسی ارشادِ ربانی کی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے: فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے ابنِ عباس سے منقول ہے: أَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

95- سُورَةُ وَالتِّينِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " هُوَ التِّينُ وَالزَّيْتُونُ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ، يُقَالُ: {فَمَا يُكَذِّبُكَ} [التين: 7]: فَمَا الَّذِي يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُونَ بِأَعْمَالِهِمْ؟ كَأَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَكْذِيبِكَ بِالثَّوَابِ وَالعِقَابِ؟"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ التین کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں: فَمَا يُكَذِّبُكَ جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔

1- باب

4952 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي العِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ» {تَقْوِيمٍ} [التين: 4] : «الخَلْقِ»

باب

عدی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔ تَقْوِيمٍ سے مراد پیدائش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

96- سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

4952م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: " اكْتُبْ فِي المُصْحَفِ فِي أَوَّلِ الإِمَامِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ خَطًّا " وَقَالَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ علق کی تفسیر

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کرو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے بھی۔ مجاہد کا قول ہے: نَادِيَهُ اپنے رشتے دار الزَّبَانِيَةُ فرشتے۔ اور

مُجَاهِدٌ: {نَادِيَهُ} [العلق: 17] : «عَشِيرَتَهُ» ، {الزَّبَانِيَةَ} [العلق: 18] : «المَلاَئِكَةَ» وَقَالَ مَعْمَرٌ: {الرُّجْعَى} [العلق: 8] : «المَرْجِعُ» ، {لَنَسْفَعَنْ} : " قَالَ: لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّونِ وَهِيَ الخَفِيفَةُ، سَفَعْتُ بِيَدِهِ: أَخَذْتُ "

کہا: الرُّجْعٰی لوٹنا۔ لَنَسْفَعَنْ یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سَفَعْتُ بِيَدِهٖ سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

1- باب

باب

4953- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ سَلْمَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - قَالَ: وَالتَّحَنُّثُ: التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الحَقُّ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ المَلَكُ، فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» . قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ. قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ. قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما زوجۂ نبی کریم نے ﷺ فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز یوں ہوا کہ حالت نیند میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح وہی ظاہر ہو جاتا۔ پھر خلوت نشینی کی رغبت آپ کے دل میں ڈالی گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اس میں عبادت کرتے رہتے۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زوجۂ مطہرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر اسی طرح کھانے پینے کی ضروری اشیاء لے کر چلے جاتے، حتیٰ کہ جب آپ غار میں تھے تو وحی آ گئی یعنی فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے دوسری مرتبہ دبایا، حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوتی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو

خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالقَلَمِ} [العلق: 2]- الآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ- {عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5] " فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» . فَزَمَّلُوهُ، حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، قَالَ لِخَدِيجَةَ: «أَيْ خَدِيجَةُ، مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي» . فَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا، ذَكَرَ حَرْفًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ فَتْرَةً، حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (پ ۳۰، العلق ۱-۵)۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے لوٹے، حتیٰ کہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اُڑھا دیا۔ حتیٰ کہ بہت آپ سے دور ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خوف محسوس ہو رہا اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا: ایسا ہے تو آپ کو خوشخبری ہو۔ خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رُسوا نہیں ہونے دے گا کیونکہ خدا کی قسم، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ اٹھاتے ہیں، معذوروں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو اُن کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ دور جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور عربی کتابت کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انجیل سے عربی میں لکھا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہوگئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا: بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا۔ کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے

4954- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ، قَالَ فِي حَدِيثِهِ: "بَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَفَرِقْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي"، فَدَثَّرُوهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ} - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَهِيَ الأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ - قَالَ: «ثُمَّ تَتَابَعَ الوَحْيُ»

میں آپ کے اُس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک موقوف ہو گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اس کا صدمہ محسوس کرنے لگے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وحی بند ہونے کے دوران کا واقعہ بیان فرما رہے تھے۔ اُس میں آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سُنی۔ میں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے مابین ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے گھبرایا، گھر واپس لوٹ آیا اور کہا: مجھے کمبل اڑھا دو، پس انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (پ۲۹، المدثر ۱-۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ الرُّجز سے بُت مراد ہیں جن کے دورِ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر برابر وحی آنے لگی۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ} [العلق: 2]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا (پ۳۰، العلق ۲)

4955- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی کا آغاز ہوا۔ پھر فرشتہ آیا اور اُس نے کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی

4954- راجع الحديث:4

4955- راجع الحديث:3

مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ} [العلق: 2]"

سب سے بڑا کریم۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ} [العلق: 3]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔

4956 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، "أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ المَلَكُ، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالقَلَمِ} [العلق: 2]".

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عُروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کا آغاز ہوا پھر فرشتہ آیا اور اُس نے کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

000- باب (الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ)

الذی علم بالقلم کی تفسیر

4957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَذَكَرَ الحَدِيثَ

عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا: مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

4- بَابُ

{كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ}

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ کی تفسیر

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار (پ ۳۰، العلق ۱۵-۱۶)

4958 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ الجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے کہا: اگر میں محمد کو کعبے کے پاس

4956- راجع الحدیث: 3

4957- راجع الحدیث: 3

4958- سنن ترمذی: 3348

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ المَلاَئِكَةُ» تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ

نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا (معاذ اللہ)۔ پس نبی کریم ﷺ وہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو فرشتہ مجھے ضرور پکڑ لیتا۔ عمرو بن خالد، عبید اللہ، عبدالکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

97-سُورَةُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

يُقَالُ: المَطْلَعُ: هُوَ الطُّلُوعُ، وَالمَطْلِعُ: المَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ. {أَنْزَلْنَاهُ} [الأنعام: 92]: الهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ القُرْآنِ، {إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ} [يوسف: 2]: خَرَجَ مَخْرَجَ الجَمِيعِ، وَالمُنْزِلُ هُوَ اللَّهُ، وَالعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الجَمِيعِ، لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ القدر کی تفسیر

اَلْمَطْلَعُ بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور اَلْمَطْلِعُ سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ میں ہٗ کی ضمیر قرآنِ مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکیدی بنانے کی غرض سے ایسا لفظ لاتے ہیں جو جمع کا معنی دے اور اُس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

98-سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

{مُنْفَكِّينَ} [البينة: 1]: «زَائِلِينَ»، {قَيِّمَةٌ} [البينة: 3]: «القَائِمَةُ»، {دِينُ القَيِّمَةِ} [البينة: 5]: «أَضَافَ الدِّينَ إِلَى المُؤَنَّثِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ البینہ کی تفسیر

مُنْفَكِّيْنَ دور ہونے والے۔ قَيِّمَةٌ قائم ہونے والی دِيْنُ الْقَيِّمَةِ یہاں دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

1-باب

4959- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: " إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا} [البينة: 1] " قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَبَكَى

باب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفرو والی سورت پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی: کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں پس یہ رونے لگے۔

2-باب

4960 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ القُرْآنَ» قَالَ أُبَيٌّ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «اللَّهُ سَمَّاكَ لِي» فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي، قَالَ قَتَادَةُ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ} [البينة: 1]

4961 - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ المُنَادِي، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ القُرْآنَ» قَالَ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ العَالَمِينَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

99-سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا

1-بَابُ

قَوْلُهُ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ} [الزلزلة: 7] يُقَالُ: {أَوْحَى لَهَا} [الزلزلة: 5] أَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ

4962- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

باب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں حضرت اُبی نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت اُبی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے: مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۂ البیّنہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب سے فرمایا بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآنِ مجید سناؤں عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی: کیا میں پروردگارِ عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا، ہاں پس ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ زِلزال کی تفسیر

باب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷) أَوْحٰى لَهَا اس کی طرف وحی کی وَحٰى لَهَا اور وَحٰى اِلَيْهَا ہم معنی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

4960- راجع الحدیث: 3809، صحیح مسلم: 6292،1861

4961- راجع الحدیث: 3809

مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي المَرْجِ وَالرَّوْضَةِ، كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ " فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، قَالَ: " مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةَ الفَاذَّةَ الجَامِعَةَ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8] "

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لیے اجر ہے دوسرے کے لیے پردہ پوشی اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لیے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالا۔ پھر وہ اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسّی سے باندھ دیتا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسّی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پرے چلا جائے تو گھوڑے کے ہر قدم اٹھانے اور کودنے کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس شخص کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس غرض کے لیے گھوڑا رکھنا تو اس شخص کے لیے باعث اجر ہے۔ جس شخص نے فائدہ حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا، تو اس غرض کے لیے گھوڑا پالنا اس شخص کے لیے پردہ پوشی ہے جس شخص نے فخر یا امارت دکھانے یا مسلمانوں کے خلاف گھوڑا باندھا، تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں فرمائی ماسوائے اس آیت کے جو عام اور جامع ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸)

2- بَابُ

{وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۸)

4963- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: " لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8] "

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق معلوم کیا۔ فرمایا، اس کے متعلق تو مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی ماسوائے اس آیت کے جو جامع اور عام ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

100- سُورَةُ وَالعَادِيَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الكَنُودُ: الكَفُورُ، يُقَالُ: {فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا} [العاديات: 4]: رَفَعْنَا بِهِ غُبَارًا، {لِحُبِّ الخَيْرِ} [العاديات: 8]: مِنْ أَجْلِ حُبِّ الخَيْرِ، {لَشَدِيدٌ} [الرعد: 6]: لَبَخِيلٌ، وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ: شَدِيدٌ، {حُصِّلَ} [العاديات: 10]: مُيِّزَ "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ والعادیات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَلْكَنُوْد ناشکری کرنے والا۔ کہتے ہیں: فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ان کے ذریعے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لِحُبِّ الْخَيْرِ مال کی محبت لَشَدِيْدٌ ضرور بخیل ہے، کیونکہ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ حُصِّلَ کھول دی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

101- سُورَةُ القَارِعَةِ

{كَالفَرَاشِ المَبْثُوثِ} [القارعة: 4]: «كَغَوْغَاءِ الجَرَادِ، يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ»، {كَالعِهْنِ} [المعارج: 9]: «كَأَلْوَانِ العِهْنِ» وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «كَالصُّوفِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ القارعہ کی تفسیر

كَالْفِرَاشِ الْمَبْثُوْثِ جس طرح ٹڈیاں ایک دوسری پر گرتی رہتی ہیں اسی طرح آدمی ایک دوسرے پر گر رہے ہونگے كَالْعِهْنِ روئی کی طرح۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں اس کی جگہ كَالصُّوْفِ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

102- سُورَةُ أَلْهَاكُمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {التَّكَاثُرُ} [التكاثر: 1]: «مِنَ الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ تکاثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: اَلتَّكَاثُرُ مال اور اولاد کی کثرت۔

4963- راجع الحدیث: 2371

بسم الله الرحمن الرحيم

103- سُورَةُ وَالعَصْرِ

وَقَالَ يَحْيَى: العَصْرُ: الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ العصر کی تفسیر

یحییٰ کا قول ہے: الدَّهْرُ جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

104- سُورَةُ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

{الحُطَمَةُ} [الهمزة: 4]: «اسْمُ النَّارِ»، مِثْلُ: {سَقَرَ} [القمر: 48] وَ{لَظَى} [المعارج: 15]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

اَلْحُطَمَةِ یہ سَقَر اور لَظٰی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

105- سُورَةُ أَلَمْ تَرَ

{أَلَمْ تَرَ} [البقرة: 243]: «أَلَمْ تَعْلَمْ» قَالَ مُجَاهِدٌ: {أَبَابِيلَ} [الفيل: 3]: «مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مِنْ سِجِّيلٍ} [هود: 82]: «هِيَ سَنْكِ وَكِلْ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ فیل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَبَابِيلَ متواتر اور جھنڈ کے جھنڈ۔ ابن عباس کا قول ہے: مِنْ سِجِّيلٍ یہ سنگ وگل کا معرب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

106- سُورَةُ لِإِيلاَفِ قُرَيْشٍ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {لِإِيلاَفِ} [قريش: 1]: «أَلِفُوا ذَلِكَ، فَلاَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ»، {وَآمَنَهُمْ} [قريش: 4]: «مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: {لِإِيلاَفِ} [قريش: 1]: «لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ قریش کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: لِاِيْلَافِ اس کی رغبت دی کہ انہیں سردیوں اور گرمیوں میں سفر دشوار نہیں گزرتا۔ اٰمَنَهُمْ اُن کے دشمنوں سے حرم میں ابن عُيَيْنَةِ کا قول ہے: لِاِيْلَافِ میری جو نعمت قریش پر ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

107- سُورَةُ أَرَأَيْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {يَدُعُّ} [المؤمنون: 117]: "يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ، يُقَالُ: هُوَ مِنْ دَعَعْتُ". {يُدَعُّونَ} [البقرة: 221]: «يُدْفَعُونَ»، {سَاهُونَ} [الذاريات: 11]: «لاَهُونَ»، وَ{المَاعُونَ} [الماعون: 7]: "المَعْرُوفَ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: يَدُعُّ اس کے حق سے بھگاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ دَعَعْتُ سے ہے، لہٰذا يُدَعُّوْنَ دھکے دینا، بھگانا، سَاهُوْنَ بھولے ہوئے۔ اَلْمَاعُوْنَ ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہلِ عرب کا قول ہے: اَلْمَاعُوْن پانی۔ عکرمہ کا قول ہے: مالی خرچ میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا

الْعَرَبِ: الْمَاعُونُ: الْمَاءُ " وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «أَعْلاَهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ، وَأَدْنَاهَا عَارِيَّةُ الْمَتَاعِ»

درجہ فرضیت کے لحاظ سے ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

108-سُورَةُ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

سورۃ الکوثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {شَانِئَكَ} [الكوثر: 3]: «عَدُوَّكَ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: شَانِئَكَ تمہارا دشمن۔

1-باب

باب

4964- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: " أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الكَوْثَرُ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ کوثر ہے۔

4965 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الكَوْثَرَ} [الكوثر: 1] قَالَتْ: «نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ» رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ، وَأَبُو الأَحْوَصِ، وَمُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح زکریا، ابوالاحوص، مطرف نے ابواسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

4966- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: " فِي الكَوْثَرِ: هُوَ الخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ". قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک اَلْکَوْثَرَ سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو عطا فرمائی۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے معلوم کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن جبیر

4964- راجع الحديث: 3570

4966- انظر الحديث: 6578

الجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ الَّذِي فِي الجَنَّةِ مِنَ الخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ

نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

109- سُورَةُ قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ

يُقَالُ: {لَكُمْ دِينُكُمْ} [المائدة: 3] : «الكُفْرُ»، {وَلِيَ دِينِ} [الكافرون: 6] : «الإِسْلاَمُ، وَلَمْ يَقُلْ دِينِي، لِأَنَّ الآيَاتِ بِالنُّونِ، فَحُذِفَتِ اليَاءُ»، كَمَا قَالَ: {يَهْدِينِ} [الكهف: 24] وَ {يَشْفِينِ} [الشعراء: 80] وَقَالَ غَيْرُهُ: {لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ} [الكافرون: 2] : «الآنَ، وَلاَ أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي»، {وَلاَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ} [الكافرون: 3] : وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ: {وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا} [المائدة: 64]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الکافرون کی تفسیر

کہتے ہیں لَكُمْ دِينُكُمْ یعنی کفر تمہارے لیے اور وَلِيَ دِينِ اسلام ہمارے لیے، یہاں دِينِي نہیں کہا کیونکہ یہ آیتیں نونِ سے شروع ہوئی ہیں جس کے سبب یا حذف ہوگئی ہے جیسا کہ يَهْدِينِ اور يَشْفِينِ میں ہے دوسرے کا قول ہے لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور نہ میں اس بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا وَلَآ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَآ أَعْبُدُ اور یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِنْهُمْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَّ كُفْراً (سورۃ المائدہ، آیت ٦٤)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

110- سُورَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

1- باب

4967- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1] إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: «سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۂ نصر کی تفسیر

باب

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي نہ پڑھی ہو۔

2- باب

4968- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

باب

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

4967- راجع الحديث: 794

4968- انظر الحديث: 794

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ»

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں اکثر: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت: وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا کی تعمیل میں تھا۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا} [النصر: 2]

4969- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]، قَالُوا: فَتْحُ المَدَائِنِ وَالقُصُورِ، قَالَ: «مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟» قَالَ: «أَجَلٌ، أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔

سعید بن جُبیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضرت عمر نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ: إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے وصال کی خبر ہے یا اُس کی اس انداز میں مثال بیان فرمائی ہے۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [النصر: 3] «تَوَّابٌ عَلَى العِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (پ ۳۰، النصر ۳) بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی طرف نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

4970- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ ان کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں؟

4969- راجع الحديث: 3627

4970- راجع الحديث: 4294,3627

مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ. فَدَعَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ. فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ. قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1]؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا، وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. فَقَالَ لِي: أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: «هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ»، قَالَ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ} [النصر: 1] «وَذَلِكَ عَلاَمَةُ أَجَلِكَ»، {فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [النصر: 3]. فَقَالَ عُمَرُ: «مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ»

حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کو اس کا سبب معلوم تو ہے چنانچہ حضرت عمر نے ایک دن مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس دن صرف اس لیے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے۔ حضرت عمر نے اُن سے فرمایا: آپ ارشاد باری تعالیٰ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ اُن میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا۔ چنانچہ حضرت عمر نے مجھ سے کہا: اے ابن عباس! کیا آپ بھی یہی کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا فرمایا پھر آپ کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگاہ فرمایا چنانچہ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (پ ۳۰، النصر ۱) اور یہ آپ کے وصال کی نشانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے (پ ۳۰، النصر ۳) حضرت عمر نے فرمایا: جو تم بیان کر رہے ہو مجھے بھی اس سے زیادہ معلوم نہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

111- سُورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ اللهب کی تفسیر

وَتَبَّ تَبَابٌ: «خُسْرَانٌ»، تَتْبِيبٌ: «تَدْمِيرٌ»

تَبَابٌ خسارہ، نقصان۔ تَتْبِيبٌ ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

4971- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ،

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت: وَأَنْذِرْ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ المُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ: «يَا صَبَاحَاهْ» فَقَالُوا: مَنْ هَذَا؟، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ} [المسد: 1] وَقَدْ تَبَّ، هَكَذَا قَرَأَهَا الأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (سورۃ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے حتی کہ کوہِ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا: یَاصَبَاحَا لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آ کر اکٹھا ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے (معاذ اللہ)، کیا ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اس پر یہ وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا (پ ۳۰، اللھب ۱) اعمش نے جس روز یہ حدیث سنائی تو وَتَبَّ سے آگے قَدْ تَبَّ بھی پڑھا۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ} [المسد: 2]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا (پ ۳۰، اللھب ۲)

4972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى البَطْحَاءِ، فَصَعِدَ إِلَى الجَبَلِ فَنَادَى: «يَا صَبَاحَاهْ» فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ العَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ» فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وادی بطحا کی طرف تشریف لے گئے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور ندا فرمائی: یَاصَبَاحَا تو قریش آپ کے پاس اکٹھا ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ آور ہونے کے لیے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک

لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] "إِلَى آخِرِهَا

ہو جائے (معاذ اللہ) کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمائی۔

3- بَابُ قَوْلِهِ:

{سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ} [المسد: 3]

باب

ترجمہ کنز الایمان: اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں (پ ۳۰، اللھب ۳)

4973 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا؟ " فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] إِلَى آخِرِهَا "

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ابولہب نے حضور سے کہا: تو ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

4- بَابُ قَوْلِهِ:

{وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةُ الحَطَبِ} وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّالَةُ الحَطَبِ: «تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ». {فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ} [المسد: 5] : " يُقَالُ: مِنْ مَسَدٍ: لِيفِ المُقْلِ، وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ "

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی۔ مجاہد کا بیان ہے کہ جو بدگوئی کی گٹھڑیاں اٹھائے پھرتی تھی۔ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کے متعلق کہتے ہیں کہ گوندنے کی چھال سے بٹی ہوئی رسّی اور یہ وہ زنجیر ہے جو جہنم میں ڈالی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

112- سُورَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ"

سورۃ الاخلاص کی تفسیر

يُقَالُ: لاَ يُنَوَّنُ {أَحَدٌ} [البقرة: 102] : أَيْ وَاحِدٌ"

کہتے ہیں کہ اَحَدٌ پر تنوین نہیں ہے اس کا معنی ہے اکیلا۔

1- بَابٌ

باب

4974 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بنی آدم نے مجھے جھٹلایا اور یہ اس کے لیے مناسب نہیں اور میرے لیے بدکلامی کی جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست

4973- راجع الحديث:1394

4974- راجع الحديث:

وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي، كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُؤًا أَحَدٌ"

نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ ہمیں پہلے پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ بنانا میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے دشوار نہیں ہے اور اس کا بدکلامی کرنا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

2- بَابُ قَوْلِهِ:

{اللَّهُ الصَّمَدُ} [الإخلاص: 2] «وَالعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا الصَّمَدَ» قَالَ أَبُو وَائِلٍ: «هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُودَدُهُ»

باب

ترجمہ کنزالایمان: اللہ بے نیاز ہے (پ۳۰، الاخلاص ۲) اہل عرب اپنے سردار کو اَلصَّمَد کہتے تھے۔ ابووائل کا قول ہے کہ السَّيِّدُ اسے کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہوتی۔

4975 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُؤًا أَحَدٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں اور میرے لیے بدکلامی کی جبکہ یہ بھی اس کے لیے درست نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا بدکلامی کرنا یہ ہے کہ جو وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں جو نہ کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابر کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔

000- باب

{لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ} «كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ کُفُوًا، کَفِیئًا اور کِفَاءً تینوں کا معنی ایک ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

113- سُورَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " الفَلَقُ: الصُّبْحُ، وَ {غَاسِقٍ} [الفلق: 3]: اللَّيْلُ، {إِذَا وَقَبَ} [الفلق: 3]: غُرُوبُ الشَّمْسِ، يُقَالُ: أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ، {وَقَبَ} [الفلق: 3]: إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ "

4976 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَعَبْدَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ المُعَوِّذَتَيْنِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

بسم الله الرحمن الرحيم

114- سُورَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {الوَسْوَاسِ} [الناس: 4]: «إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ، فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ»

4977 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قُلْتُ: يَا أَبَا المُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: «قِيلَ لِي فَقُلْتُ» قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غَاسِقٌ رات۔ إِذَا وَقَبَ سورج غروب ہونے کا وقت کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فرق سے فَلَقِ زیادہ روشن ہوتی ہے وَقَبَ جب ہر چیز پر اندھیرا چھا جائے۔

زر بن حُبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا پس آپ نے جو مجھ سے فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الناس کی تفسیر

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: اَلْوَسْوَاسِ جب بچہ پیدا ہوتو شیطان اسے چھوتا ہے اور جب ذکر الٰہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔

زِر بن حُبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت ابنِ مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: جو مجھے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

4976- انظر الحديث: 4977

4977- راجع الحديث: 4976

بسم اللہ الرحمن الرحیم

66- کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

1-بَابٌ: كَيْفَ نَزَلَ الوَحْيُ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " المُهَيْمِنُ: الأَمِينُ، القُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ"

4978,4979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: «لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ القُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ»

4980- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هَذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، فَلَمَّا قَامَ، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ أَبِي: قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرآنِ کریم کے فضائل

وحی نازل ہونے کی کیفیت اور پہلی وحی

ابنِ عباس کا قول ہے: اَلْمُهَيْمِنُ امین، یعنی قرآن کریم تمام پچھلی کتابوں کا امین ہے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نزولِ قرآن کے نزول کے وقت دس سال مکّہ مکرّمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ افروز رہے۔

مُعتمر ابوعثمان سے راوی ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت اُمِّ سلمہ اس وقت آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت امّ سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ادا فرمایا انہوں نے کہا کہ دِحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو یہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں تو یہی سمجھی تھی حتیٰ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنا: آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے یہ بتایا ہے جو کچھ فرمایا میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

4978,4979- راجع الحدیث: 6562,3851

4980- راجع الحدیث: 3634، صحیح مسلم: 6265

4981 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلهُ آمَنَ عَلَيْهِ البَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ القِيَامَةِ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری جانب فرمائی۔ پس مجھے امید ہے کہ بروز قیامت کے روز میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔

4982 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ«

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے قبل برابر وحی کا نزول شروع کر دیا حتیٰ کہ وصال کا وقت قریب آنے پر وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

4983 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: " اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً - أَوْ لَيْلَتَيْنِ - فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 2] "

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بیمار علیل ہوگئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (عورا زوجۂ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے ایسا لگتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پ ۳۰، والضحیٰ ۱-۳)

1- بَابُ نَزَلَ القُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالعَرَبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{قُرْآنًا عَرَبِيًّا} [يوسف: 2]، {بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ}

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے، اور ارشادِ باری تعالیٰ:

قرآناً عربیاً سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل

4981- صحیح مسلم: 383

4982- صحیح مسلم: 7440

مُبِينٍ} [الشعراء: 195]

واضح ہے۔

4984 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: «فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَسَعِيدَ بْنَ العَاصِ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي المَصَاحِفِ». وَقَالَ لَهُمْ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ القُرْآنِ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ القُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا»

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ اکٹھا کریں اور اُن سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے متعلق کوئی اختلاف واقع ہو تو اُس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم اُن کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

4985 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، وَقَالَ: مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ يَعْلَى، كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظَلَّ عَلَيْهِ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ، بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى: أَنْ تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ، يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ العُمْرَةِ آنِفًا» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ

صفوان بن یعلیٰ ابنِ امیہ کا بیان ہے کہ حضرت یعلیٰ ابن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی کا نزول ہوا۔ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابۂ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں حاضر تھے تو ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس نے جُبّے میں احرام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم ﷺ کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سُرخ ہو گیا تھا، خراٹوں جیسی آواز آرہی تھی۔ کچھ دیر تک یہی حالت رہی پھر دور ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق ابھی کچھ پوچھا تھا؟ پس اس شخص کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم کی خدمت

4984- راجع الحدیث: 4679,3506

الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ«

میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور جُبّہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

3- بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کا جمع کرنا

4986 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ اليَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عِنْدَهُ« . قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ القَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِقُرَّاءِ القُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ: » كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ « قَالَ عُمَرُ: هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ، »فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ« . قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لاَ نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، »فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ« . قُلْتُ: » كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ « . قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، " فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَتَتَبَّعْتُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی اُن کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے سبب قرآن مجید کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا، لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا: خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمر متواتر اس کے متعلق مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی بھی ہو۔ پس بھرپور کوشش کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو۔ پس خدا کی قسم، اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اُسے اس سے بھاری نہ جانتا جو حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں نے عرض کی کہ آپ وہ کام کیوں کرتے

4986- راجع الحدیث: 4679,2807

الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ، وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ} [التوبة: 128] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ. فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"

ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس متواتر میں حضرت ابوبکر سے مباحثہ کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ...... پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم کی تحویل میں رہا۔

4987 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ، وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ: «أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ» . فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ ". وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: «إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہل شام اور اہل عراق کے ساتھ ارمینیہ اور آذربائیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے مضطرب کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی مدد فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عطا فرمائیے، ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس روانہ کر دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت

-4987 راجع الحدیث: 3506، سنن ترمذی: 3104

بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ » فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي المَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ القُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ

سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں تیار کیں۔ حضرت عثمان نے آخر الذکر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے اور زید بن ثابت کے مابین کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔ پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا حکم دیا کہ ان کے خلاف جو کسی کے پاس قرآنِ کریم کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے۔

4988 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: "فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا المُصْحَفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ: {مِنَ المُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ} [الأحزاب: 23] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي المُصْحَفِ"

ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْه۔ پس ہم نے جمع کردہ نسخہ کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اُسے لکھ دیا۔

4- بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کاتبِ رسول ﷺ

4989 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّبِعِ القُرْآنَ، " فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ، {لَقَدْ

حضرت زید ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلا کر فرمایا: بیشک تم رسول اللہ ﷺ کو وحی لکھ کر دیتے رہے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، حتیٰکہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ...... تا

4988- راجع الحديث: 4987,2807

4989- راجع الحديث: 4984,2807

جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ} [التوبة: 128] إِلَى آخِرِهِ"

آخر سورت۔

4990 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {لاَ يَسْتَوِي} [النساء: 95] القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95]، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالكَتِفِ - أَوِ الكَتِفِ وَالدَّوَاةِ - » ثُمَّ قَالَ: " اكْتُبْ {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ} [النساء: 95] " وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي، فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ البَصَرِ؟ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا: {لاَ يَسْتَوِي القَاعِدُونَ مِنَ المُؤْمِنِينَ} [النساء: 95] {وَالمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ} [النساء: 95] {غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ} [النساء: 95]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت: لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ...... نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زید بن ثابت کو بلاؤ اور وہ تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ راوی کو شبہ ہے کہ شاید آپ نے شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا آپ نے لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اُس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن اُمِ مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو بصارت سے محروم تھے، انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے متعلق کیا حکم ہے جبکہ میں تو بینائی سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (پ ۵، النسآء ۹۵)

5- بَابُ أُنْزِلَ القُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآنِ کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے

4991- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھے ایک قرأت قرآن مجید پڑھایا۔ مگر میں زیادہ قرأتوں کا مطالبہ کرتا رہا، حتیٰ کہ سات قرأتوں تک اجازت مل گئی۔

4992- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اُن سے مسور بن مخرمہ

4990- انظر الحديث: 4594

4991- راجع الحديث: 3219، صحيح مسلم: 1899

4992- راجع الحديث: 2419

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ، حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ» فَقَرَأَ عَلَيْهِ القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ» فَقَرَأْتُ القِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

اور عبدالرحمٰن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارک میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے اُس قرأت میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی، جس طرح میں نے تمہاری زبانی سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے جھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تو اور طرح پڑھائی ہے، پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور میں نے عرض کی کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: اے عمر! تم پڑھو، پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اُسی طریقے سے پڑھا کرے۔

6- بَابُ تَأْلِيفِ القُرْآنِ

قرآن مجید کی ترتیب

4993- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

یوسف بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ، فَقَالَ: أَيُّ الكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ: وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ " قَالَ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، أَرِينِي مُصْحَفَكِ؟ قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُوَلِّفُ القُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ، قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ " إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ المُفَصَّلِ، فِيهَا ذِكْرُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الإِسْلاَمِ نَزَلَ الحَلاَلُ وَالحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ: لاَ تَشْرَبُوا الخَمْرَ، لَقَالُوا: لاَ نَدَعُ الخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ: لاَ تَزْنُوا، لَقَالُوا: لاَ نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ} [القمر: 46] وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ البَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ "، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ لَهُ المُصْحَفَ، فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے کہا: کون سا کفن بہتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے، کفن تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض کی: اے ام المؤمنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھایئے۔ فرمایا: بھلا کس لیے؟ عرض کی تا کہ میں قرآن کریم کی ترتیب ٹھیک کرلوں کیونکہ لوگ خلاف ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی (پ ۲۷، القمر ۴۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کودتی تھی اور جب سورۂ البقرہ اور سورۂ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی حضوری میں تھی راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مصحف نکالا اور اسے سورتوں کی ترتیب لکھوادی۔

4994 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالكَهْفِ، وَمَرْيَمَ، وَطه، وَالأَنْبِيَاءِ: «إِنَّهُنَّ مِنَ العِتَاقِ الأُوَلِ، وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي»

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ الکہف، سورۂ مریم، سورہ طٰہٰ اور سورۂ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور عرصۂ دراز سے میری علم میں ہیں۔

4994- راجع الحدیث: 4739,4708

4995 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

4996 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «لَقَدْ تَعَلَّمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ»، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ، وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ المُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، آخِرُهُنَّ الحَوَامِيمُ: حم الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم ﷺ ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے۔ جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے اس کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو لمبی ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری حم والی سورتیں یعنی الدخان اور تم یتساءلون ہیں۔

7- بَابٌ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ القُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جبرئیل، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآنِ کریم کا دورہ کیا کرتے تھے

وَقَالَ مَسْرُوقٌ: عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي»

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبرئیل میرے ساتھ قرآنِ کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرے وصال کا وقت آ گیا ہے۔

4997 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت میں جوش آ جاتا کیونکہ

4995- راجع الحدیث:3924

4996- راجع الحدیث:775' صحیح مسلم:1905-1907' سنن نسائی:1003

4997- راجع الحدیث:6,5

بِالْخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ»

حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک برابر حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل حاضرِ خدمت ہوتے تو آپ نفع پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

4998 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اُس سال دو دفعہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔

8- بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ اللہ ﷺ کے اصحاب میں قاری حضرات

4999 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ»

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں متواتر ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

5000 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شفیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ

4998- راجع الحديث:2044

4999- راجع الحديث:3758

5000- راجع الحديث:6282

بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ « . قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ

میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے نہیں سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

5001 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَحْسَنْتَ« وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الخَمْرَ فَضَرَبَهُ الحَدَّ

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ ﷺ کے حضور پڑھی تو آپ نے تعریف فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس شخص کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اُس پر حد قائم کی گئی۔

5002 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَلاَ أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ، تُبَلِّغُهُ الإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ«

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھے یہ علم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر مجھے علم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

5003 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ القُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: " أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ:

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی

5001- صحیح مسلم: 1868,1867

5002- صحیح مسلم: 6283

5003- راجع الحدیث: 3810 صحیح مسلم: 6291

أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ " تَابَعَهُ الفَضْلُ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ

ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم، فضل، حسین بن واقد، ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5004 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ البُنَانِيُّ، وَثُمَامَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ القُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ " قَالَ: «وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابودرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ اُن (حضرت ابوزید) کے وارث ہم ہیں۔

5005 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحَنِ أُبَيٍّ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ: «أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ»، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا} [البقرة: 106]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا علی ہمارے سب سے بڑے قاضی اور ابی بن کعب ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ہم ان کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور اُبی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہٰذا ایسی چیز کو میں کس طرح ترک کردوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے (پ۱، البقرۃ ۱۰۶)۔

9- بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

5006 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المُعَلَّى، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي، فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

حضرت ابوسعید بن المعلّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم ﷺ نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ ''ترجمہ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر

5004- راجع الحديث:3810

5005- راجع الحديث:4481

كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: " أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ؟ ". ثُمَّ قَالَ: »أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي القُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ المَسْجِدِ« . فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ قُلْتَ: »لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ القُرْآنِ« قَالَ: »الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ المَثَانِي، وَالقُرْآنُ العَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ«

حاضر ہو۔(پ ۹، الانفال ۲۴)۔'' پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے عظمت والی سورت نہ سکھاؤں اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تجھے قرآن مجید کی بہت ہی عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ فرمایا سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔

5007 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلاَثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً - أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ - قَالَ: لاَ، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الكِتَابِ، قُلْنَا: لاَ تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ - أَوْ نَسْأَلَ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ«

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ہم ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور قبیلے والے موجود نہیں ہیں تو کیا آپ حضرات میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ پس ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا حالانکہ ہم نے نہیں سنا تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے۔ پس اس نے دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے اس کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ہم نے اس سے کہا، کیا آپ اچھی طرح دم کرنا جانتے ہیں یا کیا آپ دم کیا کرتے ہیں؟ اس نے کہا، نہیں میں نے دم تو نہیں کیا، سوائے اس کے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ دی تھی۔ ہم نے طے کیا کہ اس کے متعلق ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیئے جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معلوم نہ کر لیں۔ پس جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تو ہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اسے کیسے علم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے؟ بہر حال بکریاں تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی ہو۔

5007م - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

معمر عبدالوارث، ہشام، محمد بن سیرین نے بھی اس

5007- صحیح مسلم:5699، سنن ابو داؤد:3419

5007م- راجع الحدیث:2276

الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا

کی حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

10- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورۃ البقرہ کی فضیلت

5008- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ،

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے دو آیتیں پڑھیں۔

5009- وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ».

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھیں تو وہ اس کو کفایت کریں گی۔

5010 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں مالِ زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک آدمی آیا اور خوراک میں سے لپ بھر کر لے جانے لگا، تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ضرور پیش کروں گا۔ پس اس نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تم سونے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت تمہارے ساتھ رہے گی اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم سچ کہتے ہو لیکن وہ جھوٹا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

5008- راجع الحديث:408

5009- راجع الحديث:4008

5010- راجع الحديث:2311

11- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

5011- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: »تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ«

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ہی دو رسیوں سے ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس اس کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کی جانب قریب سے قریب تر ہوتا گیا، حتیٰ کہ اس کو گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ سکینہ ہے جس کی تلاوت قرآن کے سبب نزول ہوا۔

12- بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

5012 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ لاَ يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا} [الفتح: 1]"

سورۃ الفتح کی فضیلت

زید بن اسلم اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ اپنے ایک سفر میں رات کے وقت رسول اللہ ﷺ چلتے جا رہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے کوئی بات دریافت کی مگر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ عرض کی مگر آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ دریافت کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ تجھے تیری ماں روئے، تین مرتبہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مگر تینوں دفعہ تجھے جواب عطا نہیں فرمایا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو دوڑایا، حتیٰ کہ لوگوں سے آگے جا پہنچا اور مجھے خوف تھا کہ میرے متعلق قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے نے مجھے آواز دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہو گیا، پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی سورت

5011- راجع الحدیث: 3614، صحیح مسلم: 1853

نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تلاوت فرمائی۔

13- بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

سورۃ اخلاص کی فضیلت

فِيهِ عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5013- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ القُرْآنِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور اس کا خیال تھا کہ یہ تو چھوٹی سی سورت ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

5014- وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لاَ يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

دوسری روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک آدمی رات کو قیام کرتا اور اس میں صبح تک سورۃ اخلاص پڑھتا اور اس پر کسی سورت کا اضافہ نہ کرتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مثل سابق۔

5015- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، وَالضَّحَّاكُ المَشْرِقِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ القُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی ہر رات کے اندر تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ یہ بات ان حضرت کو بہت دشوار نظر آئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد

-5013 انظر الحديث: 7374,6643 سنن ابو داؤد: 1461 سنن نسائی: 994

فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «اللَّهُ الوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ القُرْآنِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ، وَعَنِ الضَّحَّاكِ المَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ.

فرمایا کہ سورۃ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کو ابو عبداللہ نے ابراہیم سے مرسلاً اور ضحاک مشرقی سے مسنداً روایت کیا ہے۔

14- بَابُ فَضْلِ المُعَوِّذَاتِ

آخری دو سورتوں کی فضیلت

5016 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب علیل ہوتے تو آپ سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور ان کی برکت کی امید رکھتے ہوئے اپنا ہاتھ پھیرا کرتی۔

5017 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرما کر ان پر سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کرتے، پھر انہیں حتیٰ الامقدور اپنے سارے بدن الطہر پر پھیرتے۔ آپ اپنے سر اقدس اور چہرہ مبارک سے آغاز فرماتے اور جسم انورؐ کے سامنے کے حصے پر غرض تین دفعہ ایسا ہی کرتے۔

15- بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالمَلاَئِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ القُرْآنِ

تلاوت قرآن کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول

5018- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ البَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ

اور لیث بن سعد نے کہا: محمد بن ابراہیم حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ رات کے وقت سورۃ البقرۃ پڑھ رہے تھے اور قریب ہی ان کا گھوڑا

5016- صحیح مسلم:5679، سنن ابو داؤد:3902، سنن ابن ماجہ:3529

5017- سنن ابو داؤد:5056، سنن ترمذی:3402، سنن ابن ماجہ:3875

مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الفَرَسُ فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ المَصَابِيحِ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لاَ أَرَاهَا، قَالَ: »وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟« قَالَ: لاَ، قَالَ: »تِلْكَ المَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارَى مِنْهُمْ«.

بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا بدکنے لگا۔ یہ خاموش ہو گئے تو وہ بھی رک گیا۔ دوبارہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ پس یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ پھر بارہ پڑھنے لگے تو گھوڑے کے نزدیک ان کا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا لہذا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے کچل نہ دے۔ جب وہ لڑکے کو ہٹا چکے تو آسمان کی طرف دیکھا لیکن کچھ دکھائی نہ دیا صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن حضیر! پڑھو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں وہ یحییٰ کو نہ کچل دے جو قریب ہی سویا ہوا تھا، لہذا میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس کے پاس جا کر اسے ہٹایا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو ایک چھتری جیسی چیز دیکھی جس میں چراغ جیسی چیزیں روشن تھیں۔ جب میں باہر نکلا تو کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے وہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا، وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آئے تھے۔ اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ بھی صاف طور پر ان کا مشاہدہ کرتے۔

5018م - قَالَ ابْنُ الهَادِ: وَحَدَّثَنِي هَذَا الحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

اس حدیث کی ابن الہاد نے عبداللہ بن جباب سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں نے حضرت اسید بن حضیر سے بھی روایت کی ہے۔

16- بَابُ مَنْ قَالَ: »لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ«

جس نے یہ کہا کہ حضور نے قرآن کے سوا اور کچھ ترک نہیں کیا

5019 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ، عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ: أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى

عبدالعزیز بن رقیع کا بیان ہے کہ میں اور شداد بن معقل ہم دونوں حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پس شداد بن معقل نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی چیز ترک فرمائی؟ انہوں نے فرمایا کہ جو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ» قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: «مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ»

کچھ قرآن کریم کی صورت میں ہے اس کے سوا حضور نے اور کچھ ترک نہیں فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم امام محمد بن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا تو انہیں نے فرمایا کہ قرآنی مجموعہ کے سوا حضور نے اور کچھ ترک نہیں فرمایا۔

17-بَابُ فَضْلِ القُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الكَلاَمِ

قرآن کے ہر کلام پر فضیلت

5020 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلاَ رِيحَ لَهَا "

حضرت انس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔ اور جو قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحانہ کی طرح ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

5021- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ، وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ العَصْرِ إِلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کا درمیانی وقت اور تمہاری یہود ونصاری کے مقابلے میں مثال ایسی ہے جیسی کسی آدمی نے مزدوروں کو کام پر لگایا اور کہا کہ تم میں سے کون ہے جو ایک قراط کے عوض دوپہر تک میرے لیے کام کرے؟ پس اس وقت یہودیوں نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ہے جو تم سے ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک میرا کام کرے؟ پس اس وقت نصاری نے کام کیا۔ ان کے بعد عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر

5020- صحیح مسلم: 1857,1858,4830 'سنن ترمذی: 2865 'سنن ابن ماجہ: 214

الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: «هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟» قَالُوا: لاَ، قَالَ: «فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ»

تم کام کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے کافی دیر کام کیا اور مزدوری بہت کم ملی ہے۔ مالک نے فرمایا۔ کیا جو تمہارا حق تھا میں نے تمہیں اس سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا، میرا افضل ہے، جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

18- بَابُ الوَصِيَّةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قرآن کے مطابق وصیت کرنا

5022 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لاَ، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: «أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ»

حضرت طلحہ بن مصرف نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا پھر جو لوگوں کو وصیت کا حکم دیا گیا ہے یہ کس طرح فرض ہوا جبکہ آپ نے وصیت ہی نہ فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

19- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرْآنِ

جو قرآن پر اکتفا نہ کرے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ} [العنكبوت: 51]

ارشاد بانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کیا یہ انہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت ۵۱)

5023 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ»، وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اتنی کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا اپنے نبی کو سماعت فرماتا ہے جبکہ وہ ہر ایک سے مستغنی ہو کر قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ ان کے ایک دوست نے کہا کہ اس سے ان کی مراد بلند آواز سے پڑھنا ہے۔

5024 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کی سماعت نہیں فرماتا جتنا تمہارے نبی کے قرآن پڑھنے کی سماعت

5022- راجع الحدیث: 2740

5023- انظر الحدیث: 7544,7482,5024

5024- راجع الحدیث: 5023، صحیح مسلم: 1842، سنن ترمذی: 1017

وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ» قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ

فرماتا ہے۔سفیان بن عیینہ راوی نے یغنی کی تفسیر میں کہا ہے کہ جس کے سبب آدمی دوسری چیزوں سے بے پروا ہو جائے۔

20-بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القُرْآنِ

قاری پر رشک کرنا

5025- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الكِتَابَ، وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخصوں کے سوا اور کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور اس کے ساتھ وہ شب بھر قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے شب و روز راہ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

5026 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ القُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ، فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلاَنٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا اور کسی پر حسد (رشک) کرنا جائز نہیں۔ ایک اس آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا، پس وہ رات کے وقت اور دن میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے۔ پس اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کہ کاش! جو فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے وہ مجھے بھی ملا ہوتا تو میں بھی یونہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے پس کوئی شخص کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے فلاں کو عطا فرمایا گیا ہے تو میں بھی یونہی خرچ کرتا جیسے وہ خرچ کر رہا ہے۔

21-بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

بہتر مسلمان وہ جو قرآن سیکھے اور سکھائے

5027 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، سَمِعْتُ سَعْدَ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو

5027- انظر الحدیث: 5028، سنن ابو داؤد: 1452، سنن ترمذی: 2909,2907، سنن ابن ماجہ: 212

بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ«. قَالَ: وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ، حَتَّى كَانَ الحَجَّاجُ قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا

قرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن علبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت سے حجاج کے دور گورنری تک قرآن مجید پڑھایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ بٹھا رکھا ہے۔

5028 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ«

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

5029 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ«، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: »أَعْطِهَا ثَوْبًا«، قَالَ: لاَ أَجِدُ، قَالَ: »أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ«، فَاعْتَلَّ لَهُ، فَقَالَ: »مَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟« قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کی کہ بے شک میں نے اپنی جان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیش کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا تو اسے کپڑے دے دو۔ عرض کی کہ مجھے تو کپڑے میسر نہیں۔ فرمایا پھر کچھ تو دو، خواہ دو لوہے کا چھلہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے اس سے بھی عذر خواہی کی پس آپ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن کریم آتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ فرمایا، اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے سبب اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

22- بَابُ القِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ القَلْبِ

قرآن کریم یاد کرنا

5030 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سہل

5028- راجع الحدیث: 5027

5029- صحیح مسلم: 3473

5030- صحیح مسلم: 3472

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي- قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ- فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا- عَدَّهَا- قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کردوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور اسے ملاحظہ فرمایا اور سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس جا کر دیکھو کہ کیا تمہیں کوئی چیز ملتی ہے؟ پس وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض کی خدا کی قسم یا رسول اللہ! مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا۔ پھر دیکھو، خواہ نہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گئے اور جب واپس لوٹے تو عرض کی یا رسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہ بند ہے۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ اس شخص کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ کیا تہ بند اس عورت کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تمہارے تہ بند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے باندھو گے تو عورت کے لیے ذرا بھی نہیں بچے گا اور اگر یہ عورت اسے باندھے گی تو اس میں سے تمہارے لیے کچھ بھی نہیں رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہا، پھر وہ کھڑا ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے حکم فرمایا اور اسے بلا لیا گیا جب وہ حاضر ہوا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور وہ گن کر بتائیں فرمایا۔ کیا یہ تمہیں زبانی

یاد ہیں؟ عرض کی۔ ہاں۔

23- بَابُ اسْتِذْكَارِ القُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ

ہمیشہ تلاوت قرآن کریم کرتا رہے

5031 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ القُرْآنِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الإِبِلِ المُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھے ہوئے شخص کی مثال اونٹوں کے مالک جیسی ہے جو بندھے ہوئے ہوں۔ اگر ان کی نگرانی کرے گا تو ٹھہرے رہیں گے اور اگر انہیں کھول دے گا تو چلے جائیں گے۔

5032 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا القُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ«

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہے ہوں تو ایسا کہنا برا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں اور قرآن کریم کے خوب پڑھا کرو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے نکل کر بھاگنے میں جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

5032م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ بِشْرٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عثمان نے جریر سے انہوں نے منصور سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔ نیز بشر نے ابن المبارک سے اور انہوں نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی۔ نیز اس کو ابن جریج، عبدہ، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انہوں نے نبی کریم سے سنا۔

5033 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »تَعَاهَدُوا القُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔ کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ نکل کر بھاگ جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے۔

5031- صحیح مسلم: 1836، سنن نسائی: 941

5032- صحیح مسلم: 1838، سنن ترمذی: 2942، سنن نسائی: 942

5032م- انظر الحدیث: 5039، صحیح مسلم: 1840

5033- صحیح مسلم: 1841

24-بَابُ القِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

5034 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الفَتْحِ»

سواری پر تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

25-بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ القُرْآنَ

5035 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ المُفَصَّلَ هُوَ المُحْكَمُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ، وَقَدْ قَرَأْتُ المُحْكَمَ»

5036 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «جَمَعْتُ المُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا المُحْكَمُ؟ قَالَ: «المُفَصَّلُ»

بچوں کو قرآن مجید سکھانا

ابو بشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو وہ محکم ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کے اندر محکم سورتوں کو میں یاد کر چکا تھا۔ پس ان سے کہا گیا کہ محکم سورتیں کون سی ہیں تو انہوں نے کہا کہ جن کو مفصل کہا جاتا ہے۔

26-بَابُ نِسْيَانِ القُرْآنِ، وَهَلْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {سَنُقْرِئُكَ فَلاَ تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ}

قرآن پڑھ کر بھول جانا، کیا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔ (پ ۳۰، الاعلیٰ ۶-۷)

5037 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

-5034 راجع الحدیث:4281

-5035 راجع الحدیث:5036

-5036 راجع الحدیث:5035

-5037 راجع الحدیث:2655

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا» حَدَّثَنَا

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد کروادیں۔

5037م - مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ: أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ، ہشام فرماتے ہیں کہ فلاں سورت سے جو بھلا دی گئی تھیں۔ اسی طرح علی بن مسہر، عبدہ نے ہشام سے روایت کی ہے۔

5038- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا، آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو رات کے وقت قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بے شک اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں جو فلاں فلاں سوتوں کی ہیں یاد کروادی ہیں جو مجھے بھلا دی گئی تھیں۔

5039- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا ہوں۔

27- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ: سُورَةُ البَقَرَةِ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا

یوں کہنا کہ سورۃ البقرہ اور فلاں فلاں سورت

5040- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

5038- راجع الحدیث: 2655 صحیح مسلم: 1834

5039- راجع الحدیث: 5032

5040- راجع الحدیث: 4008

5041- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَبْتُهُ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ، الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الفُرْقَانِ، فَقَالَ: «يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا» فَقَرَأَهَا القِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ» فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری دونوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک حیات میں ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے ان کی قرات کو بغور سنا تو وہ اس کے اکثر حروف اس طرح پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں دوران نماز ہی انہیں پکڑ لیتا لیکن میں نے سلام پھیرنے تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں چادر ڈال کر کہا۔ میں نے جو تم سے سنی یہ سورت اس طرح تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ پس میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ خدا کی قسم، رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت تو مجھے بھی پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی رسول اللہ! میں نے انہیں سورۃ الفرقان دوسرے طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا ہے حلانکہ سورۃ الفرقان آپ نے مجھے بھی پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ہشام اسے پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے عمر! تم پڑھو۔ تو مجھے جس طرح آپ نے پڑھائی تھی میں اسی طرح پڑھ دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک قرآن مجید سات قراتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا جو قرات تمہارے لیے آسان ہو اسی میں پڑھا کرو۔

5041- راجع الحدیث: 2419

5042 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت ایک آدمی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ فلاں فلاں سورتوں کی فلاں فلاں آیتیں جو میرے ذہن سے نکل گئی تھیں اس نے مجھے یاد کروادیں۔

28- بَابُ التَّرْتِيلِ فِي القِرَاءَةِ

قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَرَتِّلِ القُرْآنَ تَرْتِيلًا} [المزمل: 4] وَقَوْلِهِ: {وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ} [الإسراء: 106]، «وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ فِيهَا»، {يُفْرَقُ} [الدخان: 4]: «يُفَصَّلُ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَرَقْنَاهُ} [الإسراء: 106]: «فَصَّلْنَاهُ»

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ ۲۹، المزمل ۴) نیز فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن ہم نے جدا جدا کرکے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ ۱۵، الاسراء ۱۰۶) اور شعر کی طرح اسے جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ یفراق جدا جدا کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے۔ فرقناہ ہم نے اسے جدا جدا کیا۔

5043 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: قَرَأْتُ المُفَصَّلَ البَارِحَةَ، فَقَالَ: «هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا القِرَاءَةَ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ القُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ المُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم»

ابووائل کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کہا کہ آج رات میں نے تمام مفصل سورتیں پڑھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ ہم نے حضور کا قرآن مجید پڑھنا سنا ہے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کون کون سی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے، چنانچہ اٹھارہ سورتیں مفصل کی اور دو حم کی ہیں۔

5044 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ:

حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ ۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

5042- راجع الحدیث:2655

5043- راجع الحدیث:775، صحیح مسلم:1908

5044- راجع الحدیث:5

{لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ} [القيامة: 16]، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ، فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي فِي: {لاَ أُقْسِمُ بِيَوْمِ القِيَامَةِ} [القيامة: 1]، {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ، إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ} [القيامة: 17] فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ {وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 17] فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ {ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} [القيامة: 19] " قَالَ: »إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ« ، قَالَ: »وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ«

رسول اللہ ﷺ پر جب حضرت جبرائیل وحی نازل کرتے تو آپ اپنی زبان مبارک اور دونوں لبوں کو حرکت دیا کرتے تھے جبکہ ایسا کرنے سے آپ کو دشواری ہوتی تھی جو دوسروں کو بھی نظر آتی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶۔۱۹) یعنی جب ہم اس کو نازل کریں تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کروانا ہمارے ذمہ۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ (اللہ تعالیٰ) بیشک یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اسے تمہاری زبان سے بیان کروادیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل وحی کر آتے تو حضور سر جھکا لیتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اسی طرح پڑھ دیتے جیسا کہ اللہ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

29- بَابُ مَدِّ القِرَاءَةِ

تلاوت کے وقت مد کا ادا کرنا

5045- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »كَانَ يَمُدُّ مَدًّا«

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی قرأت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

5046- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: »كَانَتْ مَدًّا«، ثُمَّ قَرَأَ: {بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1] يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو بسم اللہ کو لمبا کیا، الرحمٰن کو لمبا کیا اور الرحیم کو لمبا کیا۔

5045- انظر الحدیث: 5046 سنن ابو داؤد: 1465 سنن نسائی: 1013 سنن ابن ماجہ: 1353

5046- راجع الحدیث: 5045

30- بَابُ التَّرْجِيعِ

5047 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ، وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الفَتْحِ - قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ»

نرمی سے تلاوت کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تھے۔ وہ چل رہی تھی اور آپ سورۃ الفتح کی یا سورۃ الفتح سے تلاوت کر رہے تھے۔ آپ کا پڑھنا نرم آواز میں تھا اور ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

31- بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ

5048 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»

خوش آوازی سے تلاوت کرنا

ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں آل داؤد کی خوش الحانی عطا مرحمت فرمائی گئی ہے۔

32- بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ القُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

5049 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ القُرْآنَ». قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»

دوسرے کی زبانی قرآن سننا پسند ہونا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "مجھ قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔" میں نے عرض کی کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ بے شک مجھے یہ پسند ہے کہ دوسرے کی زبانی اسے سنوں۔

33- بَابُ قَوْلِ المُقْرِئِ

قاری سے کہنا کہ

5047- راجع الحدیث: 4281

5048- سنن ترمذی: 3855

5049- راجع الحدیث: 4582

لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ

5050 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: «نَعَمْ» فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الآيَةِ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41]، قَالَ: «حَسْبُكَ الآنَ» فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

بس یہ کافی ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوا ہاں پس میں نے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا۔ ''ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ ۵، النسآء ۴۱)'' تو ارشاد فرمایا۔ بس کرو، اب تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں حضور کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

34-بَابٌ: فِي كَمْ يُقْرَأُ القُرْآنُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ}

5051 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ: نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ القُرْآنِ، فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ آيَاتٍ، فَقُلْتُ: لاَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ آيَاتٍ، قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ - وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ - فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»

قرآن کریم کتنے عرصہ میں ختم کرے؟

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ (پ ۲۹، المزمل ۲۰)

سفیان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن شبرمہ نے فرمایا کہ جب میں نے اس بات میں غور کیا کہ ایک شخص کو کم از کم کتنا قرآن مجید کفایت کرتا ہے تو مجھے تین آیتوں سے کم کوئی سورت نہ ملی تو میں نے کہا کہ کوئی شخص تین آیات سے کم نہ پڑھے۔ علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ پس انہوں نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں تو یہ اس کے لیے کفایت کریں گی۔

5050- راجع الحديث:4582

5051- راجع الحديث:4010

5052- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «الْقَنِي بِهِ»، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَصُومُ؟» قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: «وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟»، قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ، قَالَ: «صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةً، وَاقْرَإِ القُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الجُمُعَةِ»، قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا» قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ، وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً» فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ القُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ، لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى، وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا، فَارَقَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي ثَلاَثٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ"

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ایک حسب ونسب والی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا تو وہ اپنی بہو سے حالات معلوم کرتے رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔ وہ تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے لے کر اب تک میرے بستر پر قدم نہیں رکھے اور میرے قریب بھی نہیں آئے۔ کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ عرض کی کہ روزانہ فرمایا۔ قرآن کریم کیسے ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا پوری رات۔ ہر رات قرآن ختم کرلیا کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرلیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ ہر جمعہ کے دوران تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی ہوا کہ اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد ہوا داؤدی روزے رکھ لیا کرو جو سب سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن افطار کیا کرو اور سات راتوں کے اندر ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور ضعیف ہوگیا ہوں وہ اپنے گھر والے کو قرآن پاک کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے تاکہ دن کے وقت دُہرا لینے کے باعث رات کے وقت پڑھنا آسان ہو جائے اور جب طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی روز افطار کرتے اور بعد میں حساب کر کے روزوں کی گنتی پوری

کر دیتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا کہ نبی کریم ﷺ سے جو عہد کیا تھا اس میں سے کوئی چیز ہو جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بعض حضرات نے تین دن میں، بعض نے پانچ دن میں اور اکثر نے سات دن میں ختم کرنے کے بارے میں فرمایا ہے۔

5053 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ "تم کتنے عرصے میں قرآن کریم پڑھتے ہو؟"

5054 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: وَأَحْسِبُنِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اقْرَإِ القُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتَّى قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ»

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کی کہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ طاقت دیکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات دم میں قرآن کریم پڑھ کر و لیکن اس سے زیادہ نہ پڑھا کرو۔

35- بَابُ البُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ القُرْآنِ

تلاوت کرتے وقت رونا

5055 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ عمر بن مرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

5055م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ الأَعْمَشُ: وَبَعْضُ الحَدِيثِ،

مسدد، یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں یہ اعمش راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث کا کچھ حصہ مجھ

5053- راجع الحدیث:1131' صحیح مسلم:2724' سنن ابو داؤد:1388

5054- راجع الحدیث:5053,1131

5055- راجع الحدیث:4582

5055م- راجع الحدیث:4582

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا} [النساء: 41] قَالَ لِي: «كُفَّ - أَوْ أَمْسِكْ -» فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ

سے عمرو بن مرہ نے ابراہیم، ان کے والد، ابوالضحیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں حضور کو پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن مجید تو آپ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حسب حکم میں نے سورۃ النسا، پڑھی، یہاں تک کہ جب اسی آیت پر پہنچا ترجمہ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ ۵ النساء ۴۱) ارشاد فرمایا۔ اب بس کرو یا فرمایا کہ جاؤ۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے اشک جاری تھے۔

5056- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ عَلَيَّ» قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کی کہ حضور! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ ارشاد ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے کی زبانی سنوں۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ القُرْآنِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَرَ بِهِ

ریا کے لیے تلاوت کرنا یا کمانے کے لیے یا فخریہ پڑھنا

5057- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کم ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کے ایمان ان کے حلق کے آگے نہیں جائیں

5056- راجع الحدیث: 4582

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

گے۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والا قیامت کے دن ثواب پائے گا۔

5058 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي القِدْحِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلاَ يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي الفُوقِ»

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے، اپنے روزے کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے حقیر جانو گے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ تقسیم کرنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔

5059 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " المُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ: كَالأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالمُؤْمِنُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ، وَيَعْمَلُ بِهِ: كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ: كَالحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ - أَوْ خَبِيثٌ - وَرِيحُهَا مُرٌّ "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قرآن پڑھے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ جو مومن قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے لیکن اس کے مطابق عمل کرے گویا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا اس کی مثال گل ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے۔ لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال اندر ائن (تمہ) جیسی ہے جس کا ذائقہ کروا یا خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی ہے۔

5058- راجع الحدیث: 3610,3344

5059- راجع الحدیث: 5020

37- بَابُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ

اطمینانِ قلب سے تلاوت کرنا

5060- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ«

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم اس وقت تک پڑھا کرو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا موقوف دیا کرو۔

5061- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ« تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَأَبَانُ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَوْلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کیا کرو جب تک تمہارا دل چاہے او جب دل نہ چاہے ہو جائے تو پڑھنا روک کر کھڑے ہو جایا کرو۔ اسی طرح حارث بن عبید، سیعد بن زید نے ابو عمران سے روایت کی ہے لیکن یہ فرفوعاً نہیں ہے حماد بن سلمہ، امان، غندر، شعبہ، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ ابن عون، عبداللہ بن صامت سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے لیکن حضرت جندب کی روایت زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔

5062- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ« أَكْبَرُ عِلْمِي، قَالَ: »فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأُهْلِكُوا«

نزال بن سبرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کسی آدمی کو ایک آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ ارشا ہوا کہ تم دونوں ہی ٹھیک پڑھتے ہو او دونوں کا پڑھنا میری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

5060- انظر الحديث: 7365,7364,5061 صحیح مسلم: 6721,6720,6719

5061- راجع الحديث: 5060

5062- راجع الحديث: 2410

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ۔ نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

67- كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

1-بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 3] الآيَةَ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ (پ ۴، النسآء ۳)

5063 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاَ أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین صحابی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجروں کے قریب آئے تا کہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کے متعلق معلوم کریں۔ جب انہیں بتایا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہماری کیا اوقات کہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کا حال دیکھیں جبکہ ان کے سبب تو ہر اگلی پچھلی لغزش معاف فرمادی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اب ہمیشہ پوری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک دن کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے، حالانکہ خدا کی قسم میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں، اس کے باجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز پڑھتا اور سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے منہ پھیر لے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

فائدہ: نکاح نکح سے بنا بمعنی ضم یعنی ملنا، چونکہ نکاح کی وجہ سے دو شخص یعنی خاوند و بیوی دائمی مل کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ نکاح سے عورت و مرد کے خاندان بلکہ نکاح سے کبھی دو ملک مل جاتے ہیں اس لیے اسے نکاح کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ مشترک ہے صحبت و عقد دونوں پر بولا جاتا ہے، نکاح کا رکن زوجین کا ایجاب و قبول ہے، بشرط دو گواہ۔ نکاح اور ایمان یہ

دو ایسی عبادتیں ہیں جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی، نکاح بہترین عبادت ہے کہ اس سے نسل انسانی کا بقا ہے یہ ہی صالحین وذاکرین وعابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ نکاح انسان مرد کا صرف انسان عورت ہی سے ہو سکتا ہے نہ جن سے ہو سکتا ہے نہ دریائی انسان سے نہ کسی جانور سے کیونکہ نکاح میں ہم جنس ہونا شرط ہے۔ (درمختار، شامی) جنت میں انسان مردوں کا نکاح حوروں سے یہ وہاں کی خصوصیات سے ہے، ورنہ حوریں انسان یعنی اولاد آدم نہیں اس لیے آدم علیہ السلام کو جب جنت میں رکھا گیا تو انہیں وہاں کے پھل وغیرہ کھانے کی تو اجازت تھی مگر حوروں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ تھی بلکہ ان کی ہم جنس بی بی حوا پیدا فرمائی گئیں، نیز ادریس علیہ السلام اور شہدا کی روحیں جو جنت میں ہیں انہیں وہاں کھانے پینے کی اجازت ہے مگر حوروں کی اجازت نہیں یہ اجازت بعد قیامت ہوگی کیونکہ قیامت سے پہلے نکاح کے لیے جنسیت شرط ہے۔ حسن ابن زیاد کا قول ہے کہ انسان مرد کا نکاح جنی عورت سے جائز ہے اس کے عکس نہیں مگر اس پر فتویٰ نہیں۔ (درمختار) خیال رہے کہ نکاح بحالت سکون سنت ہے اور اندیشہ زنا یعنی زیادتی جوش کی حالت میں فرض اور نامرد پر جرم جو عورت کے خرچہ پر قادر نہ ہو یا جو ظلم کا صحیح اندیشہ کرتا ہو اس کے لیے مکروہ۔ (مرقات، اشعہ، لمعات، ودر مختار وغیرہ) (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۱)

5064- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ، فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا} [النساء: 3] قَالَتْ: «يَا ابْنَ أُخْتِي اليَتِيمَةُ، تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ»

عروہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ ۔ "ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (پ ۴، النسآء ۳)" کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا اے بھانجے! جو یتیم لڑکی اپنے ولی کی تحویل میں ہو اور وہ اس کے مال و جمال کے سبب اس کی طرف میلان رکھتا ہو، پھر وہ چاہے کہ تھوڑے سے مہر کے بدلے اس سے نکاح کر لوں، تو اس آیت میں ان کے ساتھ اس طرح نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے ورنہ اس کے سوا جس عورت سے چاہو نکاح کر لو۔

2- بَابُ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ

نکاح کیوں ضروری ہے؟

حضور کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کر لے کیونکہ یہ

5064- راجع الحدیث: 2494

لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ» وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لاَ أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ"

5065 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا، تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»

3- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ البَاءَةَ فَلْيَصُمْ

5066 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ، وَالأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لاَ نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ

نظروں کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا وہ بھی نکاح کرے جس کو عورت کی حاجت نہ ہو؟

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ کے مقام پر ان کی ملاقات، حضرت عثمان سے ہوئی اور انہوں نے کہا۔ ''اے عبدالرحمان! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ چنانچہ دونوں حضرات علیحدگی میں چلے گئے تو حضرت عثمان نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمن! کیا آپ کی شادی میں ایک کنواری لڑکی سے نہ کردوں کہ آپ کی زندگی کھل اٹھے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ انہیں اس بات کے سوا مجھ سے کوئی اور کام نہیں تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے علقمہ! پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا، تو وہ کہہ رہے تھے جو کچھ آپ نے کہا اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے کہ اے جوانو! جو تم میں سے عورت کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو اسے ضرور نکاح کرنا چاہیے اور جو استطاعت نہ رکھے تو اس کے لیے روزے ہیں کیونکہ یہ خواہش کو کم کرتے ہیں۔

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والا روزے رکھے

عبدالرحمن بن زید کا بیان ہے کہ میں علقمہ اور اسود کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چند خالی ہاتھ نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا اے نوجوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس کے لیے

5065- انظر الحدیث:1905، راجع الحدیث:1905

يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ«

روزے ہیں کیونکہ یہ خواہش کو کم کرتے ہیں۔

4- بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

زائد بیویاں رکھنا

5067 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلاَ تُزَعْزِعُوهَا، وَلاَ تُزَلْزِلُوهَا، وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ »كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ، وَلاَ يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ«

عطا کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام سرف پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انہیں ہلانے سے بچنا اور جنازہ لے کر آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم ﷺ کی نو ازواج مطہرات حیات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک کی باری نہ تھی۔

5068 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ«. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور نو تھیں۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5069 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ اليَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: »فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تم نے شادی کر لی کیونکہ اس امت کا بہتر شخص وہ ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

5- بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

شادی کے لیے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو ویسا ہی اجر پائے گا

5070 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور

-5067 صحیح مسلم: 3618، سنن نسائی: 3196

-5068 راجع الحدیث: 368,284

-5070 راجع الحدیث: 1

الحَارِثِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «العَمَلُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

آدمی کا اجر نیت کے مطابق ہے تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو وہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت وہی شمار ہوگی جس کام کے لیے ہجرت کی ہے۔

6-بَابُ تَزْوِيجِ المُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ القُرْآنُ وَالإِسْلاَمُ

غریب قاری کا نکاح

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔

5071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَسْتَخْصِي؟ «فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں جہاد کر رہے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں تو ہم نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا ہم اپنے آپ کو خصی کرلیں؟ تو آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے ممانعت فرمادی۔

7-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ: انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا؟

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

اپنی زوجہ کا دوسرے مسلمان بھائی سے نکاح کرنا

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

5072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہجرت کر کے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان اخوت قائم فرمادی۔ حضرت سعد انصاری کی دو ازواج تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ایک زوجہ اور آدھا مال لے لیجئے

5071- راجع الحديث:4615

5072- راجع الحديث:2049

فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ، وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ»، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو صرف بازار کا راستہ بتا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے بازار جا کر خرید وفروخت کر کے کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ یہ اسی طرح کرتے رہے جبکہ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زردی کے نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا بات ہے؟ عرض کی۔ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے دریافت فرمایا کہ مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کیا؟ ایک گٹھلی کی قدر سونا۔ ارشاد ہوا۔ اب ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

8- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالخِصَاءِ

غیر شادی شدہ رہنا اور خصی ہو جانا مکروہ ہے

5073 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: «رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو غیر شادی شدہ رہنے سے منع فرما دیا تھا۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت عطا فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

5074- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لاَخْتَصَيْنَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ بیشک انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو اس کام سے منع فرما دیا تھا۔ اگر انہیں آپ مجرد رہنے کی اجازت عنایت فرما دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

5075 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا: أَلاَ نَسْتَخْصِي؟ " فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ المَرْأَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کر رہے تھے چونکہ اس وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا لہٰذا عرض کی کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ پھر اس بات کی اجازت عطا فرمائی کہ عورت سے

5073- صحیح مسلم:3390، سنن ترمذی:1083، سنن نسائی:3212، سنن ابن ماجہ:1848

5074- راجع الحدیث:5073

5075- راجع الحدیث:4615

بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ، وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ} [المائدة: 87]".

نکاح کرلو خواہ ایک کپڑے کے عوض۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں یہ آیت سنائی۔ " ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔۔ (پ ۷، المائدۃ ۸۷)

5076- وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي العَنَتَ، وَلاَ أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ القَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں نوجوان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر میرے پاس ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کرسکوں۔ لیکن حضور نے مجھے کوئی جواب نہ عطا فرمایا۔ میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح عرض کی لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ اسی طرح عرض کی۔ لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ جب میں نے چوتھی مرتبہ اسی طرح عرض کی ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! جو کچھ تمہیں ملا ہے اسے لکھ کر قلم خشک ہوگیا۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کرلو یا نہ کرو۔

9- بَابُ نِكَاحِ الأَبْكَارِ

کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ: «لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ»

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا کہ حضور نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

5077- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا، وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: «فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا» تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر آپ ایسی وادی میں اتریں جہاں بہت سے درخت ہوں لیکن ان کے پتے چر لئے گئے ہوں اور ایک درخت آپ ایسا بھی پائیں جس کے پتے چرے نہ گئے ہوں تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے؟ فرمایا اس درخت سے جس کے پتے چرائے نہیں گئے۔ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا تھا۔

5078 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے دو دفعہ تمہیں خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ ایسا ہی کر دے گا۔

10- بَابُ تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ

شوہر دیدہ سے نکاح کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ»

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے نکاح میں دینے کے لیے پیش نہ کرو۔

5079 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ، فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الإِبِلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ» قُلْتُ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟»، قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ» ، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، قَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس لوٹ رہے تھے اور میں اپنے سست اونٹ کو تیزی سے چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک سوار نے میرے پیچھے سے آ کر میرے اونٹ کو تیر چبھو دیا جس کے سبب میرا اونٹ ایسا تیز چلنے لگا جیسا آپ نے تیز رفتار اونٹ کو دیکھا ہو۔ دیکھا تو وہ خود نبی کریم ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم کس لیے جلدی کر رہے ہو؟ عرض کی کہ میری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا، کنواری یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے۔ ارشاد فرمایا نو عمر لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم جا کر مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور عشاء سے پہلے گھروں میں نہ جاؤ تا کہ جن عورتوں کے شوہر گھروں میں نہیں ہیں وہ کنگھی کر لیں اور ناپاکی دور کر دیں۔

5080 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

5078- راجع الحدیث: 3895' صحیح مسلم: 6234

5079- راجع الحدیث: 443' صحیح مسلم: 3625,4941,4942,4943' سنن ابو داؤد: 2778

5080- راجع الحدیث: 443' صحیح مسلم: 3622

مُحَارِبٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا تَزَوَّجْتَ؟« فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: »مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا« فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ«

میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے فرمایا۔ کیا تمہیں کنواری لڑکیوں اور ان کے کھیل کود سے تعلق نہیں؟ جب میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے نوعمر لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

11- بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الكِبَارِ

کم عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح

5081 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: »أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ، وَهِيَ لِي حَلَالٌ«

عروہ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ فرمایا۔ تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

12- بَابُ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ، وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ، وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

کیسی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت منتخب کرے گو یہ واجب نہیں

5082 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عفیفہ عورتیں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر ان کی کم سنی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگہبان ہوتی ہیں۔

13- بَابُ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ، وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

لونڈی کو آزاد کر کے نکاح میں لانا

5083 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

ابو بردہ اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

5082- راجع الحدیث:3434

5083- راجع الحدیث:97

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ، فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ» قَالَ الشَّعْبِيُّ: خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى المَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا»

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کے پاس لونڈی ہو پس وہ اسے علم سکھائے، پھر ادب آداب بتائے، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اہل کتاب سے جو شخص اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جو غلام اپنے مالک کا حق ادا کر لے اور اپنے رب کا حق بھی ادا کر لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ شعبی نے کہا کہ یہ حدیث ہم سے بغیر کسی دقت کے سیکھ لو حالانکہ لوگ اس سے کم اہم مضمون کی احادیث کو حاصل کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تک کا سفر کرتے تھے۔ ابو بکر، ابو حصین، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اسے آزاد کر دیا پھر اس کا پورا مہر ادا کر دیا۔

5084- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

سعید بن تلید، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5084م- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلاَثَ كَذَبَاتٍ: بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ، قَالَتْ: كَفَّ اللَّهُ يَدَ الكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ»

دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلاف واقعہ کبھی بات نہیں کی مگر تین مواقع پر۔ ایک جب وہ ظالم بادشاہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ہمراہ حضرت سارہ بھی تھیں۔ پس اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ کو پیش کیا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے کہ اے آسمانی پانی کی اولاد تمہاری والدہ محترمہ یہ حضرت ہاجرہ ہیں۔

5085- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

5084- راجع الحديث: 3358,3357

5084م- راجع الحديث: 2216

5085- راجع الحديث: 4212,371

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالمَدِينَةِ ثَلاَثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ أُمِرَ بِالأَنْطَاعِ، فَأَلْقَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ» فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ «فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ»

کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا اور حضرت صفیہ بنت حی سے خلوت کی۔ پس ان کے ولیمہ کے لیے مسلمانوں کو میں بلا کر لایا۔ دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت کا انتظام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو اس پر کھجوریں، پنیر اور چربی کو چن دیا گیا، بس یہی ان کا ولیمہ تھا۔ پس بعض مسلمانوں نے کہا کہ معلوم نہیں یہ اب امہات المومنین میں شامل ہیں یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات نے کہا کہ اگر پردہ کروایا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور پردہ نہ کروایا گیا تو لونڈیوں میں شمار ہوں گی۔ جب کوچ کیا تو حضور نے انہیں اپنے پیچھے جگہ دی اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

14-بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الأَمَةِ صَدَاقَهَا

لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر قرار دینا

5086 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَشُعَيْبِ بْنِ الحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔

15-بَابُ تَزْوِيجِ المُعْسِرِ

غریب سے شادی

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ} [النور: 32]

ارشاد ربانی ہے ترجمہ کنزالایمان: اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب۔ (پ ۱۸، النور ۳۲)

5087 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو حضور کے لیے پیش کر دوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب توجہ کی اور اس پر نظر ڈالی پھر آپ نے اپنا سر مبارک

5086- راجع الحديث: 947

5087- راجع الحديث: 2310، صحيح مسلم: 3472

طَأْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ». قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا، فَقَالَ: «تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میرے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ چنانچہ آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کھڑا ہو کر عرض کی۔ "یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔" ارشاد فرمایا۔ "کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے"؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔" فرمایا۔ "اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے۔" پس وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی۔ "خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز بھی نہیں ملی۔" پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دیکھو تو سہی، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، ہاں یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ آدھا تہبند اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر تہبند نہ رہے گا اور اگر یہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں حاضر رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا آتا ہے؟ عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور گن کر بتائیں۔ فرمایا کیا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ عرض کی۔ ہاں۔ ارشاد فرمایا۔ "میں نے تمہارے قرآن مجید جاننے کے سبب اس عورت کو تمہاری ملکیت میں دے دیا۔"

16- بَابُ الأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

برابری دینداری میں ہے

وَقَوْلُهُ: {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ المَاءِ بَشَرًا،

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جس

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا، وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا} [الفرقان: 54]

5088- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، كَمَا " تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ} [الأحزاب: 5] إِلَى قَوْلِهِ {وَمَوَالِيكُمْ} [الأحزاب: 5] فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ، كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ " فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو القُرَشِيِّ ثُمَّ العَامِرِيِّ - وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ

نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی اور تمہارا رب قدرت والا ہے۔ (پ ۱۹، الفرقان ۵۴)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس وہ شخص تھے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور انہوں نے سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ عہد جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کا بیٹا کہا کرتے اور وہ اس کی میراث پاتا تھا، حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۵) تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اسے فلاں کا آزاد کردہ غلام اور دینی بھائی کہتے۔ اس کے بعد سہلہ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری نے جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے لیکن اللہ نے اس کے متعلق حکم نازل فرما دیا جیسا کہ بخوبی آپ کے علم میں ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

5089- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے

5088- راجع الحدیث: 4000، سنن نسائی: 3223

5089- صحیح مسلم: 2894

قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الحَجَّ؟» قَالَتْ: وَاللَّهِ لاَ أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: "حُجِّي وَاشْتَرِطِي، وَقُولِي: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي" وَكَانَتْ تَحْتَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ

گئے اور فرمایا۔ شاید تم حج کا ارادہ کر رہی ہو؟ انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو بیماری نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا۔ تم حج کرو اور شرط باندھ کر یوں کہو کہ اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں تو مجھ کو روک دے گا اور یہ حضرت مقداد بن اسور کے نکاح میں تھیں۔

5090 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُنْكَحُ المَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دیندار کو حاصل کر۔

5091 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ المُسْلِمِينَ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لاَ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لاَ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لاَ يُسْتَمَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ ”تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟“ لوگوں نے عرض کی۔ یہ ایسا شخص ہے۔ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے، اگر سفارش کرے تو قبول ہو اور اگر بات کرے تو بغور سنی جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص گزرا تو آپ نے فرمایا۔ تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی نکاح نہ کرے، اگر سفارش کرے تو منظور نہ ہو اور بات کرے تو [illegible] سے نہ سنے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ روئے زمین کے تمام غریبوں سے بہتر ہے۔

17- بَابُ الأَكْفَاءِ فِي المَالِ

مال میں برابری اور غریب کا

5090- صحیح مسلم: 2894

5091- انظر الحدیث: 64447، سنن ابن ماجہ: 4120

وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

5092- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى} [النساء: 3]، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا «فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ» . قَالَتْ: " وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127] إِلَى {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ: أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَسُنَّتِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ " قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا، وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ

مالدار عورت سے نکاح

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے۔ (پ ۴، النسآء ۳) کے متعلق معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے بھانجے! یہ ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کے پاس زیر پرورش ہوں۔ پس وہ اس کے حسن و جمال اور مالداری کے سبب اس سے تھوڑے سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہے۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمادی گئی مگر یہ کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم فرمایا۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہوتی ہے تو اس کے نکاح اور نسب کی جانب مائل ہوتے اور اس کا پورا مہر ادا کرتے ہیں لیکن اگر وہاں مال اور جمال کی کمی ہو تو اس کا خیال چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب نا پسندیدہ ٹھہرا کر اس سے نکاح کا خیال چھوڑتے ہیں تو پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کیوں کرتے ہیں؟ اور اگر کرنا ہے تو ان کے ساتھ انصاف کریں اور ان کا پورا پورا حق مہر ادا کریں۔

18- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ} [التغابن: 14]

5093 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

عورت کی نحوست سے بچنا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۴)

حمزہ اور سالم دونوں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ

5093- راجع الحدیث: 2099، صحیح مسلم: 5766,5765، سنن ابو داؤد: 3922، سنن ترمذی: 2824، سنن نسائی: 3571

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ، ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي المَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالفَرَسِ»

بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست بیوی، گھر اور گھوڑا۔

5094- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ العَسْقَلاَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالمَرْأَةِ، وَالفَرَسِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لوگوں نے نحوست کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت اور گھوڑا ہے۔

5095- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ، فَفِي الفَرَسِ، وَالمَرْأَةِ، وَالمَسْكَنِ»

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑا، عورت اور مکان میں ہوسکتی ہے۔

5096- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ»

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو لوگوں کے لیے عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

19- بَابُ الحُرَّةِ تَحْتَ العَبْدِ

آزاد عورت غلام کے نکاح میں

5097- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ، وَقَالَ رَسُولُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ بریرہ کے معاملے میں تین مسئلے ہیں جب وہ آزاد کی گئی تو اسے اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث اسی کا حق ہے جو آزاد کرے اور گوشت کی ہانڈی آگ پر

5094- انظر الحدیث: 2099

5095- راجع الحدیث: 2859

5096- صحیح مسلم: 6882,6881,6880 'سنن ترمذی: 2780 'سنن ابن ماجہ: 3998

5097- راجع الحدیث: 456 'صحیح مسلم: 3765,2486 'سنن نسائی: 3447

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ« وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: »أَلَمْ أَرَ البُرْمَةَ« . فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: »هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ«

رکھی ہوئی تھی لیکن حضور کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہانڈی کا گوشت نظر نہیں آتا۔ عرض کی گئی کہ وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا تھا۔ جبکہ آپ صدقے کا گوشت تناول نہیں فرماتے۔ ارشا فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

20- بَابُ لاَ يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

چار سے زیادہ بیویاں نہ رکھنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ} [النساء: 3] وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: »يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلاَثَ أَوْ رُبَاعَ« وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ} [فاطر: 1]: »يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلاَثَ أَوْ رُبَاعَ«

علی بن حسین کا بیان ہے کہ دو دو، تین تین اور چار چار مراد ہیں، ان کا مجموعہ مراد نہیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴۔ (پ ۲۲ فاطر ۱)

5098 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} [النساء: 3] ، قَالَتْ: »اليَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا، فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا، وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا، وَلاَ يَعْدِلُ فِي مَالِهَا، فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا، مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد ربانی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے پاس ہو پھر وہ اس کے مال کے سبب اس سے نکاح کرے لیکن اس سے صحبت کرنا برا جانے اور اس کے مال میں انصاف نہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اس کے سوا دوسری عورتوں میں دے دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کر لے۔

21- بَابُ {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ} [النساء: 23]

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا

وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

جو عورتیں نسب سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں۔

5099 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس رونق افروز ہوئے کہ

5098- راجع الحدیث:2494

5099- راجع الحدیث:2646

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُرَاهُ فُلاَنًا» لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلاَنٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الوِلاَدَةُ»

انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کوئی شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میرے گمان میں یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضائی چچا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضائی چچا تھا تو وہ میرے پاس آیا کرتا؟ فرمایا۔ ہاں، رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

5100 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا۔ وہ میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے۔ اسی طرح بشر بن عمر، شعبہ، قتادہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے۔

5101 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: «أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي». قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ»، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ

حضرت زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی ہے۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں تو میں چاہتی ہوں کہ اپنی اچھی بہن کو اپنے ساتھ شریک کر لوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ ہم نے یہی سنا ہے کہ آپ حضرت ابو سلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ ابو

5100- راجع الحدیث: 2645

5101- انظر الحدیث: 5372,5123,5107,5106' صحیح مسلم: 3574,3573,3572,3571' سنن نسائی: 3284 تا 3287' سنن ابن ماجہ: 1939

تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ. فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ» .قَالَ عُرْوَةُ، وثُوَيْبَةُ مَوْلاَةٌ لِأَبِي لَهَبٍ: كَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ

سلمہ کی بیٹی ہے؟ عرض کی، ہاں فرمایا، اگر وہ میری بیوی کے پہلے خاوند کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ لہذا میرے لیے ان کی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔ عروہ کا بیان ہے کہ ثوبیہ پہلے ابولہب کی لونڈی تھی۔ جب ابولہب نے اسے آزاد کردیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے بُرے حال میں دیکھا۔ اس نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ ابولہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں ہوں ماسوائے اس کے کہ ثوبیہ کو آزاد کرنے کے سبب مجھے پانی پلادیا جاتا ہے۔

22-بَابُ مَنْ قَالَ: لاَ رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ} [البقرة: 233] وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ

ترجمہ کنز الایمان: پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۳) اور دودھ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔

5102- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: «انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ»

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور اس وقت ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر حضور کے مبارک چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا گویا یہ بات آپ کو ناپسند ہوئی۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ فرمایا، یہ دیکھو بھلا تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیونکہ رضاعت تو اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچہ صرف دودھ پر ہو۔

23-بَابُ لَبَنِ الفَحْلِ

جس مرد کا دودھ ہو وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہے

5103- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

5102- راجع الحدیث:2647,2646

5103- راجع الحدیث:2644'صحیح مسلم:3556'سنن نسائی:3316

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الحِجَابُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ «فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ»

رضی اللہ عنہا سے پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت مانگی جو ان کے رضاعی چچا لگتے تھے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جو میں نے کیا تھا وہ عرض کر دیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دینا۔

24- بَابُ شَهَادَةِ المُرْضِعَةِ

دودھ پلانے والی کی شہادت

5104 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ - قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ - قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلاَنَةَ بِنْتَ فُلاَنٍ، فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: «كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ» وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى، يَحْكِي أَيُّوبَ

ایوب نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ یہ حدیث مجھ سے عبید بن ابومریم نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حارث نے بھی بیان کی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث عقبہ سے خود بھی سنی ہے۔ لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت عقبہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا۔ پھر ایک حبشی عورت آ کر کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے، لیکن ایک حبشی عورت ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ حضور نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں پھر سامنے پیش ہوا اور عرض کی کہ وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ فرمایا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ اس بات کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دو اور اسماعیل نے اپنی دو انگلیوں یعنی سبابہ اور وسطیٰ سے ارشارہ کر کے بتایا کہ ایوب سختیانی یوں حکایت کرتے ہیں۔

5104- راجع الحدیث:88

25-بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ} [النساء: 23]- إِلَى آخِرِ الآيَتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ- {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا} [النساء: 11]

حلال اور حرام عورتیں

ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جاوے تو اُس میں گناہ نہیں بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (پ ۴، النسآء ۲۳۔۲۴)

وَقَالَ أَنَسٌ: {وَالمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ} [النساء: 24] «ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ الحَرَائِرُ حَرَامٌ» {إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24] «لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ» وَقَالَ: {وَلاَ تَنْكِحُوا المُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ} [البقرة: 221]

حضرت انس کا قول ہے کہ عورتوں میں سے آزاد اور خاوندوں والی عورتیں حرام ہیں، سوائے لونڈیوں کے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی اپنی لونڈی کو اس کے غلام خاوند سے الگ کر دے۔ حکم خداوندی ہے کہ مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لے آئیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ، كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہیں جیسے آدمی کی بیٹی اور بہن۔

5105- وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ} [النساء: 23] الآيَةَ

سات رشتے نسب سے اور سات سسرال سے حرام ہیں، پھر انہوں نے حرمت علیکم امہاتکم والی سورۃ النساء کی آیت: ۲۳ پڑھی۔

وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ» وَكَرِهَهُ الحَسَنُ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ»، وَجَمَعَ الحَسَنُ بْنُ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ، وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ} [النساء: 24]،

حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی بیٹی اور بیوی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حسن بصری نے ایک مرتبہ اسے مکروہ قرار دیا، پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بن علی نے ایک رات میں دو چچا زاد بہنوں کو جمع کیا اور اسے جابر بن زید نے قطع رحمی کے سبب مکروہ قرار دیا لیکن یہ حرام نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اُن کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔ (پ ۴، النسآء ۲۴)

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ» وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبِي جَعْفَرٍ، فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ: «إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلاَ يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ» وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ"

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا کہ جب کوئی اپنی سالی سے زنا کرے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ یحییٰ کندی نے شعبی اور ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص نابالغ لڑکے سے لواطت کرے اور دخول ہو جائے تو اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا یحییٰ ویسے کوئی معروف شخص نہیں ہے اور کوئی دوسرا اس کا ہم خیال نہیں کی۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ» وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَرَّمَهُ «وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اگر کوئی سالی سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابونصر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا ہے کہ حرام ہو جائے گی، جبکہ ابونصر کا ابن عباس سے سماع ثابت نہیں ہے۔

وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالحَسَنِ، وَبَعْضِ أَهْلِ العِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ

عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہلِ عراق سے مروی ہے کہ حرام ہو جائے گی۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لاَ تَحْرُمُ حَتَّى يُلْزِقَ

اور حضرت ابو ہریرہ کا قول ہے کہ حرام نہیں ہوگی

بِالأَرْضِ « يَعْنِي يُجَامِعَ وَجَوَّزَهُ ابْنُ المُسَيِّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عَلِيٌّ: »لاَ تَحْرُمُ« وَهَذَا مُرْسَلٌ

26- بَابُ {وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ} [النساء: 23]

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »الدُّخُولُ وَالمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الجِمَاعُ« وَمَنْ قَالَ: بَنَاتُ وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ: »لاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ« وَكَذَلِكَ حَلاَئِلُ وَلَدِ الأَبْنَاءِ هُنَّ حَلاَئِلُ الأَبْنَاءِ، وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا

5106 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: »فَأَفْعَلُ مَاذَا؟« قُلْتُ: تَنْكِحُ، قَالَ: »أَتُحِبِّينَ؟« قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي، قَالَ: »إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي«. قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: »ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ«. قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ« وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ: دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ

جب تک اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے سعید بن مسیب، عروہ اور زہری نے اس کا جائز رکھا ہے۔ زہری نے حضرت علی کا قول بیان کیا کہ حرام نہیں ہوگی جبکہ یہ قول مرسل ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ الدخول، الْمَسِيسُ اور اللِّمَاس سے مراد جماع ہے اور فرمایا کہ بیٹے کی بیٹی حرام ہونے میں اپنی بیٹی کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا کہ مجھ پر اپنی بیٹیاں پیش نہ کرو اور انہوں میں پوتے کی بیوی بھی بیٹے کی بیوی کی طرح ہے۔ ربیبہ خواہ اپنی پرورش میں ہو یا نہ ہو حرام ہے اور نبی کریم ﷺ اپنی ربیبہ دوسرے کی کفالت میں دی تھی اور نبی کریم ﷺ نے اپنے نواسے کو اپنا بیٹا کہا تھا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بنت ابوسفیان میں کوئی دلچسپی ہے؟ فرمایا، پھر میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی۔ نکاح کر لیجئے فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں، تو میں چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ ارشاد فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے ام سلمہ کی لڑکی کے لیے پیغام دیا ہے؟ فرمایا ام سلمہ کی لڑکی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ مجھے اور اس کے والد

5106- راجع الحدیث: 5101

کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ الہذا میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو لیث نے ہشام کے واسطے سے بتایا کہ اس کا نام درّہ بنت ابو سلمہ تھا۔

27- بَابُ {وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ} [النساء: 23]

دو سگی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے

5107 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ»

حضرت زینب ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ میری بہن سے نکاح کر لیجئے جو حضرت ابوسفیان کی دوسری صاحبزادی ہے۔ فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں، میں آپ کے پاس اکیلی تو نہیں ہوں اور مجھے کسی اور کی شرکت سے اپنی نیک بہن کی شرکت زیادہ پسند ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! خدا کی قسم، ہم نے تو یہ شہرہ سنا ہے کہ آپ درّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ فرمایا خدا کی قسم، اگر یہ میری گود میں نہ ہوں تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

28- بَابُ لاَ تُنْكَحُ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے

5108 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا» وَقَالَ دَاوُدُ، وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

شعبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیوی کی بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح داؤد بن عون نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

5107- راجع الحدیث: 5101

5108- سنن ابو داؤد: 2065، سنن ترمذی: 1126، سنن نسائی: 3296

5109 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ المَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلاَ بَيْنَ المَرْأَةِ وَخَالَتِهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا اس کی بھانجی کو جمع نہ کرے۔

5110 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا» فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ المَنْزِلَةِ.

قبیصہ بن ذویب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی سے نکاح کرے یا اس کی بھانجی سے۔ پس ہم سسر کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں۔

5111 - لِأَنَّ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ»

کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

29- بَابُ الشِّغَارِ

بدلے کا نکاح

5112 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ» وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے اور درمیان میں مہر نہ رکھا جائے۔

30- بَابُ هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ

عورت کا اپنی جان شوہر کو ہبہ کرنا

5113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

عروہ کا بیان ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں

5109- انظر الحدیث:5110' صحیح مسلم:3422' سنن نسائی:3288

5110- صحیح مسلم:3425,3424' سنن ابو داؤد:2066' سنن نسائی:3289

5111- راجع الحدیث:5110,2644

5112- انظر الحدیث:6960' صحیح مسلم:3450' سنن ابو داؤد:2074' سنن ترمذی:1124' سنن نسائی:3337' سنن ابن ماجہ:1883

5113- راجع الحدیث:4788

فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا تَسْتَحِي المَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ " فَلَمَّا نَزَلَتْ: (تُرْجِئُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ) قُلْتُ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ» رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ المُؤَدِّبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

میں سے ہیں جنھوں نے اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ کے لیے پیش کیا تھا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا عورت کو اپنا نفس مرد کے لیے ہبہ کرتے ہوئے حیا نہیں آتی؟ جب آیت ترجی من نشاء منھن نازل ہوئی تو میں نے عرض کی۔ یارسول! میں تو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے اس کی ابوسعید، مودب، محمد بن بشر، عبدہ، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور ایک نے دوسرے سے کم وپیش بیان کیا ہے۔

31- بَابُ نِكَاحِ المُحْرِمِ

5114 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

حالتِ احرام میں نکاح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نکاح فرمایا جبکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

32- بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ المُتْعَةِ آخِرًا

5115 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، زَمَنَ خَيْبَرَ»

حضور ﷺ نے آخر میں نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے غزوہ خیبر کے ایام میں متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

5116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

ابو حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابن

5114- راجع الحدیث:1837' صحیح مسلم:3437' سنن ترمذی:844' سنن نسائی:3272,2838,2837' سنن ابن ماجہ:1965

5115- راجع الحدیث:4216

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ «فَرَخَّصَ»، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ: إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الحَالِ الشَّدِيدِ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ؟ أَوْ نَحْوَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «نَعَمْ»

عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے رخصت بتائی۔ پس ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ یہ رخصت شدید حالات میں تھی جبکہ عورتوں کی کمی وغیرہ تھی۔ ابن عباس نے فرمایا: ہاں!

5117,5118- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو، عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالاَ: كُنَّا فِي جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا»

حسن بن محمد حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھے اجازت مل گئی ہے کہ تم متعہ کر سکتے ہو۔ پس تم متعہ کرلیا کرو۔

5119- وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا، فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلاَثُ لَيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا، أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا» فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ»

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ اگر کوئی مرد و عورت تین روز تک عشرت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس مدت اندر کوئی کمی یا بیشی کرنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ معلوم نہیں یہ اجازت ہمارے ساتھ خاص تھی یا عام لوگوں کو بھی اس کی اجازت ہے امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس کے منسوخ ہونے کو حضرت علی نے نبی کریم سے مرفوع روایت پیش کر کے واضح کر دیا۔

33- بَابُ عَرْضِ المَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

عورت کا صالح شخص سے نکاح کی درخواست کرنا

5120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا البُنَانِيَّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ، قَالَ أَنَسٌ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ " فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ:

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں موجود تھا اور اس وقت ان کی صاحبزادی بھی ان کی پاس تھی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے

5117,5118- صحیح مسلم: 3399

5120- انظر الحدیث: 6123، سنن نسائی: 3250,3249، سنن ابن ماجہ: 2001

مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، وَا سَوْأَتَاهْ وَا سَوْأَتَاهْ. قَالَ: »هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا«

کہا۔ اس کے پاس حیا کی کس درجہ کی ہے۔ ہائے خرابی، ہائے خرابی، حضرت انس نے فرمایا کہ یہ عورت تم سے بہتر ہے وہ نبی کریم ﷺ کی طرف مائل ہے، اسی لیے تو اس نے خود کو حضور ﷺ کیلئے پیش کیا۔

5121 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: »مَا عِنْدَكَ؟« قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: »اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« ، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ - قَالَ سَهْلٌ: وَمَا لَهُ رِدَاءٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ« ، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ - أَوْ دُعِيَ لَهُ - فَقَالَ لَهُ: »مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟« فَقَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے لیے خود کو پیش کیا۔ ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ پس وہ گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض کی۔ خدا کی قسم مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی اور لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ تہبند ہے جو آدھا میں اسے دے سکتا ہوں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے تہبند کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے استعمال کرو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا۔ اور وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا۔ پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا، جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا تو بلایا یا وہ حاضر ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ حضور! مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں جو اس نے گن کر بتادیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے قرآن کریم جاننے کے سبب تجھے اس کا مالک بنادیا۔

34- بَابُ عَرْضِ الإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الخَيْرِ

نیک شخص سے بیٹی یا بہن کے نکاح کی درخواست کرنا

5122 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن

5121- راجع الحديث:2310

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ «خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ» . فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا

خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہوگئیں یعنی ان کے خاوند حضرت خنیس بن خذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس گیا اور ان سے حفصہ کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں سوچوں گا۔ میں کچھ دن انتظار کرتا رہا۔ پھر ایک دن ان سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مجھے یہی لگا ہے کہ فی الحال نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا آپ کے ساتھ نکاح کردوں؟ حضرت ابوبکر خاموش رہے اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی جواب نہ دیا مجھے اس رویہ کے سبب ان پر حضرت عثمان سے بھی زیادہ غصہ آیا پس کچھ دن ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا۔ پس میں نے اسے آپ کا نکاح میں دے دیا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر سے ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو مجھ پر غصہ آیا ہو جب آپ نے مجھ سے حفصہ کی بات کی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ اصل بات یہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ خود چاہتے تھے اور اس امر کا آپ نے ذکر فرمایا تھا لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے راز کھولنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ یہ خیال چھوڑ دیتے تو میں قبول کر لیتا۔

5123- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ

زینب بنت ابوسلمہ کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا ام سلمہ کے

5123- راجع الحديث: 5101

حَدَّثَتْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ«

ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ:

{وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ، أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ} [البقرة: 235]- الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ - {غَفُورٌ حَلِيمٌ} [البقرة: 225] {أَوْ أَكْنَنْتُمْ} [البقرة: 235]: »أَضْمَرْتُمْ، وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ«

نکاح کا پیغام دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۵) ہر وہ چیز جس کو چھپایا جائے۔ اسے مکنون کہتے ہیں۔

5124 - وَقَالَ لِي طَلْقٌ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، {فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ} [البقرة: 235] يَقُولُ: »إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ« وَقَالَ القَاسِمُ: »يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا، أَوْ نَحْوَ هَذَا« وَقَالَ عَطَاءٌ: "يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ: إِنَّ لِي حَاجَةً، وَأَبْشِرِي، وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ، وَلَا تَعِدُ شَيْئًا، وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا، ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا" وَقَالَ الحَسَنُ: {لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا} [البقرة: 235] »الزِّنَا« وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {حَتَّى يَبْلُغَ

ہم سے طلق بن غنام نے کہا: مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فیما عرضتم بہ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آدمی یوں کہے کہ میں بھی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ کہے۔ تم تو مجھ پر مہربان ہو اور مجھے تو تم پسند ہو اور بے شک اللہ تمہارے لیے بہتر کرنے والا ہے اور ایسے ہی الفاظ۔ عطاء قول ہے کہ تعریض کے طور پر بات کرے اور صاف نہ کہے مثلاً کہے کہ مجھے عورت کی ضرورت ہے یا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے چاہنے والے بہت ہیں اور اسی طرح عورت ایسے الفاظ کہے کہ میں نے آپ کی بات سن لی ہے لیکن صاف لفظوں میں وعدہ نہ کرے اور اسی طرح عورت کا ولی بغیر اسے بتائے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی نے عدت کے اندر کے پھر نکاح کر لیا تو

الْكِتَابُ أَجَلَهُ} [البقرة: 235]: «تَنْقَضِيَ العِدَّةُ»

اب ان کے درمیان تفریق نہیں کروائی جائے گی۔ حسن بصری کا قول ہے لاتو عدوھن سرا سے زنا مراد ہے اور حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ الکتاب اجلہ، سے عدت پوری ہونا مراد ہے۔

36- بَابُ النَّظَرِ إِلَى المَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنا

5125 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُكِ فِي المَنَامِ يَجِيءُ بِكِ المَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر ایک فرشتہ تمہیں لے کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

5126 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ المَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو پیش کر دوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر فرمائی، بغور ملاحظہ فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح فرما دیجئے۔ پس آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں ہے۔ فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا کوئی چیز تمہیں ملتی ہے۔ وہ چلا گیا اور جب واپس لوٹا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں

5125- راجع الحديث: 3895، صحيح مسلم: 6233

5126- راجع الحديث: 5087،2310

إِزَارِي- قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ- فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا - عَدَّدَهَا - قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

ملی۔ فرمایا، دیکھو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ پھر گیا اور واپس آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں، ہاں یہ تہبند ہے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ آدھا اس عورت کے لیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تہبند کا کیا بنائے گی؟ اگر یہ تم باندھو گے تو اس کے اوپر نہ رہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے اوپر نہ رہے گا پس وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھر کر جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا حکم دیا چنانچہ اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ عرض کی فلاں فلاں سورتیں اور وہ گن دیں۔ فرمایا۔ یا تمہیں یہ زبانی یاد ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا۔ جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم کے سبب تمہیں اس کا مالک بنا دیا ہے۔

37- بَابُ مَنْ قَالَ: لاَ نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ، وَقَالَ: {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} [البقرة: 221] وَقَالَ: {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ} [النور: 32]

ولی بغیر نکاح درست نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ترجمہ کنزالایمان: تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۲) پس اس میں خاوند دیدہ اور کنواری دونوں داخل ہیں اور فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کرواؤ جب تک ایمان نہ لائے اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔ (پ ۱۸، النور ۳۲)

5127 - قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النِّكَاحَ فِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ دور جاہلیت میں نکاح کرنے کے چار طریقہ تھے۔ ایک نکاح تو اسی طرح کا تھا جیسے لوگ آج بھی نکاح کرتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کے لیے

5127- سنن ابو داؤد: 2272

الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ: يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا. وَنِكَاحٌ آخَرُ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: أَرْسِلِي إِلَى فُلاَنٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ. وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلاَ يَمَسُّهَا أَبَدًا، حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ. فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الاِسْتِبْضَاعِ. وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ، كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا. فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ، وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا، أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ، حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ، فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلاَنُ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ، وَنِكَاحُ الرَّابِعِ: يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ، فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لاَ تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ الْبَغَايَا، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا، وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ، ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ، فَالْتَاطَ بِهِ، وَدُعِيَ ابْنَهُ، لاَ يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ «فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ»

پیغام بھیجتا۔ پھر مہر ادا کرتا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیتا تھا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے پاک ہوتی تو خاوند اس سے کہتا کہ تم فلاں کے پاس چلی جاؤ اور اس سے نفع لو۔ چنانچہ خاوند اپنی بیوی سے کنارا کش ہو جاتا اور پھر اسے کبھی ہاتھ نہ لگاتا، حتیٰ کہ جس سے فائدہ اٹھایا اس کا حمل ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو خاوند اپنی بیوی کے پاس آ جاتا، اس کو وہ لوگ نکاح استبضاع کہتے تھے۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ دس سے کم افراد جمع ہو کر کسی عورت کے پاس جاتے اور سارے اس کے ساتھ صحبت کرتے۔ جب وہ حاملہ ہو کر بچہ جنتی اور بچے کو پیدا ہوئے چند دن گزر جاتے تو ان سب کو پیغام بھیجتی۔ پس ان میں سے کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اس کے پاس جمع ہو جاتے تو وہ ان سے کہتی۔ آپ اپنا معاملہ معلوم ہے اور میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، پس اے فلاں! یہ آپ کا بیٹا ہے۔ پس جو آپ کو پسند ہو اس کا نام رکھ دیجئے۔ پس وہ بچہ اسی کا شمار ہوتا اور وہ شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے لوگ ایک عورت کے پاس جاتے رہتے اور وہ کسی کو اپنے پاس آنے سے روکتی نہیں تھی۔ درحقیقت ایسی عورتیں طوائف ہوتی تھیں اور علامت کے لیے اپنے دروازے پر جھنڈا نصب کر دیا کرتی تھیں۔ پس جو چاہتا وہ ان کے پاس جاتا۔ پس جب ان سے کسی کا حمل ٹھہر جاتا اور وہ اس بچے کو جن لیتی تو وہ سارے اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ شناس کو بلاتے اور وہ بچے کو جس کے مشابہ دیکھتا اس سے کہہ دیا جاتا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے۔ چنانچہ وہ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب محمد مصطفیٰ ﷺ حق کے ساتھ مبعوث ہو گئے تو دورِ جاہلیت کے سارے نکاح ختم ہو گئے اور وہی ایک طریقہ

5128 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، {وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ، اللَّاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ، وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] قَالَتْ: «هَذَا فِي اليَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ، وَهُوَ أَوْلَى بِهَا، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا، فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا، وَلاَ يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا»

5129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: " لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ " فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، «فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي» فَقَالَ: بَدَا لِي أَنْ لاَ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: " فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ "

5130 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ

نکاح رہ گیا جو آج موجود ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) کے متعلق دریافت کیا گیا انہوں نے فرمایا۔ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو جو اس کے مال میں شریک اور سب سے قریبی ولی ہو۔ پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے کے ساتھ بھی اسے نکاح نہ کرنے دے کہ مال میں اس کا شریک ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں یعنی ان کے خاوند حضرت ابن حذافہ سہمی کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا جو نبی کریم ﷺ کے بدری صحابی تھے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان سے ملا اور ان سے پیشکش کرتے ہوئے میں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس بارے میں غور کروں گا۔ میں چند دن تک جواب کا انتظار کرتا رہا اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر حضرت ابوبکر سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں؟

امام حسین بصری کا بیان ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ **لا تعضلو هن** والی آیت

5128- راجع الحدیث:2494

5129- راجع الحدیث:4005

5130- راجع الحدیث:4529

الحَسَنِ، {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ، فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا، لاَ وَاللَّهِ لاَ تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا، وَكَانَ رَجُلًا لاَ بَأْسَ بِهِ، وَكَانَتِ المَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآيَةَ: {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] فَقُلْتُ: الآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ»

میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا تھا کچھ مدت بعد اس نے طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ پھر نکاح کا پیغام لے کر آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کا اکرام کیا پھر بھی آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام دینے آ پہنچے میں تو خدا کی قسم اب میں اس کا دوبارہ آپ کے ساتھ بھی نکاح نہیں کروں گا۔ اس شخص میں کوئی خرابی نہ تھی اور میری بہن بھی دوبارہ اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت فلا تعضلوھن والی آیت نازل فرمائی تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اب میں ضرور ایسا ہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی کے ساتھ نکاح کر دو۔

38-بَابُ إِذَا كَانَ الوَلِيُّ هُوَ الخَاطِبَ

وَخَطَبَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا، فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ: «أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: «قَدْ زَوَّجْتُكِ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ، أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا» وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا

جب ولی خود اس عورت سے نکاح کرنا چاہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کے یہ سب سے قریبی ولی تھے۔ تو انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم مجھے اپنا اختیار دیتی ہو؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خود تمہیں اپنی زوجیت میں لے لیتا ہوں۔ عطار کا قول میں کہ گواہ کے سامنے مرد کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا ان سے جو اس کے ولی یا رشتہ دار ہوں۔ حضرت سہل بن سعد کا بیان ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنا نفس آپ کو پیش کرتی ہوں ایک شخص نے عرض کی اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔

5131 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي قَوْلِهِ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ} [النساء: 127] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَتْ: «هِيَ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ، قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ، فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ، فَيَحْبِسُهَا، فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۷) یہ اس یتیمہ کے بارے میں ہے جو ایسے شخص کی تحویل میں ہو کہ اس کے مال میں اس کا حصہ دار ہو لیکن نہ خود اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے دے کہ مبادا دوسرا مال میں حق دار بن جائے گا، اسی لیے روکے رکھے تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

5132 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ، فَلَمْ يُرِدْهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: «وَلاَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟» قَالَ: وَلاَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ، وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: «لاَ، هَلْ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت نے آ کر خود کو حضور ﷺ کے لیے پیش کیا۔ آپ نے نظر اُٹھا کر اسے دیکھا اور کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کی۔ یارسول اللہ، اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ فرمایا۔ کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ عرض کی۔ لوہے کی انگوٹھی تک نہیں، ہاں میری یہ چادر ہے، اس میں سے آدھی اسے عطا فرما دیجئے اور آدھی میں رکھ لوں گا۔ فرمایا نہیں۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں قرآن مجید کچھ آتا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، جاؤ میں نے تمہارے قرآن کریم جاننے کے سبب اسے تمہارے نکاح میں دے دیا ہے۔

39- بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ

اپنے چھوٹے بچے کا نکاح کر دینا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ} [الطلاق: 4] «فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ البُلُوغِ»

ارشاد ربانی ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی۔ (پ ۲۸، الطلاق ۴) بالغ ہونے سے پہلے عدت تین مہینے ہے۔

5132- راجع الحدیث: 2310

5133 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان سے خلوت کی گئی تو عمر نو سال تھی اور یہ آپ کے پاس نو سال رہیں۔

40- بَابُ تَزْوِيجِ الأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الإِمَامِ

اگر باپ اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرے

وَقَالَ عُمَرُ: «خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ»

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حفصہ کے لیے پیغام دیا تو میں نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا۔

5134- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ» قَالَ هِشَامٌ: وَأُنْبِئْتُ «أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ»

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی۔ جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو عمر نو سال تھی۔ ہشام کا بیان ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ حضور کے پاس نو سال رہی تھیں۔

41- بَابٌ: السُّلْطَانُ وَلِيٌّ

بادشاہ کا ولی ہونا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے سبب میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

5135 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي، فَقَالَ: «إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لاَ إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا» فَقَالَ: مَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے اپنا نفس آپ کو پیش کر دیا۔ پھر وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کی۔ حضور ﷺ اگر آپ کو ضرورت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو بس یہی تہبند ہے۔ فرمایا۔ اگر تم یہ اسے دے دو گے تو تہبند سے محروم ہو جاؤ گے۔ کوئی

5133- راجع الحدیث:3894

5134- راجع الحدیث:3894

5135- راجع الحدیث:2310

أَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ: «الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَلَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ: «قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

اور چیز تلاش کرو۔ عرض کی مجھے تو اور کوئی چیز نہیں ملتی فرمایا۔ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ جب وہ بھی نہ پائی تو فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ قرآن مجید آتا ہے؟ عرض کی۔ ہاں فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور ان کے نام لیے۔ فرمایا میں نے تمہارے اس قرآن کریم جاننے کے سبب اس کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

42- بَابُ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا

بالغہ اور شوہر دیدہ کا اس کی رضامندی سے نکاح کرنا

5136 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہو؟ فرمایا۔ اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔

5137 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي؟ قَالَ: «رِضَاهَا صَمْتُهَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ! کنواری لڑکی تو اجازت دینے سے شرماتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت دینا ہے۔

43- بَابُ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

بیٹی اگر ناراض ہو تو نکاح نہیں ہوا

5138 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ، ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ

یزید بن جاریہ کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد الرحمن اور مجمع نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر

5136- انظر الحدیث: 6970,6968 صحیح مسلم: 3458 سنن نسائی: 1954

5137- انظر الحدیث: 6971,6946 صحیح مسلم: 3460 سنن نسائی: 3266

5138- سنن ابو داؤد: 4101 سنن نسائی: 3268 سنن ابن ماجہ: 1873

خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَرَدَّ نِكَاحَهُ».

دیا جبکہ یہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح نہیں ہوا۔

5139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ، نَحْوَهُ

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں کا بیان ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ آگے گزشتہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔

44- بَابُ تَزْوِيجِ اليَتِيمَةِ

یتیم لڑکی کا نکاح کرنا

" لِقَوْلِهِ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا} [النساء: 3] وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلاَنَةَ، فَمَكُثَ سَاعَةً، أَوْ قَالَ: مَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا - أَوْ لَبِثَا - ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَهَا، فَهُوَ جَائِزٌ " فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ۔ (پ ۴، النسآء ۳) اور جب کوئی ولی سے کہے کہ فلاں عورت کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے تو وہ کچھ دیر خاموش رہے یا پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ بس وہ کہے کہ میرے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں یا دونوں رکے ہیں پھر ولی کہے کہ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو یہ جائز ہے۔ حضرت سہل نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5140 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ لَهَا: يَا أُمَّتَاهْ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى} [النساء: 3]- إِلَى قَوْلِهِ - {مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 3] قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هَذِهِ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا «فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اماں جان! آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی کے متعلق بتایئے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کے زیرِ پرورش ہو اور وہ اس لڑکی کے حسن و جمال اور مال کے سبب نکاح کرنا چاہے لیکن اسے پورا مہر دینے کا ارادہ نہ رکھے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرما دی گئی، ہاں اس صورت میں اجازت ہے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے

5139- راجع الحدیث: 5138

5140- راجع الحدیث: 2494

فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ « قَالَتْ عَائِشَةُ: " اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} [النساء: 127]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ} [النساء: 127] فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الآيَةِ: أَنَّ اليَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ المَالِ وَالجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ " قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ

ورنہ حکم دیا ہے کہ ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ والی آیت نازل فرمادی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جب یتیم لڑکی مال اور جمال والی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے، رشتہ داری جوڑنے اور مہر دینے کی طرف مائل ہو جاتے ہو اور اگر لڑکی مال اور جمال کی کمی کے سبب ناپسند ہو تو اسے چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے ہو۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مائل نہ ہونے کے سبب لوگ اس کا خیال چھوڑ دیتے ہیں تو جس کی جانب رغبت ہو اس کے ساتھ بھی انہیں نکاح کرنے کا حق نہیں پہنچتا ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ انصاف کریں اور مہر جو اس کا حق ہے اسے پورا کریں۔

45-بَابُ إِذَا قَالَ الخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلاَنَةَ، فَقَالَ: قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ، وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ: أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ

ولی کا بغیر خاطب کے نکاح کرنا، پیغام دینے والا ولی سے کہے کہ فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کردیجئے، وہ کہے کہ میں نے اتنے مہر کے بدلے تمہارا نکاح کر دیا، اگرچہ اس نے خاوند کی رضامندی اور قبولیت معلوم نہ کی ہو

5141- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَ: »مَا لِي اليَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ « فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: »مَا عِنْدَكَ؟« قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: »أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« قَالَ:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو ہبہ کیا۔ فرمایا۔ مجھے تو اب عورتوں کی حاجت نہیں ہے۔ پس ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کردیجئے۔ فرمایا۔ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا، اسے کچھ دو خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں۔ عرض کی۔

مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: »فَمَا عِنْدَكَ مِنَ القُرْآنِ؟« قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اتنا فرمایا میں نے تمہارا قرآن مجید جاننے کے سبب اس عورت کا تمہیں مالک بنا دیا۔

46- بَابُ لاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے، حتیٰ کہ پہلا منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے

5142- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ«

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے حتیٰ کہ پہلا منگنی کا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

5143- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ میں لگو سرگوشی نہ کیا کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔

5144- وَلاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ«

اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے، حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا ارادہ ترک کر دے۔

47- بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الخِطْبَةِ

منگنی چھوڑنا

5145- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمر نے

5142- راجع الحدیث: 2139، سنن نسائی: 3243

5143- انظر الحدیث: 6724,6066,6064

5144- راجع الحدیث: 5143,2140

5145- راجع الحدیث: 4005

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ، قَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ «خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ، إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوبکر سے ملاقات کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟ اس کے بعد میں کئی روز تک (ان کے جواب کا) انتظار کرتا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیج دیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ جو آپ نے پیشکش کی تھی اس کے قبول کر لینے میں مجھے کوئی رکاوٹ نہ تھی لیکن یہ بات میرے علم میں تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس کا ذکر فرمایا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر کرنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ اگر حضور اس ارادے کو ترک فرما دیتے تو میں منظور کر لیتا۔ اسی طرح یونس، موسیٰ بن عقبہ ابن ابی عتیق نے زہری سے روایت کی ہے۔

48- بَابُ الخُطْبَةِ

5146- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا»

خطبہ دینا

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور انہوں نے خطبہ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک بعض تقریریں سحر انگیز ہوتی ہیں۔

49- بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالوَلِيمَةِ

5147 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، قَالَ: قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا، يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ

نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا

خالد بن ذکوان حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آ کر رونق ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ جب

5146- انظر الحدیث: 5767، سنن ابو داؤد: 5007، سنن ترمذی: 2028

5147- راجع الحدیث: 4001

بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: «دَعِي هَذِهِ، وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ»

ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔ "اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جنہیں کل کی بات کا علم ہے۔" تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بات رہنے دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

50- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً} [النساء: 4]

وَكَثْرَةِ المَهْرِ، وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلاَ تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا} [النساء: 20] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً} [البقرة: 236] وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»

ترجمہ کنزالایمان: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو (پ ۴، النسآء ۴)

اور زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا مہر جائز ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ (پ ۴، النسآء ۲۰) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یا کوئی مہر مقرر کرلیا ہو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۶) اور اس کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

5148 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، " فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ العُرْسِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ " وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے ایک گٹھلی کے برابر سونے پر ایک عورت سے نکاح کیا۔ جب نبی کریم ﷺ نے ان پر شادی کی علامات ملاحظہ فرمائیں تو ان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی برابر سونے کے بدلے نکاح کیا ہے۔ قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے سونے کی ڈلی پر نکاح کیا۔

51- بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى القُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ

بغیر مہر قرآن پڑھنے پر نکاح کر دینا

5149 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد

5148- راجع الحدیث: 2049,694

5149- راجع الحدیث: 2310 'صحیح مسلم: 3473' سنن نسائی: 3280,3200

سُفْيَانُ، سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُولُ: إِنِّي لَفِي القَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْنِيهَا، قَالَ: »هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟« قَالَ: لاَ، قَالَ: »اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ« فَذَهَبَ فَطَلَبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: »هَلْ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟« قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: »اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ«

ساعدی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں کے درمیان میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کہ ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! بیشک میں نے اپنی ذات کو آپ کے لیے پیش کر دیا، اب جو آپ کی مرضی۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوسری مرتبہ کھڑی ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نے اپنا نفس آپ کے لیے پیش کر دیا، آگے آپ کی مرضی ۔ آپ نے اسے کوئی جواب عطا نہ فرمایا۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ کھڑی ہو کر عرض کی کہ میں نے اپنا نفس آپ کے لیے ہبہ کر دیا، آگے جو آپ کی رائے ہو۔ اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا، جاؤ اور تلاش کرو، خواہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور تلاش کرتا رہا۔ پھر جب واپس آیا تو عرض گزار ہوا کہ مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی بلکہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ فرمایا۔ ''کیا تمہیں کچھ قرآن کریم یاد ہے؟ عرض گزار ہوا مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں فرمایا کہ جاؤ میں نے قرآن مجید کے سبب تمہارا اس کے ساتھ نکاح کر دیا۔

52- بَابُ المَهْرِ بِالعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

لوہے کی انگوٹھی بھی مہر ہوسکتی ہے

5150 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: »تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ«

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا۔ نکاح کرو خواہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔

53- بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شرطیں

وَقَالَ عُمَرُ: «مَقَاطِعُ الحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ» وَقَالَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي»

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی شرائط پوری کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور سسرال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر انکی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اس نے جو کہا وہ سچ کر دکھایا، جو وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

5151 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الفُرُوجَ»

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرائط کا پورا کرنا اور بھی ضروری ہے جن کے سبب تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔

54- بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لاَ تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

جن شرائط کا نکاح میں عائد کرنا درست نہیں

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «لاَ تَشْتَرِطِ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

5152 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلاَقَ أُخْتِهَا، لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنا جائز نہیں ہے تاکہ اس کا حصہ بھی اسی کو مل جائے حالانکہ اسی کو وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔

55- بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا پر زرد نشانات

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو حضور ﷺ سے روایت کیا ہے۔

5151- راجع الحديث:2721

5152- راجع الحديث:2140

5153 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ دریافت فرمایا کہ اسے مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی، ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

56- بَابٌ

باب

5154 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ المُسْلِمِينَ خَيْرًا، فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ» لاَ أَدْرِي: آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور بہت سے مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد آپ حسب معمول باہر نکلے اور امہات المؤمنین کے حجروں پر تشریف لے گئے۔ آپ نے انہیں اور انہوں نے آپ کو دعائے برکت دی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو دو شخصوں کو بیٹھے دیکھا، پس آپ واپس تشریف لے گئے۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ان کے جانے کی میں نے آپ کو خبر دی تھی یا کسی اور نے۔

57- بَابٌ: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا کو دعا دینا

5155 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشانات دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، لہٰذا ولیمہ بھی کر لو، خواہ ایک

5153- راجع الحدیث: 2049، سنن نسائی: 3351

5154- راجع الحدیث: 4791

5155- راجع الحدیث: 2049، صحیح مسلم: 3475، سنن ترمذی: 1094، سنن نسائی: 3372، سنن ابن ماجہ: 1907

قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

بکری ہی میسر آئے۔

58- بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِينَ العَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ

دلہن بنانے والی عورتوں کا دلہن کو دعائیں دینا

5156 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي البَيْتِ، فَقُلْنَ: عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی زوجیت میں لیا تو میری والدہ ماجدہ مجھے آپ کے کاشانہ اقدس میں لے کر آئیں۔ اس وقت کاشانہ اقدس میں انصاری کی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا۔ خیر و برکت ہو اور اللہ اچھا نصیب کرے۔

59- بَابُ مَنْ أَحَبَّ البِنَاءَ قَبْلَ الغَزْوِ

جہاد سے پہلے دولہا دلہن کی خلوت

5157 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لاَ يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا، وَلَمْ يَبْنِ بِهَا "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا، پھر اپنی قوم سے فرمایا: ”میرے ساتھ وہ شخص جہاد میں شریک نہ ہو جس نے ابھی نئی شادی کی ہو۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کا ارادہ رکھتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

60- بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ، وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

نو سالہ بیوی کے ساتھ خلوت کرنا

5158 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا "

عروہ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں، جب ان کے ساتھ خلوت فرمائی تو وہ نو سال کی تھیں اور وہ نو سال آپ کی خدمت میں رہیں۔

5156- راجع الحدیث:3894

5157- راجع الحدیث:3124

5158- راجع الحدیث:3894

61- بَابُ البِنَاءِ فِي السَّفَرِ

5159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالمَدِينَةِ ثَلاَثًا، يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلاَ لَحْمٍ، أَمَرَ بِالأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ» فَقَالَ المُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ «فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ»

سفر میں دلہن سے خلوت کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر ان کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی ان کا ولیمہ تھا۔ مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ پتہ نہیں ان کا شمار امہات المومنین میں کیا ہے یا لونڈیوں میں؟ بعض حضرات کہنے لگے کہ اگر پردہ کیا گیا تو امہات المومنین سے ہیں اور اگر پردہ نہ کیا گیا تو لونڈیوں سے ہیں۔ جب وہاں سے کوچ کرنے لگے تو حضور نے اپنے پیچھے ان کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا گیا۔

62- بَابُ البِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلاَ نِيرَانٍ

5160 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى»

دلہن کو سواری اور روشنی کے بغیر لے جانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی زوجیت میں لیا تو میری والدہ محترمہ مجھے لے کر آپ کے دولت خانے میں داخل ہوئیں۔ پس مجھے کوئی خوف محسوس نہ ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے۔

63- بَابُ الأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

5161 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عورتوں کے لیے نمدے وغیرہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نمدے تیار کر لیے ہیں؟ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہمارے

5159- راجع الحدیث: 4312,371

5160- راجع الحدیث: 3894

5161- راجع الحدیث: 3631' صحیح مسلم: 5416' سنن ابو داؤد: 4145' سنن نسائی: 3386

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ»

پاس نمدے کہاں۔ فرمایا۔ جلد تمہارے پاس ہوں گے۔

64- بَابُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ المَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

دلہن کو خاوند کے گھر پہنچانے والی عورتیں

5162 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ»

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری شخص کے ساتھ کروایا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس تو بچیوں کے بجانے کے لیے کوئی چیز نہیں جبکہ انصار طرب کو پسند کرتے ہیں۔

65- بَابُ الهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

دلہن کو تحفہ دینا

5163- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الجَعْدُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: افْعَلِي، فَعَمَدَتِ الى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لِي: «ضَعْهَا» ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ: «ادْعُ لِي رِجَالًا - سَمَّاهُمْ - وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ» قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي، فَرَجَعْتُ فَإِذَا البَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بنی رفاعہ کی مسجد میں آئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر جب حضرت ام سلیم کے پاس سے ہوتا تو آپ انہیں سلام کرتے پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت زینب سے نکاح فرمایا تو حضرت ام سلیم نے مجھ سے فرمایا کہ کاش! ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کریں۔ میں نے عرض کی، ایسا ہی کیجئے۔ پس انہوں نے کھجوریں، گھی اور پنیر لیا اور انہیں ہانڈی میں ڈال کر حیسہ تیار کیا اور پھر میرے ہاتھوں آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے رکھ دو اور حکم دیا کہ فلاں فلاں افراد کو بلا لاؤ اور ان کے علاوہ اور جتنے ملیں انہیں بھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے وہی کیا جو آپ نے حکم فرمایا تھا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ

5163- راجع الحدیث: 4791، صحیح مسلم: 3493، سنن ترمذی: 3218، سنن نسائی: 3387

الحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا، فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ، وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا، فَرَجَعَ فَدَخَلَ البَيْتَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الحُجْرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ، وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا، فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلاَ مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ، إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ، وَاللَّهُ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ} [الأحزاب: 53] قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ: «إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ»

دولت خانہ تو لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ پر اپنا دست مبارک رکھا، جو اللہ نے چاہا وہ اس کے ساتھ کلام فرمایا، پھر آپ نے اس میں سے کھانے کے لیے دس افراد کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سب افراد کھا چکے۔ چنانچہ اکثر باہر چلے گئے اور چند افراد بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ بات مجھ پر ناگوار گزری۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور آپ کے پیچھے میں بھی نکل آیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ کا دولت خانے میں واپس تشریف لے آئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں بھی حجرے میں تھا کہ آپ زبان حق ترجمان سے فرمانے لگے۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳) ابو عثمان نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی دس سال سعادت حاصل کی ہے۔

66- بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

دلہن کے لیے کپڑے اور زیور عاریتاً لینا

5164 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار

5164- راجع الحديث: 3773

اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ» فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةٌ

عاریتاً لیا۔ جب وہ گم ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو تلاش میں روانہ کیا۔ جب انہیں وہاں نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی۔ پس تیمم کی آیت نازل ہوگئی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کیونکہ خدا کی قسم آپ کی وجہ سے کوئی تکلیف ایسی نہیں آئی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور اسے مسلمانوں کے لیے باعث برکت بنادیا۔

67- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

مرد اپنی زوجہ کے پاس کیا پڑھے

5165 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی اپنی زوجہ کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے۔ "اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے پھر اگر ان کے نصیب میں ہے اور انہیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

68- بَابٌ: الوَلِيمَةُ حَقٌّ

ولیمہ کرنا اچھی بات ہے

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

5166 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو میری عمر دس سال تھی میری والدہ ماجدہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتیں۔ چنانچہ میں

5165- راجع الحديث: 141

5166- راجع الحديث: [illegible]

الْمَدِينَةَ، فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: «أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا القَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالُوا المُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ، وَأُنْزِلَ الحِجَابُ»

نے دس سال آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور پردے کے متعلق جب حکم نازل ہوا مجھے اس کا اچھی طرح علم ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے خلوت فرمائی۔ چنانچہ جب حالت عروسی میں اگلی صبح کو نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور انہیں کھانا کھلایا تو لوگ کھا کر چلے گئے لیکن کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر کردی تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا کہ شاید یہ لوگ چلے جائیں۔ پس نبی کریم ﷺ چل دیئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب پہنچے تو آپ نے گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے۔ چنانچہ آپ واپس آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ دیکھا تو وہ چلے گئے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

69- بَابُ الوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

ولیمہ ہو خواہ ایک بکری سے ہو

5167 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَنْ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ، نَزَلَ المُهَاجِرُونَ عَلَى الأَنْصَارِ، فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا، جنہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرلیا تھا کہ تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ گٹھلی برابر سونا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مہاجرین نے مدینہ منورہ میں انصار کے پاس قیام کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت سعید بن

عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي، وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَتَزَوَّجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

ربیع کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے الگ ہو جاتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی بیویوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔ پھر بازار کی طرف چلے گئے کچھ خرید و فروخت کی جس سے کچھ پنیر اور گھی حاصل ہوا پھر انہوں نے نکاح کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری میسر ہو۔

5168 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ نے ایک بکری سے کیا۔

5169 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور اسی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور حیس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

5170 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ بَيَانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: «بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ، فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ کے ساتھ خلوت فرمائی تو آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔

70- بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

ایک بیوی کا ولیمہ دوسری بیوی سے زیادہ کرنا

5171 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ

5168- صحیح مسلم: 3489' سنن ابو داؤد: 3743' سنن ابن ماجہ: 1908

5169- راجع الحدیث: 371' صحیح مسلم: 3483' سنن نسائی: 3343

5170- راجع الحدیث: 4791' سنن ترمذی: 3219

5171- راجع الحدیث: 5168،4791

وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ»

مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں دیکھا جیسا ان کا کیا تھا۔ ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا گیا تھا۔

71- بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

ایک بکری سے کم کا ولیمہ کرنا

5172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: «أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ»

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کچھ ازواج مطہرات کا ولیمہ دو مد جو کے ساتھ کیا تھا۔

72- بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ، وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلاَ يَوْمَيْنِ

دعوتِ ولیمہ قبول کرنی چاہیے، سات دن تک ولیمہ کرنے کا حکم

اور حضور ﷺ نے ایک یا دو روز کی مدت معیّن نہیں فرمائی ہے۔

5173 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ چلا جائے۔

5174 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فُكُّوا العَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا المَرِيضَ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیدی کو چھڑایا کرو، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کیا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

5175 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو

5173- انظر الحدیث: 5179' صحیح مسلم: 3495' سنن ابوداؤد: 3736

5174- راجع الحدیث: 3046

5175- انظر الحدیث: 1239

أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِبْرَارِ القَسَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَعَنِ المَيَاثِرِ، وَالقَسِّيَّةِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ" تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَالشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ: «فِي إِفْشَاءِ السَّلاَمِ»

جواب دینے قسمیں پوری کرنے، مفلوج کی مدد کرنے، سلام کو پھیلانے اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی چاندی کے برتنوں ریشمی گدوں، ریشمی کپڑوں اور استبرق اور دیباج کے کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔ ابوعوانہ نے بواسفہ شیبانی، اشعث سے سلام پھیلانے کے متعلق میں اسی طرح روایت کی ہے۔

5176 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ العَرُوسُ، قَالَ سَهْلٌ: «تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا أَكَلَ، سَقَتْهُ إِيَّاهُ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ابوسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کو مدعو کیا اور اس دن ان کی اہلیہ حالتِ عروسی میں ان کی خدمت کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ تمہیں علم ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا۔ اس نے رات کے وقت آپ کے لیے کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب آپ کھانا تناول فرما چکے تو اس نے آپ کو وہی شیرہ پلایا تھا۔

73- بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جس نے دعوت کرنا چھوڑی اس نے اللہ تعالیٰ رسول کی نافرمانی کی

5177 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو دعوت کو ترک کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نافرمانی کی۔

74- بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ

سری پائے کی دعوت قبول کرنا

5178 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

-5176 انظر الحدیث: 6685,5597,5591,5183,5182 صحیح مسلم: 5201 سنن ابن ماجہ: 1912

-5177 صحیح مسلم: 3509,3507 سنن ابو داؤد: 3742 سنن ترمذی: سنن نسائی: سنن ابن ماجہ: 1913

الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ«

75- بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي العُرْسِ وَغَيْرِهِ

5179- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا« قَالَ: »وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي العُرْسِ وَغَيْرِ العُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ«

76- بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى العُرْسِ

5180- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ مُمْتَنًّا، فَقَالَ: »اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ«

77- بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ

وَرَأَى أَبُو مَسْعُودٍ، صُورَةً فِي البَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ، فَرَأَى فِي البَيْتِ سِتْرًا عَلَى الجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، فَقَالَ: »مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى

کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے سری کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں قبول کر لیتا اور اگر مجھے سری کا ہدیہ دیا جاتا تو میں قبول کر لیتا۔

شادی وغیرہ کی دعوت قبول کرنا

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تمہاری دعوت کی جائے تو قبول کرلیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر روزہ دار ہونے کے باوجود شادی وغیرہ کی دعوتوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو لے جانا

عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ خوشی میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا خدا گواہ ہے کہ تم مجھے لوگوں میں سب سے محبوب ہو۔

دعوت میں بری بات دیکھ کر واپس لوٹ آنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انصاری کی دعوت کی تو انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے دوسروں سے تو

5179- راجع الحدیث:5173' صحیح مسلم:3502

عَلَيْكَ، وَاللَّهِ لاَ أُطْعِمُ لَكُمْ طَعَامًا، فَرَجَعَ«

5181 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى البَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟« قَالَتْ: فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "وَقَالَ: »إِنَّ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ تَدْخُلُهُ المَلاَئِكَةُ«

78-بَابُ قِيَامِ المَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي العُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

5182 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلاَ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ، بَلَّتْ

اس بات کا خدشہ تھا لیکن آپ کے بارے میں خطرہ نہ تھا۔ خدا کی قسم، اب میں آپ کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور واپس لوٹ آئے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے بلکہ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔ میں نے خفگی کو آپ کے چہرہ انور سے پہچان لیا۔ پس میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس گدے کا کیا حال ہے؟ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوا کریں اور اس کے ساتھ ٹیک لگایا کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب جائیگا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو اور فرمایا جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

دلہن کا مہمان نوازی کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب ابو اسید ساعدی کی شادی ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی دعوت کی۔ ان کی دلہن نے ہی کھانا تیار کیا انہوں نے ہی مہمانوں کے سامنے پیش کیا اور ام اسید نے رات کے وقت پتھر کے ایک پیالے میں کچھ کھجور بھگودی

5181- راجع الحدیث:2105

5182- راجع الحدیث:5176...

تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ »فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ، تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ«

79-بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لاَ يُسْكِرُ فِي العُرْسِ

5183-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ العَرُوسُ فَقَالَتْ، أَوْ قَالَ: »أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ«

80-بَابُ المُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ«

5184-حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »المَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ«

81-بَابُ الوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

5185 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي

تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو اس نے وہ شیرہ ایک برتن میں نکال کر نوش فرمانے کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

دعوت میں نشہ نہ لانے والا شیرہ پلانا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابو سید ساعدی نے اپنی شادی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اس دن ان کی بیوی نے مہمانوں کی خدمت کی حالانکہ وہ عروسی لباس میں تھیں۔ ان کی بیوی یا ابو اسید نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا چیز تیار کی تھی؟ میں نے رات کے وقت ایک پیالے میں آپ کے لیے کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

عورتوں کی ناز برداری کرنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسی طرح اس کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا سکتے ہو ورنہ اس کے اندر ٹیڑھا پن موجود ہے۔

عورتوں کے بارے میں وصیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان

5183- راجع الحدیث:5176، صحیح مسلم:5202

5184- راجع الحدیث:3331

5185- انظر الحدیث:6018، 6136، 6138، 6475

حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ

رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔ اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے متعلق میری وصیت قبول کرلو اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اگر تم سے سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑے رہو گے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔

5186- فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا»

پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے متعلق میری وصیت قبول کرلو۔

5187- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كُنَّا نَتَّقِي الكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنے اور دل لگی کرنے سے بچتے تھے کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا تو ہم ان کے ساتھ باتیں اور دل لگی کرنے لگ گئے۔

82- بَابُ {قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا} [التحريم: 6]

اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچاؤ

5188- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ»

حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ پس امام حاکم ہے اور اس سے پوچھا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اہل وعیال کا حاکم ہے اور اس سے پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اس سے پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک حاکم ونگران ہے اور ہر ایک سے پوچھا جائیگا۔

83- بَابُ حُسْنِ المُعَاشَرَةِ

اہل وعیال کے ساتھ

5186- راجع الحدیث: 3331

5188- راجع الحدیث: 893' سنن ابن ماجہ: 1632

مَعَ الأَهْلِ

5189- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لاَ يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا، قَالَتِ الأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ، عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ: لاَ سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلاَ سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ، قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لاَ أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ، قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِيَ العَشَنَّقُ، إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ، قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ، لاَ حَرٌّ وَلاَ قُرٌّ، وَلاَ مَخَافَةَ وَلاَ سَآمَةَ، قَالَتِ الخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلاَ يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ، قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ التَفَّ، وَلاَ يُولِجُ الكَفَّ لِيَعْلَمَ البَثَّ، قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ - أَوْ عَيَايَاءُ - طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ، قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي المَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ، قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ العِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ البَيْتِ مِنَ النَّادِ، قَالَتِ العَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ المَبَارِكِ، قَلِيلاَتُ المَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ المِزْهَرِ، أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ، قَالَتِ الحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، وَمَا أَبُو زَرْعٍ، أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي

اچھا سلوک کرنا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ جمع ہو کر آپس میں عہد کیا کہ اپنے اپنے شوہر کی کوئی ذرا سی بات بھی نہیں چھپائیں گی۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو۔ نہ اس تک رسائی آسان ہو اور نہ وہ اتنا عمدہ جس کے لیے کوئی اتنی مشقت اٹھائے۔ دوسری کہنے لگی کہ میں تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتی ہوں کہ اگر میں نے اس کی باتیں بیان کیں تو اسے چھوڑ نہ دوں، ورنہ مجھے اس کی تمام ظاہر اور چھپی ہوئی خامیوں کا پتہ ہے۔ تیسری نے کہا کہ میرا خاوند ایک لمبا آدمی ہے۔ اگر اس کی خامیاں بیان کردوں تو طلاق دے دی جاؤں گی اور اگر بیان نہ کروں تو ٹکی ہوئی ہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند وادی تہامہ کی آب و ہوا کی طرح معتدل ہے، نہ گرم نہ سرد۔ نہ ڈرتا ہے اور نہ اسے اکتاہٹ ہوتی ہے۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند گھر میں چیتے کی طرح اور باہر شیر ہے۔ جو کہتا ہے اس کے متعلق پوچھتا بھی نہیں۔ چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند کھانے بیٹھے تو سارا ہی کھا جائے، پینے لگے تو ایک قطرہ نہ رہنے دے۔ سونے لگے تو اکیلا ہی بستر پر رہتا ہے۔ نہ مجھے چھوتا ہے اور نہ کبھی میرا حال معلوم کرتا ہے۔ ساتویں کہنے لگی کہ میرا خاوند جاہل احمق اور سست انسان ہے۔ میرے اوپر اُلٹا پڑا رہتا ہے۔ دنیا بھر کی ساری خرابیوں کا مجموعہ ہے۔ ذرا سی بات پر سر پھاڑ دے یا ہاتھ توڑ دے اور چاہے تو دونوں ہی کام کر بیٹھے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرے خاوند کا چھونا خرگوش کے چھونے کی مثل مگر اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے۔ نویں عورت نے کہا کہ

فَبَجَّحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلاَ أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ، أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ، ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الجَفْرَةِ، بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا، جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لاَ تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلاَ تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلاَ تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا، قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ، فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا، فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ، قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ، مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، «وَلاَ تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ "

میرے خاوند کا گھر اعلیٰ ہے۔ لمبا اور راکھ کے ڈھیروں والا ہے۔ اس کے قریب ہی جرگہ گھر ہے دسویں نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک ہے کہ وہ ہر بھلائی اور اچھائی والا ہے۔ اس کے پاس بہت سارے اونٹ ہیں جو گھر کے اطراف بیٹھے رہتے ہیں۔ مہمانوں کیلئے اونٹ ذبح کرواتا ہے۔ جیسے ہی وہ گھنٹی کی آواز سنتے ہیں تو انہیں اپنے ذبح ہونے کا علم ہوجاتا ہے۔ گیارھویں عورت کہنے لگی کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے۔ ابوزرع کا کیا پوچھنا اس نے زیورات سے میرے کانوں کو بھاری کردیا۔ کھلا پلا کر میرے بازوؤں کو فربہ کردیا کہ مجھے اپنا موٹاپا کو محسوس ہوتا ہے۔ شادی سے پہلے چند بھیڑ بکریوں پر مشکل سے گزارکر رہی تھی لیکن ابوزرع نے مجھے بہت سارے گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنادیا۔ اتنی جائیداد کا مالک ہونے پر بھی مزاج کا بہت اچھا ہے۔ میری باتوں کا وہ کبھی برا نہیں مناتا، سوجاؤں تو صبح تک سوتی رہوں لیکن کبھی نہیں جگاتا۔ اپنی مرضی سے کھاتی پیتی ہوں۔ ابوزرع کی ماں یعنی میری ساس کا کیا کہنا۔ اس کے صندوق بھرے ہوئے ہیں اور گھر وسیع ہے۔ ابورع کا بیٹا نہایت دبلا پتلا اور نازک اندام ہے۔ اتنا قلیل الغذا کہ چھوٹی سی بکری کی ایک ہی دستی میں پیٹ بھر جائے۔ ابوزرع کی بیٹی کی کیا بات ہے۔ باپ اور ماں کی لاڈلی اور تابعدار ہے مگر سوکن کے دل کی جلن ہے۔ ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کہنا۔ ہماری باتیں ادھر ادھر نہیں کرتی اور نہ گھر کے کسی راز کو پھیلاتی ہے کوئی چیز چرا کہ نہیں کھاتی اور گھر کی اچھی طرح صفائی رکھتی ہے اور گھر کو صاف ستھرا رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک دن ابوزرع ایسے وقت گھر سے باہر نکلا میں دودھ سے مکھن نکال رہی تھیں۔ اسے ایک عورت ملی جس کے چیتے کے

5190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »كَانَ الحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ«. فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، تَسْمَعُ اللَّهْوَ

84- بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

5191- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا} [التحريم: 4] حَتَّى حَجَّ

بچوں کی طرح دو بچے تھے جو اس کی بغل میں پستانوں سے کھیلتے ہوئے دودھ پی رہے تھے۔ پس اس نے مجھے طلاق دے کر اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس کے بعد مجبوراً میں نے ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو بہترین گھڑسوار اور نیزہ بازی کا شوقین تھا۔ اس نے مجھے بہت سے جانور اور ہر قسم کے سامان سے ایک جوڑا دیا۔ اس نے مجھے اجازت دی کہ جتنا چاہو کھاؤ پیو اور اپنے عزیزوں کو بھی کھلاؤ، لیکن اس نے جتنا مال مجھے دیا اس سے تو ابوزراع کا ایک برتن بھی نہیں بھرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے لیے اسی طرح ہوں جیسے ام ذرع کے لیے ابوزرع تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے چھپا لیا اور میں ان کا کھیل دیکھتی رہی، حتیٰ کہ اپنی مرضی سے گئی۔ اس سے دیکھ لو کہ ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر تک کھیل کود دیکھ سکتی ہے۔

باپ کی خاوند کے متعلق بیٹی کو نصیحت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر سے نبی کریم ﷺ کی ان دونوں ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ حج کے لیے روانہ ہوئے اور میں نے بھی ان کے ہمراہ حج کیا۔ راستے میں وہ قضائے حاجت کے لیے ایک جانب گئے تو میں پانی کا لوٹا لے کر

5190- راجع الحدیث:454

وَتَحَجَّبْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا} [التحريم: 4]؟ قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ اليَوْمِ مِنَ الوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ، أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي؟ لاَ تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلاَ تَهْجُرِيهِ، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ،

ادھر چلا گیا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو میں نے ہاتھ دھلائے، پھر انہوں نے وضو کیا۔ میں نے عرض کی۔ اے امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی وہ دو ازواج کون سی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوبَا اِلَی اللہِ فرمایا ہے؟ فرمایا اے ابن عباس! تم پر حیرانی ہے، وہ عائشہ اور حفصہ ہیں۔ پھر حضرت عمر نے مثل سابق حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں قیام پذیر تھے، ہم دونوں نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی خبریں باری باری حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن وہ حاضر ہوتا اور ایک دن میں حاضر ہوتا اور واپسی پر اپنے ساتھی کو وحی اور آپ کے ارشاداتِ عالیہ کے بارے میں بتادیا جاتا۔ چنانچہ جب بھی آتے تو دونوں یونہی کرتے۔ ہمارے قریشی حضرات عورتوں پر غالب رہتے تھے لیکن جب ہم یہاں آئے تو عورتوں کو انصاری حضرات پر غالب پایا۔ چنانچہ ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا اثر قبول کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک مرتبہ اپنی زوجہ کو ڈانٹا تو اس نے مجھے پلٹ کر کہا کہ آپ جواب دینے کو ناپسند کیوں ٹھہراتے ہیں جبکہ خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کو پلٹ کر جواب دیتی ہیں اور ایک تو ان میں سے سارا دن شام تک آپ سے کنارہ کشی کرتی ہے۔ میں اس بات سے خوفزدہ ہو گیا اور میں نے کہا کہ جو ان میں سے ایسا کرے وہ تو نقصان میں ہے۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور بارگاہ رسالت کی طرف روانہ ہو گیا۔ چنانچہ حفصہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ اے حفصہ! کیا تمہیں اس بات کا ہوش نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گی لہٰذا نبی کریم ﷺ سے زیادہ مطالبہ نہ کرو، پلٹ کر

وَلاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الخَيْلَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ اليَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ، أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ. - وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ - فَقَالَ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا، أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي المَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى المِنْبَرِ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ المَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الغُلاَمُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلاَمِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ

جواب نہ دو اور آپ سے لاتعلقی نہ کرنا۔ اپنی زائد ضرورت کے لیے مجھ سے مانگ لیا کرو۔ اپنی ہمسائی کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دنوں ہم میں مشہور تھا کہ غسان کا بادشاہ ہم سے جنگ کے لیے گھوڑوں کے کھروں میں نعلیں لگوا رہا ہے پس میرا انصاری ساتھی ایک دن اپنی باری پر عشاء کے وقت واپس لوٹا۔ اس نے بڑے زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ ہیں؟ میں ڈر گیا اور باہر نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ آج تو بہت بڑا واقعہ ہوگیا۔ میں نے کہا۔ کیا ہوا کیا غسان کا بادشاہ آگیا؟ اس نے کہا بلکہ اس سے بھی بڑا خطرناک واقعہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ پس میں نے کہا کہ حفصہ ناکام ہوئی اور نقصان میں رہی، میرا گمان بھی یہی تھا کہ جلد ایسا ہوگا میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور صبح کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے جاکر ایک گوشے میں تشریف فرما ہوگئے اور میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا روتی کیوں ہو کیا میں تمہیں ڈراتا نہ تھا بتاؤ کیا تمہیں نبی کریم ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ علم نہیں لیکن آپ کنارہ کش ہوکر بالا خانے میں تشریف فرما ہیں۔ میں باہر نکلا منبر شریف کی طرف گیا جبکہ وہاں کتنے ہی لوگ تھے اور کچھ رو رہے تھے۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا لیکن بے قرار ہوکر نبی کریم ﷺ کے بالا خانے کی جانب چل پڑا۔ میں نے آپ کے حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ غلام اندر داخل ہوا اور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس لوٹا اور کہا کہ میں نے

رَجَعَ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الغُلاَمَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، قَالَ: إِذَا الغُلاَمُ يَدْعُونِي، فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: «لاَ» فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ البَصَرَ، غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلاَثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا، وَهُمْ لاَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: «أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ: يَا

نبی کریم ﷺ سے کہا اور آپ کا ذکر کیا لیکن حضور خاموش رہے۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے پاس تھے ان میں بیٹھا۔ پھر جب پریشانی غالب آئی تو میں نے غلام کے پاس جا کر کہا کہ عمر کے لیے اجازت تو طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور جب لوٹ کر میرے پاس آیا تو کہا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن حضور خاموش رہے۔ جب میں واپس لوٹ رہا تھا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو اجازت عطا فرما دی ہے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کوئی کپڑا بچھائے بغیر کھردری چٹائی پر آرام فرما ہیں اور بدن اطہر پر چٹائی کے نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ سرہانے تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے سلام کر کے کھڑے ہی کھڑے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا حضور نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا۔ نہیں۔ پس میں نے تکبیر کہی اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی تا کہ حضور کا دل بہلے کہ یا رسول اللہ! ہم قریش تو عورتوں پر غالب رہتے ہیں لیکن جب سے ہم مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کے حضرات پر عورتوں کو غالب دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ میں نے پھر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کاش آپ نے دیکھا ہوتا کہ میں حفصہ کے پاس گیا، تو میں نے اس سے کہا کہ اپنی پڑوسن کو دیکھ کر دھوکا نہ کھا جانا، وہ تم سے خوبصورت اور نبی کریم ﷺ کو سب سے محبوب ہے۔ میری مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ اب میں آپ کی تبسم ریزی کو دیکھ کر بیٹھ گیا۔ جب میں نے آپ دولت خانے میں نظر دوڑائی تو خدا کی قسم مجھے آپ کے کاشانہ اقدس میں تین کھالوں کے سوا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں نے عرض

رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ. فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً» فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً. قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ، ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

کی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے لیے وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لوگوں پر کتنی وسعت فرمائی گئی اور انہیں کتنا دنیا کا مال دیا گیا ہے حالانکہ وہ خدا کو نہیں پوجتے۔ پس نبی کریم ﷺ اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے آرام فرما تھے۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اسی خیال میں ہو؟ اس قوم کو ان کی بھلائیوں کا بدلہ دنیا کی زندگی میں جلدی ہی مل جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ اس حدیث کی رو سے نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے انتیس دن کنارا کشی کیے رکھی جبکہ حضرت حفصہ نے راز کی کوئی بات حضرت عائشہ کو بتادی تھی۔ آپ نے حالتِ غضب میں ان سے فرما دیا تھا کہ ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا اور انتیس دن گزر گئے تو آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت عائشہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ میں مسلسل شمار کرتی آرہی ہوں کہ ابھی انتیس دن گزرے ہیں۔ فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی دنوں کا تھا حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار دینے والی آیت نازل فرمائی تو اپنی ازواج مطہرات میں سے آپ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے۔

85-بَابُ صَوْمِ المَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

بیوی خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھے

5192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَصُومُ المَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں عورت روزہ نہ رکھے مگر اس کی اجازت سے۔

5192- راجع الحدیث: 2066

86- بَابُ إِذَا بَاتَتِ المَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

بیوی کا خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کرنا

5193- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ، لَعَنَتْهَا المَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے لیکن وہ آنے سے انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

5194 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا بَاتَتِ المَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعَنَتْهَا المَلاَئِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کردے تو اس پر فرشتوں کی لعنت ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

87- بَابُ لاَ تَأْذَنِ المَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

بیوی کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر خاوند کی اجازت سے

5195 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلاَ تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ« وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو خاوند کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے مگر اس کی اجازت سے اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ کرے گی تو اس کے ایک حصہ کی ذمہ دار ہوگی۔ ابو الزناد، موسیٰ، ان کے والد نے حضرت ابو ہریرہ سے روزے کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔

5193- راجع الحدیث:3237

5194- راجع الحدیث:3237' صحیح مسلم:3524

5195- راجع الحدیث:2066

88-باب

5196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا المَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ»

باب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے اکثر مفلس لوگ تھے اور مالداروں کو روک دیا گیا تھا۔ جبکہ دوزخیوں کو ابھی دوزخ میں جانے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

89-بَابُ كُفْرَانِ العَشِيرِ

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الخَلِيطُ، مِنَ المُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاوند کی ناشکری

عشیر خاوند کو کہتے ہیں جو ساتھی ہے اور عشیر مشتق ہے معاشرہ سے حضرت ابوسعید نے حضور سے اس کی روایت کی ہے۔

5197 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ پس آپ نے لمبا قیام فرمایا، جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، پھر لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے مختصر تھا۔ لمبا رکوع فرمایا اور وہ پہلے سے مختصر تھا۔ پھر سجدہ کر کے کھڑے ہوگئے۔ اور کافی دیر تک قیام فرمایا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کچھ مختصر تھا اور لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر مبارک کو اٹھا کر سجدہ کیا اور فارغ ہوگئے اور آفتاب روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔

5196- صحیح مسلم:6872

فَقَالَ: »إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ«

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: »إِنِّي رَأَيْتُ الجَنَّةَ، أَوْ أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »بِكُفْرِهِنَّ« قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: "يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ اپنی جگہ سے کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے دستِ مبارک ہٹا لیا۔ چنانچہ آپ نے کہا کہ میں نے جنت دیکھی یا مجھے دکھائی گئی تو میں نے انگوروں کے ایک گچھے کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک تم اس سے کھاتے رہتے۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج جیسا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور میں نے اس میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا یہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا۔ وہ خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر نیکی کرتے رہو۔ پھر تم سے ذرا سا کچھ ہو جائے تو کہتی ہے کہ میں نے تم سے کوئی بھلائی کبھی دیکھی ہی نہیں۔

5198 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب میں جنت کی طرف نکلا ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اکثر مفلس لوگ ہیں اور جب میں دوزخ کی طرف نکلا تو دیکھا کہ اس میں اکثر عورتیں ہیں۔ اسی طرح ایوب اور سلم بن زریر نے روایت کی ہے۔

90- بَابٌ: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

بیوی کا شوہر پر حق

قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو جحیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5199- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص

5198- راجع الحديث: 3241

5199- راجع الحديث: 1974، 1131

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَلاَ تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ دن میں روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! یہی بات ہے فرمایا۔ ایسا نہ کرو بلکہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

91- بَابٌ: المَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

5200 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»

بیوی خاوند کے گھر کی نگران ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بارشاہ نگران ہے او ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے۔ پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

92- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

{الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ} [النساء: 34]- إِلَى قَوْلِهِ- {إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا} [النساء: 34]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔ (پ ۵، النساء ۳۴)

5200- راجع الحديث: 893

5201 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ؟ قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ علیحدہ رہنے کے لیے فرمایا اور اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوگئے۔ جب آپ انتیس دن کے بعد وہاں سے نیچے تشریف لائے تو عرض کی گئی۔ یارسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ الگ رہنے کے لیے فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

93- بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، رَفْعُهُ: «غَيْرَ أَنْ لاَ تُهْجَرَ إِلَّا فِي البَيْتِ» وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

خاوند کا اپنی بیویوں کے گھروں میں نہ جانا

معاویہ بن حیدہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ گھر سے نہ جائے لیکن پہلی بات زیادہ درست ہے۔

5202 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لاَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا؟ قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا»

عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھروں میں ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو اگلی صبح آپ نے ان کے پاس کی یا ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس آپ سے عرض کی گئی کہ اے نبی اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے؟ فرمایا بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

5203 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رو رہی ہیں اور ان کے پاس بیٹھنے والی ہر عورت

5201- راجع الحدیث:1911

5202- راجع الحدیث:1910

عَبَّاسٍ، قَالَ: أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا، فَخَرَجْتُ إِلَى المَسْجِدِ، فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ، فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا» فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ

94-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

وَقَوْلِ اللَّهِ: {وَاضْرِبُوهُنَّ} [النساء: 34]: «أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ»

5204 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ العَبْدِ، ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ اليَوْمِ»

95-بَابُ لاَ تُطِيعُ المَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

5205 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا، فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

بھی۔ پس میں مسجد نبوی میں چلا گیا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پس حضرت عمر بن خطاب آئے اور نبی کریم ﷺ کی جانب اس بالا خانے پر چڑھنے لگے جس میں آپ تشریف فرماتھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن انہیں جواب نہ ملا دوسری مرتبہ سلام کیا لیکن جواب نہ آیا۔ تیسری مرتبہ سلام کیا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انہیں بلایا گیا تو یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ فرمایا، نہیں لیکن میں ان سب ایک ماہ کنارا کش رہوں گا۔ پس آپ انتیس دن الگ رہے اور پھر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے آئے۔

عورت کو کتنی ضرب لگائی جاسکتی ہے

فرمان اللہ عزوجل ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں مارو (پ ۵، النسآء ۳۴) یعنی ضرب غیر شدید۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو لونڈی غلاموں کی طرح نہ مارے پیٹے کہ پھر دن ختم ہو تو اس سے مجامعت کرنے بیٹھ جائے۔

گناہ میں بیوی کا شوہر کی اطاعت نہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی انصاری عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ اتفاقاً کہ لڑکی کے سر کے بال گر گئے۔ پس وہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر

5204- راجع الحديث:4942,3377

5205- انظر الحديث:5934، صحیح مسلم:5533،5534،5535، سنن نسائی:

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا، فَقَالَ: «لاَ، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ المُوصِلاَتُ»

96- بَابُ {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128]

5206 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: {وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا} [النساء: 128] قَالَتْ: " هِيَ المَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لاَ يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا، فَيُرِيدُ طَلاَقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، تَقُولُ لَهُ: أَمْسِكْنِي وَلاَ تُطَلِّقْنِي، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالقِسْمَةِ لِي، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ}

97- بَابُ العَزْلِ

5207 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

5208 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ وَالقُرْآنُ يَنْزِلُ».

کے عرض کی کہ لڑکی کا خاوند مجھ سے کہتا ہے کہ اس کے بال جڑواؤ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ بال جوڑنے جڑوانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

اگر بیوی خاوند کی زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ رکھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۸) کے متعلق فرمایا کہ یہ اس عورت کے متعلق ہے جو ایسے شخص کے پاس ہو کہ وہ اسے زوجیت میں رکھنا نہ چاہے بلکہ اسے طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہے۔ اس وقت وہ عورت اس سے کہے کہ آپ مجھے اپنے پاس رکھیں، طلاق نہ دیں پھر دوسری عورت سے نکاح بھی کر لیں اور میں اپنا نان نفقہ اور باری معاف کرتی ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح خوب ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۸)

عزل کرنا

عطا نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔

5206- راجع الحدیث: 2450

5207- انظر الحدیث: 5209,5208

5209 - وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقُرْآنُ يَنْزِلُ»

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔

5210 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا، فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ - قَالَهَا ثَلاَثًا - مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ»

ابن محیریز نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں کچھ قیدی ہاتھ آئے تو ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ تم ایسا کرتے ہو؟ ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آ کر رہے گی۔

98- بَابُ القُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

سفر کا ارادہ ہو تو عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالنا

5211 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَتِ القُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلاَ تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ، تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا، وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ، وَتَقُولُ: يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے مابین قرعہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ قرعہ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی باری آئی جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، آپ مجھے دیکھتی رہیں اور میں آپ کو دیکھتی رہوں گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ پس وہ سوار ہو گئیں اور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی جانب آئے جبکہ اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور چل پڑے۔ جب منزل پر اترے تو

5209- راجع الحدیث:5208,5207

5210- راجع الحدیث:2229

5211- صحیح مسلم:6248

عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، وَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو نہ پایا۔ جب حضرت عائشہ اتریں تو انہوں نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیئے اور کہنے لگیں۔ اے رب! مجھ پر کوئی سانپ مسلط کر دے تاکہ وہ مجھے ڈس لے کیونکہ میں ایک لفظ شکایتا بھی حضور سے کہنے کی جرأت نہیں رکھتی۔

99- بَابُ المَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ

بیوی کا اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینا

5212 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ «وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ»

عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ کو ہبہ دی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس خود ان کی اور حضرت سودہ کی باری کے دن تشریف فرما ہوتے تھے۔

100- بَابُ العَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

بیویوں کے درمیان انصاف کرنا

{وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ} [النساء: 129]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَاسِعًا حَكِيمًا} [النساء:130]

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ کشائش والا حکمت والا ہے۔ (پ ۵، النساء ۱۲۹، ۱۳۰)

101- باب إذا تزوج البكر على الثيب

شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرنا

5213 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ابو قلابہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ سنت یہ ہے کہ جب کنواری لڑکی سے

-5212 راجع الحدیث: 2593' صحیح مسلم: 3615

-5213 انظر الحدیث: 5214' صحیح مسلم: 3612,3611' سنن ابوداؤد: 2134' سنن ترمذی: 1139' سنن ابن ماجہ: 1916

وَلَكِنْ قَالَ: «السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا»

نکاح کرے تو اس کے پاس سات روز رہے اور جب شوہر دیدہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رہے۔

102- بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

کنواری کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرنا

5214- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ» قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ، قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور پھر باری معین کرے لیکن جب کنواری لڑکی کی موجودگی میں ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین روز رہے اور پھر باریاں مقرر کرلے۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق، سفیان، ایوب نے خالد سے روایت کی ہے۔ خالد کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ اس کا رفع نبی کریم ﷺ تک ثابت ہے۔

103- بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

جو ایک غسل سے اپنی بیویوں کے پاس جائے

5215- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ «أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ»

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

104- بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ

ایک دن میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جانا

5216- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

5214- راجع الحدیث: 5213

5215- راجع الحدیث: 268,284

5216- صحیح مسلم: 3664، سنن ابوداؤد: 3715، سنن ترمذی: 1831، سنن نسائی: ، سنن ابن ماجہ: 3323

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ»

ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس کچھ دیر قیام فرمایا لیکن جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے پاس نسبتاً کچھ زیادہ دیر ٹھہرے۔

105- بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

بیمار اپنی بیویوں کی اجازت سے ایک بیوی کے پاس رہ سکتا ہے

5217 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي اليَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں دریافت فرمایا کرتے تھے میں کس کے پاس رہوں گا؟ کل میں کس کے پاس رہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے سبب آپ پوچھا کرتے تھے، لہذا آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں قیام فرما سکتے ہیں، چنانچہ آپ وصال فرمانے تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رونق افروز رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس دن آپ کا وصال ہوا وہ دن میری ہی باری کا تھا۔ آپ کا وصال میرے گھر میں ہوا، اس وقت آپ میری گود میں گلے اور سینے کے درمیان لگے ہوئے تھے اور اللہ نے میرا اور آپ کا لعاب دہن بھی ملا دیا۔

106- بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

خاوند کسی بیوی سے زیادہ محبت ہونا

5218 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: دَخَلَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی! تم اسے دیکھ کر دھوکا نہ کھا

-5217 راجع الحدیث:890

حَفْصَةَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةِ، لاَ يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَتَبَسَّمَ»

جانا جس کا حسن و جمال رسول اللہ ﷺ کو پسند آ گیا ہے اور آپ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت عائشہ سے تھی۔ جب میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کی تو آپ تبسم فرمانے لگے۔

107- بَابُ المُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنَ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

کوئی چیز نہ ملے اور سوکن سے فخر کے طور پر کہے کہ ملی ہے

5219 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلاَبِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ»

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اسے اس سے زیادہ نان نفقہ بتایا کروں جو میرا خاوند مجھے دیتا ہے تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے اور کہنا کہ ملی ہے، یہ ایسا ہے جیسے کوئی مکر و فریب کا لباس پہن لے۔

108- بَابُ الغَيْرَةِ

غیرت کا بیان

وَقَالَ وَرَّادٌ: عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي»

حضرت سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں رسول خدا نے فرمایا۔ لوگو! تمہیں سعد کی بات پر حیرانی ہوتی ہے حالانکہ میں اس سے بہت زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ غیرت والا ہے۔

5220 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ، وَمَا

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کوئی ایک بھی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا ہو، اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کوئی نہیں

5219- صحیح مسلم: 5550,5549، سنن ابو داؤد: 4997

5220- راجع الحدیث: 4634، صحیح مسلم: 6923

أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ»

ہے جسے مدح و ثنا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہو۔

5221 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت محمد! تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت کوئی نہیں جبکہ وہ اپنے بندے اور بندی کو زنا کرتے دیکھتا ہے۔ اے امت محمد! اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنستے اور ضرور تم زیادہ رویا کرتے۔

5222 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ»

عروہ بن زبیر اپنی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔

5223 - وَعَنْ يَحْيَى، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

5223م - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ المُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن ایسا فعل کرے جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

5224 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ، وَمَا لَهُ فِي الأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلاَ مَمْلُوكٍ، وَلاَ شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي المَاءَ، وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے پاس جائیداد، مال، لونڈی غلام وغیرہ کوئی چیز نہ تھی، سوائے پانی کھینچنے والے اونٹ اور ان کی سواری کے گھوڑے کے۔ پس ان کے گھوڑے کو میں چراتی، پانی پلاتی ڈول کی مرمت کرتی اور آٹا گوندھتی تھی، البتہ

5221- راجع الحدیث: 1044

5222- صحیح مسلم: 6927، سنن ترمذی: 1168

5224- راجع الحدیث: 3151

أُحْسِنُ أَخْبِزُ، وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ إِخْ» لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي"

میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری انصاری ہمسایہ عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ تعریف کے لائق عورتیں تھیں۔ حضرت زبیر کی اس زمین سے میں سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لایا کرتی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عطا فرمائی تھی۔ ایک مرتبہ راستے میں مجھے رسول اللہ ﷺ مل گئے اور آپ کے ساتھ انصار کے چند لوگ تھے۔ چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بیٹھانے کے لیے اونٹ سے اخ اخ کہا۔ پس مجھے لوگوں کے ساتھ چلنے سے حیا آئی اور ادھر حضرت زبیر کی غیرت بھی یاد آ گئی، کیونکہ وہ بڑے غیرت مند انسان ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ میں حیا محسوس کر رہی ہوں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور جب میں حضرت زبیر کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ جسے رسول اللہ ﷺ ملے تھے، میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور حضور کے ساتھ آپ کے چند صحابہ تھے آپ نے مجھے بٹھانے کے لیے اونٹ کو ٹھہرایا لیکن مجھے اس بات سے شرم آئی اور میں آپ کی غیرت کو بھی جانتی ہوں انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، تمہارا گٹھلیاں اٹھا کر لانا حضور کے ساتھ سوار ہونے سے مجھ پر زیادہ گراں ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابو بکر نے ہمارے لیے ایک خادم بھیج دیا جس نے میری طرف سے گھوڑے کی ساری ذمہ داری سنبھال لی اور یوں انہوں نے مجھے اس کام سے خلاصی دے دی۔

5225 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المومنین میں سے کسی نے رکابی میں آپ کے لیے کھانا بھیجا پس نبی کریم ﷺ جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس

5225 - اطرافه الحدیث: 2481

الْخَادِمِ، فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ» ثُمَّ حَبَسَ الخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ المَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ

سے کابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ پس نبی کریم ﷺ رکابی کے ٹکڑے جمع کرنے لگے اور اس کھانے کو جمع کیا جو اس رکابی میں تھا اور فرمایا: تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے۔ پھر آپ نے خادم کو ٹھہرالیا، حتیٰ کہ جس زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے ان سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر ان کے گھر واپس بھیجی جن کی رکابی تھی اور ٹوٹی ہوئی رکابی ان کے گھر میں رکھ دی جنھوں نے وہ توڑی تھی۔

5226- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " دَخَلْتُ الجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الجَنَّةَ، فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ " قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں داخل ہوا یا میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پس مجھے روکنے والی اور کوئی چیز نہ تھی سوائے اس کے کہ تمہاری غیرت میرے علم میں تھی۔ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

5227- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا " فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي المَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے جنت میں دیکھا کہ ایک محل کے کسی گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا۔ یہ حضرت عمر کے لیے ہے پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اس لیے میں واپس لوٹ آیا۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور وہ مجلس میں موجود تھے۔ پھر عرض

5226- راجع الحدیث: 3679

أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ؟

گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

109- بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

عورتوں کی غیرت اور روٹھنا

5228 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى» قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: " أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لاَ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى، قُلْتِ: لاَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ " قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ مجھے خوب معلوم ہوجاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ بات آپ کس طرح جان لیتے ہیں۔ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو یہی کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب ابراہیم کی قسم۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام لینا ہی چھوڑتی ہوں۔

5229 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہ پر میں غیرت آتی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے، ان کی خوبیاں بیان فرمایا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب یہ وحی فرمائی گئی تھی کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی خوشخبری دے دو۔

110- بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الغَيْرَةِ وَالإِنْصَافِ

غیرت وانصاف کے خلاف بات کا اپنی بیٹی سے دور کرنا

5230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ

حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابو طالب کے نکاح میں دے دیں۔

5228- انظر الحدیث:6078، صحیح مسلم:6235

5229- راجع الحدیث:3816

5230- راجع الحدیث:3714

اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلاَ آذَنُ، ثُمَّ لاَ آذَنُ، ثُمَّ لاَ آذَنُ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا» هَكَذَا قَالَ

پس میں اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا، پھر کہتا ہوں کہ اجازت نہیں دیتا۔ اگر علی بن ابو طالب بھی یہی چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو بات اسے ناگوار لگے وہ مجھے بھی ناگوار لگتی ہے اور جو چیز اسے اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے۔ آپ نے اسی طرح فرمایا۔

111- بَابٌ يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَتَرَى الرَّجُلَ الوَاحِدَ، يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ»

حضرت ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی کہ آخری زمانہ میں ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی کہ اس کی پناہ لیں ایسا مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔

5231 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ»

قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی۔ زنا اور شراب نوشی کی کثرت ہو جائے گی۔ مرد کم ہو جائیں گے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی نگرانی ایک مرد پر ہوگی۔

112- بَابٌ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى المُغِيبَةِ

آدمی عورت کے پاس تنہائی میں نہیں جا سکتا جبکہ ذی محرم موجود نہ ہو

5232 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

5231- انظر الحدیث: 80

5232- صحیح مسلم: 5638، سنن ترمذی: 1171

لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ« فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ؟ قَالَ: »الحَمْوُ المَوْتُ«

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تنہا عورت کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا، دیور تو موت ہے۔

5233 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ« فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: »ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تنہائی میں کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس کے ذی محرم کے ساتھ۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

113- بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں میں مرد کا عورت سے علیحدگی میں باتیں کرنا

5234- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلاَ بِهَا، فَقَالَ: »وَاللَّهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصاری کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کے ساتھ علیحدگی میں گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم، تم (لوگ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

114- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ المُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى المَرْأَةِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں کو عورتوں کے پاس جانے سے ممانعت

5235- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی موجود تھا۔ پس مخنث نے حضرت

-5233 راجع الحديث:1862

-5234 راجع الحديث:3786

-5235 راجع الحديث:4324

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي البَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ المُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلاَنَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُنَّ»

ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابو امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو طائف پر فتح دی تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا کہ اس کے آگے چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔

115- بَابُ نَظَرِ المَرْأَةِ إِلَى الحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

عورتوں کا حبشیوں کو دیکھنا

5236- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ»، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ، الحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مجھے اپنی چادر میں چھپالیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حتیٰ کہ دیکھتے دیکھتے میں خود تھک گئی۔ اب دیکھ لیجئے کہ ایک کم عمر لڑکی کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے جو کھیل دیکھنے کی شوقین بھی ہو۔

116- بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

ضروری کام کے لیے عورت کا باہر نکلنا

5237- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا، فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قَدْ أَذِنَ اللَّهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو انہیں حضرت عمر نے پہچان لیا اور کہا۔ اے حضرت سودہ! آپ ہم سے چھپی ہوئی نہیں۔ پس جب وہ نبی کریم ﷺ کی طرف واپس لوٹیں تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور حضور اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور ایک ہڈی آپ کے دستِ مبارک میں تھی کہ وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ فرمانے لگے کہ تمہیں ضروری حاجت کے

5236- راجع الحديث: 454 سنن نسائي: 1594

5237- صحيح مسلم: 5634

وقت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

117-بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے خاوند سے اجازت لینا

5238 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا»

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کیا جائے۔

118-بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

رضاعی عورتوں کے پاس جانا اور انہیں دیکھنا حلال ہے

5239 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَأْذَنِي لَهُ» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي المَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: «يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الوِلَادَةِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی پس میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں اجازت نہیں دے سکتی۔ پس میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں انہیں اجازت دے دیا کرو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! مجھے دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے تو نہیں پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں، تمہارے پاس ان کے آنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے سے بعد کی بات ہے نیز حضرت عائشہ بھی فرماتی ہیں کہ رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

119-بَابُ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ

عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت

5238- راجع الحدیث: 865' صحیح مسلم: 987' سنن نسائی: 705

5239- راجع الحدیث: 2644

الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

کی خوبیاں بیان نہ کرے

5240 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تُبَاشِرُ المَرْأَةُ المَرْأَةَ، فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا«

ابو وائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

5241 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تُبَاشِرِ المَرْأَةُ المَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا«

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی خوبیاں اپنے خاوند سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

120- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي

مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا

5242 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ المَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ پس فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لیجئے جس کو وہ کہنا بھول گئے تھے۔ پس وہ ان میں سے ہر ایک کے پاس گئے لیکن کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک بیوی کے اور وہ بھی آدھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کا قول نہ ٹوٹتا اور حاجت پوری ہو جاتی۔

121- بَابُ لاَ يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الغَيْبَةَ، مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ

طویل عرصہ کے بعد سفر سے رات کے وقت گھر نہ لوٹے تاکہ گھر والوں پر تہمت کا

5240- انظر الحدیث: 5241

5241- راجع الحدیث: 5240، سنن ابو داؤد: 2150، سنن ترمذی: 2792

5242- راجع الحدیث: 2819، صحیح مسلم: 4264، سنن نسائی: 3865

أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

5243 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا»

5244 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الغَيْبَةَ فَلاَ يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا»

موقعہ نہ آئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفر سے رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس واپس آنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص طویل عرصہ اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت نہ آئے۔

122- بَابُ طَلَبِ الوَلَدِ

5245 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ» قُلْتُ: إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: " أَمْهِلُوا، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ - قَالَ: وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ: أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الحَدِيثِ - الكَيْسَ الكَيْسَ يَا جَابِرُ " يَعْنِي الوَلَدَ

اولاد کی طلب کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز بھگانے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک سوار پیچھے سے آ کر مجھے ملا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ فرمایا تمہیں کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نئی نئی شادی کی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کی ہے یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شوہر دیدہ سے فرمایا کہ لڑکی سے کیوں نہ کی جو تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ جب ہم پہنچنے ہی والے تھے تو فرمایا۔ ذرا ٹھہر جاؤ کہ رات ہو جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تا کہ بکھرے بالوں والی اپنے بالوں میں کنگھی کرے اور جو خاوند کی غیر حاضری کی وجہ سے زائد بالوں سے پاک نہ ہوئی۔ اس حدیث

5243- راجع الحديث:1801,443

5244- راجع الحديث:443، صحيح مسلم:4944، سنن ابو داؤد:2777

5245- راجع الحديث:5079

5246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا، فَلاَ تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ، حَتَّى تَسْتَحِدَّ المُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ« قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَعَلَيْكَ بِالكَيْسِ الكَيْسِ« تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الكَيْسِ

123- بَابُ تَسْتَحِدُّ المُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ

5247- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا، كُنَّا قَرِيبًا مِنَ المَدِينَةِ، تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: »أَتَزَوَّجْتَ؟« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟« قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: »فَهَلَّا بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ« قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: »أَمْهِلُوا، حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ

میں مجھے ایک ثقہ شخص نے بتایا کہ حضور نے فرمایا کرو۔ اے جابر اولاد کی طلب کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آنے لگو تو ذرا ٹھہر جایا کرو تا کہ تمہاری عدم موجودگی کی وجہ سے وہ بالوں سے پاک ہولیں اور بکھرے بالوں میں کنگھی کر لیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں اولاد کی طلب کرنا چاہیے اولاد کی طلب کے بارے میں، عبید اللہ، وہب، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عورتوں کا زائد بالوں سے پاک ہونا اور کنگھی کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک آپہنچے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز دوڑانا شروع کر دیا۔ پس ایک سوار پیچھے سے میرے نزدیک آپہنچا اور اس نے میرے اونٹ کو نیزے سے ٹھوکا دیا جو اس کے پاس تھا۔ پس میرا اونٹ ایک بہترین اونٹ کی طرح چلنے لگا جب میں نے پیچھے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے فرمایا۔ تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تمہارے ساتھ انکا بیان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب آپہنچے اور داخل ہونے کو تھے تو فرمایا

5246- راجع الحدیث: 5079,443

5247- انظر الحدیث: 5079,443

عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ«

کہ ذرا ٹھہر جاؤ حتیٰ کہ کچھ رات گزر جائے یا عشاء کا وقت ہو جائے تا کہ پراگندہ بالوں والی عورتیں کنگھی کر لیں اور زائد بالوں سے پاک ہو جائیں۔

124- بَابُ

{وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ} [النور: 31]- إِلَى قَوْلِهِ - {لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ} [النور: 31]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔ (پ ۱۸، النور ۳۱)

5248 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: »وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ«

ابو حازم کا بیان ہے کہ لوگوں کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا تھا پس لوگوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا جو مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تنہا رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے۔ پس ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور اسکی راکھ آپ کے زخم میں بھری گئی۔

125- بَابُ

{وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الحُلُمَ مِنْكُمْ} [النور: 58]

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے۔ (پ ۱۸، النور ۵۸)

5249 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَأَلَهُ رَجُلٌ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عید الاضحیٰ یا عید الفطر پڑھاتے وقت دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں

5248- راجع الحديث: 243

5249- راجع الحديث: 863,98

شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِيدَ، أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ - قَالَ: «خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلاَ إِقَامَةً، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، يَدْفَعْنَ إِلَى بِلاَلٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلاَلٌ إِلَى بَيْتِهِ»

اور اگر آپ کے ساتھ میری قرابت نہ ہوتی تو کمسنی کے سبب میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا رسول اللہ ﷺ جب باہر تشریف لائے تو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا لیکن انہوں نے اذان و اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر عورتیں آئیں اور انہیں آپ نے نصیحت فرمائی۔ آخرت یاد دلائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس میں نے انہیں دیکھا اور اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ لے جا رہی تھیں اور اپنے زیوارت حضرت بلال کے سپرد کر رہی تھیں پھر آپ اور حضرت بلال دولت خانے پر آ گئے۔

126- بَابُ طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الخَاصِرَةِ عِنْدَ العِتَابِ

اپنے ساتھی سے شب عروسی کے بارے میں گفتگو

5250 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت ابوبکر کو مجھ پر غصہ آیا اور وہ اپنا ہاتھ میری کوکھ پر مارتے رہے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆

5250- راجع الحدیث:334

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

68- كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

1- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا العِدَّةَ} [الطلاق: 1] {أَحْصَيْنَاهُ} [يس: 12] " حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ، وَطَلاَقُ السُّنَّةِ: أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ"

باب

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔ (پ ۲۸، الطلاق ۱) احیصناہ ہم نے یاد رکھا ہم نے شمار کیا۔ طلاق کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور دو گواہ مقرر کر لئے جائیں۔

5251- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے روکے رکھو اور رجوع کرنے کا حکم دو تا کہ ٹھہری رہے حتیٰ کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے اب اگر چاہو روک لو اور چاہے طلاق دے دو لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

2- بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلاَقِ

اگر حیض والی عورت کو طلاق دی جائے تو کیا طلاق شمار ہوگی

5252- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ انہیں حیض آرہا

5251- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3637، سنن ابو داؤد: 2179، سنن نسائی: 3390

5252- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3646,3647,3651، سنن ابو داؤد: 2183,2184، سنن ترمذی: 1175، سنن نسائی: 3399,3450,3577، سنن ابن ماجہ: 2022

قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا» قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ؟ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا» قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ،

تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس سے رجوع کرے میں نے عرض کی کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ خاموش۔ یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اسے روک لو، پھر اسے رجوع کر لینے کا حکم دو۔ میں نے عرض کی کہ کیا وہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ کوئی عاجز آ جائے یا احمق بن جائے۔

5253 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ پر ایک طلاق شمار ہوگی۔

3-بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

کیا طلاق کے وقت مرد بیوی کی طرف متوجہ ہو

5254 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ ابْنَةَ الجَوْنِ، لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: «لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الحَقِي بِأَهْلِكِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عُرْوَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

اوزاعی کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی کونسی زوجہ نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جون کی بیٹی کے پاس گئے اور اس کے قریب ہوئے تو اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ نے اس سے فرمایا۔ تم نے بہت عظیم ذات کی پناہ لی ہے لہٰذا اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی اس روایت کی دوسری سند بھی پیش کی ہے۔

5255 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ: لَهُ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے حتیٰ کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

5254- سنن نسائی: 3417، سنن ابن ماجہ: 2050

الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ، فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اجْلِسُوا هَا هُنَا« وَدَخَلَ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ، وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »هَبِي نَفْسَكِ لِي« قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ المَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؛ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: »قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ« ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: »يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا«

یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس آپ ایک کھجور والے گھر میں اترے جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا۔ اور اس کے ساتھ اسکی آیا بھی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس داخل ہوئے تو فرمایا۔ خود کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کوئی ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی آئے گئے کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ آپ نے اپنے دست مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا۔ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کی پناہ لی ہے۔ جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا۔ اے ابو اسید! اسکو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

5256 - وَقَالَ الحُسَيْنُ بْنُ الوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ، قَالاَ: »تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ«

دوسری روایت میں حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو آسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا لیکن جب اس کے پاس گئے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے اسے ناپسند کیا۔ پس آپ نے ابو اسید کو حکم دیا کہ اسے سامان اور رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے دو۔

5257- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، بِهَذَا

عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ابو وزیر، عبدالرحمٰن، حمزہ، ان کے والد ماجد عباس بن سہل بن سعد حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

5258 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ

5257- راجع الحدیث:5255

5258- راجع الحدیث:5252,4908

جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ: «تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا»، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟»

حائضہ تھی انہوں نے فرمایا۔ کیا تم ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے رجوع کر لینے کا حکم فرمایا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو اس وقت اسے طلاق دو۔ اس شخص نے کہا کہ کیا وہ دی ہوئی طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا تم دیکھو کہ کوئی عاجز آ گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے۔

4- بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ

جس نے تین طلاقوں کو جائز بتایا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 229] وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ: «لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ» وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: «تَرِثُهُ» وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: " تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ العِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الآخَرُ؟» فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹) ابن زبیر کا قول ہے کہ اگر کوئی مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو میرے خیال میں وہ میراث نہیں پائے گی اور شعبی کا قول ہے کہ وراثت پائے گی ابن شبرمہ نے ان سے دریافت کیا کہ عدت گزر جانے کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تو انہوں نے کہا کہ دوسرا خاوند بھی مر جائے تو پھر کیا کرو گے۔ پس شعبی نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

5259 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ نے بتایا کہ حضرت عویمر عجلانی ایک مرتبہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا۔ اے عاصم ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اسے قتل کر دیتا ہے تو آپ حضرت اسے مجرم ٹھہرا کر اسے قتل کر دیتے ہیں۔ ان حالات وہ شخص کیا کرے؟ اے عاصم! یہ بات مجھے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کر کے بتائیے۔ پس حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے پوچھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایسی باتوں کا پوچھنا ناپسند فرمایا۔ اس کا

وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا« قَالَ سَهْلٌ: فَتَلاَعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: »فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ المُتَلاَعِنَيْنِ«

حضرت عاصم کو افسوس ہوا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو ناپسندیدگی کی بات سنائی۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس پہنچے تو حضرت عویمر آگئے اور کہا کہ اے عاصم رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کیا جواب دیا؟ حضرت عاصم نے کہا کہ میں کوئی اچھی بات لے کر نہیں آیا کیونکہ جس بات کے بارے میں میں نے پوچھا تھا اس کا پوچھنا رسول اللہ ﷺ نے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اس کا حکم رسول اللہ ﷺ سے معلوم نہ کرلوں۔ پس حضرت عویمر روانہ ہوگئے۔ حتیٰ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کے درمیان حاضر ہوگئے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اسے قتل کردے تو آپ قصاص میں اسے قتل کردیں گے۔ بتایئے پھر وہ شخص کیا کرے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہوا ہے لہٰذا اسے بلا کر لے آؤ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب دونوں فارغ ہوگئے تو حضرت عمویم نے عرض کیکہ یا رسول اللہ اگر اب میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا قرار پاؤں گا۔ پس انہوں نے تین طلاقیں دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی حکم فرماتے ابن شہاب کا بیان ہے کہ اس دن سے لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ رائج پایا گیا۔

5260- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی زوجہ: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول

5260- راجع الحدیث:2639

امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ القُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ»

اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اور اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کرلیا ہے جب کہ وہ میرے پاس پھندنے کی طرح ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

5261 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: «لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الأَوَّلُ»

قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا۔ لیکن اس نے بھی طلاق دے دی۔ پس نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا گیا کہ کیا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ فرمایا۔ حلال نہیں ہے حتیٰ کہ دوسرا خاوند اس کا ذائقہ نہ چکھ لے جیسا پہلے نے چکھا تھا۔

5- بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

بیویوں کو اختیار دینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸)

5262 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ پس ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرلیا جس کے سبب ہم پر کوئی چیز نہ پڑی۔

5261- راجع الحديث: 2639، صحيح مسلم: 3517، سنن نسائی: 3412

5262- انظر الحديث: 5263، صحيح مسلم: 3672، سنن ابوداؤد: 2203، سنن ترمذی: 1179، سنن نسائی: 3202,3444,3445، سنن ابن ماجه: 2052

5263 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الخِيَرَةِ، فَقَالَتْ: «خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَفَكَانَ طَلاَقًا؟» قَالَ مَسْرُوقٌ: «لاَ أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي»

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اختیار دینے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو یہ طلاق کب ہوئی مسروق کا قول ہے کہ اس میں مجھے کیا اندیشہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔

6- بَابٌ

إِذَا قَالَ: فَارَقْتُكِ، أَوْ سَرَّحْتُكِ، أَوِ الخَلِيَّةُ، أَوِ البَرِيَّةُ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقُ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 49] وَقَالَ: {وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 28] وَقَالَ: {فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 229] وَقَالَ: {أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ} [الطلاق: 2] وَقَالَتْ عَائِشَةُ: «قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ»

باب

جب مرد اپنی بیوی سے کہے کہ میں تجھ سے جدا ہو گیا میں نے تجھے رخصت کیا تو اب خالی ہے، تو الگ ہے یا ایسا لفظ جس سے طلاق مراد لی جا سکے تو اس کا انحصار مرد کی نیت پر ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۸) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو۔ (پ ۲۸، الطلاق ۲) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کو علم تھا کہ حضرت عائشہ کے والدین اسے آپ سے جدا ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔

7- بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

وَقَالَ الحَسَنُ: «نِيَّتُهُ» وَقَالَ أَهْلُ العِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلاَقِ وَالفِرَاقِ، وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، لِأَنَّهُ لاَ يُقَالُ لِطَعَامِ الحِلِّ حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ، وَقَالَ فِي الطَّلاَقِ ثَلاَثًا: لاَ تَحِلُّ لَهُ

جو اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

امام حسن بصری کا قول ہے کہ یہ نیت پر ہے۔ دیگر اہل علم کا قول ہے کہ جب مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت اس پر حرام ہو گئی اور اسے طلاق و جدائی سے حرام ہونا کہتے ہیں اور یہ کھانے کو حرام کر لینے کی طرح نہیں ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہا جاتا جبکہ مطلقہ کے لیے

-5263 انظر الحدیث: 5262، صحیح مسلم: 3671,3670,3669,3668، سنن ترمذی: 1179، سنن نسائی: 3443,3203

حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ"

کہا جاتا ہے کہ یہ اس مرد پر حرام ہے اور کہا گیا کہ تین طلاقیں دینے کے بعد وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں ہوتی حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

5264- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا، قَالَ: »لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ«

لیث نے نافع سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے تین طلاقوں کے بارے میں معلوم کیا گیا تو فرمایا کاش! تم نے ایک دو مرتبہ طلاق دی ہوتی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اگر تم نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی جب تک تمہارے سوا دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

5265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا، وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الهُدْبَةِ، فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الهُدْبَةِ، فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً، لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ، فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا لیکن اس نے بھی طلاق دے دی کیونکہ اس کے پاس صرف پھندنا ہی تھا۔ لہٰذا جو چیز وہ چاہتی تھی وہ اسے نہ مل سکی، اس لیے چند دنوں کے بعد اسے طلاق دے دی۔ پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ہوئی۔ یارسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں نے دوسرا نکاح کر لیا لیکن جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس پھندنا ہی تھا۔ وہ صرف ایک مرتبہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کوئی لطف نہ لے سکا۔ پس کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہوگئی ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔

8- بَابُ {لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ}

ترجمہ کنزالایمان: تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے

5264- راجع الحدیث: 4908، صحیح مسلم: 3638، سنن ابوداؤد: 2180

5265- راجع الحدیث: 2639، صحیح مسلم: 3516

لَكَ} [التحريم: 1]

لیتے ہو (پ ۲۸، التحریم ۱) کی تفسیر

5266 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: «إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ» وَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لیے حرام ہے تو اس کا یہ کہنا کچھ نہیں اور فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱)

5267 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «لاَ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ» فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ} [التحريم: 1]- إِلَى- {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ} [التحريم: 4] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ: {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ} [التحريم: 3] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور شہد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حضرت حفصہ نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لائیں۔ تو وہ کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کھانے کی بو آتی ہے۔ پس ہم میں سے ایک کے پاس حضور تشریف لائے تو اس نے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ اور اب کبھی نہیں پیوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ باب ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے

5266- راجع الحديث: 4911

5267- انظر الحديث: 4912

خبردار نے بتایا نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو۔ (پ ۲۸، التحریم ۱۔۴) یعنی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور ارشاد ربانی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ (پ ۲۸، التحریم ۳) سرگوشی فرمانا یہ ارشاد ہے کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔

5268 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ العَسَلَ وَالحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ العَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَغِرْتُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لاَ، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى البَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لاَ» قَالَتْ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ» فَقَالَتْ: جَرَسَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو شہد اور میٹھی چیزیں پسند تھیں۔ جب آپ نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے قریب بھی چلے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ حفصہ بنتِ عمر کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ان کے پاس تشریف فرما رہے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت نے شہد کی ایک کپی بطور ہدیہ بھیجی تھی۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سے شہد پلایا تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں تو ضرور کوئی حیلہ کرونگی۔ میں نے سودہ بنت زمعہ سے کہا کہ جلد حضور ﷺ آپ کے پاس تشریف لائیں گے جب آپ قریب آئیں تو کہنا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ حضور انکار فرمائیں گے تو کہنا کہ پھر آپ کے دہن مبارک سے یہ بو کیوں آرہی ہے؟ حضور ﷺ فرمائیں گے میں نے حفصہ کے پاس سے شہد کا شربت پیا ہے۔ اس وقت کہنا کہ شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پھر میں بھی ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا؟ فرمایا نہیں عرض کی تو پھر یہ بو کسی ہے جو آپ کے دہن مبارک سے مجھے محسوس ہو رہی

5268- راجع الحديث:5216

نَحْلُهُ العُرْفُط. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: »لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ« قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

ہے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔ انہوں نے کہا تو شاید مکھی نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا چنانچہ پھر جب آپ حفصہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو وہی شہد کا شربت نہ پلاؤں فرمایا۔ اب مجھے اس کی حاجت نہیں رہی ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم ہم نے آپ کا شہد چھڑوا دیا ہے میں نے ان سے کہا کہ خاموش رہو۔

9- بَابُ لاَ طَلاَقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ المُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ، فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا، فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا} [الأحزاب: 49] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »جَعَلَ اللَّهُ الطَّلاَقَ بَعْدَ النِّكَاحِ« وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَشُرَيْحٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَالقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، وَطَاوُسٍ، وَالحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ، وَعَطَاءٍ، وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، وَالشَّعْبِيِّ: أَنَّهَا لاَ تَطْلُقُ

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔ (پ ۲۱، الاحزاب ۲۱) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اس کے متعلق حضرت علی، سید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن مرم اور شعبی سے مروی ہے کہ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔

10- بَابُ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هَذِهِ أُخْتِي،

بیوی کو بہن کہہ دینا، اگر کوئی مجبوراً اپنی بیوی کو کہے: یہ میری بہن ہے تو

فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ "

اس پر کچھ نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے لیے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کی بنا پر ہے۔

11- بَابُ الطَّلَاقِ فِي الإِغْلَاقِ وَالكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ

حالتِ جبر یا نشہ یا جنون یا ایسے ہی اَمر میں طلاق دینا، یا غلطی سے اور بھول کر طلاق یا شرک وغیرہ صادر ہو جانا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» وَتَلاَ الشَّعْبِيُّ: {لاَ تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} [البقرة: 286] " وَمَا لاَ يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ المُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ: «أَبِكَ جُنُونٌ» وَقَالَ عَلِيٌّ: بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ: «لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلاَ لِسَكْرَانَ طَلاَقٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «طَلاَقُ السَّكْرَانِ وَالمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ» وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: «لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ المُوَسْوِسِ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «إِذَا بَدَا بِالطَّلاَقِ فَلَهُ شَرْطُهُ» وَقَالَ نَافِعٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ البَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ» وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِيمَنْ قَالَ: إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلاَثًا: يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ اليَمِينِ، فَإِنْ

اس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ملے گا۔ شعبی نے اس پر یہ آیت تلاوت کی لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اور بے عقل کا اقرار جائز نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی ایک اقرار کرنے والے سے فرمایا تھا کہ کیا تمھیں جنون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پہلو چیر دیے ہیں تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنے کے لیے حضور تشریف لے گئے۔ دیکھا تو ان کی آنکھیں نشے کے سبب سرخ تھیں اور حضرت حمزہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔ تم میرے باپ کے غلام لگتے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے جان لیا کہ یہ نشے میں دھت ہیں لہذا آپ واپس تشریف لے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلے آئے عثمان کا قول ہے کہ دیوانے اور نشہ والے کی طلاق نہیں پڑتی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ہوش اور مجبور کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عقبہ بن عامر کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق جائز نہیں ہے۔ عطا کا قول ہے کہ طلاق دینے لگے تو اس کی شرط ہے۔ نافع کا قول ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی کہ گھر سے نکل جائے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما

سَمّٰى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ، جُعِلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ " وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: " إِنْ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ، نِيَّتُهُ، وَطَلاَقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ " وَقَالَ قَتَادَةُ: " إِذَا قَالَ: إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ " وَقَالَ الحَسَنُ: " إِذَا قَالَ: الحَقِي بِأَهْلِكِ، نِيَّتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »الطَّلاَقُ عَنْ وَطَرٍ، وَالعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ« وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " إِنْ قَالَ: مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي، نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهُوَ مَا نَوَى " وَقَالَ عَلِيٌّ: " أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلاَثَةٍ: عَنِ المَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ " وَقَالَ عَلِيٌّ: »وَكُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ، إِلَّا طَلاَقَ المَعْتُوهِ«

نے فرمایا کہ اگر وہ گھر سے نکل گئی تو طلاق بائن پر جائے گی اور نہ نکلی تو کچھ بھی نہیں زہری کا اس شخص کے متعلق میں قول ہے کہ کہے کہ اگر میں فلاں کام نہ کروں تو میری پر تین طلاقیں پس کہنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اسکی نیت کیا تھی جبکہ اس نے یہ قسم کھائی اگر وہ کسی ارادے کا اظہار کرے کہ قسم کھاتے وقت میری نیت یہ تھی تو اس کے دین اور امانت پر بھروسہ کیا جائے گا۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھے تیری حاجت نہیں ہے تب بھی نیت دیکھی جائے گی اور ہر قوم کی طلاق اس کی زبان میں ہوتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جب تو حاملہ ہو تو تجھ پر تین طلاقیں۔ تو ہر پاکی میں اس کے ساتھ جماع کرے اور جب حمل ظاہر ہو جائے تو وہ اس سے الگ ہو جائے گی۔ حسن کا قول ہے کہ جب کہا جائے کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو نیت دیکھی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طلاق مجبوری میں دی جاتی ہے اور رضائے الٰہی کیلئے آزاد کیا جاتا ہے زہری کا قول ہے۔ جب کوئی کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو نیت دیکھی جائیگی، اگر طلاق کی نیت تو طلاق پر جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علم ہونا چاہیے، قدرت کا قلم ان شخصوں سے اٹھالیا گیا ہے دیوانہ جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک سن بلوغ کو نہ پہنچے اور سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے حضرت علی کا قول ہے کہ بے عقل کی طلاق کے سوا ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

5269 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان خیالات کو معاف فرما دیا کہ جو دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔ قتاد

أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ» قَالَ قَتَادَةُ: «إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ»

کا قول ہے کہ اگر دل میں طلاق دی تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

5270- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَنْتَ» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالحَرَّةِ فَقُتِلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں رونق افروز تھے اس آدمی نے کہا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ حضور ﷺ نے اسکی طرف سے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پس آپ نے جدھر چہرہ انور پھیرا تھا وہ ادھر سامنے آیا اور چار دفعہ اپنی گواہی دی۔ آپ نے اسے پکارتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ اچھا بتاؤ کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اسے عیدگاہ میں سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو وہ بھاگنے لگا آخر کار حرہ کے مقام پر پکڑ لیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

5271- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الأَخِرَ قَدْ زَنَى - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الأَخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لاَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْهَبُوا بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں رونق افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ یہ زنا کر بیٹھا ہے یعنی وہ خود پس آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا پس وہ ادھر ہی سامنے چلا گیا جدھر آپ نے چہرہ انور پھیرا تھا اور کہا۔ یا رسول اللہ یہ بد بخت زنا کر بیٹھا ہے۔ پس آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا تیسری دفعہ وہ اسی جانب چلا گیا جدھر آپ نے چہرہ مبارک کیا تھا اور اس نے وہی بات دہرائی تو آپ نے اعراض فرمالیا۔ چوتھی دفعہ اس نے سامنے آکر یہی کہا اور جب وہ اپنی ذات پر چار دفعہ گواہی دے چکا تو اسے پکارتے ہوئے آپ نے

5270- انظر الحدیث: 7168,6826,6816,6814,5272، صحیح مسلم: 4398، سنن ابو داؤد: 4430، سنن ترمذی: 2429، سنن نسائی: 1955

5271- انظر الحدیث: 7167,6825,6815، صحیح مسلم: 4397

فَارْجُمُوهُ« وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ

فرمایا کیا تم مجنوں ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو اور وہ شادی شدہ تھا۔

5272- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: » كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ«

زہری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں انہیں لوگوں میں تھا جنہوں نے مدینہ منورہ کی عید گاہ میں اسے سنگسار کیا جب اسے پتھر لگنے شروع ہوئے تو بھاگنے لگا حتیٰ کہ حرہ کے مقام پر اسے پکڑا اور سنگسار کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

12- بَابُ الخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

خلع میں طلاق دینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ} [البقرة: 229]- إِلَى قَوْلِهِ - {الظَّالِمُونَ} [البقرة: 229] وَأَجَازَ عُمَرُ، الخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ عُثْمَانُ، الخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا وَقَالَ طَاوُسٌ: {إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ} [البقرة: 229] فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي العِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ: لاَ يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلع کو جائز قرار دیا اگرچہ سلطان کے سامنے نہ ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت اپنا تمام مال دے کر خلع کرے تب بھی جائز ہے۔ طاوس کا قول ہے کہ اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ میں حدود سے مراد وہ فرض ہے جو ایک ساتھ رہنے اور صحبت وغیرہ کا فرض ہے ایک کا دوسرے پر ہے اور بے وقوفوں جیسی بات نہ کہے کہ وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک یہ نہ کہے کہ میں تیرے لیے جنابت کا غسل نہیں کروں گا۔

5273- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

-5272 راجع الحدیث: 5270

-5273 انظر الحدیث: 5277،5276،5275،5274' سنن نسائی: 3463

الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلاَ دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الكُفْرَ فِي الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْبَلِ الحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «لاَ يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ»

راوی ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس سے ناخوش نہیں ہوں، نہ ان کے اخلاق کی وجہ سے اور نہ ان کے دین سے، لیکن میں مسلمان ہو کر ان کے ساتھ رہنا ناپسند کرتی ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس دینا چاہتی ہو انہوں نے عرض کی۔ ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا باغ دے دو اور ان سے ایک طلاق لے لو۔

5274 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ: بِهَذَا، وَقَالَ: «تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْهَا، وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَطَلِّقْهَا»

خالد حذاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی کی بہن، ہے۔ آگے اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی، انہوں نے عرض کی۔ ہاں۔ پس انہوں نے باغ واپس کر دیا اور آپ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔

عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے مرسلا روایت کی ہے کہ انہیں ایک طلاق دے دو۔ اسی کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسندا روایت کیا ہے کہ

5275 - وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لاَ أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلاَ خُلُقٍ، وَلَكِنِّي لاَ أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ» قَالَتْ: نَعَمْ

ثابت بن قیس کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں ثابت پر ان کے اخلاق یا دین کی وجہ سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ عرض کی۔ جی ہاں!

5276 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ المُبَارَكِ المُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے نبی

5274- راجع الحديث:5273

5275- راجع الحديث:5272

5276- راجع الحديث:5272

حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلاَ خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الكُفْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ، وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق کی بنا پر ان کے پاس رہنے سے انکار نہیں کرتی بلکہ مجھے کفر کا ڈر ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ پس اس نے وہ باغ واپس کر دیا اور آپ نے اسے الگ ہو جانے کا حکم دیا۔

5277 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ جَمِيلَةَ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

سلیمان، حماد، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جمیلہ۔ آگے گزشتہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

13- بَابُ الشِّقَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ

نا اتفاقی کا باب، کیا ضرورت کے تحت خلع ہو سکتا ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا} [النساء: 35]- إِلَى قَوْلِهِ- {خَبِيرًا} [النساء: 35]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: باب ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مردوالوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (پ ۵، النسآء ۳۵)

5278 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي المُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ، فَلاَ آذَنُ»

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علی کے نکاح میں دے دیں لیکن میں اجازت نہیں دیتا۔

14- بَابُ لاَ يَكُونُ بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقًا

لونڈی کی بیع سے طلاق واقع نہیں ہوتی

5279 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے

5277- راجع الحدیث: 5275,5272

5278- انظر الحدیث: 3714,926

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ البُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ» قَالُوا: بَلَى، وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لاَ تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ»

فرمایا بریرہ کی وجہ سے تین طریقے معلوم ہو گئے۔ پہلا یہ کہ جب اسے آزاد کیا گیا۔ تو شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا گیا۔ دوسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کا حق ہے جو آزاد کرے تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی میں اُبال آ رہا تھا۔ پس آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس میں روٹی اور گھر کا سالن تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جبکہ میں ہانڈی میں گوشت دیکھ رہا ہوں۔ عرض کی گئی کہ گوشت تو ہے۔ لیکن یہ بریرہ کو بطور صدقہ ملا ہے۔ جب کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ فرمایا: صدقہ تو اس کے لیے ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔

15- بَابُ خِيَارِ الأَمَةِ تَحْتَ العَبْدِ

لونڈی غلام کے تحت ہو تو اختیار دینا

5280 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «رَأَيْتُهُ عَبْدًا» يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ

شعبہ، ہمام، قتادہ، عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کے شوہر کو غلام دیکھا۔

5281 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلاَنٍ - يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، يَبْكِي عَلَيْهَا»

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند مغیث جو بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے رو رہا ہے۔

5282 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، عَبْدًا لِبَنِي فُلاَنٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ المَدِينَةِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر کالے رنگ کا غلام تھا اسے مغیث کہتے تھے اور بنی فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے پھر رہا ہے۔

5280- انظر الحدیث: 5283,5282,5281 ' سنن ابو داؤد: 2232 ' سنن ترمذی: 1156

5281- راجع الحدیث: 5280 ' سنن ابو داؤد: 2232 ' سنن ترمذی: 1156

16- بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

بریرہ کے شوہر کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سفارش کرنا

5283 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ: «يَا عَبَّاسُ، أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا» فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ» قَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا جس کو مغیث کہتے تھے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے روتا پھر رہا ہے اور آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا۔ اے عباس! کیا مغیث کو جو محبت بریرہ سے ہے اور بریرہ کو جو نفرت مغیث سے ہے اس پر تمہیں حیرانی نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بریرہ سے فرمایا کہ کاش تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں۔ فرمایا میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ عرض کی۔ تو مجھے اس کی حاجت ہی نہیں ہے۔

17- بَابٌ

باب

5284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الوَلاَءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے انکار کر دیا مگر اس شرط پر راضی تھے کہ ولا ان کیلئے ہو۔ حضرت صدیقہ نے اسکا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولا کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور بتایا کہ بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

5284م - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَزَادَ: فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا

آدم نے شعبہ سے جو روایت کی اس میں اتنا زائد ہے کہ شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا گیا۔

18- بَابٌ

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَنْكِحُوا المُشْرِكَاتِ

ترجمہ کنز الایمان: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ

5283- سنن ابو داؤد: 2231، سنن نسائی: 5432، سنن ابن ماجہ: 2075

حَتَّى يُؤْمِنَّ، وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ [البقرة: 221]

کرو جب تک مسلمان نہ ہوجائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۹)

5285 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَاليَهُودِيَّةِ، قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ المُشْرِكَاتِ عَلَى المُؤْمِنِينَ، وَلاَ أَعْلَمُ مِنَ الإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ المَرْأَةُ: رَبُّهَا عِيسَى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصرانیہ اور یہودیہ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام فرمایا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ اس سے بڑا اور کونسا شرک ہے کہ کوئی یہ کہے کہ میرا رب عیسیٰ ہے حالانکہ وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے ہیں۔

19- بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ المُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

مشرکہ اگر مسلمان ہوجائے تو نکاح وعدت

5286 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج روایت منقول ہے۔

5287 - وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ " كَانَ المُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُؤْمِنِينَ: كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ، يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لاَ يُقَاتِلُهُمْ وَلاَ يُقَاتِلُونَهُ، وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ، فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ، وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ - ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ - وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ العَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ "

عطا نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ دو قسم کے مشرکین تھے۔ ایک حربی مشرک جن سے آپ قتال فرماتے اور وہ آپ سے لڑتے تھے اور دوسرے وہ جن کے ساتھ معاہدہ ہوتا تھا جن سے نہ آپ قتال فرماتے تھے اور نہ وہ آپ سے لڑتے تھے۔ اور جب حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام نہ دیا جاتا جب تک وہ حیض آکر پاک نہ ہوجاتی۔ جب وہ پاک ہوجاتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہوجاتا۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو اسے آزاد کر دیا جاتا اور ان کے حقوق بھی مہاجرین کی طرح ہوتے، پھر معاہدہ والے مشرکین کے متعلق میں اسی طرح ذکر کیا جیسا کہ مجاہد کی حدیث میں ہے: اگر معاہدہ والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے۔ مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالے نہ کیا جاتا مگر

وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «كَانَتْ قَرِيبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ أُمُّ الحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الفِهْرِيِّ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ»

ان کی قیمت ان مشرکوں کو دی جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریبہ بنت ابوامیہ اسی طرح حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، تو انہوں نے اسے طلاق دے دی اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ابوسفیان کی بیٹی ام الحکم بھی عیاض بن غنم فہری کے نکاح میں تھی انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو عبداللہ بن عثمان نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔

20- بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ المُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الحَرْبِيِّ

وَقَالَ عَبْدُ الوَارِثِ: عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ» وَقَالَ دَاوُدُ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ العَهْدِ أَسْلَمَتْ، ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي العِدَّةِ، أَهِيَ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: «لاَ، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «إِذَا أَسْلَمَ فِي العِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {لاَ هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ} [الممتحنة: 10]

جو ذمی یا حربی کے تحت مشرکہ یا نصرانیہ کا مسلمان ہونا

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب نصرانیہ اپنے شوہر سے ایک گھڑی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ عطاء سے اہل معاہدہ کی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو مسلمان ہوگئی اور کچھ دنوں کے بعد اس کا شوہر مسلمان ہو جائے تو کیا یہ اس کی بیوی رہے گی۔ فرمایا کہ نہیں، مگر وہ چاہے تو مہر دے کر نیا نکاح کر لے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اگر عورت کی عدت کے دوران شوہر اسلام قبول کر لے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰)

000- باب

وَقَالَ الحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا: هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الآخَرُ بَانَتْ، لاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ مِنَ المُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى المُسْلِمِينَ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا} [الممتحنة: 10] قَالَ: "لاَ،

باب

امام حسن بصری اور قتادہ کا مجوسیوں کے متعلق قول ہے کہ مرد عورت دونوں مسلمان ہو جائیں تو ان کا سابقہ نکاح برقرار رہے گا۔ اگر ایک ان میں سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا انکار کر دے تو اس عورت پر مرد کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے مشرکوں کی اس عورت کے متعلق دریافت کیا جو مسلمانوں کے پاس

إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ العَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ

آجائے کہ کیا اس کے شوہر کو معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا۔ (پ۲۸، الممتحنہ ۱۰) فرمایا کہ ایسا نہیں ہے یہ تو ان کے بارے میں ہے جن کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا معاہدہ تھا۔ مجاہد کا قول ہے کہ یہ تمام باتیں اس صلح میں تھیں جو نبی کریم ﷺ اور قریش مکہ کے درمیان ہوئی۔

5288- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَتِ المُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِذَا جَاءَكُمُ المُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ} [الممتحنة: 10] إِلَى آخِرِ الآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ المُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ، قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ» لاَ وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالكَلاَمِ، وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ» كَلاَمًا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرنے والی عورتیں جب نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آتی تھیں تو حکم خداوندی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۰) کے مطابق امتحان لیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مومن عورتوں میں سے جو یہ شرط مان لیتی تو اس کی محنت کا اقرار کر لیا جاتا۔ پس جب وہ اپنی زبان سے اس کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی مس نہیں کیا بلکہ آپ انہیں زبانی بیعت فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی کا ہاتھ نہیں چھوا مگر صرف ان عورتوں کا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ورنہ جب آپ عورتوں سے بیعت لیتے تو زبانی یہی ارشاد فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔

21- بَابُ

باب

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے

5288- صحیح مسلم: 4811، سنن ابن ماجہ: 2875

رَحِيمٌ، وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ}
"فَإِنْ فَاءُوا: رَجَعُوا"

پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔
(پ ۲، البقرۃ ۲۲۶۔۲۲۷)

5289- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: "آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: »الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ«

حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی، پھر آپ کے پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔ پس آپ اپنے بالا خانے میں انتیس دن تک تشریف فرما رہے جب آپ وہاں سے نیچے تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

5290- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ فِي الإِيلاَءِ الَّذِي سَمَّى اللَّهُ: »لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ، أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلاَقِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ«

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے ایلا نام رکھا ہے اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ مدت گزر جانے کے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے مگر یہ کہ عرف کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔

5291- وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ: يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ، وَلاَ يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلاَقُ حَتَّى يُطَلِّقَ" وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ: عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَائِشَةَ، وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو انتظار کرے حتیٰ کہ طلاق دے اور بغیر طلاق دیے طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابو درداء اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ صحابہ نے ذکر کیا ہے۔

22- بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

مفقود الخبر کے اہل اور مال کا حکم

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: »إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً« وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً، وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً، فَلَمْ يَجِدْهُ، وَفُقِدَ، فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ،

ابن مسیب کا قول ہے کہ جب کوئی جنگ کے وقت صف میں سے گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال انتظار کرے حضرت ابن مسعود نے ایک لونڈی خریدی اور ایک سال تک اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن وہ ایسا گم ہوا کہ نہ

وَقَالَ: " اللَّهُمَّ عَنْ فُلاَنٍ فَإِنْ أَتَى فُلاَنٌ فَلِي وَعَلَيَّ، وَقَالَ: هَكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَحْوَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ: " لاَ تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ، وَلاَ يُقْسَمُ مَالُهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ المَفْقُودِ

ملا پس ایک دو درہم لے کر خیرات کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! یہ فلاں کی طرف سے ہیں اور اس کی قیمت میرے ذمے ہے اور فرماتے ہیں کہ گری پڑی چیز پائے تب بھی اسی طرح کرے۔ زہری نے اس قیدی کے متعلق کہا جس کا پتہ معلوم ہو کہ نہ اس کی بیوی نکاح کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے جب اس کی کوئی خبر نہ ملے تو وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو مفقود الخبر کے متعلق شرعی طریقہ ہے۔

5292 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الغَنَمِ، فَقَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا الحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ المَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا» وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ» قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا - فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ، هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ

یحییٰ بن سعید نے یزید مولیٰ منبعث سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کھوئی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کیلئے ہے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ جب کھوئے ہوئے اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ناراض ہوئے اور دونوں عارض مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا واسطہ؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پیئے گا، درختوں سے کھائے گا کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔ جب گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ تو اس تھیلی اور اس کے سر بند کو پہچان لے، ایک سال تک اس کی تشہیر کرتا رہ۔ اگر کوئی شخص آ کر اسے پہچان لے تو اچھا ہے ورنہ اپنے مال میں ملا لے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے ملا۔ سفیان نے کہا کہ مجھے اس کے سوا اور کوئی چیز یاد نہیں رہی۔ پھر میں نے کہا کہ یزید مولیٰ منبعث نے گم شدہ چیز کے متعلق یہ حدیث حضرت زید بن خالد سے روایت کی ہے؟ جواب دیا: ہاں یحییٰ ربیعہ، یزید مولی منبعث نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ میں ربیعہ سے ملا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا۔

5292- راجع الحدیث: 2427،91

23-بَابُ الظِّهَارِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]- إِلَى قَوْلِهِ- {فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا} [المجادلة: 4] وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنْ ظِهَارِ العَبْدِ، فَقَالَ: نَحْوَ ظِهَارِ الحُرِّ قَالَ مَالِكٌ: «وَصِيَامُ العَبْدِ شَهْرَانِ» وَقَالَ الحَسَنُ بْنُ الحُرِّ: «ظِهَارُ الحُرِّ وَالعَبْدِ، مِنَ الحُرَّةِ وَالأَمَةِ، سَوَاءٌ» وَقَالَ عِكْرِمَةُ: «إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ» وَفِي العَرَبِيَّةِ: لِمَا قَالُوا: أَيْ فِيمَا قَالُوا، وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا، وَهَذَا أَوْلَى، لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى المُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ"

ظہار کا بیان

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بیشک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۱-۴) ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ آزاد کے ظہار جیسا ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ غلام دو ماہ، کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام دو ماہ کے روزے رکھے۔ حسن بن حر کا قول ہے کہ آزاد اور غلام کا ظہار آزاد عورت اور لونڈی سے برابر ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں کیونکہ ظہار بیویوں میں ہے اور عربی زبان میں لِمَا قَالُوْا بھی فِيمَا قَالُوْا اور فِي بَعْضِ مَاقَالُوْا کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بری اور جھوٹی بات کا حکم نہیں فرماتا۔

24-بَابُ الإِشَارَةِ فِي

طلاق اور دیگر امور کے لیے

الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ العَيْنِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا « فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ: »خُذِ النِّصْفَ « وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ وَهِيَ تُصَلِّي، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ، أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: »لاَ حَرَجَ « وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: »آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا« قَالُوا: لاَ، قَالَ: »فَكُلُوا«

اشارے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں کرے گا ۔ بلکہ اس کے سبب عذاب کرے گا اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ کعب بن مالک کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ نصف چیز لے لو حضرت اسماء کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی ۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ سورج کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کوئی علامت ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ اثبات میں اشارہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوقتادہ کا قول ہے کہ حضور نے احرام والے کے شکار کے متعلق فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اسے حکم دیا یا اس کی جانب اشارہ کیا تھا۔ لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ پھر تو کھالو۔

5293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ، أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ « وَقَالَتْ زَيْنَبُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ « وَعَقَدَ تِسْعِينَ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور جب آپ رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ فرما کر تکبیر کہتے۔ حضرت زینب سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور انگشت ہائے مبارک سے آپ نے نوے کی طرح حلقہ بنایا کہ اتنا۔

5293- راجع الحدیث: 1612،1607

5294 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي الجُمُعَةِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَسَأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ» وَقَالَ بِيَدِهِ، وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الوُسْطَى وَالخِنْصِرِ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا.

محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ مسلمان کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اسے صرف کر ے تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے اسے عطا فرمائی جائے گی۔ پھر اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا یعنی اپنی شہادت کی انگلی اور چھنگلی کے وسط میں پورے رکھے۔ ہم نے کہا کہ یوں لوگوں کی قلت کو ظاہر فرمایا ہے۔

5295-وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ، فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا، وَرَضَخَ رَأْسَهَا، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَكِ؟» فُلاَنٌ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ: أَنْ لاَ، فَقَالَ: «فَفُلاَنٌ» لِقَاتِلِهَا، فَأَشَارَتْ: أَنْ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا یعنی جو زیورات اس نے پہنے ہوئے تھے وہ چھین لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ پس اس کے گھر والے اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے جب کہ وہ آخری لحات میں داخل ہو کر خاموش تھی۔ پس رسول اللہ نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہیں فلاں آدمی نے قتل کیا ہے؟ چونکہ آپ قاتل کے سوا دوسرے شخص کا نام لیا تھا لہٰذا لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ نفی میں اشارہ کیا راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے قاتل کے سوا دوسرے شخص کا نام لے کر پوچھا تو لڑکی نے اشارے سے انکار کر دیا۔ تیسری دفعہ آپ نے قاتل کا نام لے کر پوچھا کہ فلاں شخص نے قتل کیا ہے لڑکی نے اثبات میں اشارہ کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

5296-حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ اس جانب

5294- راجع الحدیث:935' صحیح مسلم:1969

5295- راجع الحدیث:2413' صحیح مسلم:4337' سنن ابوداؤد:4529' سنن نسائی:4793' سنن ابن ماجہ:2666

5296- راجع الحدیث:3104

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »الفِتْنَةُ مِنْ هَا هُنَا« وَأَشَارَ إِلَى المَشْرِقِ

ہے اور آپ نے مشرق (نجد) کی طرف اشارہ فرمایا۔

5297 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ لِرَجُلٍ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ« قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، ثُمَّ قَالَ: »انْزِلْ فَاجْدَحْ« فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى المَشْرِقِ، فَقَالَ: »إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ«

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آفتاب غروب ہوگیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجئے۔ آپ نے دوسری دفعہ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو گھول دو۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ شام ہونے دیجئے۔ ابھی تو دن موجود ہے۔ تیسری دفعہ فرمانے پر آپ کے لیے گھول دیئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمائے اور اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو وہی وقت روزہ افطار کرنے کا ہے۔

5298 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلاَلٍ - أَوْ قَالَ أَذَانُهُ - مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّمَا يُنَادِي - أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ - كَأَنَّهُ يَعْنِي - الصُّبْحَ أَوِ الفَجْرَ« وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الأُخْرَى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلال کا ندا کرنا یا فرمایا اذان دینا تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ ندا دیتا یا اذان پڑھتا ہے کہ راتوں کو قیام کرنے والا فارغ ہو جائے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ صبح یا فجر ہوگئی ہے۔ اور یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے اور انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا۔

5299 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور راہ خدا میں خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں جیسی ہے جنہوں

5297- راجع الحديث: 1941

5298- راجع الحديث: 621

5299- راجع الحديث: 1443

مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ: فَلاَ يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ، حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ: فَلاَ يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا، فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ " وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ

نے اپنے سینے پر گلے تک زرہ پہن رکھی ہو۔ چنانچہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل کر اتنی وسیع ہو جاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں تک کو چھپا لیتی اور قدم کے نشان کو مٹاتی ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کشادہ ہو جائے لیکن نہیں ہوتی اور انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔

25- بَابُ اللِّعَانِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ} [النور: 6]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] «فَإِذَا قَذَفَ الأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ بِإِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الإِشَارَةَ فِي الفَرَائِضِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الحِجَازِ وَأَهْلِ العِلْمِ» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا: كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي المَهْدِ صَبِيًّا؟} وَقَالَ الضَّحَّاكُ، {إِلَّا رَمْزًا} [آل عمران: 41] «إِلَّا إِشَارَةً» وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ حَدَّ وَلاَ لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ: أَنَّ الطَّلاَقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَائِزٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلاَقِ وَالقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ: القَذْفُ لاَ يَكُونُ إِلَّا بِكَلاَمٍ، قِيلَ لَهُ: كَذَلِكَ الطَّلاَقُ لاَ يَجُوزُ إِلَّا بِكَلاَمٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلاَقُ وَالقَذْفُ، وَكَذَلِكَ العِتْقُ، وَكَذَلِكَ الأَصَمُّ يُلاَعِنُ " وَقَالَ الشَّعْبِيُّ، وَقَتَادَةُ: «إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ، فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ، تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ» وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: «الأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلاَقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ» وَقَالَ حَمَّادٌ:

لعان کا بیان

ارشاد الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے۔ (پ ۱۸، النور ۶) جب گونگا لکھ کر یا اشارے سے یا معروف طریقے سے تہمت لگائے تو وہ کلام کرنے والے کی طرح ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرائض میں اشارے کو جائز فرمایا ہے اور بعض اہل حجاز اور اہل علم کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔ (پ ۱۶، مریم ۲۹) ضحاک کا قول ہے کہ اِلَّا رَمْزًا سے اشارہ مراد ہے۔ کچھ لوگوں کا قول ہے کہ اس صورت میں نہ حد ہے اور نہ لعان اور پھر یہ خیال بھی ہے کہ لکھ کر یا اشارے سے یا مرضیے طلاق جائز ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ قذف تو کلام کے ذریعے ہوتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ طلاق بھی کلام کے بغیر جائز نہیں ہے ورنہ طلاق اور قذف باطل ہیں۔ اسی طرح آزاد کرنا ہے۔ ایسا ہی بہرے کا لعان کرتا ہے۔ شعبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کوئی کہے کہ

»الأَخْرَسُ وَالأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ«

تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرے تو اشارے کے سبب طلاق بائن پڑ جائے گی۔ ابراہیم کا قول ہے کہ اگر گونگا اپنے ہاتھ سے طلاق لکھ کر دے تو پڑ جائے گی حماد کا قول ہے کہ گونگا اور بہرا سر کے اشارے سے کہے تو طلاق جائز ہے۔

5300- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ؟« قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ« ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: »وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا سب سے بہتر بنونجار ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یعنی بنو عبدالاشہل، پھر جو ان کے قریب ہیں یعنی بنوحارث بن خزرج، پھر جو ان کے قریب ہے یعنی بنو ساعدہ۔ پھر اپنے دستِ مبارک، کے اشارے سے فرمایا اور اپنی مقدس انگلیوں کو بند کرلیا۔ پھر انہیں اپنے دستِ انور سے تیر چلانے والے کی طرح کھول دیا، اس کے بعد فرمایا کہ انصار کے تمام گھرانوں میں ہی بھلائی ہے۔

5301 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَبُو حَازِمٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ، أَوْ: كَهَاتَيْنِ" وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى

رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت اور قیامت کو اس طرح رکھا گیا ہے جیسے اس انگلی سے یہ انگلی یا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

5302- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« - يَعْنِي: ثَلاَثِينَ - ثُمَّ قَالَ: »وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« - يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اتنے اور اتنے اور اتنے یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ تیس دن اور دوسری دفعہ انتیس دن ارشاد فرمائے۔

5300- صحیح مسلم:6370 سنن ترمذی:3910

5302- راجع الحدیث:1908

يَقُولُ: مَرَّةً ثَلَاثِينَ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

5303 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ: «الإِيمَانُ هَا هُنَا - مَرَّتَيْنِ - أَلاَ وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ - حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ - رَبِيعَةَ وَمُضَرَ»

قیس حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دو دفعہ فرمایا کہ ایمان اس طرف ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قساوت اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ ظاہر ہوتے ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر سے۔

5304 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا» وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے، پھر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

26- بَابُ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

یہ کہنا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے

5305 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَنَّى ذَلِكَ؟» قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ»

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے گھر کالا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی کہ وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی، شاید کسی رگ نے اسے کھینچا ہو فرمایا تو شاید تمہارے بیٹے کو بھی کسی رگ نے اسی طرح کھینچا ہو۔

27- بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ

لعان کرنے والوں کا قسم کھانا

5306 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «أَنَّ

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک انصاری مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی

5303- راجع الحدیث: 3302,3126

5304- انظر الحدیث: 6005 سنن ابو داؤد: 1918,5150

5305- راجع الحدیث: 4748

رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا»

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی اور پھر ان دونوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔

28- بَابُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلاَعُنِ

لعان میں آغاز مرد کرے

5307- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَجَاءَ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ پس انہوں نے آ کر گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی۔

29- بَابُ اللِّعَانِ، وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

لعان کے بعد طلاق

5308 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا العَجْلاَنِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب کو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عویمر عجلانی ایک مرتبہ حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا۔ اے عاصم! اگر کوئی آدمی کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ کر قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیتے ہیں۔ پھر بتائیے وہ کیا کرے؟ اے عاصم! مجھے اس کے متعلق پوچھ کر بتائیے پس حضرت عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات کے پوچھنے کو نا پسند فرمایا حتیٰ کہ حضرت عاصم کو بھی یہ پوچھنا ناگوار معلوم ہوا۔ اس کے سبب جو رسول اللہؐ سے سنا جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کے پاس واپس گئے تو حضرت عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا ہے۔ تو حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا کہ آپ کوئی اچھی چیز نہیں لائے، کیوں کہ

5307- راجع الحدیث:2671

5308- راجع الحدیث:423

وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا» قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے اس پر حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم، میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اسکا حکم دریافت نہ کرلوں پس حضرت عویمر چل دیے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوگوں کے درمیان جا پہنچے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھ کر اسے قتل کردے تو آپ اسے قتل کردیں گے۔ پھر وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے اللہ نے حکم نازل فرمایا ہوا ہے، پس جا کر اسے لے آؤ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان دونوں لعان کیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لوگوں کے ساتھ حاضر تھا۔ جب وہ اپنے لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں جھوٹا ہو جاؤں گا لہٰذا میں اسے تین طلاق دیتا ہوں، یہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے سے پہلی ہی کردیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ بعد میں لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ رائج ہوگیا۔

30- بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں لعان

5309 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ، وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ قَضَى اللهُ فِيكَ وَفِي

ابن جریج کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے مجھے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے لعان کرنے والوں کے متعلق سنت طریقہ بتایا کہ انصار میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھ کر آیا اسے قتل کردے یا کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن حکیم میں ذکر فرمایا جس میں لعان کرنے والوں کے لیے حکم ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اور تمہاری

امْرَأَتِكَ « قَالَ: فَتَلاَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلاَعُنِ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلاَعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ: ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الحَدِيثِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلاَ أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَتَيْنِ، فَلاَ أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا« فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى المَكْرُوهِ مِنْ ذَلِكَ

بیوی کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں حاضر تھا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو مرد نے کہا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا ہو جاؤں گا، پس اس نے تین طلاقیں دے دیں۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اسے کوئی حکم فرماتے۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ کے حضور اس نے عورت کو الگ کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لعان کرنے والوں میں جدا ہو جانے کا طریقہ مقرر ہو گیا کہ لعان کرنے والوں میں علیحدگی کروادی جاتی۔ وہ عورت حاملہ تھی اور بچہ والدہ کی طرف منسوب کیا گیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر یہ سنت جاری ہو گئی کہ عورت بچے کی میراث پائے گی اور بچہ اس عورت کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حق مقرر فرمایا ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی سے اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پستہ قد بچہ پیدا ہو تو عورت سچی ہے اور اس پر جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے اور اگر اس کے سے موٹی موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرین والا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں مرد سچا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس طرح کا تھا جس کے ساتھ بدنام ہوئی تھی۔

31- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ«

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ اگر میں بغیر بیان کے سنگسار کرتا

5310- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ

قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی نے اس کے متعلق

5310- انظر الحدیث: 7238,6856,6855,5316 صحیح مسلم: 3737 سنن نسائی: 3471,3470

ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هَذِهِ» فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلَامِ السُّوءَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلًا

ایک بات کہہ دی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس شکایت لے کر آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میں اپنے بولنے کے سبب اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پس وہ ان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیوی کے ساتھ جو دیکھا تھا اس کا آپ سے ذکر کیا اور وہ آدمی زرد رنگ کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جن کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ اپنی بیوی کے ساتھ جسے دیکھا ہے، وہ موٹی پنڈلیوں والا، گندمی رنگ اور لحیم شحیم تھا پس نبی ﷺ نے دعا فرمائی سچ کو ظاہر فرما پس بچہ اسی کی شکل کا پیدا ہوا جس کے بارے میں دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے پس نبی کریم نے دونوں کے درمیان لعان کروایا۔ ایک شخص نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ کیا یہی وہ عورت ہے جس کے بارے میں نبی کریم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہ کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا۔ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر کھلے عام برائی کرتی تھی۔ ابو صلح اور عبداللہ بن یوشف کا بیان ہے کہ اس روایت میں لفظ خدلا ہے۔

32- بَابُ صَدَاقِ المُلَاعَنَةِ

لعان کرنے والی کا مہر

5311 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، فَقَالَ:

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک شخص اگر اپنی بیوی پر تہمت لگائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایسے مرد عورت کے درمیان علیحدگی کروا دی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ پس تم دونوں میں سے کون توبہ کرتا ہے چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ اللہ جانتا ہے کہ تم

5350، 5349 ... صحیح مسلم: 3728، سنن ابو داؤد: 2258 ...

»اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ« فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، إِنَّ فِي الحَدِيثِ شَيْئًا لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: »لاَ مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ«

دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، پس تم دونوں میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ چنانچہ ان دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو تم میں سے کون توبہ کرتا ہے پس دونوں نے انکار کر دیا۔ پس آپ نے اس دونوں کے مابین علیحدگی کروادی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا۔ میرے خیال میں اس حدیث میں ایک ایسی بات ہے جو آپ نے مجھ سے بیان نہیں کی۔ ان کا بیان ہے کہ اس شخص نے کہا تھا کہ میرے مال کا کیا ہوگا راوی کا بیان ہے کہ اس سے کہا گیا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا۔ اگر تم تہمت لگانے میں سچے ہو تو اُس کے ساتھ صحبت کرتے رہو اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا ہرگز کوئی حق نہیں۔

33- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: »إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ«

لعان کرنے والوں سے امام کا یہ کہنا کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے

5312 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ حَدِيثِ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: »حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا« قَالَ: مَالِي؟ قَالَ: »لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ« قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ لے گا لیکن تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے اس شخص نے کہا اور میرا مال؟ فرمایا۔ تمہارا مال تمہیں نہیں ملے گا۔ کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اسی کے بعد عورت کی شرمگاہ تمہارے لیے حلال ہوئی تھی اور اگر تم جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر کوئی حق نہیں۔ سفیان کا بیان کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

5312- راجع الحدیث: 5311 صحیح مسلم: 3727 سنن ابو داؤد: 2257 سنن نسائی: 3476

إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى - فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ "، وَقَالَ: »اللهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ« ثَلاَثَ مَرَّاتٍ " قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ "

سے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی پر لعان کیا، پھر اپنی انگلیوں سے بیان کیا اور سفیان نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان فاصلہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایک جوڑے میں علیحدگی کروائی اور فرمایا کہ تم میں سے کون توبہ کرتا ہے؟ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار اور ایوب سے یہ حدیث جس طرح یاد کی اسی طرح آپ کے سامنے بیان کر دی۔

34- بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں میں تفریق کروادینا

5313 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: »أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا، وَأَحْلَفَهُمَا«

نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد عورت میں تفریق کروادی جس نے عورت پر تہمت لگائی اور دونوں سے قسم لی گئی۔

5314 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: »لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور عورت سے لعان کروایا اور ان دونوں کو الگ کر دیا گیا۔

35- بَابٌ يَلْحَقُ الوَلَدُ بِالْمُلاَعِنَةِ

بچہ لعان کرنے والی کا ہے

5315 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ«

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے مابین لعان کروایا تو مرد نے اس عورت کے بچے کا انکار کر دیا۔ لہٰذا ان دونوں میں جدائی کر دی گئی اور بچہ عورت کو دے دیا گیا۔

36- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ

امام کا کہنا کہ اے اللہ! ظاہر کر دے

5316 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

قاسم بن محمد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

5313- راجع الحدیث:4748

5314- راجع الحدیث:4748' صحیح مسلم:3733

5315- صحیح مسلم:3731' سنن ابو داؤد:2259' سنن ترمذی:1203' سنن نسائی:3477' سنن ابن ماجہ:2069

5316- راجع الحدیث:5310

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي. فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ. وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ. جَعْدًا قَطَطًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا. فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ» ؛ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا. تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ

راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی نے ایک بات کہہ دی۔ جب وہ واپس گئے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عاصم نے کہا کہ میری بات کے سبب آزمائش آئی ہے۔ پس اسے لے کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس آدمی کے متعلق بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا۔ جبکہ جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ گندمی رنگ موٹی پنڈلیوں والا، زیادہ گوشت اور گھنگریالے بالوں والا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ سچ ظاہر فرما۔ پس جب عورت نے بچہ جنا تو اس آدمی کی شکل پر تھا جس کے بارے میں کہا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے لعان کروایا۔ پس ایک شخص نے مجلس میں حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہی کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے بلکہ وہ عورت تو مسلمان ہو کر علانیہ برائی کرتی تھی۔

37- بَابُ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

تین طلاقوں کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس نے ابھی ہاتھ نہیں لگایا

5317- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح

عمرو بن علی یحییٰ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

5317م- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ

عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت

5317م- راجع الحديث: 2639

عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لاَ يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ، فَقَالَ: «لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ»

کے ساتھ نکاح کیا اور پھر اسے طلاق دے دی۔ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا اور اس کے پاس صرف پھندنا ہے آپ نے فرمایا کہ تم پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتیں جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔

38- بَابُ {وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ المَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ} [الطلاق: 4]

قَالَ مُجَاهِدٌ: " إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لاَ يَحِضْنَ، وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ المَحِيضِ، وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ: {فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ} [الطلاق: 4] "

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی (پ ۲۸ الطلاق ۴)

مجاہد کا قول ہے کہ اگر تمہیں علم نہ ہو کہ فلاں عورت کو حیض آتا ہے یا نہیں اور جن کا حیض آنا بند ہو گیا اور جنہیں آتا ہی نہیں، ان کی عدت تین مہینہ ہے۔

39- بَابُ {وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 4]

باب ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں

5318- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ، كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الأَجَلَيْنِ». فَمَكُثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ، ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «انْكِحِي»

زینب بنت ابو سلمہ کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ بنو سلم کی سبیعہ نامی ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی۔ پس ابو السنابل بن بعک نے اسے نکاح کا پیغام دیا تو اس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابو السنابل نے کہا کہ خدا کی قسم تیرے لیے نکاح کرنا اس وقت تک مناسب نہیں ہے۔ جب تک تو بھی عدت پوری نہ کر لے۔ چنانچہ ابھی دس دن ہی گزرے تھے۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی تو آپ نے فرمایا تم نکاح کر لو۔

5319 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ،

یزید بن حبیب کو ابن شہاب نے لکھا کہ عبید اللہ بن

5318- راجع الحدیث: 4909,3991

5319- راجع الحدیث: 3991

عَنْ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ، كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَقَالَتْ: »أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ«

عبداللہ نے انہیں اپنے والد ماجد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے عبداللہ بن ارقم کے لیے لکھا تھا۔ کہ آپ سبیعہ اسلمیہ سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے کیا فتوی دیا تھا اس نے جواب دیا کہ مجھے حضور نے یہ فتوی دیا تھا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر لینا۔

5320- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، »فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ«

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے فوت ہونے کے کچھ دن بعد بچہ جنا۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نکاح کی اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اسے اجازت عطا فرمادی پس اس نے نکاح کر لیا۔

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ} [البقرة: 228]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مطلقہ تین ماہ تک خود کو روکے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: " فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي العِدَّةِ، فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلاَثَ حِيَضٍ: بَانَتْ مِنَ الأَوَّلِ، وَلاَ تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ " وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: »تَحْتَسِبُ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ« يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ " وَقَالَ مَعْمَرٌ: " يُقَالُ: أَقْرَأَتِ المَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا، وَيُقَالُ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا "

ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ اس عورت کے متعلق جس نے عدت کے اندر نکاح کر لیا ہو کہ اگر دوسرے خاوند کے پاس اسے تین حیض آ جائیں تو پہلے خاوند سے الگ ہو جائے گی اور یہ دوسرے خاوند کی عدت شمار نہیں ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ شمار ہوگی اور زہری کا یہ قول سفیان کو بڑا پسند آیا۔ معمر کا قول ہے کہ جب عورت کو حیض آنے والا ہو تو اقرات المرۃ کہتے ہیں اور جب پاک ہونے والی ہو تو اقرات اور جب عورت کے پیٹ میں ابھی بچہ نہ ٹھہرا ہو تو قرأت بسلی قط کہتے ہیں۔

41- بَابُ قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

وَقَوْلِ اللَّهِ: {وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لاَ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ، وَلاَ يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ

5320- سنن نسائی: 3507,3506، سنن ابن ماجہ: 2029

مُبَيِّنَةٍ، وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ، وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ، لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1]، {أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ، وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق: 6]- إِلَى قَوْلِهِ- {بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا} [الطلاق: 7]

نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ (پ ۲۸، الطلاق ۱)

ترجمہ کنزالایمان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کرو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔ (پ ۲۸، الطلاق ۶۔۷)

5321,5322 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَكَمِ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ المُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، وَهُوَ أَمِيرُ المَدِينَةِ: «اتَّقِ اللَّهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا» قَالَ مَرْوَانُ - فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ -: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الحَكَمِ غَلَبَنِي، وَقَالَ القَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: «لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ»، فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ: إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ، فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اسے لے گئے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن حکم کے لیے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس عورت کو اس کے گھر بھجوا دو۔ مروان نے کہا کہ حدیث سلیمان کی رو سے عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ قاسم بن محمد نے عرض کیکہ کیا آپ تک فاطمہ بنتِ قیس کا واقعہ نہیں پہنچا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم فاطمہ کے واقعہ کا ذکر نہ کرو تو تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچے گا مروان بن حکم نے کہا کہ واقعہ میں جس نے شر کیا تھا وہی جھگڑا۔ ان دونوں کی جدائی کافی ہے۔

5321,5322- انظر الحدیث: 5328,5327,5326,5325,5324,5323، سنن ابو داؤد: 2295

5323,5324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: »مَا لِفَاطِمَةَ أَلاَ تَتَّقِي اللَّهَ« يَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لاَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس اللہ سے کیوں نہیں ڈرتی جبکہ وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ رہائش اور نان نفقہ کی حقدار نہیں ہے۔

5325,5326- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلاَنَةَ بِنْتِ الحَكَمِ، طَلَّقَهَا زَوْجُهَا البَتَّةَ فَخَرَجَتْ؟ فَقَالَتْ: »بِئْسَ مَا صَنَعَتْ« قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: »أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الحَدِيثِ« وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَابَتْ عَائِشَةُ، أَشَدَّ العَيْبِ، وَقَالَتْ: »إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے ملا دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن حکم کی فلاں بیٹی کو طلاق دے دی گئی اور وہ چلی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فرمایا کہ اس واقعے کا ذکر کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صدیقہ نے ایسا کرنے کو بہت برا کہا اور فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس ایک وحشت والے مکان میں تھیں اور اس میں رہتے ہوئے انہیں خوف خوف آتا تھا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی تھی۔

42- بَابُ المُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا: أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

جب مطلقہ کو شوہر کے گھر میں اندیشہ ہو کہ گھر میں کوئی گھس آئے گا یا خاوند کے رشتہ داروں سے بدکلامی کا اندیشہ ہو

5327,5328- حَدَّثَنِي حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، »أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ«

حبان، عبداللہ، ابن جریج، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ کا اس معاملے کی دلیل بننے سے انکار کیا۔

43- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ}

باب ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان

5323,5324- راجع الحدیث: 5321 صحیح مسلم: 3703

5325,5326- راجع الحدیث: 5321 صحیح مسلم: 3704 سنن ابو داؤد: 2292 سنن ابن ماجہ: 2032

5327,5328- انظر الحدیث: 5321

[البقرة: 228] »مِنَ الحَيْضِ وَالحَبَلِ«

5329 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً، فَقَالَ لَهَا: »عَقْرَى أَوْ حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟« قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: »فَانْفِرِي إِذًا«

44- بَابُ {وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ} [البقرة: 228]

فِي العِدَّةِ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ المَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

5330 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: »زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً«

5331 - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ، كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ خَطَبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنَفًا، فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة: 232] إِلَى آخِرِ الآيَةِ »فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پیٹ میں پیدا کیا (البقرۃ ۲۲۸)

اسود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج سے فارغ ہو کر واپسی کا قصد فرمایا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر کبیدہ خاطر کھڑی تھیں آپ نے ان سے فرمایا۔ سرمنڈی یا ہلاک ہوئی کیا تم ہمیں واپس جانے سے روکو گی؟ کیا تم قربانی کے دن ارکان ادا کر چکی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ چلو۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے

دورانِ عدت شوہر کو رجوع کا حق ہے جبکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں۔

محمد، عبدالوہاب، یونس نے امام حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت معقل نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔ لیکن اس نے ایک طلاق دے دی۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ پس اس نے طلاق دے دی اور اس سے الگ رہا۔ حتیٰ کہ جب عدت پوری ہو گئی تو اس نے نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت معقل نے اس وقت اس بات کو غیر مناسب جانا اور فرمایا کہ جب وہ اس کے قبضے میں تھی تو الگ رہا اور اب پیغام بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں کے درمیان حائل ہو گئے پس اللہ نے حکم نازل فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو

5329- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 3215

5330- راجع الحدیث: 4529

5331- راجع الحدیث: 4529

فَقَرَأَ عَلَيْهِ «فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ

اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہوجائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پ۲، البقرة ۲۳۲) پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت معقل کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی تو انہوں نے اپنی ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کی تابعداری کی۔

5332- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا: «فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: «إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلاَثًا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ» وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ، عَنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کرلو اور اسے اپنے پاس روکے رکھو حتیٰ کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور دوبارہ اس سے پاک ہو جائے۔ پس اگر طلاق ہی دینے کا ارادہ ہے تو اب پاکی کی حالت میں اسے طلاق دے دو لیکن اس کے ساتھ مجامعت کرنے سے پہلے پس یہی وہ عدت ہے کہ جس کے متعلق اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس کے متعلق دریافت کیا جاتا تو انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اگر تم تین طلاقیں دے دی ہیں تو عورت تم پر حرام ہوگئی کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں اضافہ کے ساتھ لیث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کاش تم عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اسی طرح فرمایا تھا۔

45- بَابُ مُرَاجَعَةِ الحَائِضِ

حائضہ سے رجوع کرنا

5333 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

یونس بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5332- راجع الحديث: 5264,4908

5333- راجع الحديث: 5252,4908

إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: «طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا» قُلْتُ: فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟

سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی۔ پس میرے والد ماجد حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ساتھ رجوع کرلیا جائے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے اسے طلاق دے دی جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا کہ اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو عاجز یا احمق ہو جائے۔

46-بَابُ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

شوہر فوت ہو جائے تو عدت چار ماہ دس دن ہے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لاَ أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ، لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ"

زہری کا قول ہے کہ میرے خیال میں متوفی کی کم عمر بیوی بھی خوشبو نہ لگائے کیونکہ عدت اس پر بھی ہے۔

5333م- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلاَثَةَ:

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ تین حدیثیں بیان فرمائیں۔

5334-قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی تھی۔ پھر انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور تھوڑی سی اپنے رخسار پر بھی مل لی اور فرمایا کہ خدا کی قسم۔ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کی موت کا سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

5335- قَالَتْ زَيْنَبُ، فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ

حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا

5334- راجع الحدیث:1280

5335- راجع الحدیث:1282

فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

انتقال ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس میں سے تھوڑی سی لگا کر فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ عورت کے لیے یہ حلال نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ وہ چار ماہ دس دن ہے۔

5336 - قَالَتْ زَيْنَبُ، وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا، أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لاَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ»

اور حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے دو تین دفعہ انکار فرمایا اور ہر مرتبہ آپ فرماتے کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سوگ چار ماہ دس دن ہے حالانکہ دورِ جاہلیت کے اندر تم میں سے عورت ایک سال کے بعد مینگنیاں پھینکتی تھی۔

5337 - قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ، وَمَا تَرْمِي بِالبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: «كَانَتِ المَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، دَخَلَتْ حِفْشًا، وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا، وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ، فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً، فَتَرْمِي، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ» سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: «تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا»

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زینب سے پوچھا کہ سال بعد مینگنیاں پھینکنا کیا ہے؟ حضرت زینب نے فرمایا کہ جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ایک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، خراب سے کپڑے پہن لیتی اور خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگاتی حتیٰ کہ سال گزر جاتا۔ پھر اس کے پاس گدھا، بکری یا پرندہ وغیرہ کوئی جانور لایا جاتا اور وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تو بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ وہ مر نہ جاتا پھر اُس کے پاس مینگنیاں لائی جاتیں تو وہ انہیں پھینکتی ہوئی چلی جاتی اور اُس کے بعد خوشبو وغیرہ جس چیز کو استعمال کرنا چاہتی کر سکتی تھی۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ لفظ تفتض سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس جانور کو اپنے

5336- راجع الحديث:1280

5337- راجع الحديث:1280

جسم سے ملتی تھی۔

47- بَابُ الكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی کا سرمہ لگانا

5338 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا، أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الكُحْلِ، فَقَالَ: «لاَ تَكَحَّلْ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ، فَلاَ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ».

زینب بنتِ ام سلمہ نے پانی اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور اس کی آنکھ کے لیے بھی خدشہ ہوا تو اس کے رشتہ داروں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اجازت چاہی کی اس کی آنکھ میں سرمہ لگادیا جائے؟ آپ نے فرمایا سرمہ نہ لگاؤ۔ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی عورت عدت گزارتی تو خراب گھر میں خراب کپڑے پہن کر رہتی۔ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک کتا گزرتا اور وہ مینگنیاں پھینکتی۔ پس وہ ایسا نہ کرے جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔

5339 - وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»

نافع کا بیان ہے کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ کو حضرت ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی کے لیے تین روز سے زیادہ سوگ کرے۔

5340 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: «نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ»

محمد بن سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہمیں کسی کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے سوائے شوہر کے۔

48- بَابُ القُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

سوگ والی کا طہر میں قسط استعمال

5341 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ

حفصہ بنت سیرین، حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے کہ کسی

5338- راجع الحدیث:5336,1280

5339- راجع الحدیث:1280

5340- راجع الحدیث:1279,313

أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: «كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ، وَلاَ نَطَّيَّبَ، وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا، فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ»

میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کریں مگر شوہر کا چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو استعمال کریں اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔ سوائے پہلے سے رنگے ہوئے کپڑوں کے اور ہمیں یہ رخصت ملی کہ پاکی کی حالت میں جب ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو اظفار کی خوشبو کا استعمال کر لے اور ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

49- بَابٌ تَلْبَسُ الحَادَّةُ ثِيَابَ العَصْبِ

سوگ والی کا رنگے ہوئے کپڑے پہننا

5342 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ»

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ کرے سوائے شوہر کے۔ پس وہ نہ سرمہ لگائے، نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے مگر جو پہلے سے رنگا ہوا ہو۔

5343 - وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ، «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تَمَسَّ طِيبًا، إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «القُسْطُ وَالكُسْتُ مِثْلُ الكَافُورِ وَالقَافُورِ»

حضرت ام عطیہ کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خوشبو ملنے سے ممانعت فرمائی۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ قسط اور کست مثل کافور اور قافور کرسکتی ہے۔ مگر پاک ہونے کے قریب تھوڑی سے قسط یا اظفار کا استعمال کرسکتی ہیں۔

50- بَابٌ

باب

{وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234]- إِلَى قَوْلِهِ - {بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ} [البقرة:234]

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہوجائے تو اے والیو تم پر مواخذ

5342- راجع الحدیث:313

5343- راجع الحدیث:313

نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴)

5344 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا} [البقرة: 234] قَالَ: " كَانَتْ هَذِهِ العِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ} قَالَ: " جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ} [البقرة: 240] فَالعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا " زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {غَيْرَ إِخْرَاجٍ} [البقرة: 240] وَقَالَ عَطَاءٌ: " إِنْ شَاءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا، وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللَّهِ: {فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ} [البقرة: 234] قَالَ عَطَاءٌ: «ثُمَّ جَاءَ المِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَلاَ سُكْنَى لَهَا»

ابن نجیح نے مجاہد سے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ شوہر والی پر بھی عدت گزارنا واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے ساتھ سات ماہ بیس دن اور ملا کر سال پورا فرما دیا۔ اب عورت چاہے تو وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور چاہے چلی جائے۔ یہی ارشادِ الٰہی ہے غَيْرَ اِخْرَاجٍ کا مطلب ہے ترجمہ کنزالایمان: بے نکالے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) پس واجب عدت عورت پر وہی مذکورہ ہے، مجاہد کا یہی خیال نقل کیا گیا ہے۔ عطاء اور ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت نے گھر والوں کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزارے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے غَيْرَ اِخْرَاجٍ فرمایا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ عورت اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو نکل جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تم پر مؤاخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۳۴) عطاء کا قول ہے کہ میراث کا حکم آیا تو اس نے رہائش کو منسوخ کر دیا پس عورت جہاں چاہے

5344- راجع الحديث: 4531

عدت گزار سکتی ہے اور اس کے لیے کوئی جگہ خاص نہیں فرمائی گئی ہے۔

5345 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا، دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا«

زینب بنتِ ام سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ جب ان کے پاس ان کے والد کے انتقال کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ملی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت تو نہ تھی۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مسلمان عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو، یہ حلال نہیں ہے کہ کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ کرے، ہاں بیوی کے لیے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

51- بَابُ مَهْرِ البَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الفَاسِدِ

فاحشہ عورت کا مہر اور نکاح فاسد

وَقَالَ الحَسَنُ: »إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ« ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: »لَهَا صَدَاقُهَا«

حسن کا قول ہے کہ اگر کسی نے بے دھیانی میں محرم عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور عورت کے لیے وہی مال ہے جو وہ لے چکی اور نہیں ملے گا پھر انہوں نے اس کے بعد کہا کہ عورت کو مہر مثل ملے گا۔

5346 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ«

ابوبکر عبدالرحمن حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور فاحشہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

5347 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: »لَعَنَ النَّبِيُّ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گودنے اور گدوانے والی

5345- راجع الحدیث:1280

5346- راجع الحدیث:2237

5347- راجع الحدیث:2086

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَكَسْبِ البَغِيِّ، وَلَعَنَ المُصَوِّرِينَ»

عورتوں اور سود کھانے اور سود کھلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ نے کتے کی قیمت نیز بدکار عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

5348 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ»

ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔

52- بَابُ المَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا، وَكَيْفَ الدُّخُولُ، أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالمَسِيسِ

مدخول کا مہر، دخول کی تعریف اور دخول و مساس سے پہلے طلاق دینا

5349 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا - قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الحَدِيثِ شَيْءٌ لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ - قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے تو؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے ایک ایسے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کروادی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟ جب دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے درمیان جدائی کرادی۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں آپ کو اس حدیث میں بعض باتیں بیان کرتا ہوا نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا کہ میرے مال کا کیا بنے گا؟ حضور نے فرمایا کہ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو اس کے ساتھ صحبت کر چکے اور اگر جھوٹے ہو تو تمہارا اس پر کوئی کچھ نہیں۔

5348- راجع الحدیث:2283

5349- راجع الحدیث:5311

53- بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ، أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً} [البقرة: 236]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ} [البقرة: 110] وَقَوْلِهِ: {وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ، حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} [البقرة: 242] وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُلاَعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا

اس کے متعہ کا بیان جس کا مہر مقرر نہیں ہوا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیز گاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (پ ۲، البقرة ۲۳۷) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور طلاق والیوں کے لئے بھی مناسب طور پر نان ونفقہ ہے یہ واجب ہے پرہیز گاروں پر اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو۔ (پ ۲، البقرة ۲۴۱-۲۴۲) اور نبی کریم ﷺ نے لعان میں متعہ کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ شوہر نے عورت کو طلاق دے دی ہو۔

5350 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي؟ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا»

سعید جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تم سے حساب تو اللہ تعالیٰ لے گا مگر تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے اور عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اس شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا۔ تمہیں مال نہیں ملے گا کیونکہ اگر تم سچے ہو تو تمہارے لیے اس کی شرمگاہ حلال رہی اور اگر تم جھوٹے ہو تو اس کے بعد تمہارا مال پر کوئی حق نہ رہا۔

5350- راجع الحدیث: 5311، 5312

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

69- كِتَابُ النَّفَقَاتِ

کتاب النفقات

1- بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ

باب اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ؟ قُلْ: العَفْوَ، كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ} وَقَالَ الحَسَنُ: "العَفْوُ: الفَضْلُ"

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۱۹۔۲۲۰) حسن کا قول ہے کہ العفو۔

5351 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ المُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً»

عبداللہ بن یزید انصاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کر رہے ہیں؟ جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر حکمِ الٰہی سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ مال اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

5352 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے آدم کے بیٹے خرچ کر کہ تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا۔

5353- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ القَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کے لیے تگ و دو کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا راتوں کو قیام کرنے والا یا دن کو روزے رکھنے والا۔

-5351 راجع الحدیث: 55

-5352 راجع الحدیث: 4684

-5353 انظر الحدیث: 6007,6006 صحیح مسلم: 7393 سنن ترمذی: 1969 سنن ابن ماجہ: 2140

5354 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: لِي مَالٌ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: »الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ، يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ«

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم و نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس بہت مال ہے کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی، آدھے کی؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی؟ فرمایا کہ تہائی کی کردو ویسے تہائی بھی زیادہ ہے۔تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں غربت کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور ان پر تم جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے حتیٰ کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو وہ بھی اور شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس بیماری سے صحتیاب کر کے اٹھا دے کہ کتنے ہی لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور کتنے ہی لوگوں کو تمہاری ذات سے ضرر پہنچے۔

2-بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الأَهْلِ وَالعِيَالِ

اہل وعیال کو نفقہ دینے کا وجوب

5355 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ « تَقُولُ المَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ العَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي ". فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: »لاَ، هَذَا مِنْ كِيسِ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری قائم رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کرو جو تمہارے دست نگر ہیں یہ نہ ہو کہ عورت کہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو اور بیٹا کہے کہ مجھے کھانا دو اور کس کے بھروسے پر مجھے چھوڑتے ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں، یہ ابو ہریرہ اپنے پاس سے کہہ رہا ہے۔

5354- راجع الحديث: 2742,56

5355- راجع الحديث: 1426

هُرَيْرَةَ«

5356- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ«

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اچھا صدقہ وہ ہے جس کے بعد امیری کا قائم رہے اور شروعات ان لوگوں سے کرو جو دست نگر ہوں۔

3- بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ العِيَالِ

بیویوں کو ایک سال کی خوراک دینا اور ان کا خرچ

5357 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ، قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ«

ابن عیینہ کا بیان ہے کہ مجھ سے معمر نے کہا کہ مجھ سے سفیان ثوری نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا کوئی ایسا آدمی سنا ہے کہ جو اپنی بیویوں کے لیے ایک سال یا اس کے کچھ حصے کے لیے خوراک جمع رکھتا ہو۔ معمر نے کہا کہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ پھر مجھے ایک حدیث یاد آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نبی نضیر کے درختوں کو فروخت فرما دیا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے لیے ایک سال کی خوراک جمع فرما لیا کرتے تھے۔

5358- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ

مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ پس میں چل پڑا حتیٰ کہ مالک بن اوس کے پاس جا کر اس سے اس کے متعلق معلوم کیا۔ مالک بن اوس کا بیان ہے کہ میں گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو اس وقت ان کے دربان یرفا نے کہا کہ کیا آپ

5356- راجع الحدیث:1426

5357- راجع الحدیث:2902

5358- انظر الحدیث:3094،2904

عَلَى عُمَرَ، إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيلًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ: الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللَّهُ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ} [الحشر: 6] إِلَى قَوْلِهِ - {قَدِيرٌ} [الحشر: 6]، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ پس انہیں اجازت دے دی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر یرفا تھوڑی ہی دیر ٹھہرا ہوگا کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ حضرت عثمان اور ان کے ساتھی نے کہا کہ اے امیر المومنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا جلدی نہ کرو، میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ واقعی حضور نے یہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب توجہ کی اور فرمایا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم یاد دلاتا ہوں کیا آپ دونوں حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ اب میں آپ حضرات کو اس کی اصلیت بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فے کے مال کی خصوصیت عطا فرمائی تھی جبکہ یہ چیز کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے

حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ، وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ. فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ، لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا. فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ. فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (پ ۲، البقرة ۲۱۹-۲۲۰) یہ چیز رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھی خدا کی قسم انہوں نے آپ حضرت کو چھوڑ کر اپنے لیے مال جمع نہیں فرمایا لیکن آپ حضرات میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح بھی نہیں دی۔ بیشک حضور اس میں سے آپ حضرات کو عطا فرماتے اور تقسیم فرماتے رہے حتیٰ کہ صرف یہ مال باقی رہ گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اسے راہ خدا میں خرچ فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں اسی طرح کرتے رہے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہی بات تھی؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے کہا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ واقعہ یہی ہے؟ دونوں نے کہا، ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ جب حضرت ابوبکر نے وفات پائی تو اس وقت تک وہ بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتے رہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور آپ دونوں اس وقت موجود تھے۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا آپ حضرات کے خیال میں حضرت ابوبکر اس کے متعلق درست نہ تھے حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس کے متعلق سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ پھر میں نے دو سال سے اپنے قبضے میں رکھا اور اسی طرح عمل کیا جیسے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے تھے۔ پھر آپ دونوں حضرات

میرے پاس آئے اور دونوں کی بات ایک اور مقصد ایک ہی تھا۔ آپ میرے پاس اس لیے آئے کہ یہ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے والد کا پس میں نے آپ دونوں سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے اللہ کے عہد اور اس کے میثاق پر آپ کے حوالے کر دیتا ہوں کہ اس کو اسی طرح خرچ کیا جائے گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خرچ کیا اور جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا اور جیسے اب تک میں نے خرچ کیا، ورنہ اس کے متعلق مجھ سے بات نہ کی جائے۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ یہ ہمیں دے دیجئے۔ پس میں نے یہ آپ کے حوالے کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے وہ مال ان دونوں کو دے دیا تھا یا نہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے وہ مال آپ کے سپرد کر دیا تھا؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا فرمایا کہ اب آپ حضرات مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور فیصلہ کروں پس قسم ہے اسی ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں اس مال کا قیامت تک اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا اگر آپ حضرات اس کے انتظار سے عاجز آ گئے تو مجھے واپس دے دیجئے کیونکہ آپ دونوں کی جگہ میں خود اس کی نگرانی کرلوں گا۔

4- بَابٌ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ} [البقرة: 233]- إِلَى قَوْلِهِ- {بِمَا تَعْمَلُونَ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہئے اور جس کا بچہ ہے اس پر

بَصِيرٌ} [البقرة: 110] وَقَالَ: {وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلاَثُونَ شَهْرًا} [الأحقاف: 15] وَقَالَ: {وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ، وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ} [الطلاق: 7]- إِلَى قَوْلِهِ- {بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا} [الطلاق: 7] وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، " نَهَى اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذَلِكَ: أَنْ تَقُولَ الوَالِدَةُ: لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً، وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الوَالِدِ وَالوَالِدَةِ، {فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا} [البقرة: 233] بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ " {فِصَالُهُ} [لقمان: 14]: «فِطَامُهُ»

عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۴۰) اور فرمایا ترجمہ کنزالایمان: تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔ (پ ۲۸، الطلاق ۶۔۷) یونس نے زہری کا قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ والد کو بچے کی وجہ سے اذیت دی جائے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ والدہ کہے کہ میں بچے کی دودھ پلانے والی نہیں ہوں حالانکہ اس کا دودھ بچے کی غذا کیلئے زیادہ مناسب ہے اور دوسری عورتوں سے وہ بچے پر زیادہ شفیق اور مہربان ہے۔ پس عورت کو دودھ پلانے سے انکار کرنے کا حق نہیں جبکہ خاوند اسے حکم الٰہی کے مطابق نفقہ دے رہا ہو اور والد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بچے کی وجہ سے والدہ کو اذیت دے کہ اسے دودھ پلانے سے روکے اور اس کا دل دکھانے کیلئے دوسری عورت سے دودھ

پلائے لیکن دونوں اگر باہمی رضامندی کے ساتھ دوسری عورت کا دودھ پلانا چاہیں تو والد و والدہ کے لیے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ انہوں نے باہمی رضامندی اور باہمی مشورے سے فیصلہ کیا ہو۔

5- بَابُ نَفَقَةِ المَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الوَلَدِ

اس عورت کا نفقہ جس کا خاوند غائب ہو جائے اور بچے کا نفقہ

5359 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا، قَالَ: «لاَ، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان بخیل ہیں۔ پس کیا میرے لیے حرج ہے کہ ان کے مال سے اپنے بچوں کو کھلا پلا دیا کروں۔ فرمایا ایسا نہ کرنا مگر جو عرف کے مطابق ہو۔

5360 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کی کمائی کے مال سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرلے تو اسے ایسا کرنے پر آدھا ثواب ملے گا۔

6- بَابُ عَمَلِ المَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت کا خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

5361 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے ان چھالوں کی عرض کریں جو چکی پیسنے کے سبب ان کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے اور انہیں معلوم ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں غلام آئے ہیں۔

5359- راجع الحديث: 2211

5360- راجع الحديث: 2066

فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ: «عَلَى مَكَانِكُمَا» فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: «أَلاَ أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - فَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ»

لیکن حضور ﷺ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا ذکر کر دیا۔ جب حضور تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپکو یہ بات بتائی ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ پس ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو ۔ پس آپ میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے شکم پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس چیز سے بہتر ہو جس کی تم دونوں طلب کرتے ہو۔ جب تم اپنی آرام کرنے آؤ یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ تینتیس بار الحمد اللہ ار چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو پس یہ تم دونوں کیلئے خادم سے بہتر ہے۔

7- بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

عورت کے لیے خادمہ رکھنا

5362 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: «أَلاَ أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ» ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ: وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلاَ لَيْلَةَ صِفِّينَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لیے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے خادم کا سوال کریں۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے تم سوتے وقت تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمد اللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا۔ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا تھا؟ فرمایا کہ جنگ صفین کی رات بھی ترک نہیں کیا تھا۔

6855: صحیح مسلم ،3113: ...

8-بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

مرد کا اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنا

5363 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصْنَعُ فِي البَيْتِ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا سَمِعَ الأَذَانَ خَرَجَ»

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کا اپنے کاشانہ اقدس میں کیا معمول ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔

9-بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ

شوہر اگر اپنی بیوی کو مکمل نفقہ نہ دے تو عورت مرد کی لاعلمی میں بچوں کے خرچ کے مطابق لے سکتی ہے

5364-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ، فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ، بِالْمَعْرُوفِ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہند بنت عتبہ بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! بیشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو چنانچہ میں ان کی لاعلمی میں کچھ مال لے لیا کرتی ہوں۔ فرمایا۔ صرف اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کفایت کرے۔

10-بَابُ حِفْظِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

بیوی شوہر کے مال اور نفقہ کی حفاظت کرلے

5365 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ - وَقَالَ الآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں سے قریش کی عورتیں بہتر ہیں۔ دوسری مرتبہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور شوہر کا جو مال ان کے سپرد ہو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور

-5363 راجع الحدیث:676

-5365 انظر الحدیث:3434، صحیح مسلم:6403

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

11- بَابُ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

عورتوں کو عرف کے مطابق لباس دینا

5366 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي»

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ پس میں نے حضور کے مبارک چہرے پر خفگی دیکھی تو آتے پھاڑ کر اپنی رشتہ دار عورتوں کو دے دیا۔

12- بَابُ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

بچے کے معاملے میں بیوی کا خاوند کی مدد کرنا

5367 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ» قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ» أَوْ قَالَ: «خَيْرًا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میرے والد شہید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں پس میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے جابر! تم نے شادی کر لی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا، کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا کہ بیوہ سے۔ فرمایا، تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے تم اسے خوش کرتے اور وہ تمہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ جب شہید ہوئے تو کئی صاحبزادیاں چھوڑیں تو ان کی طرح کی عورت کا گھر میں لانا میں نے پسند نہ کیا لہٰذا ایسی عورت سے نکاح کیا جوان کی نگرانی اور اصلاح کرے۔ پس آپ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا یہ دعا دی کہ اللہ تمہارا بھلا

5366- راجع الحدیث: 2614

5367- راجع الحدیث: 443، صحیح مسلم: 3623، سنن ترمذی: 1100، سنن نسائی: 3219

کرے۔

13- بَابُ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

مفلس کا اہل وعیال کو نفقہ دینا

5368 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «فَأَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهَذَا» قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کس طرح؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا فرمایا کہ ایک غلام آزاد کردو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ فرمایا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لو عرض کی کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے یہ بھی میسر نہیں ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک تھیلا یا ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مسائل کہاں ہے؟ عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا انہیں خیرات کر آؤ۔ عرض کی یا رسول اللہ! خود سے زیادہ ضرورت مند کو دوں پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان۔ ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی گھر نہیں، ہے پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تم ہی اس کے حقدار ہو۔

14- بَابٌ

باب

{وَعَلَى الوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ} [البقرة: 233] وَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ {وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ} [النحل: 76]- إِلَى قَوْلِهِ - {صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [البقرة: 142]

ترجمہ کنزالایمان: اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ (پ ۲، البقرہ ۲۳۳) اور کیا اس میں سے عورت کے ذمے بھی کوئی چیز ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کرسکتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے

جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۱۴۲)

5369 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ قَالَ: »نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ«

زینب بنت ابوسلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگر ابوسلمہ کی اولاد پر میں خرچ کردوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ انہیں اس کس لاچاری کی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی۔ کیونکہ وہ میری اولاد بھی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ ہاں جو کچھ تم ان پر خرچ کروگی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

5370 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ؟ قَالَ: »خُذِي بِالْمَعْرُوفِ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند نے عرض کی۔ یارسول اللہ! بشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے پس کیا میرے اوپر مواخذہ ہوگا اگر میں ان کے مال سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو؟ فرمایا کہ عرف کے مطابق لے سکتی ہو۔

15- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ«

ارشاد نبوی ﷺ: جس نے قرض چھوڑا یا بچے چھوڑے تو ان کا ذمہ مجھ پر ہے

5371 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ المُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: »هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟« فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: »صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ« فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الفُتُوحَ، قَالَ: »أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور جب کسی شخص کا جنازہ لایا جاتا تو آپ معلوم فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے برابر مال چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے برابر مال چھوڑا ہے۔ تو نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو ارشاد فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس اہل ایمان

5369- راجع الحدیث: 1467

5371- راجع الحدیث: 2298

الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ»

میں سے جو اس حالت میں فوت ہو کہ اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

16- بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

بچہ کو دودھ پلانے کے لیے دایہ کے حوالے کرنا

5372- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي، فَقَالَ: «إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ فَقَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ» وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: «ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ»

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری دوسری بہن بنت ابوسفیان کو بھی اپنے نکاح میں لے لیں۔ فرمایا، کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو۔ عرض کی ہاں اور ویسے بھی میں آپ کے پاس تنہا تو نہیں ہوں۔ لہذا میں چاہتی ہوں کہ خیر میں اپنی بہن کو بھی شریک کرلوں۔ فرمایا یہ بات میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو یہ سن رہے ہیں کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہا درہ بنت ابوسلمہ سے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا، خدا کی قسم۔ اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی پھر بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضائی بھتیجی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ پس اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے لیے پیش نہ کیا کرو۔ شعیب، زہری، عروہ نے فرمایا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

5372- راجع الحديث: 5101

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

70- كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

1- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ} [البقرة: 57] وَقَوْلِهِ: {أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ} [البقرة: 267] وَقَوْلِهِ: {كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ} [المؤمنون: 51]

ارشاد ربانی ہے: باب اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں۔ (پ ۱۶، طٰہٰ ۸۱) اور فرمایا: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔ (پ ۳، البقرۃ ۲۶۷) اور فرمایا: پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ (پ ۱۸، المومنون ۵۱)

5373 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ، وَفُكُّوا العَانِيَ« قَالَ سُفْيَانُ: "وَالعَانِي: الأَسِيرُ"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراؤ سفیان راوی کا قول ہے کہ العانی سے قیدی مراد ہے۔

5374 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: »مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے حضور کے وصال تک کبھی تین دن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

5375 - وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الجَهْدِ وَالجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَقَالَ: »يَا أَبَا هُرَيْرَةَ« فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ شدید بھوک لگی تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور قرآن مجید کی چند آیتیں سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پس وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور میرے لیے دروازہ کھلا رہنے دیا۔ میں کچھ ہی چلا تھا کہ مشقت اور بھوک کے سبب میرے کے بل گر پڑا۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے تھے۔ پس

5373- راجع الحديث: 3046

5375- انظر الحديث: 6452,6246

فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ» فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: «عُدْ» فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: فَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الآيَةَ، وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ

آپ نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا اور میری بھوک کو جانتے ہوئے مجھے اپنے کاشانہ اقدس پر لے گئے۔ پھر مجھے دودھ کے ایک پیالے سے پینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اسے میں سے پی لیا آپ نے حکم فرمایا کہ ابوہریرہ اور پیو میں نے دوبارہ بھی پی لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ پھر پیو۔ پس میں نے پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ ہانڈی کی طرح ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر سے ملا اور ان سے پانی اس حالت کا ذکر کیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے یہ بات آپ کی طرف سے ان کی جانب پھیر دی جو اس کے آپ سے زیادہ حق دار تھے۔ خدا کی قسم میں نے آپ سے آیتیں پڑھ کر سنانے کے لیے کہا تھا حلانکہ میں قرآن کریم کا آپ سے زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم، اگر میں مہمان بنا کر گھر میں لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

2- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالأَكْلِ بِاليَمِينِ

بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے کھانا

5376 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا غُلاَمُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ» فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ

وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے لڑکے بسم اللہ پڑھو، داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔

5376- انظر الحدیث: 5378،5377 صحیح مسلم: 5237 سنن ابن ماجہ: 3267

3- بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

سامنے سے کھانا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

5377 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ»

وہب بن کیسان ابونعیم نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو میں پیالے کی ہر طرف اپنا ہاتھ لے جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

5378 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: «سَمِّ اللهَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»

وہب بن کیسان ابونعیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور کھانا پیش کیا گیا اور اس وقت آپ کا ربیبہ عمر بن ابوسلمہ بھی آپ کے پاس تھا۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

4- بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ القَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ، إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

برتن کے ہر طرف سے کھانا جبکہ ساتھ کھانے والے کو یہ بات ناگوار نہ گزرے

5379 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت پیش کی جو اس نے آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس فرماتے

5377- راجع الحدیث:5376

5378- راجع الحدیث:5376

5379- راجع الحدیث:2092' صحیح مسلم:5293' سنن ابو داؤد:3782' سنن ترمذی:1850

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ «يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ»، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

ہیں کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا میں نے دیکھا کہ حضور پیالے کی ہر طرف سے کدو تلاش کر کے نکال رہے تھے اس دن سے میں بھی کدو کو حد درجہ پسند کرتا ہوں۔

5- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الأَكْلِ وَغَيْرِهِ

کھانا اور دوسرے کام داہنے ہاتھ سے کرنا

قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ»

حضرت عمر بن ابو سلمہ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔

5380 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ - وَكَانَ قَالَ: بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا - فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وضو کرنے، نعلین مبارک پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے تھے اور راوی نے اس سے پہلے واسط میں کہا تھا کہ ہر کام میں اسی طرح کرتے تھے۔

6- بَابُ مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

جو پیٹ بھر کر کھائے

5381 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي، وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتی ہے۔ گویا یہ بھوک کے سبب سے ہے۔ پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دو پٹہ لے کر اس کے ایک کونے میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر گیا تو دیکھا کہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں رونق افروز ہیں اور گرد و پیش چند صحابہ حاضر ہیں۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے

-5380 راجع الحدیث:168

-5381 راجع الحدیث:422

»أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟« فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »بِطَعَامٍ؟« قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: »قُومُوا« فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ« فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: »ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ« فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا

فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کھانا دے کر؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ہاں کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے روانہ ہو گیا حتیٰ کہ حضرت ابوطلحہ کے پاس آ پہنچا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا موجود نہیں ہے کہ انہیں کھلا سکیں انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خیر مقدم کے لیے چل پڑے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچے۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں آگے بڑھے حتیٰ کہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ آپ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور گھی ڈال کر ملیدہ بنا دیا گیا پھر اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو کھانے کی اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے پیٹ بھر کر کھالیا اور چلے گئے پھر فرمایا کہ دس افراد کو اور اجازت دے دو پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھالیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد افراد کو اور اجازت دی گئی اور اس طرح جتنے بھی حضرات تھے سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور کھانے والوں کی تعداد اسّی تھی۔

5382 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا، عَنْ عَبْدِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے

5382- راجع الحدیث: 2216

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ» أَوْ قَالَ: «هِبَةٌ» قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ، قَالَ: فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطْنِ يُشْوَى، وَايْمُ اللَّهِ، مَا مِنَ الثَّلاَثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي القَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى البَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کیا کس کے پاس کھانا ہے؟ اس وقت ایک شخص کے پاس تقریباً ایک صاع آٹا تھا۔ پس اسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک لمبا چوڑا مشرک ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم فروخت کرنے یا عطیہ اور ہدیہ کے طور پر دینے کے لیے تیار ہو؟ اس نے کہا۔ نہیں بلکہ فروخت کرتا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ہر ایک کو اس کلیجی سے حصہ مل گیا، جو حاضر تھے انہیں حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھے اس کا حصہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر بکری کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا پس ہم سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور دونوں کونڈوں میں بچا بھی رہا، جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا۔ یا جس طرح فرمایا۔

5383 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالمَاءِ "

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ہمیں کھجوریں اور پانی دونوں چیزیں وافر ملنے لگی تھیں۔

7- بَابُ

{لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى المَرِيضِ حَرَجٌ} [النور: 61]- إِلَى قَوْلِهِ- {لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} [البقرة: 73]

باب

ترجمہ کنز الایمان: نہ اندھے پر تنگی۔ تا۔۔ کہ تمہیں سمجھ ہو۔ (پ۱۸، البقرۃ ۶۱)

5384 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے۔ جب ہم مقام صہبا پر تھے۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ صہبا خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ

5383- صحیح مسلم:7380

خَيْبَرَ. فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا المَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ" قَالَ سُفْيَانُ: »سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا«

نے کھانا طلب فرمایا۔ پس آپ کے سامنے ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے انہیں گھولا اور ان میں سے نوش فرمایا۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے سنا کہ حضور نے ستو نوش فرما کر ہاتھ دھوئے اور نہ نوش فرمانے سے قبل۔

8- بَابُ الخُبْزِ المُرَقَّقِ وَالأَكْلِ عَلَى الخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

پتلی روٹی اور خوان سفر پر کھانا

5385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ، وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ، فَقَالَ: »مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا، وَلاَ شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ«

ہمام نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کا نانبائی حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پتلی روٹی تناول نہیں فرمائی اور نہ بکری کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا، حتیٰ کہ آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

5386- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ - قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ الإِسْكَافُ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ، وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلاَ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ« قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلاَمَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: »عَلَى السُّفَرِ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹی طشتری میں کھایا ہو یا پتلی روٹی کھائی ہو یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ قتادہ سے کہا گیا کہ پھر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دسترخوان پر۔

5387- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا، يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ المُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ،

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا تو مسلمانوں کو ان کے ولیمے کے کھانے کی دعوت دی چنانچہ آپ کے حکم سے

-5385 انظر الحديث: 6357,5421 سنن ابن ماجه: 3309

-5386 انظر الحديث: 6540,5415 سنن ابن ماجه: 3292

-5387 انظر الحديث: 4213,371

فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالأَقِطُ وَالسَّمْنُ "وَقَالَ عَمْرٌو: عَنْ أَنَسٍ، «بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ»

دسترخوان بچھایا گیا اور اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ زفاف فرمایا پھر دسترخوان پر حیس تیار کیا گیا۔

5388 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُونَ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: «يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ، هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا، وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ» قَالَ: فَكَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ، يَقُولُ: إِيهًا وَالإِلَهِ

(البحر الطويل)

تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

عروہ نے وہب بن کیسان سے روایت کی ہے کہ شامی، حضرت ابن زبیر کو طنزیہ ذات النطاقین کا بیٹا کہا کرتے تھے۔ ان کی والدہ حضرت اسماء نے ان سے فرمایا اے بیٹے! وہ تمہیں دو کمر بندوں والی کا طعنہ دیتے ہیں لیکن تمہیں علم ہے کہ دو کمر بندوں والی بات کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ میں نے اپنے کمر بند کے دو حصے کر دیے تھے ایک حصے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کھانے کی تھیلی کا منہ باندھا تھا اور دوسرا اپنے نیفے میں رکھا تھا راوی کا بیان ہے کہ اہل شام جب سے دو کمر بندوں کا طعنہ دیتے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ خدا کی قسم یہ سچ کہتے ہیں۔ لیکن جس بات کو یہ بطور طعن کہتے ہیں وہ میرے لیے باعث شان ہے۔

5389 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ، خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ، فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ»

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت حفید بنت الحارث بن حزن جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں۔ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گھی پنیر اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی۔ آپ نے عورتوں کو دعوت دی اور انہوں نے ان چیزوں کو آپ کے دسترخوان پر کھایا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے طبیعت کی نفاست کے سبب اسے نوش نہ فرمایا اور اگر یہ چیز حرام ہوتی تو وہ عورتیں نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر اسے نہ کھاتیں اور نہ آپ انہیں کھانے کا حکم دیتے۔

5388- راجع الحدیث:2979

5389- راجع الحدیث:2575

9- بَابُ السَّوِيقِ

5390 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، «فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا، فَلاَكَ مِنْهُ، فَلُكْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

10- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ، فَيَعْلَمُ مَا هُوَ

5391 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ، وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا، قَدْ قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ

ستو

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مقام صہبا پر موجود تھے جو خیبر سے ایک منزل دور ہے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا۔ تو آپ نے کھانا طلب فرمایا اس وقت ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ آپ نے ان میں سے کچھ ستو کھائے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی پھانکے۔ پھر آپ نے پانی طلب فرمایا تو کلی کی اور پھر نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضور ﷺ اس وقت تک نہیں کھانا تناول نہ فرماتے تھے جب تک یہ علم نہ ہو جاتا کہ کھانا کیا ہے

ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ تھیں۔ پس انہوں نے اس کے پاس بھی ہوئی گوہ دیکھی جو ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ پس انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب تک کھانے کے بارے میں بتا نہ دیا جاتا۔ اس وقت تک کبھی کبھار ہی اس کی جانب ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور کھانے کا نام نہ بتا دیا جاتا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف ہاتھ بڑھایا چنانچہ جو عورتیں خدمتِ بابرکت میں حاضر تھیں ان میں سے ایک نے

5390- انظر الحدیث:209

5391- صحیح مسلم:5009' سنن ابو داؤد:3794' سنن نسائی:4328,4327' سنن ابن ماجہ:3241

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: »لاَ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ« قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ

رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ یا رسول اللہ! جو چیز آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے وہ گوہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے گوہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا کہ حرام تو نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین پر نہیں پائی جاتی اس لیے مجھے اس کا کھانا پسند نہیں ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔

11- بَابٌ: طَعَامُ الوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کفایت کرتا ہے

5392 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلاَثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلاَثَةِ كَافِي الأَرْبَعَةِ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو افراد کا کھانا تین افراد کے لیے کفایت کرتا ہے اور تین افراد کا کھانا چار افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

12- بَابٌ: المُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5393 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لاَ يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا، فَقَالَ: يَا نَافِعُ، لاَ تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ

واقد بن محمد نافع سے راوی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تک کھانا تناول نہیں فرماتے تھے جب تک کسی غریب کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ پس ایک شخص آپ کے ساتھ کھانے کے لیے آیا تو اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ پس آپ نے فرمایا اے نافع! یہ آدمی

5392- صحیح مسلم:5335، سنن ترمذی:1820

5393- انظر الحدیث:5394، 5395، صحیح مسلم:5342

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «المُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»

آئندہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

5394- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ المُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الكَافِرَ أَوِ المُنَافِقَ - فَلاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ - يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ» وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے لیکن کافر یا منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ عبید اللہ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ عبید اللہ نے اس میں سے کونسا لفظ فرمایا تھا۔ ابن بکیر، مالک، نافع حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5395 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ» فَقَالَ: فَأَنَا أُومِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ابونھیک نامی ایک زیادہ کھانا کھانے والا تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: بیشک کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اس نے کہا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

5396 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْكُلُ المُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

5397 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھانا کھایا کرتا تھا۔ پھر وہ

5394- انظر الحدیث:5393

5395- انظر الحدیث:5393

5396- انظر الحدیث:5397

5397- انظر الحدیث:5396 سنن ابن ماجہ:3256

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أُكْلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ، فَكَانَ يَأْكُلُ أُكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّ المُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»

مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا۔ پس اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

13- بَابُ الأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

5398- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ آكُلُ مُتَّكِئًا»

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

5399- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: «لاَ آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ»

علی بن اقمر کا بیان ہے کہ حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا جو آپ کے پاس حاضر تھا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

14- بَابُ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: فَجَاءَ {بِعِجْلٍ حَنِيذٍ} [هود: 69]: «أَيْ مَشْوِيٍّ»

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔ (پ ۱۲، ہود ۶۹) یعنی بھنا ہوا۔

5400- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنَّهُ لاَ يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ» فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: «بِضَبٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے کھانے کے لیے اس کی طرف دستِ مبارک بڑھایا۔ پس آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لیے میں اپنی طبیعت کو اس کے خلاف پاتا ہوں۔ پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا اور رسول اللہ

5398- انظر الحدیث:5399' سنن ابو داؤد:3769' سنن ترمذی:1830' سنن ابن ماجه:3262

5399- انظر الحدیث:5398

5400- صحیح مسلم:5009' سنن ابو داؤد:3794' سنن نسائی:4327' سنن ابن ماجه:3241

مَحْنُوذٍ»

صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظ فرمارہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے بصفت محنوذ کے لفظ روایت کیے ہیں۔

15- بَابُ الخَزِيرَةِ

خزیرہ کھانا

قَالَ النَّضْرُ: "الخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ، وَالحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ"

نضر کا قول ہے کہ خزیرہ میدہ سے اور حریرہ دودھ سے بنایا جاتا ہے۔

5401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، فَقَالَ: «سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ، ثُمَّ قَالَ لِي: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي البَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ، أَلاَ تَرَاهُ

حضرت محمود بن ربیع انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور انصار کی طرف سے غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں بینائی سے محروم ہوں اور قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو وہ ندی بھر جاتی ہے جو میرے اور ان لوگوں کے درمیان پڑتی ہے اور مسجد میں جا کر ان لوگوں کو نماز پڑھانا میرے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لا کر میرے غریب خانے پر نماز پڑھیں اور اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بناؤں آپ نے جواب دیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں جلد ایسا کرونگا۔ عتبان کا بیان ہے کہ اگلے ہی روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو آپکو اجازت دے دی گئی۔ آپ گھر میں جا کر نہ بیٹھے بلکہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی جانب اشارہ کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر کہی۔ چنانچہ ہم نے صفیں بنالیں، پھر دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پس ہم نے آپکو خزیرہ کے لیے روک لیا جو گھر میں آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ گھر میں محلّے کے اور بہت سے لوگ بھی

قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟ " قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قُلْنَا: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى المُنَافِقِينَ، فَقَالَ: " فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ، أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ

جمع ہو گئے پس ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ یہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے اور اس کی نیت رضائے الٰہی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے کہا۔ ہم اسکا میلان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہنے والے کو آگ پر حرام کیا ہے۔ جبکہ وہ اس کے ذریعے رضائے الٰہی چاہتا ہو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے اس حدیث محمود کے متعلق پوچھا اور وہ بنی سالم کے ایک فرد اور ان لوگوں کے سردار تھے تو انہوں نے بھی اس حدیث کی تصدیق فرمائی۔

16- بَابُ الأَقِطِ

پنیر اور حیس

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا، بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ، فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ: «صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا»

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب رسول اللہ نے حضرت صفیہ کے ساتھ زفاف فرمایا تو دعوت ولیمہ میں کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ عمرو بن ابوعمر، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ نے حیس تیار کروایا تھا۔

5402- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ، وَشَرِبَ اللَّبَنَ، وَأَكَلَ الأَقِطَ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ جان نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ پیش کیا۔ پس گوہ آپ کے دستر خوان پر رکھی گئی۔ پس اگر وہ حرام ہوتی تو رکھی نہ جاتی، ہاں آپ نے دودھ کو نوش فرمایا اور پنیر بھی کھایا۔

5402- راجع الحديث: 2575

17-بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

5403- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: «إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى، وَلاَ نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الجُمُعَةِ، وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلاَ وَدَكٌ»

چقندر اور جو

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے دن کی بڑی مسرت ہوتی کیونکہ اس دن ایک بڑھیا ہمارے لیے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکایا کرتی اور اس میں چند دانے بھی ڈال دیا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ ادا کر لیتے تو اس بڑھیا کے پاس چلے جایا کرتے۔ پس وہ اسے ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور اس کے سبب ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی اور ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے اور خدا کی قسم اس میں چربی یا کوئی اور چکنائی نہیں ڈالی جاتی تھی۔

18-بَابُ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

5404 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

گوشت کو نوچنا اور ہانڈی سے نکال کر کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت دانتوں سے نوچ کر کھایا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

5405- وَعَنْ أَيُّوبَ، وَعَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ، فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

دوسری روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہانڈی سے ایک ہڈی والی بوٹی نکال کر کھائی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

19-بَابُ تَعَرُّقِ العَضُدِ

5406- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ المَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ

دستی کا گوشت نوچنا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

5403- راجع الحدیث:938

5405- راجع الحدیث:207

5406- راجع الحدیث:2570,1821

مَكَّةَ»

5407 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ، فَقُمْتُ إِلَى الفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ، فَشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا، وَخَبَأْتُ العَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» فَنَاوَلْتُهُ العَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، مِثْلَهُ

دوسری روایت میں حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہم سے آگے اترے ہوئے تھے۔ تمام حضرات نے احرام باندھا ہوا تھا۔ لیکن میں حالت احرام میں نہ تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا۔ جبکہ اس وقت میں اپنے جوتے کی مرمت میں مشغول تھا۔ انہوں نے مجھے اس کی خبر نہ دی لیکن چاہتے تھے کہ کاش! میں اسے دیکھ لوں۔ پس میں اس طرف متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا، اس پر زین کسی اور سوار ہو گیا۔ میں اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا۔ پس میں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ دے دو، تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، ہم آپ کی کسی چیز کے ساتھ مدد نہیں کریں گے مجھے اس پر غصہ آیا۔ پس میں اترا دونوں چیزیں لیں اور سوار ہو گیا۔ پھر میں نے گورخر پر سخت حملہ کر کے اسے شکار کر لیا اور اسے لے کر آ گیا وہ مر چکا تھا۔ پس میں نے ان کے سامنے ڈال دیا۔ انہوں نے اسے کھا لیا پھر انہیں حالت احرام میں اسے کھانے کے بارے میں شک ہوا۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک شانہ میں نے اپنے پاس چھپا لیا تھا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور اس کے متعلق آپ سے معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے وہ بازو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے دانتوں سے نوچ نوچ کر اسے کھایا حالانکہ حالت احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر، زید بن اسلم۔ عطاء بن یسار نے بھی حضرت ابو قتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5407- راجع الحدیث: 2570,1821

20- بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

5408- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ «رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

چھری سے گوشت کاٹنا

جعفر بن عمرو بن امیہ کو ان کے والد ماجد حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کے بازو کا گوشت کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پھر نماز کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے اسے اور اس چھری کو جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے، رکھ دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو کیا۔

21- بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

5409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ»

نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

22- بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

5410- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ قَالَ: «لاَ» فَقُلْتُ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ»

جو کے آٹے میں پھونکنا

ابو حازم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں میدہ دیکھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے کہا۔ کیا آپ جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ فرمایا نہیں لیکن اس میں پھونکیں مار لیا کرتے تھے۔

23- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

5411- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کیا تناول کرتے تھے

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

5408- راجع الحديث:208

5409- راجع الحديث:3563

5410- انظر الحديث: 5413

5411- انظر الحديث:5441، سنن ترمذی:2474، سنن ابن ماجہ:4157

زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي»

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ہر ایک کو سات کھجوریں عطا فرمائیں مجھے بھی سات کھجوریں عطا فرمائی گئیں۔ لیکن ان میں سے ایک کم اچھی نظر آئی تھی لیکن مجھے وہ کھجور سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں سخت تھی۔

5412 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: «رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الحُبُلَةِ، أَوِ الحَبَلَةِ، حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي»

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سات صحابہ میں سے میں ساتواں تھا اس وقت ہماری غذا درختوں اور ان کے پتوں کے سوا کچھ اور نہ تھی۔ حتیٰ کہ ہم میں سے ہر کسی کو بکری کی مینگنیوں کی طرح حاجت ہوتی تھی۔ آج بنو اسد مجھے اسلام سکھاتے ہیں اگر میرا یہی حال ہے تو میں نقصان میں رہا اور میری کوشش ضائع ہوگئی۔

5413 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَقُلْتُ: هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: «مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ، مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ» قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: «مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا، مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میدے کی چیزیں تناول فرمائیں؟ حضرت سہل نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعثت سے وصال تک میدے کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں آپ حضرات کو چھلنی میسر تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھلنی نہیں دیکھی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپکی روح قبض فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ آپ حضرات پھر بغیر چھانے جو کا آٹا کس طرح کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اسے پیستے اور پھونکیں مار کر بھوسی اڑا دیتے تھے، جو باقی بچتا اسے گوندھتے اور پکار کر کھا لیتے تھے۔

5412- راجع الحدیث: 3728

5413- انظر الحدیث: 5410

5414 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: «خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ»

سعید المقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ انہوں نے انہیں بھی بلایا۔ لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمانے تک جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

5415 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ، وَلاَ فِي سُكْرُجَةٍ، وَلاَ خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ» قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلاَمَ يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: «عَلَى السُّفَرِ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چھوٹی پلیٹوں میں کھانا نہیں کھایا اور نہ میز پر اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوان پر۔

5416 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل نے آپ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد مسلسل تین روز بھی گندم کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا حتیٰ کہ وصال فرمایا۔

24- بَابُ التَّلْبِينَةِ

تلبینہ

5417 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ المَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے لیے عورتیں جمع ہوتیں۔ جب وہ چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جاتیں تو انہیں تلبینہ (حریرہ) بنانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پھر ثرید تیار کر کے تلبینہ اس کے اوپر ڈالا جاتا۔ پھر آپ فرماتیں کہ اس میں سے کھاؤ کیونکہ

5415- راجع الحدیث: 5386

5416- صحیح مسلم: 7369، سنن ابن ماجہ: 3344

5417- صحیح مسلم: 5730، سنن ترمذی: 3039

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ المَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ«

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور کچھ غموں کو دور کرتا ہے۔

25- بَابُ الثَّرِيدِ

ثرید

5418- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الجَمَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: » كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں اور عائشہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

5419- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

5420- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: »فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ« قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی کا کام کرتا تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہوگیا حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس میں سے کدو کی قاشیں تلاش فرما رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بھی تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھنے لگا اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ کدو کو پسند کیا۔

26- بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ

بھنی ہوئی بکری نیز بازو

5418- راجع الحديث: 3411

5419- راجع الحديث: 3770

5420- راجع الحديث: 2092

وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ

اور پہلو کا گوشت

5421- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، قَالَ: كُلُوا، «فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلاَ رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ»

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں آپ کا باورچی بھی کھڑا تھا فرمایا کہ کھاؤ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چپاتی کھائی ہو، حتیٰ کہ خالق حقیقی سے جا ملے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی بھی بھنی ہوئی بکری کھائی ہو۔

5422- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے بازو کا گوشت کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور چھری کو ایک طرف رکھ دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا تھا۔

27- بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ، مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

اسلاف گھر کے لیے کھانے کا کتنا ذخیرہ رکھتے تھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَأَسْمَاءُ: «صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً»

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے توشہ دان بنا رکھا تھا۔

5423 - حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثٍ؟ قَالَتْ: «مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ،

حضرت عابس بن ربیعہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ جواب دیا کہ ایسا صرف ایک سال ہی فرمایا تھا جبکہ لوگ بھوک سے مر رہے تھے اور مراد یہ تھی کہ مالدار لوگ

5421- راجع الحدیث:5385

5422- راجع الحدیث:208

5423- صحیح مسلم:7372' سنن ترمذی:1511' سنن نسائی:4444' سنن ابن ماجہ:3313

فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الكُرَاعَ، فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ » قِيلَ: مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: »مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ«. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، بِهَذَا

غریبوں کو کھلائیں۔ اس کے علاوہ ہم بعض وقت بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور انہیں پندرہ دن کے بعد کھاتے پوچھا گیا کہ کس مجبوری کے سبب آپ ایسا کرتے تھے؟ اس پر وہ مسکرائیں اور فرمایا کہ آل محمد نے سالن کے ساتھ کبھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹیاں نہیں کھائیں۔ حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ابن کثیر نے بواسطہ سفیان توری اس حدیث کی عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت کی ہے۔

5424 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: » كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ « تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا المَدِينَةَ قَالَ: »لاَ«

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم قربانی کا گوشت جمع کر لیا کرتے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ جاتے۔ ابن جریج نے عطا سے پوچھا کہ اس سے کیا ہمارا مدینہ طیبہ میں آنا مراد ہے فرمایا کہ نہیں۔

28- بَابُ الحَيْسِ

حیس

5425 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: »التَمِسْ غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي « فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ« فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خدمت کے لیے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ان کا ایک لڑکا طلب فرمایا۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا۔ جب آپ اترتے تو میں آپ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اے اللہ! میں غم سے عاجزی اور سستی سے، کنجوسی اور بزدلی سے اور قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں متواتر آپ کی خدمت کرتا۔ حتیٰ کہ ہم خیبر سے واپس لوٹے اور آپ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو لے کر واپس لوٹے جن کو گرفتار کیا گیا تھا تو میں نے دیکھا کہ آپ ان کے پیچھے چادر یا کمبل تان رہے تھے۔ حتیٰ

5424- راجع الحدیث:2980

بِكِسَاءٍ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا " ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: »هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ« فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا، مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ«

کہ جب ہم مقام صہبا پر پہنچے تو آپ نے حیس تیار کروا کے دسترخوان پر رکھوایا۔ پھر آپ نے مجھے بھیجا تو میں لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے کھانا کھایا یہ ان کے ساتھ شب زفاف گزارنے کے وقت کی بات ہے پھر روانہ ہو گئے حتیٰ کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو میں حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ان لوگوں کو ان کی مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

29- بَابُ الأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

چاندی کے ملع کردہ برتنوں میں کھانا

5426- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى: أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ القَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هَذَا، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ تَلْبَسُوا الحَرِيرَ وَلاَ الدِّيبَاجَ، وَلاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ«

مجاہد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو انہوں نے پانی طلب فرمایا۔ پس ایک مجوسی پانی لے کر آیا۔ جب پیالہ آپ کے دست مبارک میں دیا گیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اگر میں اسے ایک دو دفعہ منع نہ کر چکا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

30- بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

کھانے کا بیان

5427- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی طرح ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور قرآن کریم نہ پڑھنے والے مومن کی

5426- صحیح مسلم: 5361، سنن ابو داؤد: 1878، سنن ابن ماجہ: 3590

5427- راجع الحدیث: 5020

طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لاَ رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ»

مثال کھجور کی طرح ہے کہ خوشبو نہیں ہوتی لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور قرآن کریم پڑھنے والے منافق کی۔ مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو نام کو نہیں اور ذائقہ تلخ ہے۔

5428- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی تمام کھانوں پر۔

5429- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو شخص کو سونے اور کھانے میں مانع ہے لہذا جب کوئی اپنا مقصد پالے تو جلد از جلد اپنے اہل و عیال کی جانب واپس لوٹ آئے۔

31- بَابُ الأُدْمِ

سبزی

5430 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاَثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الوَلاَءُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» قَالَ: وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى

ربیعہ نے قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ بریرہ کے واقعہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں جبکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔ آپ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ انہیں شرط کرنے دو جبکہ ولاء کا مستحق تو وہی ہے جو آزاد کرے راوی کا بیان ہے کہ (اسے) آزاد کر دیا گیا اور اپنے خاوند کے پاس رہنے نہ رہنے کا اسے اختیار دیا گیا۔ ایک دن ایسا ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے

5428- راجع الحدیث: 5428,3370

5429- راجع الحدیث: 1804

5430- راجع الحدیث: 5097,456

النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ، فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ البَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ لَحْمًا؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: «هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا، وَهَدِيَّةٌ لَنَا»

گھر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور اس وقت چولہے پر رکھی ہانڈی میں جوش آیا ہوا تھا۔ آپ نے کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر کی پکائی ہوئی سبزی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کی رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن وہ صدقہ کا گوشت ہے جو بریرہ کو دیا گیا اور اس نے ہمیں بطور ہدیہ دے دیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ وہ اس کیلئے صدقہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

32- بَابُ الحَلْوَاءِ وَالعَسَلِ

میٹھی چیز اور شہد

5431- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَالعَسَلَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5432- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي، حِينَ لاَ آكُلُ الخَمِيرَ وَلاَ أَلْبَسُ الحَرِيرَ، وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالحَصْبَاءِ، وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ، وَهِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا العُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا تا کہ میرا پیٹ بھرتا رہے۔ جبکہ مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو ریشم نہیں ملتا تھا اور کوئی لونڈی غلام میرا خدمت گزار نہ تھا۔ بلکہ میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا اور آتے جاتے شخص کو آیت سناتا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور غریبوں کے حق میں حضرت جعفر بن ابو طالب بہت اچھے شخص تھے۔ کیونکہ اکثر وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کھانا موجود ہوتا ہمیں کھلا دیتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کچھ نہ ہوتا تو وہ خالی کپی کو ہمارے پاس لے آتے جس میں کچھ نہ ہوتا تو میں اسے پھاڑ کر چاٹ لیا کرتا تھا۔

5431- راجع الحدیث: 4912 'صحیح مسلم: 3664 'سنن ابو داؤد: 3715 'سنن ترمذی: 1831 'سنن ابن ماجہ: 3323

5432- راجع الحدیث: 3708

33- بَابُ الدُّبَّاءِ

5433- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا: «فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ، فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ». فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

کدو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پس گئے جو درزی تھا۔ پس اس نے آپ کی خدمت میں کدو پیش کیا آپ نے وہ تناول فرمایا۔ اس دن سے میں مستقل اسے پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا۔

34- بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

5434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كَانَ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا، أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، يَقُولُ: «إِذَا كَانَ القَوْمُ عَلَى المَائِدَةِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلَكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ المَائِدَةِ أَوْ يَدَعُ»

اپنے بھائیوں کو کھلانے میں تکلف کرنا

ابو وائل، حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انصاریوں میں ابوشعیب نام کا ایک آدمی تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو قصاب تھا۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ میرے لیے کھانا تیار کرتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ افراد کی دعوت کردوں۔ پس اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ افراد کو بلالیا۔ ان حضرات کے پیچھے پیچھے ایک شخص اور آگیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے پانچ افراد کی دعوت کی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے آگیا ہے۔ لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو عرض گزار ہوئے کہ میں نے اسے اجازت دی محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں تو مناسب نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخواں والوں کو کوئی چیز دیں یا لیں، ہاں ایک ہی خوان پر کھانے والوں کو اختیار ہے ایک دوسرے کو چیز دیں یا نہ دیں۔

35- بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ

دوسرے کو دعوت دے کر

5433- راجع الحدیث: 2092

وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

5435- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ النَّضْرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنْتُ غُلاَمًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ» قَالَ: «فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ» قَالَ: فَأَقْبَلَ الغُلاَمُ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ أَنَسٌ: لاَ أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ

خود کسی کام میں لگ جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکپن کے دنوں میں میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے گھر پہنچے جس نے آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا اور اس میں کھانے کی کوئی چیز تھی اور کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو تلاش فرمانے لگے۔ ان کا بیان ہے جب میں نے یہ بات دیکھی تو آپ کے سامنے انہیں اکٹھا کرنے لگا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ غلام اپنے کام میں لگ گیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں مستقل کدو کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کیا۔

36- بَابُ المَرَقِ

5436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ»، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ

شوربہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیا۔ پس اس نے جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کی اطراف سے کدو کو تلاش فرما رہے تھے۔ پس اس دن سے میں کدو کو ہمیشہ پسند کرنے لگا ہوں۔

37- بَابُ القَدِيدِ

5437 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

سوکھا ہوا گوشت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی خدمت میں شوربہ

5435- راجع الحدیث: 503

5436- راجع الحدیث: 2092، صحیح مسلم: 5293، سنن ابوداؤد: 3782، سنن ترمذی: 1850

5437- راجع الحدیث: 5436,2092

عَنْهُ قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا»

پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا گوشت بھی ڈالا گیا تھا میں نے دیکھا کہ آپ کھانے کے لیے کدو تلاش فرما رہے ہیں۔

5438- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الغَنِيُّ الفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثًا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ نے ایسا اسی سال کیا جبکہ لوگ غنی ہوں یا فقیر بھوک سے مر رہے تھے ورنہ ہم بکری کے پائے اٹھا رکھتے اور پندرہ پندرہ روز بعد کھاتے تھے۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے سالن کے ساتھ گندم کی روٹی برابر تیس دن تک نہیں کھائی۔

38- بَابُ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى المَائِدَةِ شَيْئًا

دسترخوان پر اپنے ساتھی کو چیز دینا

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ: «لاَ بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلاَ يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ المَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى»

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد ہے کہ دسترخوان پر بعض کا بعض کو چیز دینے میں مضائقہ نہیں لیکن ایک دسترخوان سے دوسرے پر نہیں دینی چاہیے۔

5439 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: «فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ» فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ، وَقَالَ ثُمَامَةُ: عَنْ أَنَسٍ: «فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی اس دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا۔ پس رسول اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور شوربہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت بھی تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے کی ہر جانب سے کدو تلاش فرما رہے ہیں اس دن سے میں مستقل کدو کو پسند کرتا ہوں ثمامہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں آپ کے سامنے کدو اکھٹا کرتا رہا۔

5438- راجع الحدیث: 5423

39- بَابُ الرُّطَبِ بِالقِثَّاءِ

5440- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ»

تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ککڑی کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

40- بَابٌ

5441- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلاَثًا: يُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ»

5441م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا، فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ: أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي "

باب

عباس جریری کا بیان ہے کہ ابو عثمان نے بیان فرمایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سات دن تک مہمان رہا۔ پس وہ ان کی زوجہ اور ان کا خادم تینوں باری باری رات کو جاگتے چنانچہ ایک نماز پڑھتا اور دوسرا سو جاتا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں تو مجھے سات کھجوریں ملیں جن میں سے ایک کھجور سخت تھی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم فرمائیں۔ مجھے ان میں سے پانچ کھجوریں ملیں۔ چار پکی ہوئی تھیں اور ایک سخت۔ میں نے یہ سخت کھجور دیکھی کہ وہ مجھ سے دقت سے چبائی گئی۔

41- بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا)

5442- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ سُفْيَانَ،

تر اور خشک کھجوریں

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

(پ ۱۶، مریم ۲۵)

محمد بن یوسف، سفیان منصور بن صفیہ، ان کی والدہ،

5440- صحیح مسلم: 5298 ' سنن ابو داؤد: 3835 ' سنن ترمذی: 1844 ' سنن ابن ماجہ: 3325

5441- راجع الحديث: 5411

5442- راجع الحديث: 5383

عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالمَاءِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو کھجوروں اور پانی سے ہم شکم سیر ہو جاتے تھے۔

5443 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ، وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الجِدَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ، فَجَلَسَتْ، فَخَلاَ عَامًا فَجَاءَنِي اليَهُودِيُّ عِنْدَ الجَدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ اليَهُودِيِّ» فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اليَهُودِيَّ، فَيَقُولُ: أَبَا القَاسِمِ لاَ أُنْظِرُهُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى، فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «افْرُشْ لِي فِيهِ» فَفَرَشْتُهُ، فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ اليَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ» فَوَقَفَ فِي الجَدَادِ، فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» عُرُوشٌ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا جو کھجور کی فصل کاٹنے تک مجھ سے بیع سلم کیا کرتا تھا۔ حضرت جابر کی بیرِ رومہ کے راستے میں زمین تھی۔ ایک سال اس زمین میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کاٹنے کے وقت یہودی آ گیا جبکہ مجھے اس زمین سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پس میں نے اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو یہودی سے جابر کے لیے مہلت مانگیں گے۔ جب آپ میرے باغ میں رونق افروز ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو فرمانے لگے۔ پس اس نے کہا اے ابو القاسم! میں اسے مہلت نہیں دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ملاحظہ فرما کر درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر یہودی کے پاس جا کر اس سے گفتگو فرمانے لگے مگر اس نے انکار کر دیا۔ پس میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمائیں، پھر دریافت فرمایا کہ اے جابر تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ پس میں نے آپ کو بتا دی۔ فرمایا۔ میرے لیے اس میں کوئی چیز بچھا دو۔ پس میں نے بستر بچھا دیا۔ آپ اندر داخل ہوئے اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں دوبارہ ایک مٹھی کھجوریں خدمت میں پیش کیں تو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی تو اس نے انکار کیا۔

وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {مَعْرُوشَاتٍ} [الأنعام: 141]: مَا يُعَرَّشُ مِنَ الكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ يُقَالُ: {عُرُوشُهَا} [البقرة: 259]: أَبْنِيَتُهَا

چنانچہ آپ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ جابر فصل کاٹو اور قرض ادا کرتے جاؤ۔ آپ پھلوں کے پاس بیٹھ گئے اور قرض ادا کر دیا اور کھجوریں بھی بچ رہیں۔ پس میں باہر نکلا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کے رسول ہوں۔ ''عروش'' اور ''عریش'' عمارت، مکان اور جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ انگوروں سے گھری ہوئی جگہ کو معروشات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عروشھا سے ان کے مکانات مراد ہیں۔

42- بَابُ أَكْلِ الجُمَّارِ

کھجور کا گابھ کھانا

5444 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذَا أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ المُسْلِمِ» فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ التَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ»

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں کھجور کا گابھ پیش کیا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت مسلمان جیسی ہے۔ پس میں سمجھ گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ عرض کر دوں کہ یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دوسرے حضرات پر نظر ڈالی تو محسوس کیا کہ میں تو ان حضرات کچھ بھی نہیں ہوں کہ کچھ بیان کروں۔ پس میں خاموش رہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

43- بَابُ العَجْوَةِ

عجوہ کھجور

5445 - حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح سات عجوہ کھجوریں

5444- راجع الحديث: 61

5445- صحیح مسلم: 5307، سنن ابو داؤد: 3876

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ»

کھالیا کرے تو اس دن اسے کوئی زہر اور جادو نقصان نہ دے گا۔

44-بَابُ القِرَانِ فِي التَّمْرِ

دو کھجوریں ملا کر کھانا

5446 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ، وَيَقُولُ: لاَ تُقَارِنُوا، «فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ القِرَانِ»، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ، قَالَ شُعْبَةُ: «الإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ»

جبلہ بن سحیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور میں ایک سال ہم قحط میں مبتلا ہو گئے تو ان دنوں ہمیں صرف کھجوریں میسر تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سے گزرا کرتے اور ہم کھا رہے ہوتے تو فرماتے کہ دو کھجوریں ملا کر نہ کھایا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے پھر وہ فرماتے ہیں کہ ماسوائے اس کے کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت طلب کر لے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ اجازت کا قول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔

45-بَابُ القِثَّاءِ

ککڑی

5447 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ»

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

46-بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلِ

کھجور کی برکت

5448 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً، تَكُونُ مِثْلَ المُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ»

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

5446- راجع الحدیث:2455

5447- راجع الحدیث:5440

5448- راجع الحدیث:61

47- بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

5449- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالقِثَّاءِ»

دو کھانے ملا کر کھانا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

48- بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً، وَالجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

5450- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ، ح وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ، وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً، وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: «وَمَنْ مَعِي؟» فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ: وَمَنْ مَعِي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ، وَقَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ، هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟»

دس دس افراد کو دسترخوان پر کھانا کھلانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مد جو ڈال کر ان سے دلیہ تیار کیا پھر ان کے پاس کپی تھی اس میں سے گھی نکال کر ڈالا پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ پس میں خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان رونق افروز تھے۔ پس میں نے آپکو دعوت دی۔ فرمایا اور جو میرے ساتھ ہیں؟ پس میں واپس آیا اور بتایا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے ساتھ ہیں؟ پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی طرف روانہ ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! ہمارے پاس تو کھانے کو صرف اتنا ہی ہے جو ام سلیم نے آپ کے لیے تیار کیا ہے۔ پس آپ ان کے ساتھ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ دس افراد کو بھیجو پس وہ آئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس افراد میرے پاس اور بھیج دو۔ پس وہ داخل ہوئے اور پیٹ بھر کر کھایا پھر فرمایا کہ دس افراد میرے پاس اور بھیجو پس وہ آئے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر

5449- راجع الحدیث: 5440

5450- راجع الحدیث: 422

ارشاد ہوا کہ دس افراد کو میرے پاس اور لاؤ حتیٰ کہ چالیس آدمی شمار کئے گئے۔ پھر نبی کریم نے کھانا تناول فرمایا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں کھانے کو دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم ہوا ہے۔

49- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالبُقُولِ

لہسن اور بدبودار چیزوں کی کراہت

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5451- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: قِيلَ لِأَنَسٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہمارے قریب نہ آئے یا ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

5452- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا وہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

50- بَابُ الكَبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرُ الأَرَاكِ

پیلو کا پھل

5453- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الكَبَاثَ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ» فَقَالَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مرالظہران کے مقام پر پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں ان میں سے کالے پھل چننے چاہئیں کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔ حضرت جابر نے عرض کی کہ کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں اور ایسا نبی کوئی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

5451- راجع الحديث:854

5452- راجع الحديث:855

5453- راجع الحديث:3406

51- بَابُ المَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد کلی کرنا

5454- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَأَكَلْنَا، فَقَامَ إِلَى الصَّلاَةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا"

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب ہم مقامِ صہبا پر پہنچے تو آپ نے کھانا طلب فرمایا پس آپ کی خدمت میں ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس ہم نے وہ کھائے پھر آپ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں۔

5455- قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ بُشَيْرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ: «خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ» قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ، «دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا المَغْرِبَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ» وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى

یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سوید نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقامِ صہبا کی طرف نکلے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جا سکے ہم نے وہ آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ گویا آپ اسے یحییٰ کی زبانی سن رہے ہیں۔

52- بَابُ لَعْقِ الأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

رومال سے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

5456 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا»

عطاء، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اس وقت تک پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔

5454- راجع الحدیث:209

5455- راجع الحدیث:209

5456- صحیح مسلم:5262' سنن ابن ماجہ:3269

53-بَابُ المِنْدِيلِ

5457 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؛ فَقَالَ: «لاَ، قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلاَ نَتَوَضَّأُ»

رومال

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے بعد وضو کرنے کے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں بے شک۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کھانے کی چیزیں بہت کم میسر تھیں لہٰذا جب ہمیں کھانا میسر ہوتا تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے بلکہ ہتھلیوں، بازوؤں اور پیروں سے ہی یہ کام لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

54-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

5458 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا»

5459 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ - قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مَكْفُورٍ» وَقَالَ مَرَّةً: «الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلاَ مُوَدَّعٍ وَلاَ مُسْتَغْنًى، رَبَّنَا»

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

خالد بن معدان نے حضرات ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنا دسترخوان اٹھاتے زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے: تعریف خدا کی ہے بہت زیادہ، پاکیزہ او برکت والی۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی ضرورت نہ رہے۔

خالد بن معدان، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک فرمایا کہ جب اپنا دسترخوان اٹھاتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے: سب تعریفیں اس اللہ کیلئے جس نے کھلایا پلایا ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں جو ختم نہ ہوں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔ ایک دفعہ آپ نے یہ دعا بیان کی۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے جو ہمارا رب ہے ایسی

5457- سنن ابن ماجه:3282

5458- انظر الحديث:5459' سنن ابو داؤد:5458' سنن ترمذی:3456' سنن ابن ماجه:3284

5459- راجع الحديث:5458

تعریفیں جو نہ ختم ہونے والی ہوں، نہ رکنے والی تعریفیں اور ایسی تعریفیں نہیں جسکی حاجت نہ رہے، اے ہمارے رب!

55-بَابُ الأَكْلِ مَعَ الخَادِمِ

5460- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلاَجَهُ«

خادم کے ساتھ کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا لے کر آئے تو اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ تو اسے ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے گرمی اور مشقت سہی ہے۔

56-بَابٌ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

57-بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ: وَهَذَا مَعِي

وَقَالَ أَنَسٌ: »إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لاَ يُتَّهَمُ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ«

جس کی دعوت کی جائے وہ کسی کو اپنے ساتھ لے آئے

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ایسے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ جس پر کوئی الزام نہیں تو اسکا کھانا کھا سکتے ہو اور اسکا پانی پی سکتے ہو۔

5461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ، فَعَرَفَ الجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ إِلَى غُلاَمِهِ اللَّحَّامِ، فَقَالَ:

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک شخص تھا جسکی کنیت ابوشعیب تھی۔ اس کا ایک غلام گوشت فروش تھا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ نے اپنے صحابہ میں رونق افروز تھے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے بھوک کو پہچان لیا۔ پس وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ میرے لیے پانچ

-5460 راجع الحديث:2557

-5461 راجع الحديث:2081

اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ، إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لاَ، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ

افراد کا کھانا تیار کر دو۔ کیونکہ جب میں نبی کریم ﷺ کو کھانے کیلئے بلاؤں گا تو آپ پانچویں ہوں گے۔ پس وہ کھانا تیار کر کے حضرت شعیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو دعوت دی تو آپ کے پیچھے ایک شخص اور آ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابو شعیب! یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

58- بَابُ إِذَا حَضَرَ العَشَاءُ فَلاَ يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

شام کا کھانا آ جائے تو نماز عشا کی جلدی نہ کرے

5462- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»

جعفر بن عمر بن امیہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عمر بن امیہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے بازو کا گوشت اپنے دستِ مبارک میں لے کر کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پس نماز کے لیے اذان کہی گئی تو آپ نے اسے رکھ دیا اور جس چھری کے ساتھ کاٹ کاٹ کر تناول فرما رہے تھے اسے ایک جانب ڈال دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی لیکن آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

5463- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ ایوب، نافع حضرت ابن عمر نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5463م- وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ایوب نے از نافع از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما از نبی ﷺ سے اسی طرح منقول ہے۔

-5462 راجع الحدیث:208

-5463 راجع الحدیث:672

5464-وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: »أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ«

ایوب نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ایک مرتبہ رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ حالانکہ وہ امام کے قرات پڑھنے کی آواز سن رہے تھے۔

5465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَحَضَرَ العَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ« قَالَ وُهَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ: »إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز عشاء کھڑی ہو جائے اور رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ وہیب۔ یحیٰی ابن سعید ہشام کی روایت میں حضر العشاء کی جگہ وضع العشاء ہے۔

59-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا} [الأحزاب: 53]

ارشاد الٰہی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جب کھانا کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ (احزاب ۵۳)

5466 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَنَسًا، قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ »أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ القَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پردے کے متعلق میں تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب بھی مجھ سے ہی معلوم کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح فرما کر صبح کی اور یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا تو آپ نے دن چڑھے لوگوں کا کھانے کے لیے بلایا۔ پس آپ تشریف فرما ہو گئے اور کچھ لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہے جبکہ اکثر چلے گئے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور میں آپ کے ساتھ چل دیا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے آپ کا خیال تھا کہ وہ چلے گئے ہوں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ لوگ اب بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے آپ واپس

5464- راجع الحديث: 671

5465- راجع الحديث: 671

5466- راجع الحديث: 4791، صحيح مسلم: 3492

فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الحِجَابُ»

تشریف لے گئے اور میں بھی دوسری مرتبہ آپ کے ساتھ واپس لوٹا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

71- كِتَابُ العَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

1- بَابُ تَسْمِيَةِ المَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ، لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ

جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے اس کا نام رکھنا اور تحنیک کرنا

5467 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: »وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ«. وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اس کے لیے برکت کی دعا کی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابو موسیٰ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

5468 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ المَاءَ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ نے اس کی تحنیک فرمائی۔ بچے نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس کے اوپر پانی بہا دیا۔

5469 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ »أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ« وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دن تھے۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور اور قبا میں ٹھہری تو اس کی ولادت قبا میں ہو گئی۔ پس میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور آپ کی گود مبارک میں دے دیا۔ پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن ہے۔ پھر آپ نے کھجور کے ساتھ تحنیک فرمائی اور اس

5467- صحیح مسلم:5580

5468- راجع الحدیث:222

5469- راجع الحدیث:3909

وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ

کے لیے دعا کر کے مبارک باد دی یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے جس کے سبب مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

5470- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ العَشَاءَ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا» فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ، فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر گئے تو لڑکا فوت ہوگیا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو پوچھا کہ بچے کا حال کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ سکون میں ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ کھانا کھا کر انہوں نے ان سے صحبت فرمائی۔ جب فارغ ہوگئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ لڑکے کو لے جاؤ۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا آج یہ تم نے ہمبستری کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا اے اللہ! دونوں کو برکت دے۔ پس میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا حتیٰ کہ اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جائیں۔ پس وہ بچے کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوگئے اور ان کے ساتھ چند کھجوریں بھیجی گئیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے بچے کو لے لیا اور فرمایا۔ کیا اس کے ساتھ بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں کھجوریں ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں لے کر چبایا اور پھر اس کے منہ میں رکھ دیں پس اس طرح آپ نے بچے کی تحنیک فرمائی اور اسکا نام عبداللہ رکھا۔

5470م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

محمد بن مثنیٰ، ابن ابوزری، ابن عون، محمد بن سیرین

5470- صحیح مسلم:5520

أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَسَاقَ الحَدِيثَ

نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

2- بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي العَقِيقَةِ

عقیقہ کر کے بچے کی اذیت دور کرنا

5471- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: «مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ» وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، وَقَتَادَةُ، وَهِشَامٌ، وَحَبِيبٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ.

ابونعمان، حماد بن، ایوب، محمد بن سیرین نے حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ لڑکے عقیقہ کرنا چاہیے حجاج، حماد، ایوب، قتادہ، ہشام، حبیب، ابن سیرین حضرت سلمان نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی کئی حضرات، عاصم اور ہشام، حفصہ بنت سیرین، رباب، حضرت سلمان بن عامر ضبی نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین نے حضرت سلمان سے ان کا ارشاد نقل کیا ہے۔

5472- وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَعَ الغُلاَمِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى»

اصبغ، ابن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی محمد بن سیرین، حضرت سلمان بن عامر ضبی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ لڑکے کے ساتھ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔

5472م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ: أَنْ أَسْأَلَ الحَسَنَ: مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ العَقِيقَةِ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ»

حبیب بن شہید کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری سے معلوم کروں کہ انہوں نے عقیقہ کے بارے میں حدیث کس سے سنی ہے؟ جب میں نے ان سے معلوم کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

5471- انظر الحدیث: 5472 سنن ابو داؤد: 1516,1515,2839 سنن ابن ماجہ: 316

5472- راجع الحدیث: 5471

5472م- سنن الترمذی: 182، سنن نسائی: 4232

3- بَابُ الفَرَعِ

5473 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ» وَالفَرَعُ: أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ، وَالعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

بتوں کے لیے ذبح کیا جانے والا اونٹنی کا پہلا بچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہتے تھے جسے کفار رتبوں کے لیے ذبح کرتے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے جو بتوں کے نام پر رجب میں دی جاتی۔

4- بَابُ العَتِيرَةِ

5474 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ» قَالَ: "وَالفَرَعُ: أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ، وَالعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ"

رجب میں بتوں کے نام پر دی جانے والی قربانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ فرع اونٹنی کے اس پہلے بچے کو کہا جاتا تھا جس کو لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور رجب میں دی جانے والی قربانی کو وہ عتیرہ کہا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

5473- انظر الحدیث: 5474، صحیح مسلم: 5088، سنن ابوداؤد: 2831، سنن ترمذی: 1512، سنن نسائی: 4234,4233، سنن ابن ماجہ: 3168

5474- راجع الحدیث: 5473

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

72- کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

ذبیحہ اور شکار کا بیان

1-بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

شکار پر اللہ کا نام لینا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ} [المائدة: 94]- إِلَى قَوْلِهِ - {عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 10] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ {أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ} [المائدة: 1]- إِلَى قَوْلِهِ - {فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ} [المائدة: 3] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: العُقُودُ: «العُهُودُ، مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ» {إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ} [المائدة: 1]: «الخِنْزِيرُ»، {يَجْرِمَنَّكُمْ} [المائدة: 2]: «يَحْمِلَنَّكُمْ»، {شَنَآنُ} [المائدة: 2]: «عَدَاوَةٌ»، {المُنْخَنِقَةُ} [المائدة: 3]: «تُخْنَقُ فَتَمُوتُ»، {المَوْقُوذَةُ} [المائدة: 3]: «تُضْرَبُ بِالخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ»، {وَالمُتَرَدِّيَةُ} [المائدة: 3]: «تَتَرَدَّى مِنَ الجَبَلِ»، {وَالنَّطِيحَةُ} [المائدة: 3]: «تُنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے ۔۔تا۔۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۷، المائدۃ ۹۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔۔تا۔۔تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ (پ ۶، المائدۃ ۱۔۳) ابن عباس کا قول ہے کہ الْعُقُوْدُ سے مراد وہ معاہدے ہیں جو حِلّت و حرمت کے بارے میں کیے جائیں۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔ خنزیر۔ يَجْرِمَنَّكُمْ تمہیں ابھارے۔ شَنَآنُ۔ دشمنی۔ الْمُنْخَنِقَةُ جس کو گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ اَلْمَوْقُوْذَةُ جس کو لاٹھی وغیرہ کی ضرب سے مارا جائے۔ الْمُتَرَدِّيَةُ جو پہاڑ وغیرہ سے گر کر مر جائے۔ النَّطِيْحَةُ جس کو بکری وغیرہ سینگ سے مار دیں۔ اگر وہ جانور اپنی دم یا آنکھ ہلاتا ہوا ملے تو ذبح کر کے کھالو۔

5475- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ المِعْرَاضِ، قَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا

حضرت حاتم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس شکار کے متعلق معلوم کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے اسے ڈنڈے کی نوک سے زخمی کیا ہے تو کھالو اور اگر

5475- راجع الحدیث: 175، صحیح مسلم: 4954، سنن ترمذی: 2171، سنن نسائی: 4280,4285,4319,

أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ « وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ، فَقَالَ: »مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلاَبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ«

چوڑھائی کی طرف سے اسے ڈنڈا مارا ہے تو وہ الْمَوْقُوذَةُ کے حکم میں ہے۔ میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق بھی پوچھا تو فرمایا کہ جسے وہ تمہارے لیے روک رکھے اسے کھالو کیونکہ کتے کا پکڑنا بھی گویا ذبح کرنا ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی اور کتا بھی پاؤ اور تمہیں اندیشہ ہو کہ شاید پکڑنے میں یہ بھی ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو، تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

2- بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

غُلّہ سے مارا ہوا شکار

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ: تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ وَكَرِهَهُ سَالِمٌ، وَالْقَاسِمُ، وَمُجَاهِدٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَعَطَاءٌ، وَالْحَسَنُ، وَكَرِهَ الْحَسَنُ: رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو غلیل سے مارا گیا وہ موقوذہ کے حکم میں ہے۔ سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم، عطاء اور حسن بصری کے نزدیک آبادیوں میں غلیل چلانا مکروہ ہے جبکہ آبادیوں سے باہر کوئی مضائقہ نہیں۔

5476 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المِعْرَاضِ، فَقَالَ: »إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ« فَقُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ« قُلْتُ: فَإِنْ أَكَلَ؟ قَالَ: »فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ« قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: »لاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ«

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے متعلق معلوم کیا جو تیر کے ڈنڈے سے کیا ہو۔ فرمایا کہ اگر اس کی نوک سے شکار کیا ہو تو کھالو اور اگر ڈنڈا چوڑائی کی طرف سے مارا اور جانور مر گیا تو وہ الْمَوْقُوذَةُ کے حکم میں ہے لہٰذا اسے نہ کھاؤ۔ پھر میں نے عرض کی کہ اگر میں شکار کی جانب اپنا کتا چھوڑوں؟ فرمایا اگر تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ اگر کتا اس میں سے کچھ کھالے۔ فرمایا کہ پھر اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار تمہارے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے اپنا کتا شکار کی جانب چھوڑا مگر میں نے اس کے پاس ایک اور کتا بھی پایا۔

ارشاد ہوا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے پر۔

3-بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

چوڑائی کی طرف سے تیر کے ڈنڈے سے کیا ہوا شکار

5477- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: »كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ« قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: »وَإِنْ قَتَلْنَ« قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: »كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ«

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے ہیں؟ فرمایا اگر تمہارے لیے روک رکھے تو کھالو۔ میں نے عرض کی کہ اگر جان سے مار ڈالے؟ فرمایا کہ خواہ جان سے مار ڈالے۔ میں نے عرض کی کہ ہم تیر کے ڈنڈے سے شکار کرتے ہیں۔ فرمایا اگر گوشت کو چیر ڈالے تو کھالو اور ڈنڈا اگر چوڑائی کی طرف سے مارا ہے تو نہ کھاؤ۔

4-بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

کمان سے شکار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: »إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا، فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ، لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ« وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: »إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ« ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ زَيْدٍ: »اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ«

حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب تم کسی جانور کو شکار کرو تو اگر اس کا ہاتھ یا پیر جسم سے الگ ہو جائے تو اس حصے کو نہ کھاؤ جو الگ ہوا ہے اور باقی جسم کو کھالو۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے جب تم نے اس کی گردن یا جسم کے درمیان تیر مارا تو اسے کھالو۔ اعمش نے زید کے حوالے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی گورخر کا شکار نہ کر سکا تو انھوں نے انھیں حکم دیا کہ اس کے جسم پر جہاں آسانی سے ضرب لگائی جا سکے لگاؤ اور جو حصہ جسم سے الگ ہو جائے اسے چھوڑ کر باقی کو کھالو۔

5478 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اہل کتاب کے علاقے

5477- راجع الحديث: 175' صحيح مسلم: 4949' سنن ابوداؤد: 2847' سنن ترمذی: 1465' سنن نسائی: 4316,4278,4276' سنن ابن ماجه: 3215

5478- صحيح مسلم: 4960' سنن ابوداؤد: 2855' سنن ترمذی: 8560' سنن نسائی: 4277' سنن ابن ماجه: 3207

أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي المُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ، فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ»

میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھالیا کروں اور شکار کی جگہ میں رہتا ہوں جبکہ سدھائے ہوئے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں، پس میرے لیے ان کے متعلق کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ تم نے جو اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے سوا اور برتن مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان میں کھالو اور جو تم نے تیر سے شکار کیا تو اگر اس پر بسم اللہ پڑھ لی تھی تو کھاؤ اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا اور چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالو اور جو تم نے بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا تو اگر تم اسے ذبح کر سکو تو کھالو۔

5- بَابُ الخَذْفِ وَالبُنْدُقَةِ

پتھر اور گولی سے شکار کرنا

5479 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ - وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ - عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: لاَ تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الخَذْفِ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الخَذْفَ وَقَالَ: «إِنَّهُ لاَ يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ العَيْنَ» ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الخَذْفَ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ لاَ أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو پتھر مارتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ پتھر نہ مار کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پتھر مارنے سے منع فرمایا ہے یا پتھر مارنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ان سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ صرف دانت توڑتا یا آنکھ پھوڑتا ہے۔ انہوں نے پھر اسے پتھر مارتے ہوئے دیکھا تو اس نے فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بتایا تھا کہ آپ نے پتھر مارنے سے منع فرمایا یا پتھر مارنے کو ناپسند فرمایا ہے اور اس کے باوجود تم مار رہے ہو لہٰذا آئندہ میں تم سے بات نہیں کروں گا۔

6- بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

شکار اور نگرانی کے سوا کتا پالنا

5480 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

5479- راجع الحديث: 4841، صحیح مسلم: 5023، سنن نسائی: 4830

عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ، أَوْ ضَارِيَةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ«

تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

5481 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ«

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایسا کتا پالا جو نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

5482 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ، أَوْ ضَارِيًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا کتا پالے کہ نہ وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ شکار کے لیے تو اس کے نامۂ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب گھٹتا رہے گا۔

7- بَابُ إِذَا أَكَلَ الكَلْبُ

کتا اگر شکار میں سے کھالے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ؟ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ} : »الصَّوَائِدُ وَالكَوَاسِبُ« {اجْتَرَحُوا} [الجاثية: 21] : »اكْتَسَبُوا« {تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ} [المائدة: 4]- إِلَى قَوْلِهِ - {سَرِيعُ الحِسَابِ} [البقرة: 202] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "إِنْ أَكَلَ الكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَاللهُ يَقُولُ: {تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللهُ} [المائدة: 4] فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے۔ (پ ۷، المائدہ ۴) الصَّوَائِدَ کمانے والے۔ اِجْتَرَحُوْا تم نے کمایا۔ فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے اُنہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (پ ۷، المائدہ ۴) ابن

5481- راجع الحديث:5480، صحیح مسلم:4003، سنن نسائی:4295

5482- راجع الحديث:5480، [illegible]

يَتْرُكَ " وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ: »إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ«

عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اسے خراب کر دیا کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار روکا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے اُنہیں سکھاتے۔ (پ ۷، المائدۃ ۴) ایسے کتے کو مار کر شکار کا طریقہ سکھانا چاہیے حتیٰ کہ یہ عادت چھوڑ دے۔ ابن عمر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، عطاء کا قول ہے کہ اگر جانور کا خون پیا لیکن گوشت نہیں کھایا تو اسے کھالو۔

5483 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الكِلاَبِ؟ فَقَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الكَلْبُ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ«

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوا کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کی جانب بھیجا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جسے وہ تمہارے لیے روک رکھیں، اگرچہ مار ڈالیں، سوائے اس کے کہ کتا اس میں سے کھالے کیونکہ مجھے اس میں اندیشہ ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شامل ہو جائے تو اس شکار کو نہ کھاؤ۔

8- بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً

جو شکار دو تین دن بعد ملے

5484 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شکار کی جانب اپنا کتا بھیجو اور اس پر بسم اللہ پڑھ دو، پس وہ شکار کو تمہارے لیے روک رکھے خواہ مار ہی کر ڈالے تو اسے کھالو اور اگر اس میں سے کھالے تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ اس

5483- صحیح مسلم: 4950' سنن ابو داؤد: 2848' سنن ابن ماجہ: 3208

5484- راجع الحدیث: 175' صحیح مسلم: 4958,4959' سنن ابو داؤد: 2849' سنن ترمذی: 1469' سنن نسائی: 4274,4279,4286,4309,4310' سنن ابن ماجہ: 3213

أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلاَبًا، لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي المَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ»

نے اپنے لیے ہی روکا ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے تو اس پر تم نے چونکہ بسم اللہ نہیں پڑھی ہے تو اگر وہ روک رکھے اور شکار کو مار ڈالے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ کون سے کتے نے مارا ہے اور اگر تم شکار کو تیر مارو، پھر شکار کو ایک دو دن بعد پاؤ اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے سوا اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

5485 - وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ اليَوْمَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: «يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں، پھر دو تین دن تک اسے تلاش کرتا رہتا ہوں، پھر اسے مرا ہوا پاتا ہوں اور میرا تیر اس کے جسم میں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے کھالو۔

9- بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

جب شکار کے پاس دوسرا کتا پایا جائے

5486 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ» قُلْتُ: إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي، أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ، لاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ؟ فَقَالَ: «لاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ المِعْرَاضِ، فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی، میں بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار کی جانب بھیجتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑتے ہو، پس وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اور اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا کتا چھوڑا اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاؤں جبکہ مجھے علم نہ ہو کہ دونوں میں سے شکار کو کس نے پکڑا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر تو نہیں پڑھی۔ پھر میں نے آپ سے تیر کے ڈنڈے کے ساتھ شکار کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ جب تم اس کی نوک کے ساتھ زخمی کرو تو کھالو اور جب تم چوڑائی کی طرف سے ضرب لگاؤ

5485- راجع الحدیث: 175، سنن ابو داؤد: 2853

5486- راجع الحدیث: 175

تو نہ کھاؤ کیونکہ اب وہ الْمَوْقُوذَةُ کے حکم میں ہے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

شکار کے احکام

5487- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الكِلاَبِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ ہم ایسی قوم ہیں جو ان کتوں کے ساتھ شکار کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جب تم نے اپنے کتے کو روانہ کیا اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اس کو کھالو جبکہ تمہارے لیے روک رکھا ہو مگر جس میں سے کتا کھالے اسے نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس نے اپنے لیے ہی روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کسی دوسری کا کتا شامل ہو گیا تو اسے نہ کھاؤ۔

5488- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ، نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: " أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ: فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ: فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور وہ شکار کی جگہ ہے جہاں میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بتائیے کہ ان میں سے میرے لیے کیا حلال ہے؟ فرمایا کہ تم نے ذکر کیا کہ میں اہل کتاب کے علاقے میں رہتا اور ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر دوسرے نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ اور جو تم نے بیان کیا کہ میں شکار کی جگہ میں رہتا ہوں تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو اسے کھاؤ اور جو تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور اس پر بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالو، اور اگر بغیر سکھائے ہوئے کتے

5487- راجع الحديث: 5483,175

5488- راجع الحديث: 5478

اللَّهِ، ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ"

کے ساتھ شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھالیا کرو۔

5489 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا، فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، «فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرّ الظہران کے مقام پر ایک خرگوش کو پایا۔ پس کئی حضرات اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آیا، پھر میں اس کے تعاقب میں دوڑا اور اسے پکڑ لیا۔ پس میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی حدمت میں حاضر ہو کر گیا، پس انہوں نے اس کی رانوں اور سرین کا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

5490 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ کے صحابہ میں سے بعض نے احرام باندھا ہوا تھا اور بعض احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔ پس انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، پھر گورخر پر جھپٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق آپ سے معلوم کیا تو ارشاد فرمایا کہ یہ یقیناً ایسا کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

5491- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

اسماعیل، مالک، زید بن اسلم، عطار بن یسار نے

5489- راجع الحديث:2572

5490- راجع الحديث:1823

5491- راجع الحديث:2570,1821

مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟»

حضرت ابوقتادہ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟

11- بَابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الجِبَالِ

پہاڑ پر شکار

5492- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ، وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الجِبَالِ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: لاَ نَدْرِي، قُلْتُ: هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ، فَقَالُوا: هُوَ مَا رَأَيْتَ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي سَوْطِي، فَقَالُوا: لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ، فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: قُومُوا فَاحْتَمِلُوا، قَالُوا: لاَ نَمَسُّهُ، فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ، فَأَبَى بَعْضُهُمْ، وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الحَدِيثَ، فَقَالَ لِي: «أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «كُلُوا، فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے پہاڑوں پر چڑھنے کا شوقین تھا۔ اسی دوران لوگ کسی چیز کی طرف پرشوق نظروں سے دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ میں دیکھنے کے لیے گیا تو وہ وحشی گدھا تھا، میں نے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں علم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ وحشی گدھا ہے، انہوں نے کہا کہ وہی ہوگا جو آپ نے دیکھا۔ میں اپنا کوڑا لینا بھول گیا تھا۔ پس میں نے ان سے کہا کہ میرا کوڑا مجھے پکڑا دیجیے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں ہم آپ کی مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر اسے لے لیا۔ پھر میں اس کے تعاقب میں لگ گیا اور متواتر پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اسے پچھاڑ لیا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اسے اٹھا کر لے آیئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ پس میں خود اسے اٹھا کر لوگوں کے پاس لے آیا۔ بعض حضرات نے انکار کیا اور بعض نے اس میں سے کھالیا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ سے آپ کے بارے میں اس کا حکم دریافت کروں گا۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کی ہاں،

5492- راجع الحديث: 1823,1821

پھر فرمایا، کھاؤ کیونکہ وہ ایسا کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا ہے۔

12- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ البَحْرِ} [المائدة: 96]

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ، وَ {طَعَامُهُ} [عبس: 24]: مَا رَمَى بِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلاَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ، إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالجِرِّيُّ لاَ تَأْكُلُهُ اليَهُودُ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ» وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَيْءٍ فِي البَحْرِ مَذْبُوحٌ» وَقَالَ عَطَاءٌ: «أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ يَذْبَحَهُ» وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "صَيْدُ الأَنْهَارِ وَقِلاَتِ السَّيْلِ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلاَ: {هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا} [فاطر: 12] وَرَكِبَ الحَسَنُ، عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلاَبِ المَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: «لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ» وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «كُلْ مِنْ صَيْدِ البَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ» وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي المُرِي: «ذَبَحَ الخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار (المائدہ ۹۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شکار وہ ہے جس کو کسی حیلے سے پکڑا جائے اور طعام وہ ہے جس کو دریا پھینک دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دریا میں مر کر تیرنے والے جانور حلال ہیں۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ طعام سے مراد مرا ہوا اور دریائی جانور ہے مگر قابلِ نفرت لگے۔ یہود بام مچھلی کو نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کی ہر چیز ذبح کی ہوئی کے حکم میں ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے خیال میں دریا پر اڑنے والے پرندے کو ذبح کرنا چاہیے۔ ابنِ جریج کا قول ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ نہروں اور جوہڑوں کا شکار کیا دریائی شکار کے حکم میں ہے؟ فرمایا، ہاں اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوشگوار اور یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت۔ (پ ۲۲، فاطر ۱۲) امام حسن دریائی کتے کی کھال سے بنائی ہوئی زین پر سوار ہوئے، شعبی کا قول ہے کہ اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتے تو میں نہ کھلاتا۔ حسن بصری نے کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دریائی شکار کھالو خواہ نصرانی، یہودی اور آتش پرست نے کیا ہو۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ جس شراب میں نمک اور مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں وہ شراب نہیں رہتی۔

5493- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر

5493- انظر الحدیث: 4362، 2483

جُرَیْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِی عَمْرٌو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ: «غَزَوْنَا جَیْشَ الخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَیْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِیدًا، فَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا مَیِّتًا لَمْ یُرَ مِثْلُهُ یُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَکَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَیْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ، فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَهُ»

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے جہادِ جیش الخبط کیا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح تھے۔ ہمیں وہاں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ پس دریا نے ہماری طرف ایک ایسی مچھلی پھینک دی کہ اس جیسی دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نصف مہینہ تک اسے کھاتے رہے حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

5494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، یَقُولُ: «بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مِائَةِ رَاکِبٍ، وَأَمِیرُنَا أَبُو عُبَیْدَةَ نَرْصُدُ عِیرًا لِقُرَیْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِیدٌ حَتَّى أَکَلْنَا الخَبَطَ، فَسُمِّیَ جَیْشَ الخَبَطِ، وَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا یُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَکَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَکِهِ، حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا» قَالَ: «فَأَخَذَ أَبُو عُبَیْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَهُ، وَکَانَ فِینَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الجُوعُ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ ثَلاَثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَیْدَةَ»

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو روانہ فرمایا اور ہمارے امیر لشکر حضرت ابوعبیدہ تھے اور ہم قریش کے قافلے کی تاک میں تھے۔ پس ہمیں شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہم نے پتے بھی کھائے اسی لیے اسے جہادِ جیش الخبط کہتے ہیں۔ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر مچھلی کہتے ہیں۔ ہم نصف ماہ تک اس کا گوشت کھاتے اور اس کی چربی سے مالش کرتے رہے حتیٰ کہ ہمارے جسم ٹھیک ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کر دی تو ایک سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ ہم میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا کہ جب بھوک ہم پر غالب آتی تو وہ تین اونٹ ذبح کر دیتا، پھر اس نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر اسے حضرت ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔

13- بَابُ أَکْلِ الجَرَادِ

ٹڈی کھانا

5495- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِیدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِی یَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفَى رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ

ابویعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شامل

5494- انظر الحدیث: 4361،2483

5495- صحیح مسلم: 5019، سنن ابوداؤد: 3812، سنن ترمذی: 1822،189، سنن نسائی: 4368،4367

وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا. كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الجَرَادَ» قَالَ سُفْيَانُ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَإِسْرَائِيلُ: عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: «سَبْعَ غَزَوَاتٍ»

تھے اور ہم آپ کے ساتھ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سات غزوات مروی ہیں۔

14- بَابُ آنِيَةِ المَجُوسِ وَالمَيْتَةِ

آتش پرستوں کے برتن اور مُردار

5496- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الكِتَابِ، فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي المُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ: فَلاَ تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لاَ تَجِدُوا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ: فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ المُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ"

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں لہٰذا ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں لہٰذا میں اپنی کمان اور اپنے سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو تم نے ذکر کیا کہ تم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو مگر جبکہ کوئی راستہ نہ ہو یعنی اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو دھو کر ان میں کھا لو اور جو تم نے ذکر کیا کہ شکار کی جگہ میں رہتے ہو تو جب تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھا لیا کرو اور جو تم بغیر سکھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرو تو اگر اس کے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھا لیا کرو۔

5497 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ، أَوْقَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلاَمَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ؟» قَالُوا: لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَقَالَ: نُهَرِيقُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لیے جلائی ہوئی ہے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے۔ فرمایا کہ جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ

5496- راجع الحديث: 5478

مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَوْ ذَاكَ«

لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرلو۔

15- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ، وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا اور جان بوجھ کر چھوڑنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ« وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ} [الأنعام: 121]: »وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا« وَقَوْلُهُ: {وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ، وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ} [الأنعام: 121]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو بھول جائے تو کچھ نہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔ (پ ۸، الانعام ۱۲۱) اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ نیز ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو۔ (پ ۸، الانعام ۱۲۱)

5498- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ، فَدُفِعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا« قَالَ: وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، جب کہ لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اور نبی کریم ﷺ پیچھے والے حضرات کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں نے جلدی کی پھر ہانڈیاں چڑھا دیں۔ جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے ہانڈیاں الٹادی گئیں۔ پھر آپ نے غنیمت کی تقسیم فرمائی اور ایک اونٹ کو دو بکریوں کے برابر رکھا۔ پھر ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے کہ اسے پکڑتے لہٰذا وہ عاجز رہ گئے۔ پس ایک شخص نے اس کی طرف تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان چار پایوں میں بھی بھاگنے والے اور وحشی جانور ہوتے ہیں، لہٰذا جب کوئی جانور بھاگ جائے تو اس کے

لَنَرْجُو، أَوْ نَخَافُ، أَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: " مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ "

ساتھ یہی کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے دادا جان نے عرض کی کہ ہمیں امید یا خوف ہے کہ جب کل ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم پھانس سے ذبح کرلیا کریں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو۔ رہے دانت اور ناخن تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

16- بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالأَصْنَامِ

تھانوں پر اور بتوں کے لیے ذبح کیا گیا

5499 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ المُخْتَارِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لاَ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلاَ آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل سے آپ کی بلدح کے نشیب میں ملاقات ہوئی اور یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دسترخوان پیش کیا جس پر گوشت بھی تھا تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ میں اس میں سے نہیں کھاتا جو تم اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

ارشادِ نبوی ﷺ اللہ کا نام لے کر ذبح کرو

5500- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ البَجَلِيِّ، قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو ایسا ہوا کہ بعض حضرات نے نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانیاں ذبح کردیں۔ جب فارغ ہوئے اور نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ انہوں نے نماز سے پہلے

5499- راجع الحدیث:3826

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

ہی اپنی قربانیوں کو ذبح کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو نماز سے پہلے ذبح کر چکا تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی دے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ لینے تک ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے۔

18- بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ القَصَبِ وَالمَرْوَةِ وَالحَدِيدِ

جو چیز خون بہادے اس سے ذبح کرو

5501 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لاَ تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ - أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ - «فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ - فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا»

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کے اوپر بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے کے قریب ہے تو ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر لیا پس حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے نہ کھاؤ حتیٰ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت نہ کرلوں یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر معلوم نہ کرلوں۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کی خدمت میں بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔

5502 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ، وَهُوَ بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، «فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا»

بنی سلمہ کے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سلع پہاڑ کی ایک چوٹی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان کی ایک بکری بیمار ہوگئی۔ پس اس نے ایک پتھر توڑا اور اسے ذبح کر لیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

5503 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ

رافع نے اپنے دادا جان حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا

5501- راجع الحديث: 2304

5502- راجع الحديث: 2304

5503- راجع الحديث: 2488

رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ» وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا»

رسول اللہ! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے وہ کافی ہے اور دانت ہڈی ہے اور ایک اونٹ بھاگ گیا، پس اسے روک لیا گیا۔ پس ارشاد ہوا کہ ان اونٹوں کی عادت بھی وحشی جانوروں جیسی ہے تو ان میں سے اگر کوئی تمہیں عاجز کردے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔

19- بَابُ ذَبِيحَةِ المَرْأَةِ وَالأَمَةِ

عورت اور لونڈی کا ذبیحہ

5504 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، «فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا» وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا، مِنَ الأَنْصَارِ: يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ: بِهَذَا

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری ذبح کی۔ پس اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا لیث، نافع، ایک انصاری شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کے واسطے سے حضرت کعب کی لونڈی کا یہی واقعہ سنایا۔

5505 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا، فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلُوهَا»

انصار کے ایک شخص نے حضرت معاذ بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی تو ان میں سے ایک بکری بیمار ہوگئی۔ پس وہ اس کے پاس گئی اور پتھر کے ساتھ اسے ذبح کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو۔

20- بَابُ لاَ يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالعَظْمِ وَالظُّفُرِ

دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

5506- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہادے

5504- راجع الحديث: 2304

5505- راجع الحديث: 2304

5506- راجع الحديث: 2488

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلْ - يَعْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ«

اس کا ذبیحہ کھا لوسوائے دانت و ناخن سے ذبح کئے ہوئے کے۔

21- بَابُ ذَبِيحَةِ الأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

اعرابیوں کا ذبیحہ

5507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ المَدَنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ، لاَ نَدْرِي: أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ: »سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ« قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالكُفْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ایسے لوگ ہیں جن کے پاس گوشت آتا ہے اور ہمیں علم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ ارشاد ہوا کہ تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ زمانۂ کفر کے قریب کی بات ہے۔ اسی طرح علی بن مدینی نے دراوردی سے روایت کی اور اسی طرح ابو خالد نے طفاوی سے۔

22- بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الكِتَابِ وَشُحُومِهَا، مِنْ أَهْلِ الحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ

اہلِ کتاب اور حربی کافروں وغیرہ کا ذبیحہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {اليَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ} [المائدة: 5] وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى العَرَبِ، وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلاَ تَأْكُلْ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَكَ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ" وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ: »لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الأَقْلَفِ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " طَعَامُهُمْ: ذَبَائِحُهُمْ "

ارشادِ الٰہی ہے: آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۵) زہری کا قول ہے کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبح کیے ہوئے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ انہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا تو نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اسے حلال کیا حالانکہ ان کا کفر معلوم ہے اور حضرت علی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ غیر مختون کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں۔

5508 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو کسی آدمی نے

5507- راجع الحدیث: 2057

5508- راجع الحدیث: 3153

عَنْهُ قَالَ: «كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ، فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ، فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ»

ایک تھیلا باہر پھینکا جس کے اندر چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے لپکا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب ہی تھے۔ پس مجھے آپ سے حیا آئی۔

23- بَابُ مَا نَدَّ مِنَ البَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الوَحْشِ

بھاگ جانے والا جانور وحشی کے حکم میں ہے

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَا أَعْجَزَكَ مِنَ البَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ، وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ: مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ" وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ، وَابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو جائز کہا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو جانور تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائے وہ شکار ہے اور جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جہاں سے تم اسے ذبح کر سکتے ہو وہاں سے کرلو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی رائے بھی یہی ہے۔

5509 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لاَقُو العَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: "اعْجَلْ، أَوْ أَرِنْ، مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ" وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا»

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن سے سامنا اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ذبح جلد یا تیزی سے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے نہ ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ آئیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ پس ایک شخص نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی بعض جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہیں لہٰذا جب وہ تمہارے قبضے سے نکل کر بھاگ جائیں تو ان کے ساتھ یہی کچھ کرو۔

24- بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

نحر اور ذبح

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: «لاَ ذَبْحَ وَلاَ مَنْحَرَ

ابن جریج نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح اور نحر

5509- راجع الحدیث: 2488

إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ» قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ» قُلْتُ: فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ؟ قَالَ: «لاَ إِخَالُ» وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: «يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى تَمُوتَ» وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً} [البقرة: 67] وَقَالَ: {فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ} [البقرة: 71] وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنَسٌ: «إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلاَ بَأْسَ»

ٹھیک نہیں مگر حلق اور سینے پر۔ میں نے کہا کہ ذبح کرنے والے جانور کو اگر میں نحر کر دوں تو کیا یہ جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے گائے ذبح کرنے کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا اگر تم نحر کرنے والے جانور کو ذبح کر دو تو جائز ہے جبکہ نحر میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے ذبح حلق کی رگوں کو کاٹنے کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا رگیں چھوڑ دی جائیں حتیٰ کہ حرام مغز کٹ جائے؟ فرمایا کہ میں اسے مناسب نہیں سمجھتا اور نافع نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے حرام مغز کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ فرمایا کرتے کہ ہڈی تک پہنچا کر چھوڑ دیا کرو حتیٰ کہ جانور مر جائے اور ارشادِ الٰہی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ (پ ۱، البقرۃ ۶۷) اور فرمایا: اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (پ ۱، البقرۃ ۷۱) سعید نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ذبح حلق اور لبہ میں ہے۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس کا قول ہے کہ اگر سر کٹ کر الگ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

5510 - حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، امْرَأَتِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: «نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ»

ہشام بن عروہ کو ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت مُنذِر نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم نے ایک گھوڑے کا نحر کیا اور پھر اسے ہم نے کھایا۔

5511 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، سَمِعَ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: «ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا، وَنَحْنُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم مدینہ منورہ میں تھے تو

5510- انظر الحديث: 5519,5512,5511، صحيح مسلم: 5000,4999، سنن نسائي: 4433,4432، سنن ابن ماجه: 3190

5511- راجع الحديث: 5510

بِالْمَدِينَةِ، فَأَكَلْنَاهُ»

ہم نے اسے کھایا۔

5512 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: «نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ» تَابَعَهُ وَكِيعٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ: فِي النَّحْرِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم نے گھوڑا نحر کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔ نحر کے متعلق وکیع، ابن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

25- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

مُثلہ، مصبورہ اور مجثمہ کرنا مکروہ ہے

5513- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ، عَلَى الحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ، فَرَأَى غِلْمَانًا، أَوْ فِتْيَانًا، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَقَالَ أَنَسٌ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ البَهَائِمُ»

ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5514 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلاَمٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا، فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلاَمِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلاَمَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ»

اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے والد محترم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو یحییٰ کی اولاد میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اسے پتھر مار رہا ہے تو حضرت ابن عمر اس کے پاس تشریف لے گئے حتیٰ کہ اسے آزاد کر دیا۔ پھر مرغی اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کیجیے کہ پرندے کو اس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے مویشیوں وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

5515 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی

-5512 راجع الحدیث:5510

-5513 صحیح مسلم:5030' سنن ابو داؤد:2816' سنن نسائی:4451' سنن ابن ماجہ:3186

-5515 صحیح مسلم:5034' سنن نسائی:4454,4453

عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ، أَوْ بِنَفَرٍ، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «مَنْ فَعَلَ هَذَا؟» إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا " تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، عَنْ شُعْبَةَ،

اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب تھا کہ ان کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے معلوم فرمایا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔ سلیمان نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5515م - حَدَّثَنَا المِنْهَالُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: «لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالحَيَوَانِ» وَقَالَ عَدِيٌّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

5516 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالمُثْلَةِ»

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے لوٹ مار کرنے اور ناک کان وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

26- بَابُ لَحْمِ الدَّجَاجِ

مرغ

5517 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مرغ تناول فرما رہے تھے۔

5518 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ،

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور اس قبیلہ بنی جرم کے درمیان بھائی چارگی تھی۔ ہمارے سامنے کھانا لایا

5516- راجع الحدیث:2474

5517- انظر الحدیث:3133

5518- راجع الحدیث:3133

وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ، فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: ادْنُ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ آكُلَهُ، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ، أَوْ أُحَدِّثْكَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، قَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ» ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ، فَقَالَ: «أَيْنَ الأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ الأَشْعَرِيُّونَ» قَالَ: فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا»

گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن وہ کھانے کے نزدیک نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ نزدیک آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اسے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جس کے سبب مجھے اس کے کھانے سے نفرت ہے۔ اور اسی لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ مرغ نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا کہ قریب آجاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں یا تمہارے سامنے بیان کروں کہ کچھ اشعری حضرات کے ہمراہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ آپ کی خدمت میں واقعہ عرض کروں لیکن اس وقت آپ جلال کی حالت میں تھے اور لوگوں میں صدقے کے جانور تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگا تو آپ نے ہمیں جانور نہ دینے کی قسم کھالی۔ فرمایا کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے کہ میں تمہیں اس پر سوار کروں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کافی اونٹ آگئے تو آپ نے فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ہمیں پانچ اونٹ عنایت فرمائے، جن کے رنگ سفید اور کوہان بلند تھے۔ ابھی ہم کچھ دور ہی گئے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو ان کی قسم یاد نہ کروائی تو ہم کبھی فلاح نہ پائیں گے۔ پس ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں جانور نہ دوں گا، ہمارا گمان ہے کہ آپ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں، ارشاد ہوا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں عطا فرما دیں اور میں خدا کی قسم کسی ایسی بات پر

انشاء اللہ قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی دوسری صورت میں نظر آتی ہے تو بھلائی والی صورت کو اختیار کر لیتا اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

27-بَابُ لُحُومِ الخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت

5519 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: «نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ»

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور پھر ہم نے اسے کھایا۔

5520 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الخَيْلِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت عنایت فرمائی۔

28-بَابُ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ

پالتو گدھوں کا گوشت

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

5521 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ»

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہمیں پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔

5522 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ» تَابَعَهُ ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے __ اسی طرح عبداللہ بن مبارک، عبداللہ، نافع سے اور ابواسامہ، عبیداللہ نے سالم سے روایت کی

-5519 راجع الحديث:5510

-5520 راجع الحديث:4219

-5521 راجع الحديث:853

-5522 راجع الحديث:853

نَافِعٍ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ

ہے۔

5523 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَالحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ»

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی۔

5524 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الخَيْلِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی رخصت عنایت فرمائی۔

5525,5526 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ، عَنِ البَرَاءِ، وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ»

عدی بن ثابت نے حضرت براء ابن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5527 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ، قَالَ: «حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ» تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ مَالِكٌ، وَمَعْمَرٌ، وَالمَاجِشُونُ، وَيُونُسُ، وَابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ»

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے ___ اسی طرح زبیدی، عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے ___ مالک، معمر، ماجشون، یونس، ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی نبی کریم ﷺ نے دانتوں والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

-5523 راجع الحدیث:4216

-5524 راجع الحدیث:4219

-5525,5526 راجع الحدیث:4221,3155

-5527 صحیح مسلم:4983

5528 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُكِلَتِ الحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ، فَقَالَ: أُفْنِيَتْ الحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: «إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ» فَأُكْفِئَتْ القُدُورُ، وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر دوسرے آدمی نے آکر عرض کی کہ گدھے کھائے گئے۔ پھر تیسرا شخص نے حاضرِ خدمت ہوکر عرض کی کہ گدھے ختم کر دیئے گئے۔ پس آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم فرمایا تو اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں کیونکہ ناپاک ہے۔ پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ ان میں گوشت پک رہا تھا۔

5529 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الأَهْلِيَّةِ؟» فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الغِفَارِيُّ، عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبَى ذَاكَ البَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَرَأَ: {قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا}

سفیان بن عیینہ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ہمارے نزدیک حضرت حکم بن عمرو غفاری بھی یہی فرماتے ہیں لیکن علوم کا یہ سمندر یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی، ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام۔ (پ ۸، الانعام ۱۴۵)

29- بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

دانتوں والے تمام درندے حرام ہیں

5530 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں والے ہر درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح

5528- راجع الحدیث: 4199,371

5529- سنن ابو داؤد: 3810

5530- صحیح مسلم: 4967,4966,4965، سنن ابو داؤد: 3802، سنن ترمذی: 1477، سنن نسائی: 4353, 4336، سنن ابن ماجہ: 3232

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ « تَابَعَهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَالمَاجِشُونُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

یونس، معمر، ابن عیینہ، ماجشون نے زہری سے روایت کی ہے۔

30-بَابُ جُلُودِ المَيْتَةِ

مُردار کی کھال

5531 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: »هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟« قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: »إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا«

ابن شہاب کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو مردار ہے، فرمایا اس کا کھانا حرام فرمایا گیا ہے۔

5532 - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلاَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: »مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو فرمایا اس کے مالک کو کیا ہو گیا ہے؟ کاش! وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتا۔

31-بَابُ المِسْكِ

مشک

5533 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو راہِ خدا میں زخمی کیا جائے وہ قیامت کے دن اس حالت میں حاضر ہو گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

-5531 راجع الحديث:1492

-5532 راجع الحديث:1492

-5533 راجع الحديث:237

5534- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً "

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفہ میں تمہیں کچھ دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ اچھی خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ اور بھٹی والا تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

32- بَابُ الأَرْنَبِ

خرگوش

5535- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، "فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا - أَوْ قَالَ: بِفَخِذَيْهَا - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرالظہر ان کے مقام پر ہم نے ایک خرگوش کو دوڑایا، کچھ لوگ اسے پکڑنے دوڑے لیکن غالب نہ آسکے۔ آخر کار میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ کی پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں یا دونوں سرین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے تو آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔

33- بَابُ الضَّبِّ

گوہ

5536- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ»

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نہ خود گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

5537 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ خَالِدِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ کے مکان

5534- راجع الحديث:2101

5535- راجع الحديث:2572

5537- راجع الحديث:5391،5400

بْنِ الوَلِيدِ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

مبارک میں داخل ہوئے، پس آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنا دستِ مبارک بڑھایا۔ اس وقت بعض خواتین نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دینا چاہیے کہ وہ کس چیز کو کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں پس انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دستِ مبارک ہٹا لیا۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پائی نہیں جاتی لہٰذا میں اس سے بچتا ہوں۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانے لگا حالانکہ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

34- بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گرنا

5538 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُهُ: عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ» قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے اور اس کے اطراف کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی گھی کو کھا لو۔ سفیان سے کہا گیا کہ معمر تو زہری اور سعید بن مسیب کے واسطے سے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو زہری سے صرف اسی سند یعنی عبید اللہ، ابن عباس، نبی کریم ﷺ کے ساتھ سنا ہے اور اسے ان سے بار بار سنا ہے۔

5539 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ، وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الفَأْرَةِ أَوْ

یونس نے زہری سے اس جانور کے متعلق جو روغن، زیتون یا گھی میں گر کر مر جانے اور وہ چیز جمی ہوئی ہو یا پگھلی ہوئی اور جانور چاہے چوہا ہو یا کوئی اور، روایت کی

5538- راجع الحدیث: 235

غَيْرِهَا. قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ، فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ، ثُمَّ أُكِلَ» عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کو نکال کر پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ اطراف کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھا لیا گیا۔ یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے طریقے پر ہے۔

5540 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ»

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے اس چوہے کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے۔ ارشاد فرمایا کہ اسے اور اس کے اطراف کے گھی کو نکال کر باقی کو کھالو۔

35- بَابُ الوَسْمِ وَالعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

چہرے پر داغ یا نشان لگانا

5541 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ» تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا العَنْقَزِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، وَقَالَ: «تُضْرَبُ الصُّورَةُ»

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چہرے پر نشان لگانے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مارنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت حنظلہ کی روایت میں تُضْرَبَ کی جگہ تَضْرَبُ الصُّوْرَةُ ہے۔

5542- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ، وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ «فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً - حَسِبْتُهُ قَالَ - فِي آذَانِهَا»

ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر اس کی تحنیک کروانے کے لیے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ اُونٹوں کے تھان میں تھے تو آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے کانوں پر۔

36- بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً، فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا، بِغَيْرِ أَمْرِ

مشترکہ مالِ غنیمت میں سے اگر ایک شخص کسی جانور کو

5540- راجع الحدیث: 235

5542- صحیح مسلم: 5522، 5521 سنن ابوداؤد: 2563 سنن ابن ماجہ: 3565

أَصْحَابِهِمْ، لَمْ تُؤْكَلْ

ذبح کرلے

لِحَدِيثِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَعِكْرِمَةُ: فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: »اطْرَحُوهُ«

ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے جیسا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کا قول ہے کہ چوری کے ذبیحہ کو پھینک دو۔

5543- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّنَا نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوهُ، مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلاَ ظُفُرٌ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ" وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الغَنَائِمِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ، ثُمَّ نَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ القَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ: »إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هَذَا«

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ کل ہم نے دشمن سے مقابلہ کرنا ہے لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو جبکہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا ہو اور میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ پھر کچھ لوگوں نے جلدی کی اور انہیں غنیمت کے جانور مل گئے۔ نبی کریم ﷺ پیچھے والے لوگوں کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا اور لوگوں کے درمیان انہیں تقسیم کیا گیا جبکہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا گیا۔ پس آگے والے لوگوں کے پاس سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے ساتھ کوئی گھڑ سوار نہ تھا۔ پس ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ ارشاد ہوا کہ ایسے جانور بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جب کوئی ایسی حرکت کرے تو اسے کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔

37- بَابُ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ، فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ، فَأَرَادَ إِصْلاَحَهُمْ، فَهُوَ جَائِزٌ

بھاگے ہوئے اونٹ کو کوئی شخص تیر سے شکار کرے اگر بھلائی کا ارادہ ہو تو جائز ہے

لِخَبَرِ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جیسا کہ حضرت رافع نے نبی کریم ﷺ سے

5543- راجع الحدیث: 2488

5544- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الإِبِلِ، قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي المَغَازِي وَالأَسْفَارِ، فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلاَ تَكُونُ مُدًى، قَالَ: «أَرِنْ، مَا نَهَرَ - أَوْ أَنْهَرَ - الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفُرَ مُدَى الحَبَشَةِ»

روایت کی ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور روک لیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو تمہارے قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی کیا کرو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم جہاد اور سفر میں ہیں۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ جانور ذبح کر لیں لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس چیز سے ذبح کر لو جو خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو، سوائے دانت اور ناخن کے کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

38- بَابُ إِذَا أَكَلَ المُضْطَرُّ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ، وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ المَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ} [البقرة: 173] وَقَالَ: {فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ} [المائدة: 3] وَقَوْلِهِ: {فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ. وَمَا لَكُمْ أَنْ لاَ تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

حالتِ اضطرار میں کھانا

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو، اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ (پ ۲، البقرة ۱۷۲-۱۷۳) اور فرمایا: تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے۔ (پ ۶، المائدہ ۳) اور فرمایا: تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا

5544- راجع الحدیث: 2488

بِالْمُعْتَدِينَ) وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلاَ: {قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا} قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مُهْرَاقًا» {أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [الأنعام: 145] وَقَالَ: {فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلاَلاً طَيِّبًا، وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ، إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ}

گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (پ ۸، الانعام ۱۱۸-۱۱۹) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون۔ (پ ۸، الانعام ۱۴۵) اور ارشاد ہے: تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا پھر جو لاچار ہو نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۱۱۴-۱۱۵) سور کا گوشت کہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ تو جو ناچار ہوا، نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ الانعام، آیت ۱۴۵) ارشادِ الٰہی ہے: باب ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ ۷، المائدہ ۹۰)

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

73- كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

1- بَابُ سُنَّةِ الْأُضْحِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: «هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ»

5545- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ الإِيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَقَدْ ذَبَحَ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً، فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» قَالَ مُطَرِّفٌ: عَنْ عَامِرٍ، عَنِ البَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ»

5546- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ»

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قربانی کا بیان

قربانی کرنا سنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ مشہور سنت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن جو کام ہم سب سے پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم واپس لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت ابوبردہ بن دینار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو نماز سے پہلے قربانی کر چکے تھے اور عرض کی کہ میرے پاس ایک بکرا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد دوسرے کا ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد کی تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

5545- انظر الحدیث: 951

5546- راجع الحدیث: 954

2- بَابُ قِسْمَةِ الإِمَامِ الأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

امام کا لوگوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کرنا

5547 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَعْجَةَ الجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الجُهَنِيِّ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ؟ قَالَ: «ضَحِّ بِهَا»

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو عقبہ کے حصے میں بکرا آیا۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصے میں تو بکرا آیا ہے۔ فرمایا کہ اسی کی قربانی کردو۔

3- بَابُ الأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

مسافروں اور عورتوں کی قربانی

5548 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ، قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقامِ سرف میں قیام تھا اور وہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آنے لگا؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے تو جس طرح دوسرے حجاج کرتے ہیں تم بھی وہی کرنا صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

4- بَابُ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن گوشت کھانے کی خواہش

5549 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

5547- راجع الحدیث: 2300، صحیح مسلم: 16، سنن ترمذی: 1500م، سنن نسائی: 4393

5548- راجع الحدیث: 294

5549- راجع الحدیث: 954

أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ جِيرَانَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَلاَ أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لاَ. ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا، أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے تو وہ دوبارہ کرے۔ پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! یہ ایسا روز ہے کہ اس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور پڑوسیوں کا ذکر بھی کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال کا بکرا ہے جو گوشت میں دو بکریوں سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے اسے اس بات کی اجازت دے دی اور مجھے علم نہیں کہ آپ نے اس کے علاوہ کسی اور کو اجازت دی ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور لوگ اپنی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا۔

5- بَابُ مَنْ قَالَ الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ

جس نے کہا: قربانی صرف عید کے دن ہے

5550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ " قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الحِجَّةِ» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ،

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین و آسمان جب سے پیدا ہوئے زمانہ اپنی اسی حالت پر گردش کر رہا ہے کہ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین تو لگا تار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ رہا مضر کا رجب تو وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ بھلا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ کوئی دوسرا ہی نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے اور ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ہمارا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ آج کونسا دن ہے؟ ہم نے

5550- راجع الحدیث: 67

فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ - وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ - أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ "

عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہوگئے اور ہم نے سوچا کہ آپ کوئی اور ہی نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ جلد تم اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوگے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق دریافت فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ تمہیں چاہیے کہ حاضرین یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ لوگ جن تک بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ محمد بن سیرین جب اس واقعے کو بیان کرتے تو کہتے: نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا۔ دیکھو! میں نے پیغام پہنچا دیا۔

6- بَابُ الأَضْحَى وَالمَنْحَرِ بِالْمُصَلَّى

عیدگاہ میں قربانی اور نحر کرنا

5551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: «كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْحَرُ فِي المَنْحَرِ» قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: «يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذبح کرنے کی جگہ پر قربانی کو ذبح کیا کرتے تھے۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ اس جگہ پر جہاں نبی کریم ﷺ نحر فرمایا کرتے تھے۔

5552- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ

نافع کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ذبح اور نحر عیدگاہ میں فرمایا کرتے

5551- راجع الحدیث:1710,982

عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى»

تھے۔

7- بَابٌ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سینگوں والے دنبے کی قربانی دی

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، قَالَ: «كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ»

یحیٰی بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرتے اور سب مسلمانوں کا یہی طریقہ تھا۔

5553 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ»

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دنبوں کی قربانی فرمایا کرتے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی پیش کیا کرتا تھا۔

5554 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ» تَابَعَهُ وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ

ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے جو سینگوں والے اور چتکبرے تھے اور انہیں دستِ مبارک سے ذبح فرمایا ___ وُہیب، ایوب، اسمٰعیل اور حاتم بن وردان، ایوب، ابنِ سیرین نے بھی حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5555 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ،

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک بکری عطا فرمائی جبکہ آپ اپنے صحابہ کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے آخر کار ایک سال کا ایک بکرا بچ رہا تو انہوں نے نبی

5553- انظر الحديث: 7399,5565,5564,5558,5554

5554- راجع الحديث: 5553,954

5555- راجع الحديث: 2300

فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «ضَحِّ أَنْتَ بِهِ»

کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی دے دو۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ: «ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ المَعَزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ»

ابو بردہ کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے سوا دوسرے کو کفایت نہیں کرے گی

5556- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ، قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ المَعَزِ، قَالَ: «اذْبَحْهَا، وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ» ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ» تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ، وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: «عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ» وَقَالَ زُبَيْدٌ، وَفِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: «عِنْدِي جَذَعَةٌ» وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: «عَنَاقٌ جَذَعَةٌ» وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: «عَنَاقٌ جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ»

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خالو حضرت ابو بردہ نے نمازِ عید سے قبل ہی قربانی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری وہ بکری گوشت کے لیے ہوئی۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک موٹا تازہ چھ ماہ کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اسی کو ذبح کر دو اور تمہارے سوا کسی کے لیے ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو اس نے اپنے لیے کی اور جس نے نماز کے بعد قربانی دی تو اس کی قربانی کامل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے راستے کو پالیا ــــ اسی طرح عُبَیدہ، شعبی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی ــــ اسی طرح وکیع، حُرَیث نے شعبی سے ــــ عاصم، داؤد، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک عَنَاقِ لَبَنٍ ہے ــــ زبیدہ فراس، شعبی نے کہا کہ میرے نزدیک جذعۃ ہے ــــ ابوالاحوص، منصور نے کہا کہ عَنَاقِ جذعۃ ہے ــــ ابنِ عون کا قول ہے کہ عِنَاقِ جذعٍ عِناقِ لَبَنٍ ہے۔

5557- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْدِلْهَا» قَالَ:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے قبل قربانی کر لی تو ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ

5556- راجع الحدیث: 951

5557- راجع الحدیث: 951، صحیح مسلم: 5051،5050

لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ - قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ - قَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: «عَنَاقٌ جَذَعَةٌ»

کا قول ہے کہ میرا گمان ہے انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ فرمایا اس کی جگہ اس کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے لیے ایسا کرنا کفایت نہ کرے گا ___ حاتم بن وردان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ انہوں نے عِنَاقٌ جِذَعَةٌ کہا۔

9- بَابُ مَنْ ذَبَحَ الأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

جو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے

5558 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔ بسم اللہ اور تکبیر پڑھی پھر اپنے دستِ اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

10- بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی قربانی کا جانور ذبح کرے

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ، فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ

ایک آدمی نے قربانی کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مدد کی۔ حضرت ابوموسیٰ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کیا کرو۔

5559 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ أَنَفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ» وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مقامِ سرف پر رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو وہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے، لہٰذا جس طرح دوسرے حاجی کریں تم بھی کرنا سوائے بیت اللہ کے طواف کے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

5558- راجع الحدیث: 5553' صحیح مسلم: 5061' سنن نسائی: 4427' سنن ابن ماجہ: 3120

5559- راجع الحدیث: 294

11- بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

5560 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ المِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ» فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ؟ فَقَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ - أَوْ تُوفِيَ - عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ»

نماز کے بعد قربانی کی جائے

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، پھر جب واپس لوٹتے ہیں تو قربانی ذبح کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو لیا اور جس نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت بھیجا ہے جس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابو بردہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے اور میرے پاس بکری کا صرف چھ ماہ کا بچہ ہے جو سال کے بچے سے بہتر ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کے بدلے اسی کی قربانی دے دو اور تمہارے بعد ایسا کرنا کسی کو کفایت نہ کرے گا۔

12- بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَعَادَ

5561 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ» فَقَالَ رَجُلٌ: هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، - وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ - فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ؟ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لاَ، ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ، يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا

نماز سے قبل قربانی دی تو دوبارہ دے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی نے عرض کی: اس دن گوشت کی خواہش ہے اور اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کا عذر قبول فرمالیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت عنایت فرمادی۔ مجھے علم نہیں کہ یہ اجازت عام رکھی یا نہ رکھی پھر آپ دو دنبوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا: اس کے بعد لوگ اپنے جانوروں کی جانب گئے اور انہیں ذبح کیا۔

5560- راجع الحدیث: 951

5561- راجع الحدیث: 954

5562- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ البَجَلِيَّ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ»

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہے تو وہ دوبارہ کرے یعنی اس کی جگہ دوسری اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اب چاہیے کہ ذبح کرے۔

5563- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، فَلاَ يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ» فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَعَلْتُ. فَقَالَ: «هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ» قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ، آذْبَحُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، ثُمَّ لاَ تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ» قَالَ عَامِرٌ: هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا وہ قربانی ذبح نہ کرے مگر نماز کے بعد۔ پس حضرت ابوبردہ بن دینار نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ایسا کر چکا۔ ارشاد فرمایا کہ تم نے جلدی کی۔ عرض کیکہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے دو بچوں سے بہتر ہے، کیا اسے ذبح کردوں؟ فرمایا، ہاں۔ لیکن تمہارے بعد یہ بات کسی دوسرے کو کفایت نہ کرے گی۔ عامر کا قول ہے کہ یہ قربانی ان کی اچھی رہی۔

13- بَابُ وَضْعِ القَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ کے پہلو پر پاؤں رکھنا

5564- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو دنبے ذبح فرمایا کرتے جو چتکبرے اور سینگوں والے ہوتے۔ آپ قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا کرتے اور اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

14- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

وقتِ ذبح تکبیر کہنا

5565- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

5562- راجع الحدیث: 985

5563- راجع الحدیث: 951

5564- راجع الحدیث: 5553

5565- راجع الحدیث: 5553 'صحیح مسلم: 5060 'سنن ترمذی: 1494 'سنن نسائی: 399

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا«

نبی کریم ﷺ نے دو دنبے ذبح فرمائے جو چتکبرے اور سینگوں والے تھے، آپ نے اس وقت بسم اللہ اور تکبیر پڑھی اور آپ نے اپنا قدم مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا۔

15-بَابُ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

ذبح کے لیے قربانی بھیجنے کے بعد اس حاجی پر کچھ حرام نہیں

5566 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ، فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالهَدْيِ إِلَى الكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي المِصْرِ، فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ، فَلاَ يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ اليَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الحِجَابِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ »كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الكَعْبَةِ، فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ، حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ«

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے ام المومنین! ایک شخص کعبہ کی جانب اپنی قربانی بھیجتا ہے اور اپنے شہر میں بیٹھ رہتا ہے۔ پھر وہ وصیت کر دیتا ہے کہ اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد وہ اس وقت تک حالتِ احرام میں رہتا ہے جب تک دوسرے لوگ احرام نہیں کھولتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پردے کے پیچھے سے تالی کی آواز سنی۔ پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے گلے کا ہار بٹتی تھی۔ پھر اپنی قربانی کو آپ کعبہ کی جانب روانہ فرماتے مگر آپ پر وہ چیز بھی حرام نہ ہوئی جو مردوں پر اپنی بیویوں کے بارے میں حلال ہے، حتیٰ کہ لوگ لوٹ آتے۔

16-بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا جمع کریں

5567 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: »كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ« وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ: »لُحُومَ الهَدْيِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں قربانیوں کا گوشت مدینہ منورہ واپس پہنچنے تک کے لیے جمع کر لیا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ انہوں نے لُحُومَ الأَضَاحِيِّ کی جگہ لُحُومَ الْهَدْيِ کہا۔

5566- انظر الحدیث: 1704,1696

5567- راجع الحدیث: 2980,1719

5568 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ، أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ: " أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ، فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ، قَالُوا: هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ: أَخِّرُوهُ لاَ أَذُوقُهُ ". قَالَ: " ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ، حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ، وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ "

ابن خباب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میرے سامنے گوشت رکھا گیا اور بتایا کہ گوشت ہماری قربانیوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دور کرو، میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ پس وہ باہر نکلے اور اپنے بھائی ابوقتادہ کے پاس پہنچے جو ان کے ماں جائے بدری بھائی تھے۔ پس میں نے اس بات کا ان سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات تمہارے بعد ظاہر ہوئی ہے۔

5569 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ« فَلَمَّا كَانَ العَامُ المُقْبِلُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ المَاضِي؟ قَالَ: »كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ العَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا«

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے جب اگلا سال آیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم یونہی کریں جیسے پہلے کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کرلو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا کہ اس میں تم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

5570 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: »لاَ تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ« وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ

عمرہ بنت عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے اور اس میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے۔ آپ فرماتے کہ تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو لیکن یہ حکم تاکیدی نہ تھا بلکہ دوسروں کو کھلانے کا ارادہ تھا، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

5571 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

ابوعبیدہ مولیٰ ابن ازہر کا بیان ہے کہ میں عید الاضحیٰ

5568- راجع الحدیث:3997

5569- صحیح مسلم:5082

5570- راجع الحدیث:5423

5571- راجع الحدیث:1990

اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ: أَنَّهُ شَهِدَ العِيدَ يَوْمَ الأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ العِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ»

کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

5572 - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ العَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ»

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور وہ دن جمعہ تھا۔ پس خطبہ سے قبل نماز پڑھی پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا عوالی والوں سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔

5573 - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ» وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھاؤ ___ معمر، زہری نے بھی ابوعبیدہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5574 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قربانی کا گوشت تین روز تک کھا سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر جب منیٰ سے لوٹتے تو قربانی کا گوشت ہونے کے باوجود

5572- راجع الحدیث:1990

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا مِنَ الأَضَاحِيِّ ثَلاَثًا» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى، مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الهَدْيِ

روغنِ زیتون کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

74- کِتَابُ الأَشْرِبَةِ

1- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الخَمْرُ وَالمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [المائدة: 90]

5575- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ»

5576- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، وَلَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ " تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَابْنُ الهَادِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَالزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

5577- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شراب کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ترجمہ کنز الایمان: شراب اور جوا اور بت پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ ۷، المائدہ ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ شب معراج جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایلیا کے مقام پر تھے تو آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ جب آپ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے فطرت کی طرف آپ کو ہدایت فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ___ معمر، ابن الہاد، عثمان بن عمر، زبیدی نے بھی زہری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ فرمایا کہ قیامت کی

5575- صحیح مسلم: 5190، سنن نسائی: 5687

5576- راجع الحدیث: 3394

5577- انظر الحدیث: 80، 5231

حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ"

علامات میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت ظاہر ہو جائے گی اور علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا۔

5578 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولاَنِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا ــــ ابن شہاب، عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے فرماتے: ــــ حضرت ابوبکر ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ملاتے کہ جو شخص کھلے عام ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ زنی کرتے ہوئے دیکھ بھی رہے ہوں تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

2- بَابٌ: الخَمْرُ مِنَ العِنَبِ

انگور کی شراب

5579 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لَقَدْ حُرِّمَتِ الخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ»

مالک بن مغول نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انگور کی شراب اس وقت حرام ہوئی جب مدینہ منورہ میں اس کا نشان بھی نہ تھا۔

5580 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم پر شراب حرام ہوئی جب بھی ہوئی لیکن

5578- راجع الحدیث:2475 صحیح مسلم:200

5579- راجع الحدیث:4616

5580- راجع الحدیث:2464

الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ - يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ - خَمْرَ الأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا البُسْرُ وَالتَّمْرُ»

مدینہ منورہ میں اس وقت انگور کی شراب بہت کم ہوا کرتی تھی، اس وقت کچی اور پکی کھجوروں کی شراب عام تھی۔

5581 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَامَ عُمَرُ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالعَسَلِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:__ اما بعد، شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ انگور کی، کھجوروں کی، شہد کی، گندم کی اور جو کی۔ خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

3- بَابُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنَ البُسْرِ وَالتَّمْرِ

شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی پکی کھجوروں کی ہوتی تھی

5582 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا، فَأَهْرَقْتُهَا"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبیدہ، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔

5583 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: "كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الحَيِّ أَسْقِيهِمْ، عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ، الفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا، فَكَفَأْتُهَا" قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: «رُطَبٌ وَبُسْرٌ» فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: «كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ پس کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اسے پھینک دو۔ پس ہم نے وہ پھینک دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب تھی تو حضرت انس نے

-5581 راجع الحديث: 4619

-5582 راجع الحديث: 2464، صحيح مسلم: 5109

-5583 راجع الحديث: 2464، صحيح مسلم: 5105، سنن نسائی: 5556

اس بات سے انکار نہ کیا، میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے سنا ہے کہ ان دنوں ان کی شراب یہی تھی۔

5584 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ البَرَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ الخَمْرَ حُرِّمَتْ، وَالخَمْرُ يَوْمَئِذٍ البُسْرُ وَالتَّمْرُ»

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب شراب حرام فرمائی گئی تو ان دنوں کچی اور پکی کھجوروں کی شراب دستیاب تھی۔

4- بَابٌ: الخَمْرُ مِنَ العَسَلِ، وَهُوَ البِتْعُ

بتع کی شراب

وَقَالَ مَعْنٌ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، عَنِ الفُقَّاعِ، فَقَالَ: «إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلاَ بَأْسَ» وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ: سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: «لاَ يُسْكِرُ، لاَ بَأْسَ بِهِ»

معن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے فقاع کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن الداروردی کا قول ہے کہ ہم نے اس کے متعلق معلوم کیا تو بتایا گیا کہ اگر نشہ نہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔

5585 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البِتْعِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»

ابوسلمہ بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتع کے متعلق معلوم کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

5586 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البِتْعِ، وَهُوَ نَبِيذُ العَسَلِ، وَكَانَ أَهْلُ اليَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتع کے متعلق معلوم کیا گیا جو شہد سے تیار ہوتی ہے اور جس کو اہل یمن پیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

5584- راجع الحديث:2464

5585- راجع الحديث:242

5586- راجع الحديث:5585,343

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»

5587- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَلاَ فِي المُزَفَّتِ» وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا: «الحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں شراب یا شیرہ بھی نہ بنایا کرو اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ حنتم اور نقیر بھی کہا کرتے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الخَمْرَ مَا خَامَرَ العَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے

5588 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: العِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالعَسَلِ، وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ العَقْلَ، وَثَلاَثٌ، وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الجَدُّ، وَالكَلاَلَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا " قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو، فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الأُرْزِ؟ قَالَ: " ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: - عَلَى عَهْدِ عُمَرَ " وَقَالَ حَجَّاجٌ: عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ: «مَكَانَ العِنَبِ الزَّبِيبَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے۔ میری یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک تین باتوں کی مکمل وضاحت نہ فرمادیں۔ دادا، کلالہ اور سود کے ذرائع ـــ ابوحیان نے شعبی سے پوچھا کہ اے ابوعمر! سندھ میں بعض لوگ چاولوں سے شراب بناتے ہیں؟ فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں نہیں بنتی تھی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں نہ تھی ـــ حجاج، حماد نے ابوحیان سے اَلْعِنَبِ کی جگہ اَلزَّبِيبَ کا لفظ روایت کیا ہے۔

5589- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: " الخَمْرُ يُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالعَسَلِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے یعنی منقیٰ، کھجور، گندم، جو اور شہد۔

5588- راجع الحديث: 4619

5589- انظر الحديث: 4619، راجع الحديث: 4619

6- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

5590 - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ، وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ - يَعْنِي الفَقِيرَ - لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ "

دوسرا نام رکھ کر شراب کو حلال جاننا

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں۔

7- بَابُ الِانْتِبَاذِ فِي الأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

5591 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا، يَقُولُ: أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ العَرُوسُ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ»

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا

ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو اسید ساعدی حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دعوتِ ولیمہ میں شریک ہونے کی التجا کی۔ ان کی بیوی حالتِ عروسی میں میزبانی کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند

5590- سنن ابو داؤد: 4039

5591- راجع الحدیث: 5183،5176

کھجوریں بھگودی تھیں۔

8- بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دیدی

5592 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّهُ لاَ بُدَّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ: «فَلاَ إِذًا» وَقَالَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، بِهَذَا،

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ (عربت کے باعث) انہیں استعمال کرنے کے سوا ہمارے لیے چارہ کار نہیں۔ فرمایا کہ اس صورت میں ممانعت نہیں ہے __ خلیفہ نے کہا کہ یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، سالم بن ابوالجعد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

5592م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِهَذَا. وَقَالَ فِيهِ: «لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَوْعِيَةِ»

عبداللہ بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی اور کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا۔

5593 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَسْقِيَةِ، قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الجَرِّ غَيْرِ المُزَفَّتِ "

حضرت عبداللہ بن عمرو (ابن العاص) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے برتنوں میں نبیذ بھگونے سے ممانعت فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی کہ ہر شخص کو مشک میسر نہیں ہے۔ پس آپ نے لاکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی کی رخصت عطا فرمادی۔

5594 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نَهَى

حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لوکھی برتن کے استعمال سے ممانعت فرمائی۔

-5592 سنن ابو داؤد: 3699، سنن ترمذی: 1870، سنن نسائی: 5672

-5593 صحیح مسلم: 5178، سنن ابو داؤد: 3701,3700، سنن نسائی: 5666

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ»

5594م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا

عثمان، جریر نے اعمش سے مذکورہ حدیث کی روایت کی ہے۔

5595 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: «نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ البَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ» قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الجَرَّ وَالحَنْتَمَ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ میں نے اسود بن یزید سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ بات معلوم کی کہ کون سے برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ میں نے عرض کی کہ اے ام المومنین! بھلا کن برتنوں میں نبی کریم ﷺ نے نبیذ بنانے سے ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور نے ہم اہلِ بیت کو کدو کے تونبے اور لاکھ لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا: میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضور نے ٹھلیا اور سبز مرتبان کا ذکر بھی فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے سنا وہ بیان کر دیا لیکن جو بات نہیں سنی وہ کس طرح بیان کروں۔

5596 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الجَرِّ الأَخْضَرِ» قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الأَبْيَضِ؟ قَالَ: لاَ

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے سبز ٹھلیا کو استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ میں نے کہا کہ کیا ہم سفید ٹھلیا میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

9- بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

کھجور کا شیرہ جب تک نشہ نہ لائے

5597 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابواسید ساعدی نے اپنی دعوت ولیمہ کی دعوت میں شرکت فرمانے کے لیے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ اس وقت ان کی اہلیہ محترمہ

5594م- صحیح مسلم: 5141,5140، سنن نسائی: 5643

5595- راجع الحدیث: 5594

5596- سنن نسائی: 5638,5637

5597- راجع الحدیث: 5183,5176

لِعُرْسِهِ، فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: «مَا تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ»

حالتِ عروسی میں میزبانی کر رہی تھیں۔ (دلہن نے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کس چیز کا شربت بنایا؟ میں نے رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں لکڑی کے پیالے میں بھگو دی تھیں۔

10- بَابُ البَاذَقِ، وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الأَشْرِبَةِ

باذق کا بیان اور جس نے ہر نشہ لانے والے مشروب سے منع کیا

وَرَأَى عُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذٌ «شُرْبَ الطِّلاَءِ عَلَى الثُّلُثِ» وَشَرِبَ البَرَاءُ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ، عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «اشْرَبِ العَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا» وَقَالَ عُمَرُ: «وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ»

شیرہ کے حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے کہ تہائی رہ جانے تک جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما نے نصف رہ جانے والا شیرہ پیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شیرہ پیو جب تک تازہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عبیداللہ کے منہ سے شراب جیسی بو آئی ہے۔ میں ان سے معلوم کروں گا، اگر وہ نشہ آور ہے تو انہیں کوڑے لگاؤں گا۔

5598 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الجُوَيْرِيَةِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ البَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَاذَقَ: «فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ» قَالَ: الشَّرَابُ الحَلاَلُ الطَّيِّبُ، قَالَ: «لَيْسَ بَعْدَ الحَلاَلِ الطَّيِّبِ إِلَّا الحَرَامُ الخَبِيثُ»

ابوالجویریہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے باذق شراب کا حکم معلوم کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ باذق کا تو محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے ہی فرما چکے ہیں کہ جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا کہ یہ شراب تو حلال طیب ہوگی۔ فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام اور خبیث کے سوا اور کیا ہے۔

5599 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَالعَسَلَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھے اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5598- سنن نسائی: 5703,5622

5599- راجع الحدیث: 5431,4912

11- بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لاَ يَخْلِطَ البُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لاَ يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ ملانا اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے یعنی دونوں قسم کے عرق ملانا درست نہیں

5600 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ البَيْضَاءِ، خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ، إِذْ حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقَذَفْتُهَا، وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الخَمْرَ» وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعَ أَنَسًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ، حضرت ابودجانہ اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم کچی کھجوروں کی ملی جلی شراب پلا رہا تھا جبکہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی۔ پس میں نے اسے پھینک دیا۔ میں اس وقت انہیں شراب پلا رہا تھا اور ان میں سب سے کم عمر تھا اور ان دنوں ہم اسے خمر کہتے تھے۔ عمرو بن حارث، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

5601 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالبُسْرِ وَالرُّطَبِ»

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منقیٰ کے شیرے، پکی کھجوریں، خشک اور تازہ کھجوروں سے ممانعت فرمائی۔

5602- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کچی پکی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقیٰ کو ملانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو الگ رکھا جائے۔

12- بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ} [النحل: 66]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے

5600- راجع الحدیث: 2464، صحیح مسلم: 5107

5601- صحیح مسلم: 5118، سنن نسائی: 5569

5602- صحیح مسلم: 5125,5126,5127,5128,5129، سنن ابوداؤد: 3704,5129، سنن نسائی: 5566,5576,5582,5583، سنن ابن ماجہ: 3397

والوں کے لئے۔ (پ ۱۴، النحل ۶۶)

5603 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ»

سعید بن لیث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شب معراج رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

5604 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، سَمِعَ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا، مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الفَضْلِ، قَالَتْ: «شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ»، فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: «شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الفَضْلِ» فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ، قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الفَضْلِ"

عمیر مولیٰ ام الفضل کا بیان ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوا۔ پس میں نے ایک برتن میں آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ نے نوش فرمالیا۔ سفیان کا بیان ہے کہ جب لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو حضرت ام الفضل نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ جب ان کے کہا جاتا کہ کیا یہ حدیث موقوف ہے تو فرماتے کہ یہ تو حضرت اُم الفضل سے مروی ہے۔

5605 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَّا خَمَّرْتَهُ: وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا"

ابوسفیان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابوحمید نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھکا کیوں نہیں؟ کچھ نہیں تو اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے۔

5606 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ - أُرَاهُ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ، رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابوصالح کو بیان کرتے سنا جو میرے خیال میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابوحمید نامی ایک آدمی نقیع سے آیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت

5603- راجع الحدیث:4709,3394

5604- راجع الحدیث:1658

5605- انظر الحدیث:5606' صحیح مسلم:5213

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ خَمَّرْتَهُ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا» وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

میں ایک برتن میں دودھ لے کر حاضر ہوا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے ڈھکا کیوں نہیں، خواہ ایک لکڑی ہی اوپر رکھ لیتے ___ اس کی ابوسفیان نے بھی حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

5607- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لاَ يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت برار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ ہمارا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں ایک برتن میں کچھ دودھ دوہ کر لایا تو رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا حتیٰ کہ میں باغ باغ ہو گیا۔ پھر سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے قریب آ پہنچا۔ آپ نے دعا کی۔ سراقہ نے آپ سے عرض کی کہ دعا نہ کریں وہ واپس لوٹ جائے گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کے خلاف دعا نہ کی۔

5608- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِآخَرَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یا ایسی بکری کا دینا ہے جو خوب دودھ دیتی ہو یعنی ایک برتن صبح کو بھر دیتی ہو اور ایک برتن دوسرے وقت۔

5609- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کر کے فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

5607- راجع الحديث:3615،2439

5608- راجع الحديث:2629

5609- راجع الحديث:211

دَسَمًا»

5610 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: النِّيلُ وَالفُرَاتُ، وَأَمَّا البَاطِنَانِ: فَنَهَرَانِ فِي الجَنَّةِ، فَأُتِيتُ بِثَلاَثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ، فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ، فَقِيلَ لِي: أَصَبْتَ الفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ " قَالَ هِشَامٌ، وَسَعِيدٌ، وَهَمَّامٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الأَنْهَارِ نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرُوا: »ثَلاَثَةَ أَقْدَاحٍ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو وہاں چار نہریں تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی۔ ظاہری نہروں کے نام نیل اور فرات ہیں۔ باطنی نہریں جنت میں دو ہیں۔ پس مجھے تین پیالے پیش کئے گئے۔ ایک پیالے میں دودھ، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس پیالے کو لیا جس میں دودھ تھا اور اسے پی لیا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا ___ ہشام اور سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

13- بَابُ اسْتِعْذَابِ المَاءِ

پانی تلاش کرنا

5611 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ} [آل عمران: 92] وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا

اسحاق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصارِ مدینہ میں کھجوروں کے مال کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ بہت مالدار تھے اور انہیں اپنا بیرحا باغ بہت محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ وقتاً فوقتاً اس میں تشریف لے جا کر اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔ (پ ۴، آل عمران ۹۲) حضرت ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

5610- راجع الحدیث: 3570

5611- راجع الحدیث: 1461

صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَايِحٌ - شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: «رَايِحٌ»

فرماتا ہے اور مجھے بیرحاء باغ سب سے محبوب ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے جس کی بھلائی اور ذخیرے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ یارسول اللہ! آپ جیسے چاہیں اسے راہِ خدا میں خرچ فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو بہت نفع بخش یا مال کو بڑھانے والا سودا ہے۔ عبداللہ راوی کو اس میں شک ہے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں یہی کر دیتا ہوں پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل نے یحییٰ بن یحییٰ سے رایح کا لفظ روایت کیا ہے۔

14- بَابُ شَوْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

دودھ میں پانی ڈال کر پینا

5612 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ البِئْرِ، فَتَنَاوَلَ القَدَحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ»

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا اور جب ان کے گھر تشریف فرما ہوئے تو میں نے بکری دوہی اور کنوئیں سے نبی کریم ﷺ کے لیے پانی نکالا۔ پس آپ نے پیالہ لے کر دودھ نوش فرمایا۔ حضور کے بائیں طرف حضرت ابوبکر اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ پس بچا ہوا دودھ آپ نے اعرابی کو عنایت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے۔

5613 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ چُلو سے پی لیں گے اور وہ انصاری

5613- سنن ابوداؤد: 3724، سنن ابن ماجه: 3432

اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا» قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

اس وقت اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس انصاری نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس باسی پانی موجود ہے، آپ جھونپڑی کی جانب تشریف لے چلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں کو لے گیا۔ ایک پیالے میں کچھ پانی ڈال کر اس میں بکری کا دودھ دوہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا اور پھر اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔

15- بَابُ شَرَابِ الحَلْوَاءِ وَالعَسَلِ

میٹھی چیز اور شہد پینا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: "لاَ يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ، لِأَنَّهُ رِجْسٌ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ} [المائدة: 4] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فِي السَّكَرِ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ»

زہری کا قول ہے کہ شدید حاجت پیش آنے پر بھی آدمی کا پیشاب پینا حلال نہیں کیونکہ ناپاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں۔ (پ ۶، المائدہ ۴) ابن مسعود کا نشہ آور چیزوں کے متعلق قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے۔

5614- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ وَالعَسَلُ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

16- بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینا

5615- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ، قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ «فَشَرِبَ قَائِمًا» فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ»

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جبکہ وہ باب الرحبۃ کے پاس تھے تو انہوں نے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی پیے تو بعض لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5614- راجع الحدیث: 5431،4912

5615- انظر الحدیث: 5616 سنن ابو داؤد: 3718 سنن ترمذی: 200 سنن نسائی: 130

5616- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ «فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ» ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قِيَامًا، «وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ»

عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں نے نزال بن سبرۃ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر لوگوں کی حاجت روائی کرنے کے لیے کوفہ کی جامع مسجد کے سامنے والے چبوترے پر بیٹھ گئے، حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور اپنے منہ ہاتھ دھوئے۔ شعبہ راوی نے سر اور پیروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ جانتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے۔

5617- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ»

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

17- بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

جو اونٹ پر سوار ہونے کی حالت میں پیئے

5618- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ: «أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ» زَادَ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ: «عَلَى بَعِيرِهِ»

عمیر مولیٰ ابنِ عباس حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالے میں دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام کو ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے دستِ مبارک میں لے کر نوش فرمالیا۔ امام مالک نے ابو النضر سے جو روایت کی اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ اپنے اونٹ پر تھے۔

5616- راجع الحدیث:5615

5617- راجع الحدیث:1637

5618- راجع الحدیث:1658

18- بَابُ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

5619 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ»

پینے میں داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے

ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا اعرابی کو دے کر فرمایا کہ داہنی طرف والا زیادہ مستحق ہے۔

19- بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الأَكْبَرَ

5620 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ؟» فَقَالَ الغُلاَمُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

داہنی طرف والے کی اجازت سے بڑے آدمی کو پہلے پلانا

ابوحازم بن دینار نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر سیدہ شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ نے لڑکے سے پوچھا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ یہ میں انہیں دیدوں؟ لڑکے نے عرض کیکہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! میں آپ سے ملنے والی چیز میں اپنے آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے وہ چیز اس کے ہاتھ میں دے دی۔

20- بَابُ الكَرْعِ فِي الحَوْضِ

5621 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ

چُلّو کے ذریعے حوض سے لینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور ایک ساتھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا تو اس شخص نے سلام کا

5619- راجع الحدیث: 2352 'صحیح مسلم: 5257 'سنن ابو داؤد: 3726 'سنن ترمذی: 1893 'سنن ابن ماجہ: 3425

5620- راجع الحدیث: 2451

5621- راجع الحدیث: 5613

لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ، وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ، يَعْنِي المَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، وَإِلَّا كَرَعْنَا» وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ المَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى العَرِيشِ، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

جواب دیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اس وقت تو بہت گرمی ہے اور اس وقت وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم کسی اور جگہ سے چلّو سے پی لیں گے۔ وہ آدمی باغ کو پانی دے رہا تھا مگر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا پانی موجود ہے لہٰذا آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیے۔ چنانچہ ایک پیالے میں اس نے پانی ڈالا اور پھر اپنی بکری کا اس میں دودھ دوہا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔ پھر وہ شخص دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ہمراہ آیا تھا۔

21- بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الكِبَارَ

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

5622 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الحَيِّ أَسْقِيهِمْ، عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ، الفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقَالَ: اكْفِئْهَا، فَكَفَأْنَا " قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: «رُطَبٌ وَبُسْرٌ» فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ، وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: «كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے کے پاس کھڑا ہو کر میں اپنے چچاؤں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ جب اس وقت کہا گیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تو چچا جان نے فرمایا کہ اسے پھینک دو، چنانچہ ہم نے وہ پھینک دی۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ وہ کون سی شراب تھی؟ فرمایا کہ تر اور خشک کھجوروں کی۔ جب ابوبکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی ہوگی تو حضرت انس نے تردید نہیں فرمائی۔ میرے بعض ساتھیوں کا بیان ہے کہ حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان دنوں ان حضرات کی شراب یہی ہوتی تھی۔

22- بَابُ تَغْطِيَةِ الإِنَاءِ

برتنوں کو ڈھک کر رکھنا

5623 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

5622- راجع الحدیث: 5583،2464

5623- راجع الحدیث: 3280

عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، أَوْ أَمْسَيْتُمْ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، فَأَغْلِقُوا الأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ»

رات کی تاریکی چھائے یا شام ہوجائے تو اپنے بچوں کو گھر میں روکے رکھو کیونکہ شیاطین اس وقت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ایک ساعت رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو۔ اب اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کرلو کیونکہ شیاطین بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اللہ کا نام لے کر اپنی مشک کا منہ بند کردو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو، خواہ چوڑائی میں ہی ان کے اوپر کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

5624- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَطْفِئُوا المَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ»

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دو اور دروازوں کو بند کردو اور اپنی مشکوں کے منہ بند کردو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو اور شاید آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ ان کے اوپر چوڑائی میں لکڑی ہی رکھو۔

23- بَابُ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ

مشک کا منہ کھول کر پانی پینا

5625- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ» يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ مشکل کا منہ کھلا چھوڑ کر اس سے پانی پیا جائے۔

5626- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ عبداللہ

5624- راجع الحديث: 3280

5625- انظر الحديث: 7426، صحيح مسلم: 5239,5240، سنن ابو داؤد: 3720، سنن ترمذی: 1890، سنن ابن ماجه: 3418

يَقُولُ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ: «هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا»

نے معمر وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد منہ لگا کر پانی پینا ہے۔

24-بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

مشک سے منہ لگا کر پانی پینا

5627 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ؟ «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ القِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ»

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزہ یا مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے جو اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کیل نہیں ٹھونکنے دیتے۔

5628 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ»

عکرمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

5629 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

25-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا

5630 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلاَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو شرم گاہ کو اپنا دایاں ہاتھ نہ لگائے اور اگر لگانا پڑے تو دایاں ہاتھ نہ لگایا جائے۔

-5627 راجع الحدیث:2463، سنن ابن ماجہ:3420

-5628 راجع الحدیث:5627,2463

-5629 سنن ابن ماجہ:3428,3421

-5630 راجع الحدیث:153

يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ»

26-بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ

5631- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ، يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، وَزَعَمَ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا»

دو یا تین سانسوں میں پانی پینا

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

27-بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

5632- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ، بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ " وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

سونے کے برتن میں پینا

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی طلب فرمایا تو ایک کسان چاندی کے پیالے میں ان کے لیے پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہ پھینکتا لیکن یہ شخص منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے اور حضور نے فرمایا کہ دنیا میں یہ چیزوں اُن کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

28-بَابُ آنِيَةِ الفِضَّةِ

5633- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَلاَ تَلْبَسُوا الحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

چاندی کا برتن

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو اور ریشم اور دیباج نہ پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں اُن کے لیے ہیں اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

5631- صحیح مسلم:5254، سنن ترمذی:1884م، سنن ابن ماجہ:3416

5632- راجع الحدیث:5426

5633- راجع الحدیث:5426

5634 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ»

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتن سے پئے وہ اپنے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھرتا ہے۔

5635 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: " أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الفِضَّةِ، أَوْ قَالَ: آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَعَنِ المَيَاثِرِ وَالقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ "

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والوں کی قسم کو پورا کردینے کا حکم فرمایا ہے۔ اور سونے کی انگوٹھی، چاندی میں پینے یا فرمایا کہ چاندی کے برتن میں پینے اور ریشمی گدوں اور پردوں سے اور ریشم، دیباج اور استبرق منع فرمایا۔

29- بَابُ الشُّرْبِ فِي الأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا

5636 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ: أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، «فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ»

عُمیر مولیٰ امّ الفضل نے حضرت امّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک ہوا، تو انہوں نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔

30- بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ

حضور کے پیالے یا برتن سے

5634- صحیح مسلم: 5353,5354,5355 سنن ابن ماجہ: 3413

5635- راجع الحدیث: 1239

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوش فرمانا

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: «أَلاَ أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ»

حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں آپ کو اس پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے۔

5637 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ العَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي» فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: لاَ، قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ» فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا القَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ القَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ

ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک عربی عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے بلاؤ۔ پس انہوں نے اس کی جانب پیغام بھیج دیا تو وہ آئی اور بنی ساعدہ کے ایک گھر میں آٹھہری۔ پس نبی کریم روانہ ہوئے اور اس کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہ عورت سر جھکائے بیٹھی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کلام شروع فرمایا تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف سے تم پناہ میں ہو۔ لوگوں نے اس عورت سے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ کون ہیں؟ عورت نے نفی میں جواب دیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تجھے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔ عورت کہنے لگی کہ پھر تو میں بڑی بدبخت ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوگئے۔ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں سقیفہ بنی ساعدہ میں رونق افروز ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سہل! ہمیں پانی تو پلاؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں انہیں پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل وہی پیالہ ہمارے لیے بھی نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس سے پانی پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز

5637- راجع الحدیث: 5256,5204

نے اس پیالے کو ہبہ کرنے کے لیے کہا تو انہیں ہبہ کر دیا گیا۔

5638 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ، قَالَ: وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: «لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا القَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لاَ تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ

عاصم احول کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دیکھا، جو پھٹ گیا تھا اور چاندی کی تاروں سے باندھا ہوا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ وہ پیالہ بہت اچھا، چوڑا اور عمدہ لکڑی کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے اس پیالے میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔ ان کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گرد لوہے کا ایک حلقہ تھا۔ پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہوا کہ اس کے گرد سونے یا چاندی کا حلقہ لگوائیں تو حضرت ابوطلحہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس کو تبدیل نہ کرو چنانچہ انہوں نے ارادہ چھوڑ دیا۔

31-بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

مبارک پانی پینا

5639 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، هَذَا الحَدِيثَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ العَصْرُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى أَهْلِ الوُضُوءِ، البَرَكَةُ مِنَ اللهِ» فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا، فَجَعَلْتُ لاَ آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي

سالم بن ابوالجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کی روایت کرتے ہوئے کہا: میں نے نبی کریم کی ہمراہی میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لیکن تھوڑے سے پانی کے سوا کچھ نہ تھا، جو ایک برتن میں جمع کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور پھر انگشت ہائے مبارک کھول دیں پھر ارشاد فرمایا کہ وضو کرنے والے آئیں اور اللہ کی برکت سے نفع اٹھائیں۔ پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ پس لوگوں نے وضو کیا

5638- راجع الحدیث:3109

5639- راجع الحدیث:3576

مِنْهُ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ. قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ، وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: «خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً» وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرٍ

اور پانی پیا۔ چنانچہ میں نے اپنا پیٹ بھرنے میں کوئی کسر چھوڑی کیونکہ میرے نزدیک وہ پانی متبرک تھا۔ میں نے حضرت جابر کی خدمت میں عرض کی کہ اس دن آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چودہ سو۔ عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابر سے اس کی روایت کی ہے۔ حصین بن عمرو بن مرہ نے سالم سے اور انہوں نے حضرت جابر سے پندرہ سو حاضرین کی روایت کی ہے اور اسی طرح سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

75- كِتَابُ المَرْضَى

مریضوں کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ المَرَضِ

مرض کے کفارہ ہونے کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ} [النساء: 123]

ترجمہ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ (پ ۵، النسآء ۱۲۳)

5640 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ المُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر اس سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' حتیٰ کہ اس کانٹے کے بدلے بھی جو اسے چبھ جائے۔

5641,5642 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ المُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ، وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والی کوئی، تکلیف، درد، غم، ملال، اذیت اور دُکھ ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

5643 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ كَالخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ المُنَافِقِ كَالأَرْزَةِ، لاَ تَزَالُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے جنہیں ہوا کبھی جھکاتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے اور ہوا ایک ہی مرتبہ

5641,5642- صحیح مسلم: 6513، سنن ترمذی: 966

5643- صحیح مسلم: 7025

حَتّٰی یَکُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً» وَقَالَ زَکَرِیَّاءُ: حَدَّثَنِی سَعْدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ کَعْبٍ، عَنْ أَبِیهِ کَعْبٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اسے جٹ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں۔ زکریا، سعد، ابن کعب، حضرت کعب بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5644 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ، مِنْ بَنِی عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، مِنْ حَیْثُ أَتَتْهَا الرِّیحُ کَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَکَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ کَالأَرْزَةِ، صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً، حَتّٰی یَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پودوں کی طرح ہے، جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے یعنی بلا سے بچ جاتا ہے اور بدکار شخص کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اسے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔

5645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی صَعْصَعَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ یَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ، یَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ یُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَیْرًا یُصِبْ مِنْهُ»

عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ، سعید بن یسار، ابو الحباب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

2- بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

مرض کی شدت

5646 - حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، ح حَدَّثَنِی بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا رَأَیْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَیْهِ الوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ»

ابو وائل مسروق سے راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدائد میں مبتلا ہوا ہو۔

5647 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ، حَدَّثَنَا

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

5644- انظر الحدیث: 7466

5646- صحیح مسلم: 6502، سنن ابن ماجہ: 1622

5647- انظر الحدیث: 5667,5660,5648، صحیح مسلم: 6504

سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: «أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ»

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی علالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کو تو شدید بخار ہے، شاید یہ اس سبب سے ہے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے مگر اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

3- بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلاَءً الأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ

لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء کرام کو مصیبتیں پہنچیں پھر وہ بھی ایک کے بعد تھیں

5648 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا؟ قَالَ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ» قُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: «أَجَلْ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا»

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔ فرمایا، ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ اس کے مطابق ہوگا کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے، فرمایا ہاں ویسے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے زیادہ پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

4- بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ المَرِيضِ

مریض کی عیادت کرنے کا وجوب

5649 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَطْعِمُوا الجَائِعَ، وَعُودُوا المَرِيضَ، وَفُكُّوا العَانِيَ»

ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔

5648- راجع الحدیث:5647

5649- راجع الحدیث:5373,3046

5650- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ القَسِّيِّ، وَالمِيثَرَةِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الجَنَائِزَ، وَنَعُودَ المَرِيضَ، وَنُفْشِيَ السَّلاَمَ"

حضرت برا ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیباج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی ومیثرہ کپڑوں سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور مریض کی عیادت کرنے اور سلام عام کرنے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔

5- بَابُ عِيَادَةِ المُغْمَى عَلَيْهِ

بے ہوش کی عیادت کرنا

5651- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، «فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ» «فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ، حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ المِيرَاثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کیا کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب عنایت نہ فرمایا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

6- بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

ریاحی مرگی کی فضیلت

5652- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ المَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ،

عطا بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا، کیونکہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ رنگ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی تھی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر بھی

5650- راجع الحدیث: 1239

5651- راجع الحدیث: 194، صحیح مسلم: 4121، سنن ابو داؤد: 2886، سنن ترمذی: 3015,2097، سنن

وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: »إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ« فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لاَ أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا

کھل جاتا ہے، پس اللہ تعالیٰ سے میری حق میں دعا کیجئے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صبر کرلو اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے دعا کردوں کہ وہ تمہیں صحت عطا فرما دے؟ اس عورت نے عرض کی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کردی۔

5652م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: »أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ، عَلَى سِتْرِ الكَعْبَةِ«

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے امِ زُفر یعنی مذکورہ عورت کو جو لمبے قد کی اور سیاہ رنگ تھی خانہ کعبہ کے پردوں کے پاس دیکھا۔

7- بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

نابینا ہونے کی فضیلت

5653- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الجَنَّةَ" يُرِيدُ: عَيْنَيْهِ، تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلاَلٍ هِلاَلٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو دو چیزوں میں مبتلا کرتا تو اس کے عوض میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔ اسی طرح اشعث بن جابر، ابوظلال، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

8- بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ، رَجُلًا مِنْ أَهْلِ المَسْجِدِ، مِنَ الأَنْصَارِ

حضرت امِ درداء رضی اللہ عنہا نے مسجد میں رہنے والے ایک انصاری کی عیادت کی۔

5654- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں قدم رنجہ ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں دونوں حضرات کے پاس گئی اور کہا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا

بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى، يَقُولُ:

[البحر الرجز]

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

[البحر الطويل]

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ»

کیا حال ہے؟ ان کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو فرماتے: کہ آدمی اپنے اہل و عیال میں خوش ہوتا ہے حالانکہ موت اس کے جوتوں کے تسموں سے قریب ہوتی ہے۔

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو یوں گویا ہوتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي، هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات آپ سے عرض کی تو آپ یوں دعا گو ہوئے: اے اللہ! مدینہ سے ہمیں ایسی ہی محبت عطا فرما جیسی محبت مکہ سے عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو صحت بخش بنا دے اور اس کی مد و صاع میں ہمیں برکت عنایت فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔

9- بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا

5655 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ نَحْسِبُ: أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ، وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ» فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابوعثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شہزادی نے آپ کو بلوایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما بھی۔ پیغام یہ تھا کہ میری بچی کا وقتِ آخر ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے صاحبزادی کے لیے سلام بھیجا اور فرمایا کہ بے شک اللہ جو کچھ لیتا ہے اور جو دیتا ہے وہ سب اسی کا ہے۔ ہر ایک کا اس کے پاس ایک مقررہ وقت ہے، لہٰذا راضی رہ کر صبر کرنا چاہیے۔ صاحبزادی نے قسم دے کر بلوایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلاَ يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ«

بھی۔ پس انہوں نے بچی کو نبی کریم ﷺ کی گود میں دیا اور بچی کو رُک رُک کر سانس آرہا تھا لہٰذا نبی کریم ﷺ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے دلوں میں چاہے ڈالتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر رحم نہیں فرماتا مگر رحم کرنے والوں پر۔

10- بَابُ عِيَادَةِ الأَعْرَابِ

5656 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ: »لاَ بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ« قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ القُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَنَعَمْ إِذًا«

اعرابیوں کی عیادت کرنا

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: ''کوئی ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا: آپ اسے پاکی بتاتے ہیں حالانکہ اس بخار نے تو ایک بوڑھے شخص پر یوں حملہ کیا کہ قبر میں پہنچا دے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ایسا ہی سہی۔

11- بَابُ عِيَادَةِ المُشْرِكِ

5657 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ غُلاَمًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ: »أَسْلِمْ« فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرک کی عیادت کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ مسلمان ہو جا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن حزن سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کا وقتِ آخر ہوا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

5656- راجع الحدیث:3616

5657- راجع الحدیث:1356

12- بَابُ إِذَا عَادَ مَرِيضًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

5658- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا، فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: «اجْلِسُوا» فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «إِنَّ الإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ: «هَذَا الحَدِيثُ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ»

مریض کی عیادت کے دوران نماز آجائے تو وہیں باجماعت نماز ادا کرلیں

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ پس آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی لیکن وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھالو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابو عبداللہ امام بخاری کا بیان ہے کہ حمیدی نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

13- بَابُ وَضْعِ اليَدِ عَلَى المَرِيضِ

5659- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الجُعَيْدُ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا، قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: «لاَ» قُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ» فَمَا زِلْتُ

مریض پر ہاتھ رکھنا

عائشہ بنت سعد نے اپنے والدِ محترم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں شدید بیمار پڑ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ تہائی کی وصیت کردوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کردو لیکن تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر

5658- راجع الحدیث:688

5659- راجع الحدیث:56' سنن ابو داؤد:3104

أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي-فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ-حَتَّى السَّاعَةِ

اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اس کے بعد دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو کامل کر دے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اب بھی یہ خیال آتا ہے تو حضور کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک اپنے جگر میں پاتا ہوں۔

5660 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ« فَقُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَجَلْ« ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا«

حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ پس میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں بے شک مجھے تمہارے دو شخصوں کے برابر بخار ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو دوگنا اجر ہے۔ پس رسول اللہ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

14-بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ، وَمَا يُجِيبُ

مریض سے کیا کہیں اور وہ کیا جواب دے

5661- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسِسْتُهُ، وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: »أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی علالت کے دوران میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو آپ کو شدید بخار تھا۔ پس میں نے عرض کی کہ آپ کو تو شدید بخار ہے اور یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے۔ فرمایا، ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں مگر جب اس کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو اس کے گناہ

5660- راجع الحدیث:5647

خَطَايَاهُ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ»

5662- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَقَالَ: «لاَ بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» فَقَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمَّى تَفُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، كَيْمَا تُزِيرَهُ القُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَنَعَمْ إِذًا»

ایسے گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاکی ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار تو ایک بوڑھے پر حملہ آور ہوا ہے کہ قبر میں پہنچا دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی سہی۔

15- بَابُ عِيَادَةِ المَرِيضِ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا، وَرِدْفًا عَلَى الحِمَارِ

مریض کی عیادت کے لیے پیدل یا سوار یا دوسرے کے پیچھے گدھے پر بیٹھ کر جانا

5663- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ، وَفِي المَجْلِسِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَاليَهُودِ، وَفِي المَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ، وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا المَرْءُ، إِنَّهُ لاَ أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلاَ تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی چادر ڈال رکھی تھی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوۂ بدر سے قبل کی بات ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا۔ جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے (ظاہراً) اسلام لانے سے قبل کی بات ہے۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی موجود تھے۔ اسی مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب سواری کا غبار مجلس پر چھا گئی تو عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپالی اور کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے سلام کیا، رک گئے، دراز گوش سے نیچے تشریف لائے، انہیں اللہ کی جانب بلایا اور قرآن کریم سنایا۔ پس عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! جو کچھ تم

5662- راجع الحدیث: 3616

رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَتُوا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ، فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ، فَلَمَّا رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ

کہہ رہے ہو مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ اگر تم حق پر ہو تو ہماری مجلس میں اس کے ذریعے ہمیں نہ ستاؤ۔ اپنے گھر چلے جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت ابن رواحہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، ہمیں یہ بہت پسند ہے۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تکار ہونے لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے۔ جب تک وہ خاموش ہوئے نبی کریم ﷺ وہیں تشریف فرما رہے پھر نبی کریم ﷺ اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے فرمایا: اے سعد! کیا تم نے وہ بات سنی جو ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کہی ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے کیونکہ اللہ نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس شہر کے لوگ اس کی تاج پوشی کرنا چاہتے تھے کہ اسے سردار بنائیں مگر اس حق کے سبب جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا، یہ کام نہ ہو سکا تو اب وہ ایسی ہی حرکتیں کرتا رہتا ہے جیسی کہ حضور نے ملاحظہ فرمائی ہے۔

5664- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن نہ آپ خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے پر۔

16- بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ: "إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ"

مریض کہے کہ مجھے تکلیف ہے آہ و بکا کرنا یا کہنا کہ میرا مرض شدید ہو گیا ہے

وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: {أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ

جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ

5664- راجع الحدیث: 194، سنن ابو داؤد: 3096، سنن ترمذی: 3851

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [الأنبياء: 83]

مجھے تکلیف ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

5665 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ القِدْرِ، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ أَمَرَنِي بِالفِدَاءِ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ جوئیں تمہیں ازیت دیتی ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ پس آپ نے ایک حجام کو بلوایا جس نے میرا سر مونڈ دیا اور پھر مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

5666 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّاءَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَا رَأْسَاهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ، لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ: أَنْ يَقُولَ القَائِلُونَ - أَوْ يَتَمَنَّى المُتَمَنُّونَ - ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ المُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى المُؤْمِنُونَ"

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے سر پھٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں ایسا ہوجاتا تو میں تمہارے لیے استغفار کرتا اور دعا مانگتا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی۔ ہائے! خدا کی قسم، کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میری موت پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہوگیا تو آپ دوسرا دن اپنی کسی دوسری بیوی کے ساتھ ہی گزاریں گے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ میرا سر درد سے پھٹا جارہا ہے لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور ان سے عہدِ خلافت لوں ورنہ کہنے والے جو چاہیں کہیں گے اور تمنا کرنے والے تمنا کریں گے۔ پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کا خلاف نہیں چاہتا اور مسلمان اس کی مخالفت کو ہٹا دیں گے یا اللہ مخالف کو ہٹا دے گا اور مسلمان کسی دوسرے کو قبول نہیں کریںگے۔

5667 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

حارث بن سوید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ پس میں نے آپ کے جسمِ اطہر کو مس کر کے دیکھا اور عرض کی: آپ کو تو شدید بخار

5665- راجع الحدیث:1814
5666- انظر الحدیث:7217
5667- راجع الحدیث:5647

يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: »أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ« قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: »نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا«

ہے۔ فرمایا، ہاں اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کوئی اذیت یا مرض وغیرہ پہنچے مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

5668 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، زَمَنَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: »لاَ« قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: »الثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ«

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے ایام میں رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں شدید بیمار ہوگیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں سخت تکلیف میں ہوں جیسے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اور اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں پر انحصار کریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرتے ہو مگر تمہیں اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ اس لقمے کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔

17-بَابُ قَوْلِ المَرِيضِ قُومُوا عَنِّي

مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے جاؤ

5669 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقت وصال آیا اور کاشانۂ اقدس میں بہت سے حضرات تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کا سامان لاکر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں جس کے سبب میرے بعد کبھی گمراہ

5668- راجع الحديث:56

الخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ» فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ. فَاخْتَلَفَ أَهْلُ البَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلاَفَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا» قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: «إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الكِتَابَ، مِنَ اخْتِلاَفِهِمْ وَلَغَطِهِمْ»

نہیں ہو گے۔ حضرت عمر نے کہا کہ بے شک نبی کریم ﷺ درد کی شدت میں ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآنِ کریم تمہارے پاس ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر اہلِ بیت اطہار نے اختلاف کیا۔ ان کا اختلاف اس سبب سے تھا کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ لکھنے کا سامان لا دیا جائے تاکہ نبی کریم ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو اور بعض وہ کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا جب نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ بے فائدہ کلام اور اختلاف ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی آفت آئی کہ لوگوں کا اختلاف اور ان کا شور و غل رسول اللہ ﷺ اور اس لکھی جانے والی تحریر کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔

18- بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ المَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

مریض بچے کے لیے دعا کرنے جانا

5670 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الجُعَيْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ، يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، «فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ»

جعید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ پس حضور نے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور بچے ہوئے پانی سے مجھے پلایا۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ تو میں نے مہر نبوت کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھا جو حجلہ کے انڈے جیسی تھی۔

19-بَابُ تَمَنِّي المَرِيضِ المَوْتَ

مریض کا موت کی تمنا کرنا

5671 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ البُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ المَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الوَفَاةُ خَيْرًا لِي "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف کے سبب جو اسے پہنچے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ایسا کرنا ہی پڑے تو یوں کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے موت دینا جب میرے لیے موت میں بھلائی ہو۔

5672 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلاَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ» ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ المُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ، إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ»

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہمارے جو ساتھی دنیا سے چلے گئے دنیا نے ان کے ثواب سے کچھ بھی کم نہیں کیا اور ہم نے مال پایا ہے جو زمین میں ہی رکھا جاسکتا ہے اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنے باغ کی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جو وہ خرچ کرے سوائے اس کے جو وہ اس مٹی پر لگائے۔

5673-حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الجَنَّةَ» قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " لاَ، وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کرسکے گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو بھی۔ فرمایا کہ نہیں، میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ

5671- راجع الحدیث: 7233,6351 صحیح مسلم: 6756

5672- انظر الحدیث: 7234,6431,6430,6350,6349 صحیح مسلم: 6750,6758 سنن نسائی: 1822

وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَلاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ: إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ"

روی اختیار کرو اور کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو، شاید اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو جائے اور خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو جائے۔

5674- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق کے ساتھ ملا۔

20- بَابُ دُعَاءِ العَائِدِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والے کی مریض کے لیے دعا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا»

عائشہ بنت سعد نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔

5675- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: «أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا» قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبِي الضُّحَى: «إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ» وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، وَحْدَهُ، وَقَالَ: «إِذَا أَتَى مَرِيضًا»

مسروق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو کہتے: اے لوگوں کے رب! اسے شفا عطا فرما دے اور شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔ عمرو بن ابو قیس، ابراہیم بن طہمان، منصور، ابراہیم اور ابو الضحیٰ نے کہا کہ جب کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا ___ یا جریر منصور، ابو الضحیٰ اکیلے نے کہا کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

5674- راجع الحدیث: 4440

5675- انظر الحدیث: 5750,5744,5743 صحیح مسلم: 5675,5674,5673,5672,5671

21-بَابُ وُضُوءِ العَائِدِ لِلْمَرِيضِ

5676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَتَوَضَّأَ فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ: «صُبُّوا عَلَيْهِ» فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: لاَ يَرِثُنِي إِلَّا كَلاَلَةٌ، فَكَيْفَ المِيرَاثُ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الفَرَائِضِ

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپ نے وضو کر کے میرے اوپر پانی چھڑکا یا فرمایا کہ اس پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ مجھے ہوش آ گیا تو میں نے عرض کی: ایک کلالہ کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے"لہذا میری میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ پس میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

22-بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الوَبَاءِ وَالحُمَّى

5677- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

[البحر الرجز]

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

[البحر الطويل]

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

وبا اور بخار دفع ہونے کے لیے دعا کرنا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی یہاں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ میں دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے ابا جان! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ اور حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے: آدمی اپنے اہل و عیال میں خوش ہوتا ہے جبکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یوں گویا ہوتے:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي، هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ
وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات آپ کے حضور عرض کی تو آپ نے فرمایا:

5676- راجع الحدیث: 5676

قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ»

اے اللہ! مدینہ منورہ کی محبت ہمیں عطا فرما جیسے تو نے مکہ معظمہ کی محبت عطا فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کو ہمارے لیے شفا دینے والا بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں پہنچا دے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

76- كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

1- بَابٌ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے

5678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً»

عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

فائدہ: طب ط کے فتح سے بھی ہے کسرہ سے بھی پیش سے بھی مگر فتح مشہور ہے اس کے معنی علاج ودوا۔ طب ط کے فتح سے اس کے معنی جادو بھی ہیں اس لیے مسحور کو مطبوب کہتے ہیں۔ علاج کے تین ارکان ہیں: دفع مرض، حصول صحت، دفع اسباب مرض۔ طب جسمانی قرائن اور طب رُوحانی قرآن سے ہے اس لیے طب کے اوراق جمع فرمائے گئے۔ رُقی جمع ہے رقیۃ کی بمعنی جھاڑ پھونک۔ ناجائز یا شرکیہ الفاظ سے دم کرنا حرام یا کفر ہے، جائز دعائیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہے، جس دم جھاڑ پھونک کے معانی معلوم نہ ہوں انہیں نہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں اور علوم بخشے ہیں وہاں علم طب بھی عطا فرمایا بذریعہ وحی کے بھی اور بذریعہ تجربہ وغیرہ کے بھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ہر درخت وگھاس سے پوچھا کرتے تھے کہ تجھ میں کیا تاثیر ہے اگر وہ اچھی تاثیر بتاتی تو اس کی کاشت بھی کراتے تھے اور اس کا نام وفوائد لکھ بھی لیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ طب کی تدوین آپ نے بھی کی۔ واللہ اعلم! (مرقات) (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۵۵)

2- بَابٌ: هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ المَرْأَةَ أَوِ المَرْأَةُ الرَّجُلَ

کیا مرد عورت کا یا عورت مرد کا علاج کرے

5679- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: " كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَسْقِي القَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ القَتْلَى وَالجَرْحَى إِلَى المَدِينَةِ "

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل جہاد تھیں چنانچہ مسلمانوں کو پانی پلانا ان کی خدمت کرنا اور شہیدوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔

5678- سنن ابن ماجہ: 3439

5679- راجع الحدیث: 2882

3- بَابٌ: الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثٍ

شفاء تین چیزوں میں ہے

5680 - حَدَّثَنِي الحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ الأَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ " رَفَعَ الحَدِيثَ وَرَوَاهُ القُمِّيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي العَسَلِ وَالحَجْمِ»

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔ اس حدیث کو مرفوعاً بھی روایت کیا گیا ہے۔ قمی لیث، مجاہد۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے شہد اور پچھنوں کی روایت کی ہے۔

5681 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الحَارِثِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ "

محمد بن عبدالرحیم، سریج بن یونس ابو الحارث، مروان بن شجاع، سالم الافطس، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی پچھنے لگوانا، شہد پینا اور آگ سے داغ لگانا لیکن میں اپنی امت کو داغ لگانے لگوانے سے منع کرتا ہوں۔

4- بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَسَلِ

شہد سے علاج

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ} [النحل: 69]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۶۹)

5682 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ وَالعَسَلُ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

5683 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان

5680- انظر الحديث: 5681، سنن ابن ماجه: 3491

5681- راجع الحديث: 5680

5682- راجع الحديث: 4912، 5431

5683- انظر الحديث: 5697، 5702، 5704، صحيح مسلم: 5706، 5707

الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - أَوْ: يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ"

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہارے علاج میں کچھ ہے یا تمہارے علاج میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے یعنی جو چیز مرض کے موافق آئے لیکن میں داغ لگوانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

5684 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے عمل کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ لہٰذا اسے شہد پلاؤ۔ پس اسے پلایا تو شفایاب ہو گیا۔

5- بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الإِبِلِ

اونٹ کے دودھ سے علاج

5685 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آوِنَا وَأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَالُوا: إِنَّ المَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: «اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا» فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ

ثابت نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ جو بیمار تھے عرض کی یارسول اللہ! ہمیں پناہ دیجئے اور کھانے کا انتظام فرمایئے۔ جب وہ صحتیاب ہو گئے تو کہنے لگے کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے تو انہیں اونٹوں کے ساتھ حرہ میں بھیج دیا گیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیتے رہنا۔ جب وہ بالکل صحتیاب ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے مقررہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے کچھ افراد کو ان کے پیچھے بھیجا، چنانچہ ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ میں نے

5684- صحیح مسلم: 5732,5731' سنن ترمذی: 2082

5685- راجع الحدیث: 233

عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الحَسَنَ، فَقَالَ: «وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا»

ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی زبان سے زمین کو چاٹتا تھا۔ حتیٰ کہ مرگیا۔ سلام نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس سے عرض کی: مجھے نبی کریم ﷺ کی وہ سخت ترین سزا بتایئے جو آپ نے کسی کو دی ہو انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ جب حسن بصری تک یہ حدیث پہنچی تو فرمایا کہ میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ یہ حدیث بیان نہ کی جاتی۔

6- بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ

5686- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي المَدِينَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ - يَعْنِي الإِبِلَ - فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الإِبِلَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ» قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: «أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الحُدُودُ»

اونٹ کے پیشاب سے علاج

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ اس چرواہے کے پاس چلے جائیں جو آپ نے اونٹوں کے لیے مقرر فرمایا ہے، پس وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ پس وہ اس چرواہے کے پاس پہنچے۔ پھر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے یہاں تک کہ ان کے بدن درست ہوگئے تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو ان کی تلاش میں آدمی روانہ کیے گئے۔ جو انہیں لے کر آگئے۔ لہٰذا ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی گئی۔ قتادہ کا بیان ہے کہ جب میں نے محمد بن سیرین سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

7- بَابُ الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

5687- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ

سیاہ دانے (کلونجی)

خالد بن سعد کا بیان ہے کہ ہم سفر پر نکلے اور ہمارے ہمراہ غالب بن ابجر بھی تھے جو راستے میں بیمار پڑ گئے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تب بھی وہ بیمار تھے۔ ابن ابی

5686- راجع الحدیث:233، صحیح مسلم:4335

فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ، فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ« قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ

عتیق ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا کہ آپ یہ کالے دانے استعمال کریں یعنی ان کے پانچ سات دانے لے کر رگڑ لیا کریں اور پھر اسے روغن زیتون کے قطروں کے ساتھ ملا کر ناک میں اس جانب ڈالیں اور اس جانب بھی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ کالے دانے سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہیں۔ میں نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ موت۔

5688- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ« قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہیں ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے بتایا کہ ان دونوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سیاہ دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کے لیے شفا ہے ابن شہاب کا بیان ہے کہ سام سے مراد موت ہے اور کالا دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

8- بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لیے حریرہ

5689- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ«

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریض اور ہلاک ہونے والے غمزدہ کے لیے تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرمایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو فرحت پہنچاتا ہے اور غموں کو دور کرتا ہے۔

5690- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم فرماتیں کہ وہ ناپسندیدہ مگر

5688- صحیح مسلم: 5728، سنن ابن ماجہ: 3447

5689- راجع الحدیث: 5689,5417

5690- انظر الحدیث: 5417

عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: »هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ«

فائدہ مند کھانا ہے۔

9- بَابُ السَّعُوطِ

ناک میں دوا

5691- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »احْتَجَمَ وَأَعْطَى الحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی اور ناک میں دوا ڈالی۔

10- بَابُ السَّعُوطِ بِالقُسْطِ الهِنْدِيِّ وَالبَحْرِيِّ "

ناک میں قسط ہندی ڈالنا یہ دریائی ہوتی ہے

وَهُوَ الكُسْتُ، مِثْلُ الكَافُورِ وَالقَافُورِ، مِثْلُ {كُشِطَتْ} [التكوير: 11] وَقُشِطَتْ: نُزِعَتْ "، وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: »قُشِطَتْ«

اسے کست بھی کہتے ہیں جیسے کافو اور قافور یا جیسے کُشِطَتْ نُزِعَتْ اور عبداللہ بن مسعود نے قُشِطَتْ ہی پڑھا ہے۔

5692- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ العُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ "

ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے لیے عود ہندی ضروری ہے کیونکہ یہ سات بیماریوں میں شفا بخش ہے لہٰذا خناق میں سنگھائی جاتی ہے اور میں چبائی جاتی ہے۔

5693 - وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ

وہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے شیر خوار بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

11- بَابُ أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

کس وقت پچھنے لگوائے

وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا

حضرت ابوموسیٰ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے۔

5691- راجع الحدیث:2278

5692- انظر الحدیث:5718,5715,5713' صحیح مسلم:5727,5726' سنن ابن ماجہ:3462

5693- راجع الحدیث:223

5694 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: »احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ«

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزے سے تھے۔

12- بَابُ الحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ

حالتِ سفر اور احرام میں پچھنے لگوانا

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے۔

5695 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: »احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ«

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام میں تھے۔

13- بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

علاج کے لیے پچھنے لگوانا

5696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: »إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ« وَقَالَ: »لاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ العُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالقُسْطِ«

حُمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجام کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور ابوطیبہ نے آپ کو پچھنے لگائے چنانچہ آپ نے اسے دو صاع اناج عطا فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو انہوں نے اس کے کام میں کمی کر دی۔ اور فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین پچھنے لگوانا اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے دبا کر اذیت نہ دیا کرو اور قسط کو ضرور استعمال کیا کرو۔

5697 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ جَابِرَ

عاصم بن عمر بن قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقنع کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب

5694- راجع الحدیث: 1938,1835

5695- راجع الحدیث: 1835

5696- راجع الحدیث: 2102

5697- راجع الحدیث: 5682

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَادَ المُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ شِفَاءً»

تک تم پچھنے نہ لگواؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفا ہے۔

14- بَابُ الحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

سر میں پچھنے لگوانا

5698 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ، يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ»

علقمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لحی جمل کے مقام پر جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے، سر کے درمیانی حصے کے اندر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

5699- وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سر میں پچھنے لگوائے۔

15- بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

دردِ شقیقہ یا سر درد کے سبب پچھنے لگوانا

5700- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ لُحْيُ جَمَلٍ»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درد کے سبب احرام کی حالت کے اندر سر میں پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ اس چشمے کے پاس تھے جس کو لحی جمل کہتے ہیں۔

5701- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد

5698- راجع الحدیث: 1836

5699- سنن ابوداؤد: 1836

5700- راجع الحدیث: 5699

5701- راجع الحدیث: 5702,1835

شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ»

5702 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الغَسِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ»

شقیقہ تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کچھ بھلائی ہے تو شہد پینے، پچھنے لگوانے اور آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ داغ لگوایا جائے۔

16-بَابُ الحَلْقِ مِنَ الأَذَى

اذیت کے سبب سر منڈانا

5703 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عُجْرَةَ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ، وَالقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: «فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً» قَالَ أَيُّوبُ: لاَ أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا۔ اور میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں فرمایا، کیا یہ اذیت پہنچاتی ہیں؟ میں نے عرض کی، ہاں فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھ لو یا چھ آدمیوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے ان امور کی ترتیب یاد نہیں رہی۔

17-بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

جو کسی کو داغ لگائے یا خود داغ لگوائے اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت

5704 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ

عاصم بن قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں شفا ہے تو پچھنے لگوانے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

5702- راجع الحدیث:5638

5703- راجع الحدیث:1814

5704- راجع الحدیث:5683

أَكْتَوِي»

5705 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لاَ رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ " ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ القَوْمُ، وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَلاَ يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ»

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اور ان کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، حتیٰ کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ افق کی طرف دیکھئے۔ تو ایک ایسی جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا۔ پھر کہا گیا کہ ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی طرف دیکھئے۔ دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بلا حساب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے لہٰذا وہ جماعت ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام میں ہی پیدا ہوئی کیونکہ ہماری پیدائش زمانہ جاہلیت میں ہوئی تھی جب نبی کریم تک یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر کریں، نہ بدشگونی لیں، نہ داغ لگوائیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر حضرت عکاشہ بن محصن نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں؟ فرمایا، ہاں۔

5705- راجع الحدیث:3410

پھر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کی: کیا میں بھی ہوں ان میں؟ فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

18- بَابُ الإِثْمِدِ وَالكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

تکلیف کے سبب آنکھ میں سرمہ لگانا

اسے امِ عطیہ نے روایت کیا ہے۔

5706 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرُوا لَهُ الكُحْلَ، وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا، فَقَالَ: " لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا، فِي شَرِّ أَحْلاَسِهَا - أَوْ: فِي أَحْلاَسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا - فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً فَهَلَّا، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا "

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کی آنکھ میں سخت اذیت ہو گئی۔ لوگوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا اور عرض کی کہ اس کے لیے سرمہ لگانا ضروری ہے ورنہ اس کی آنکھ ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی عورت اپنے گھر میں خراب کپڑوں کے اندر یا اپنے کپڑوں میں خراب گھر کے اندر پڑی رہتی تھی۔ جب کوئی کتا گزرتا تو وہ مینگنیاں پھینکتی ہوئی باہر نکلتی تھی۔ کیا اب چار ماہ دس دن رہا نہیں جاتا۔

19- بَابُ الجُذَامِ

جذام

5707 - وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ المَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الأَسَدِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت کی بیماری ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ الو کا تصور ہے۔ اور نہ صفر کوئی چیز ہے اور کوڑھی سے یوں بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

20- بَابٌ: المَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

مَن میں آنکھ کے لیے شفا ہے

5708 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی بھی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے مفید ہے ___ شعبہ، حکم بن عتیبہ، حسن العرانی، عمرو بن حریث،

5706- راجع الحدیث:1280

5707- انظر الحدیث:5775,5773,5770,5757,5717

5708- راجع الحدیث:4478

»الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ« قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ"

حضرت سعید بن زید نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔شعبہ کا بیان ہے کہ جب میں نے حکم بن عتیبہ کو عبدالملک کی مذکورہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

21- بَابُ اللَّدُودِ

منہ میں دوا رکھ دینا

5709,5910,5911- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ: »أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ«

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔

5712 - قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: »أَنْ لاَ تَلُدُّونِي«. فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: »أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟« قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: »لاَ يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ«

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دورانِ مرض ہم نے حضور ﷺ کے منہ میں دوا رکھ دی تھی جبکہ آپ ہمیں دوا نہ رکھنے کا اشارہ فرماتے رہے۔ چنانچہ ہم نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوا نہ رکھو۔ ہم نے عرض کی کہ ہم نے اسے مریض کی دوا سے نفرت کی طرح سمجھا۔ فرمایا کہ گھر میں کوئی باقی نہ رہے بلکہ سب کے منہ میں دوا ڈالو اور میں دیکھوں گا سوائے عباس کے کیونکہ وہ تمہارے درمیان موجود تھے۔

5713 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

5709,5710,5711- راجع الحدیث: 4457,4456,4455,1242,1241

5712- راجع الحدیث: 4458

5713- راجع الحدیث: 5692

اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ فَقَالَ: " عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذَا العِلاَقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ: يُسْعَطُ مِنَ العُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ " فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا قَالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ الغُلاَمَ يُحَنِّكُ بِالإِصْبَعِ، وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا

حاضر ہوئی اور میں نے خناق کے سبب اس کا گلا دبایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ تم گلے کو دبا کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ خناق میں ناک میں سونگھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پس میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو بیماریاں ہی ہم سے بیان کیں اور پانچ کا بیان نہیں کیا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ انہیں یاد نہیں رہا کیونکہ یہ أَعْلَقْتُ عَنْهُ ہے جسے میں نے زہری کے منہ سے سن کر یاد کیا ہے اور سفیان نے لڑکے کی حالت بیان کی جس طرح انگلیوں سے اس کا گلا دبا دیا گیا تھا اور سفیان نے اپنے گلے میں انگلی داخل کی یعنی اس طرح انگلی سے لڑکے کا گلا دبا دیا گیا تھا اور انہوں نے أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا نہیں کہا۔

22-باب

5714- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهَا، وَاشْتَدَّ

باب

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری میں اضافہ ہوا اور تکلیف بڑھنے لگی تو دورانِ مرض آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی، چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو شخصوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین کے ساتھ گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے درمیان۔ جب میں نے حضرت ابن عباس کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ جواب دیا کہ نہیں وہ حضرت علی

بِهِ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ» قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ القِرَبِ، حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: «أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ» قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ

ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ آپ کا مرض بڑھ جانے اور میرے گھر میں تشریف لانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے اوپر سات مشکیں پانی بہاؤ جن کے ابھی منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کرسکوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے حضور کو حضرت حفصہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کی لگن میں بٹھایا اور پھر ہم آپ کے اوپر مشکوں سے پانی بہانے لگے، حتیٰ کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم نے یہ کام پورا کرلیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لے گئے۔ چنانچہ نماز پڑھائی اور انہیں خطبہ دیا۔

23-بَابُ العُذْرَةِ

5715- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الأَسَدِيَّةَ، أَسَدَ خُزَيْمَةَ، وَكَانَتْ مِنَ المُهَاجِرَاتِ الأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذَا العِلاَقِ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ» يُرِيدُ الكُسْتَ، وَهُوَ العُودُ الهِنْدِيُّ، وَقَالَ يُونُسُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «عَلَّقَتْ عَلَيْهِ»

خناق

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ کی نسبت سے اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جسے گلے کی تکلیف تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف کیوں دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس کے اندر سات بیماریوں کی شفا ہے۔ جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عود ہندی سے مراد کُست (قسط) ہے۔ یونس، اسحاق بن راشد نے جو زہری سے روایت کی اس میں عَلَّقَتْ عَلَيْهِ ہے۔

24-بَابُ دَوَاءِ المَبْطُونِ

5716- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

دستوں کا علاج

ابو المتوکل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی

5715- راجع الحدیث: 5692

5716- راجع الحدیث: 5684

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا» فَسَقَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ» تَابَعَهُ النَّضْرُ، عَنْ شُعْبَةَ

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے بھائی کے دست جاری ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ پس اس نے شہد پلایا اور عرض کی کہ میں نے اسے شہد پلایا لیکن دست اور بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسی طرح نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

25- بَابُ لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

صفر نامی پیٹ کے بیماری کوئی نہیں

5717 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ إِبِلِي، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟» رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے کہ نہ کوئی پیٹ کی بیماری اور نہ اُلّو کا تصور ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں؟ ایک خارش زدہ اونٹ آکر دوسرے اونٹوں میں داخل ہوتا ہے اور سب کو خارش زدہ بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ ــــ زہری نے بھی اس کی ابوسلمہ اور سنان بن ابوسنان سے روایت کی ہے۔

26- بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

نمونیہ

5718- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ،

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت اُمِ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسد خزیمہ سے ہونے کی بنا پر اسدیہ اور سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین سے ہیں اور جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ کی بہن ہیں، انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے بچے

5717- راجع الحدیث:5707، صحیح مسلم:5750

5718- راجع الحدیث:5692

أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ العُذْرَةِ، فَقَالَ: »اتَّقُوا اللَّهَ، عَلَى مَا تَدْغَرُونَ أَوْلاَدَكُمْ بِهَذِهِ الأَعْلاَقِ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا العُودِ الهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الجَنْبِ« يُرِيدُ الكُسْتَ، يَعْنِي القُسْطَ. قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ

کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، جسے خناق کی بیماری کے باعث انہوں نے اس کا تالو دبا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو تم اپنی اولاد کو تالو دبا کر اذیت کیوں دیتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ اَلْكُسْت سے مراد اَلْقُسْط ہے اور یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

5719,5920,5921- حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ، مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلاَبَةَ- مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ، وَكَانَ هَذَا فِي الكِتَابِ- عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ، وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ، وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: »أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الحُمَةِ وَالأُذُنِ« قَالَ أَنَسٌ: »كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الجَنْبِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي«

حماد کا بیان ہے کہ ایوب کے سامنے ابوقلابہ کی کتاب پڑھی گئی۔ اس میں بعض وہ احادیث تھیں جو انہوں نے بیان کیں اور بعض وہ تھیں جو ان کے سامنے پڑھی گئی تھیں۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن نضر نے انہیں داغ لگایا اور حضرت ابوطلحہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ لگایا۔ عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان درد کے دم کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نمونیہ کے سبب مجھے رسول اللہ کی حیات مبارکہ میں داغ لگایا گیا اور میرے پاس حضرت ابوطلحہ، حضرت انس بن نصر اور زید بن ابوطلحہ نے لگایا۔

27- بَابُ حَرْقِ الحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

خون روکنے کے لیے ٹاٹ جلانا

5722 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القَارِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: »لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا، چہرۂ انور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو دندانِ مبارک زخمی کر دیئے گئے تو حضرت علی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے رہے اور حضرت فاطمہ آپ کے پُرنور

5722- راجع الحدیث: 2911

عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ، وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى المَاءِ كَثْرَةً، عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا، وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَقَأَ الدَّمُ»

چہرے سے خون دھوتی رہیں۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے زیادہ بہہ رہا ہے تو ٹاٹ جلایا اور اُس کی راکھ رسول اللہ ﷺ کے زخموں میں بھری تو خون بہنا بند ہوگیا۔

28- بَابُ الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

5723- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ» قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ، يَقُولُ: «اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھایا کرو۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر کہا کرتے: ہم سے عذاب کو دور فرما۔

5724- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ المَاءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا، قَالَتْ: «وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ»

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ جب حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی بخار والی عورت کو دعا کروانے کے لیے لایا جاتا تو آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈال دیا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کریں۔

5725- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

5726- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ،

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار

5723- راجع الحدیث: 3264 صحیح مسلم: 5717

5724- صحیح مسلم: 5721 سنن ترمذی: 2074 سنن ابن ماجہ: 3475

5725- راجع الحدیث: 3263

5726- راجع الحدیث: 3262

عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الحُمَّى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ»

جہنم کی گرمی سے ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

29- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لاَ تُلاَيِمُهُ

جہاں کی آب وہوا موافق نہ آئے وہاں سے باہر نکل جانا

5727- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ: "أَنَّ نَاسًا، أَوْ رِجَالًا، مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالإِسْلاَمِ، وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الحَرَّةِ، كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ"

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ کچھ افراد جو قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! ہم مویشی پالنے والے لوگ ہیں، کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں لہٰذا مدینہ منورہ کی آب وہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ اونٹ اور چرواہا دینے کا حکم فرمایا کہ شہر سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہیں۔ وہ چلے گئے حتیٰ کہ جب مقامِ حرہ میں پہنچے تو دعویٰ اسلام سے پھر کر کافر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو کچھ لوگوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ وہ نشانات دیکھتے ہوئے گئے اور انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی اور ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور حکم فرمایا کہ انہیں حرہ کے قریب ڈال آؤ، حتیٰ کہ وہ اس حالت میں مر گئے۔

30- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

طاعون کے بارے میں ذکر

5728- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

5727- راجع الحدیث: 3064,233

5728- أنظر الحدیث: 3473، صحیح مسلم: 5740

قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا» فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا، وَلاَ يُنْكِرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ جہاں تم رہتے ہو طاعون پھیلنے لگے تو وہاں سے نہ نکلو۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ وہ حضرت سعد سے روایت کرتے ہوں اور انہوں نے انکار نہ کیا ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

5729- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ، وَلاَ نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي الأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ المُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلاَفِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ، فَقَالُوا: نَرَى أَنْ

عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی جانب تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب مقامِ سرغ پر پہنچے تو انہیں اجناد کے اُمرا یعنی حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح اور ان کے اصحاب ملے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ سرزمینِ شام میں وبا پھیلی ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا اور ان سے مشاورت کی گئی اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھیلی ہے۔ چنانچہ ان حضرات میں اختلاف ہوا بعض حضرات نے کہا کہ ہم ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور اسے مکمل دیئے بغیر واپسی مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کا کہنا تھا کہ کہ آپ کے ساتھ منتخب لوگ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں لہٰذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف بڑھا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ تو میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی مہاجرین کے راستے کو اپناتے ہوئے اسی طرح اختلاف کیا جیسے ان حضرات نے کیا تھا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس ان کا قریش

5729- انظر الحدیث: 6973،5730، صحیح مسلم: 5747،5746،5745، سنن ابوداؤد: 3103

تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلاَ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ - وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ - فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ« قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

کے بڑوں کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے لیے ہجرت کی انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو اشخاص نے بھی اختلاف نہ کیا اور کہا کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر واپس لوٹنا چاہیے اور اس بلا کی جانب بڑھنا مناسب نہیں ہے پس حضرت عمر نے منادی کروا دی کہ کل صبح میں واپسی کے لیے سوار ہوجاؤں گا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کے مقدر کیے ہوئے سے فرار اختیار کررہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں یعنی ایک سرسبز وشاداب اور دوسرا خشک اجڑا ہوا۔ کیا تم سرسبز میدان میں نہیں چراؤ گے تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی حاجت کے سبب وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے متعلق ایسا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ وبا پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے خدا کا شکر ادا کیا پھر واپس لوٹ آئے۔

5730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ - فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ابن شہاب نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام کی جانب نکلے اور مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں خبر پہنچی کہ شام میں وبا پھیلی ہے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی

5730- انظر الحدیث: 5729، صحیح مسلم: 5748

»إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ«

زمین میں اس کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

5731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمٍ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ المَسِيحُ، وَلاَ الطَّاعُونُ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

5732 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ، قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ«

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے بھائی، یحییٰ کی وفات کس سبب سے ہوئی؟ میں نے کہا کہ طاعون سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

5733 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »المَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالمَطْعُونُ شَهِيدٌ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دستوں سے مرنے والا شہید اور طاعون کی سے مرنے والا شہید ہے۔

31- بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

طاعون پر صبر کرنے والا کا اجر

5734 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اسے رحمت بنا دیا

5731- راجع الحديث:1880

5732- راجع الحديث:2830

5733- راجع الحديث:653

5734- راجع الحديث:3474

يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ» تَابَعَهُ النَّضْرُ، عَنْ دَاوُدَ

ہے پس کوئی بندہ ایسا نہیں کہ طاعون پھیلے اور وہ اپنے شہر میں صبر کر کے بیٹھا رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔ اسی طرح نضر نے داؤد سے روایت کی ہے۔

32-بَابُ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

قرآن اور معوذتین پڑھنا

5735 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي المَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا» فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: «كَانَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں آپ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دَم کیا کرتے تھے۔ جب شدت بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ پر دَم کیا کرتی اور برکت کے سبب آپ کے دستِ اقدس کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی ـــ میں نے زہری سے پوچھا دم کس طرح کیا جاتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

33-بَابُ الرُّقَى بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ

سورۂ الفاتحہ پڑھنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عباس نے حضور سے روایت کی ہے۔

5736-حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ، فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا، وَلاَ نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا

ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ حضرات قبائلِ عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ طے

5735- راجع الحدیث:4439، صحیح مسلم:5680

5736- راجع الحدیث:2276

مِنَ الشَّاءِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ القُرْآنِ، وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ، فَقَالُوا: لاَ نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ»

نہ کرلو۔ پس انہوں نے کچھ بکریاں دینا مقرر کیا۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کر کے متاثرہ جگہ پر تھوک لگا دیا تو اس کی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں معلوم نہ کرلیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا ہے؟ خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہو۔

34- بَابُ الشَّرْطِ فِي الرُّقْيَةِ بِقَطِيعٍ مِنَ الغَنَمِ

دم کرنے کے لیے بکریاں لینے کی شرط

5737 - حَدَّثَنِي سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ البَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ البَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ البَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ، فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ، فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ المَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ، إِنَّ فِي المَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلَى شَاءٍ، فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، حَتَّى قَدِمُوا المَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ»

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کا چشمے والوں کے پاس سے گزر ہوا جن میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ چشمے والوں نے ان حضرات کے پاس ایک شخص بھیجا اور اس نے کہا: کیا آپ حضرات کے اندر کوئی سانپ اور بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے عوض سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا۔ پس وہ صحت یاب ہوگیا اور یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ جا پہنچے اور عرض کی: یا رسول اللہ! انہوں نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جن چیزوں کی تم اجرت لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب سب سے زیادہ حقدار رکھتی ہے۔

35- بَابُ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر دم کرنا

5738 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: »أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ«

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا یا حکم دیا کہ نظر لگنے پر دم کیا کرو۔

5739 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: »اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ« تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر نے زینب بنت ابو سلمہ سے اور انہوں نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے۔ عقیل، زہری، عروہ بن زبیر نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کی ہے۔

36- بَابٌ: الْعَيْنُ حَقٌّ

نظر لگنا حق ہے

5740 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الْعَيْنُ حَقٌّ« وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ

معمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے ممانعت فرمائی۔

37- بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

5741 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد ماجد سے روایت

-5738 صحیح مسلم: 5684 ‘سنن ابن ماجہ: 3512

-5739 صحیح مسلم: 5689

-5740 انظر الحدیث: 5944 ‘صحیح مسلم: 5665 ‘سنن ابوداؤد: 3879

-5741 صحیح مسلم: 5741

عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الحُمَةِ، فَقَالَتْ: »رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ«

کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کرنے کی رخصت عطا فرمائی ہے۔

38- بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کا دم فرمانا

5742- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: »اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا«

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ میں اور ثابت دونوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ ثابت نے کہا کہ اے ابوحمزہ! مجھے تکلیف ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے اوپر وہ دعا پڑھ کر دم نہ کردوں جو رسول اللہ ﷺ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔ عرض کی کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، تیرے سوا کوئی بھی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا عطا فرما جس کے بعد تکلیف نہ رہے۔

5743- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ، يَمْسَحُ بِيَدِهِ اليُمْنَى وَيَقُولُ: »اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ البَاسَ، اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا« قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا، فَحَدَّثَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، نَحْوَهُ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی جب کوئی زوجۂ مطہرہ بیمار ہوتیں تو تعوذ پڑھ کر اپنا دایاں ہاتھ اُن پر پھیرتے اور کہتے: اے اللہ! لوگوں کے رب! دکھوں کو دور کرنے والے! اسے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں مگر تیری شفا، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری باقی نہ رہنے دے ۔۔۔ اسی طرح سفیان، منصور، ابراہیم، مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔

5742- صحیح مسلم: 3890، سنن ترمذی: 973

5743- راجع الحدیث: 5675

5744 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي يَقُولُ: «امْسَحِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لاَ كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دم فرماتے تو کہا کرتے: تکلیف کو دور کردے، اے لوگوں کے رب! شفا تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ تیرے سوا مشکل کشا اور کوئی نہیں۔

5745 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: «بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض سے فرمایا کرتے: اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ذریعے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

5746 - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت فرمایا کرتے تھے: ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے تھوک، جس کے ذریعے ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔

39- بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

دم کرتے وقت تھتکارنا

5747 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ» وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: «وَإِنْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب منجانب اللہ اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ تھتکار دے اور اُس کے شر سے پناہ مانگے تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں اگر کوئی ایسا خواب بھی دیکھ لوں جو

5744- راجع الحدیث:5675

5745- راجع الحدیث:5755' صحیح مسلم:5683' سنن ابو داؤد:3895' سنن ابن ماجہ:3521

5746- راجع الحدیث:5745

5747- راجع الحدیث:3292

كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا»

پہاڑ سے بھی وزنی ہو، تو جب سے میں نے یہ حدیث سُنی ہے میں اُس کی کوئی پروانہیں کرتا۔

5748 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: «فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ» قَالَ يُونُسُ: كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم فرماتے پھر انہیں اپنے مبارک چہرے پر ملتے اور جہاں تک بدن مبارک پر ہاتھ پہنچتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جب حضور بیمار ہوئے تو آپ نے ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا۔ یونس کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ اپنے بستر پر جاتے وقت ایسا ہی کیا کرتے۔

5749 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي المُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَرَاقٍ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ

ابو المتوکل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ سفر پر نکلے اور قبائل عرب میں سے وہ ایک قبیلے والوں کے پاس پہنچے۔ انہوں نے چاہا کہ ان کی ضیافت کی جائے مگر اُن لوگوں نے انکار کردیا جب اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو وہ لوگ خوب بھاگ دوڑے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا چنانچہ اُن میں سے کسی نے کہا کہ یہ لوگ جو تمہارے پاس آکر ٹھہرے ہوئے ہیں، تم ان کے پاس بھی گئے ہوتے شاید اُن میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہو۔ پس وہ ان کے پاس آکر کہنے لگے: ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم میں ضرور اس کا دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم ضیافت

5748- راجع الحدیث:5017

الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ. قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لاَ تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ أَصَبْتُمْ. اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ»

چاہتے تھے مگر تم نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا تھا لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کرونگا جب تک تم کچھ مقرر نہ کرلو۔ چنانچہ چند بکریوں پر مصالحت ہوگئی اور یہ گئے پس یہ پھونک مارتے اور سورۃ الفاتحہ پڑھتے جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ایسا ہوگیا کہ اس کو کسی نے کاٹا ہی نہ تھا اور صحتیاب ہو کر چلنے پھرنے لگا راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے مصالحت کے مطابق وعدہ پورا کر دیا ان میں سے کسی نے کہا کہ انہیں بانٹ لو۔ دم کرنیوالے نے کہا کہ ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر نہ کرلیں اور ہم دیکھ نہ لیں کہ آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اسے پڑھ کر دم بھی کرتے ہیں؟ تم نے ٹھیک کیا۔ انہیں بانٹ لو اور ساتھ میرا حصّہ بھی رکھنا۔

40- بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

دم کرنے والے کا متاثرہ جگہ پر دایاں ہاتھ پھیرنا

5750- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ، يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: «أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا» فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِنَحْوِهِ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب اپنی کسی زوجۂ مطہرہ پر دم فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ بھی پھیرتے اور کہتے: اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ شفا عطا فرما کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا نہیں ہے مگر تیری شِفا۔ ایسی شفا جو بیماری کا نشان بھی باقی نہ چھوڑے۔ جب میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ سے یہی حدیث بیان کردی۔

5750- راجع الحدیث: 5675

41- بَابٌ فِي المَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

5751 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا» فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: «يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ»

عورت کا مرد پر دَم کرنا

عروہ بن زُبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں، معوذات پڑھ کر خود پر دم فرمایا کرتے تھے۔ جب شدت بڑھ گئی تو یہی چیزیں میں پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے سبب آپ کا دست اقدس پھیرا کرتی۔ میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا کہ آپ دم کس طرح فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے دستِ اقدس پر پھونک مار کر پھر انہیں اپنے مبارک چہرے پر پھیر لیا کرتے۔

42- بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ

5752 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلاَنِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هَؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ" فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ،

جو دَم نہ کرے

سعید بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھ پر کچھ اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک یا دو نبی گزرے اور اُن کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ اُن کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا۔ حتیٰ کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی۔ میں نے کہا کہ شاید یہ میری اُمت ہوگی۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور اُن کی قوم۔ پھر کہا گیا کہ اُفق کی طرف دیکھیے۔ تو ایک ایسی کثیر جماعت نظر آئی جس نے اُفق کو بھرا ہوا تھا۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بلا حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ لوگ منتشر ہو گئے اور آپ نے یہ ظاہر نہ فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ وہ ہم ہیں کیونکہ اگرچہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے لیکن اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یا پھر وہ ہماری اولاد ہیں

5751- راجع الحدیث: 5735,4439

وَلَكِنْ هَؤُلاَءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »هُمُ الَّذِينَ لاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ وَلاَ يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ« فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »نَعَمْ« فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: »سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ«

جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت اُن لوگوں کی ہے جو نہ بدشگونی لیں، نہ منتر کریں، نہ داغ لگوائیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں۔ پھر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن لوگوں میں شامل ہوں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر ایک اور صحابی نے عرض کی: کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ فرمایا کہ عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

43- بَابُ الطِّيَرَةِ

شگون لینا

5753 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ: فِي المَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالدَّابَّةِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت، گھر اور جانور۔

5754- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الفَأْلُ« قَالُوا: وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: »الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شگون لینا کوئی چیز نہیں۔ اس کے متعلق فال لینا بہتر ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ فال کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

فائدہ: محاورہ عرب میں فال ہر اچھی بری شگون کو کہتے ہیں اور طیرہ عموماً بدفالی کو کہا جاتا ہے۔ طیرہ بمعنی تطیر ہے جیسے خیرۃ اور تخیر اس کے لفظی معنی ہیں اڑانا۔ اہلِ عرب جب کسی کام کو جاتے تو کسی بیٹھے ہوئے پرندے کو اڑاتے اگر وہ داہنی طرف اڑ جاتا تو سمجھتے کہ ہمیں کامیابی ہوگی، اگر بائیں طرف اڑتا تو کہتے کہ ناکامی ہوگی پھر اس کام کو جاتے ہی نہیں، اگر اوپر یا نیچے کی طرف اڑتا تو سمجھتے کہ کام میں دیر لگے گی رکاوٹ ہوگی، پھر اس کا استعمال مطلقاً فال یا بدفالی میں ہوگیا۔ یوں ہی اگر شکاری جانور داہنی طرف نظر پڑتا اسے بروج کہتے اور بائیں طرف نظر آنے کو سنوح، بروج سے نیک فال لیتے، سنوح سے بدفالی، سوانح و بوارح سے

5753- راجع الحدیث:2099

5755- انظر الحدیث:5755، صحیح مسلم:5759

ممانعت کے یہ ہی معنی ہیں۔ خیال رہے کہ نیک فال لینا سنت ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے اور بد فالی لینا منوع کہ اس میں رب سے ناامیدی ہے۔ امید اچھی ہے ناامیدی بری، ہمیشہ رب سے امید رکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۲۱۲)

44- بَابُ الفَأْلِ

فال لینا

5755 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الفَأْلُ» قَالَ: وَمَا الفَأْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شگون لینا کوئی چیز نہیں اور فال ان میں اچھی چیز ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! فال کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ وہ اچھا لفظ جو تم میں سے کوئی سنے۔

5756- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ الصَّالِحُ: الكَلِمَةُ الحَسَنَةُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں اور شگون لینا کوئی چیز نہیں اور اچھی فال مجھے پسند ہے جو اچھا لفظ ہوتا ہے۔

45- بَابُ لاَ هَامَةَ

ہامہ کوئی چیز نہیں

5757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الحَكَمِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اڑ کر لگنے والی بیماری کوئی چیز نہیں، شگون کوئی چیز نہیں، الو اور پیٹ کی بیماری کا تصور کوئی چیز نہیں۔

46- بَابُ الكِهَانَةِ

کہانت

5758 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہذیل سے تھیں جو آپس میں جھگڑ پڑی تھیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا اور وہ حاملہ

5755- راجع الحدیث: 5754 .

5756- انظر الحدیث: 5776، سنن ابو داؤد: 3916، سنن ترمذی: 1615

5758- انظر الحدیث: 5759,5760,6740,6904,6909,6910

مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى: أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ المَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ، يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ لاَ شَرِبَ وَلاَ أَكَلَ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الكُهَّانِ«

تھی۔ چوٹ کے باعث اس کا وہ بچہ مر گیا جو پیٹ میں تھا۔ پس انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی اسے دے دو۔ قاتلہ کے ولی نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسے بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ وہ بولا اور نہ چیخا۔ لہٰذا اُس کی تو دیت ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بیشک کاہنوں کا بھائی ہے۔

5759 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتوں نے آپس میں ایک دوسرے پر پتھر مارے۔ چنانچہ ایک کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی دیت میں غلام یا لونڈی دی جائے۔

5760 - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ، فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لاَ أَكَلَ وَلاَ شَرِبَ، وَلاَ نَطَقَ وَلاَ اسْتَهَلَّ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الكُهَّانِ«

ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس بچے کا فیصلہ فرمایا جسے اُس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ پس جس شخص نے دیت ادا کرنی تھی اُس نے کہا کہ میں اُس بچے کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی نہ چیخا، یہ تو ایسی بات تھی جو بس ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

5761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ«

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت زنا کا معاوضہ اور کاہن کی مٹھائی کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5759- راجع الحدیث: 5758' صحیح مسلم: 4365' سنن نسائی: 4833

5760- راجع الحدیث: 5758' صحیح مسلم: 4366' سنن ابو داؤد: 4577' سنن ترمذی: 2111' سنن نسائی: 4832

5761- راجع الحدیث: 2337

5762 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ: «لَيْسَ بِشَيْءٍ» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا مِنَ الجِنِّيِّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ» قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مُرْسَلٌ: «الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ» ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ حضرات نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ ہمیں بعض ایسی باتیں بھی بتاتے ہیں جو سچ ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچ ہونے والی بات جنات نے سُنی ہوتی ہے پھر اُسے اپنے دوست کے کان میں ڈالتے ہیں پھر کاہن سو جھوٹ اُس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سمجھتا تھا کہ اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ کو عبدالرزاق نے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے یہ موصولاً کہا ہے۔

47- بَابُ السِّحْرِ

جادو کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى المَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ المَرْءِ وَزَوْجِهِ، وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ، وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنْفَعُهُمْ، وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ} [البقرة: 102] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى} [طه: 69] وَقَوْلِهِ: {أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ} [الأنبياء: 3] وَقَوْلِهِ: {يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى} [طه: 66] وَقَوْلِهِ: {وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي العُقَدِ} [الفلق: 4] وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ، {تُسْحَرُونَ} [المؤمنون: 89]: تُعَمَّوْنَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (پ ۱، البقرۃ ۱۰۲) اور ارشاد ہے: اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۶۹) اور ارشاد ہے: کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر۔ (پ ۱۷ الانبیاء ۳) اور ارشاد ہے: ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔ (پ ۱۶ طٰہٰ ۶۶) اور ارشاد ہے: اور ان عورتوں کے

شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ (پ ۳۰ الفلق ۴) ۱۔ جادوگر عورتیں ۲۔ جادو کئے گئے

5763 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي، لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: " يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ " فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلاَ اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «قَدْ عَافَانِي اللَّهُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا» فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَأَبُو ضَمْرَةَ، وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ: اللَّيْثُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ: «فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ» يُقَالُ: المُشَاطَةُ: مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ، وَالمُشَاقَةُ: مِنْ مُشَاقَةِ الكَتَّانِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر بنی زُریق کے ایک شخص نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ نے ایک کام کیا نہیں ہوتا تھا۔ آپ کو یہ خیال گزرتا کہ میں نے یہ کام کرلیا ہے۔ جبکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا ایک دن یا کسی رات جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے عائشہ: کیا تمہیں علم ہے کہ جو کچھ میں جاننا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے؟ میرے پاس دو شخص آئے اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پیروں کی طرف کھڑا ہوگیا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اِن پر جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے پوچھا کہ کس چیز پر کیا ہے جواب دیا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جُھڑے ہوئے بالوں اور کھجور کی جھلی پر۔ پوچھا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذروان کنوئیں میں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کو ساتھ لے کر اُس کنویں پر تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا: اے عائشہ! اُس کنویں کا پانی گویا مہندی کے پانی کی طرح تھا اور وہاں کی کھجوریں شیطان کے سروں کی طرح ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکلوا کیوں نہ لیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کردی ہے لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو لوگوں میں عام کروں لہٰذا اُس کے حکم سے انہیں دفن کروا دیا ہے۔ اِسی طرح ابو اُسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد نے ہشام بن عُروہ سے روایت کی ہے۔ لیث اور ابن عُیینہ نے ہشام سے روایت کرتے

ہوئے کہا کہ کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر۔ کہتے ہیں کہ اَلْمُشَاطَةُ وہ بال ہیں جو کنگھی کرنے سے جھڑیں اور اَلْمُسَاقَةُ روئی سے بنائے ہوئے دھاگے کو کہا جاتا ہے۔

48-بَابٌ: الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ المُوبِقَاتِ

شرک اور جادو ہلاک کرنے والے ہیں

5764 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اجْتَنِبُوا المُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو اور وہ شرک اور جادو ہیں۔

49-بَابٌ: هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ؟

کیا جادو نکال دیا جائے؟

وَقَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ، أَوْ: يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: «لاَ بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الإِصْلاَحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ جس شخص پر جادو کردیا جائے یا جسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے، کیا اُس کے لیے اس کا توڑ کرنا حلال ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے درستی مراد ہے اور جو چیز نفع بخش ہو اور اُس سے منع نہ کیا گیا ہو اس میں حرج نہیں۔

5765 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، فَسَأَلْتُ هِشَامًا، عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ، حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلاَ يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ ازواج کے پاس تشریف نہ لائے ہوتے مگر خیال فرماتے کہ میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس ہو آیا ہوں۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جب یہ حالت ہو جائے تو یہ جادو کی شدت ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو چیز میں جاننا

5764- راجع الحديث: 2766

5765- راجع الحديث: 3175

السِّحْرِ، إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَعَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ، أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا - قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، تَحْتَ رَاعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ" قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ: «هَذِهِ البِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ» قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلاَ؟ - أَيْ تَنَشَّرْتَ - فَقَالَ: «أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا»

چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے اور اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پیروں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس جو میرے سرہانے کھڑا تھا اُس نے دوسرے سے کہا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے جو بنی زُریق کا ایک شخص یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا۔ دریافت کیا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھی اور اُن بالوں پر جو کنگھی سے جھڑتے ہیں پوچھا کہ یہ کہاں کیا گیا ہے جواب دیا کہ تر کھجور کی چھلی میں لپیٹ کر پتھر کے نیچے ذروان کنوئیں میں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ اُس کنویں پر تشریف لے گئے حتیٰ کہ اُن چیزوں کو نکال لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اُس کنوئیں کا پانی! مہندی کے رس کی طرح تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی طرح تھیں۔ عروہ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں نکلوالیا گیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: آپ نے اس بات کو مشہور کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ خدا کی قسم، مجھے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی، لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کسی کے شر کو لوگوں میں عام کروں۔

50- بَابُ السِّحْرِ

جادو

5766 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ ایک کام آپ نے نہ کیا ہوتا مگر خیال گزرتا کہ میں نے کر لیا ہے۔ ایک دن جبکہ آپ میرے پاس تھے تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں بار بار دعا کی، پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا

5766- راجع الحديث: 3175، صحيح مسلم: 5668

اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ « قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ اليَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ " قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى البِئْرِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: »وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: »لاَ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللَّهُ وَشَفَانِي، وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا« وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

دی ہے جو میں جاننا چاہتا تھا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے تو اُن میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا پائنتی کے پاس بیٹھ گیا۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے دریافت کیا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بتایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زُریق سے ہے دریافت کیا کہ کس چیز سے کیا ہے؟ کہا کہ کنگھی پر، کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں پر اور نر کھجور کی جھلّی پر۔ دریافت کیا کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں۔ عروہ کا بیان ہے کہ پھر نبی کریم ﷺ اُس کنویں کی جانب اپنے بعض صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ پھر اسے ملاحظہ فرمایا اور اُس کے اوپر کھجور کا درخت تھا۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: خدا کی قسم اُس کا پانی تو مہندی کے رس جیسا تھا اور اُس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی طرح۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے انہیں نکال لیا تھا۔ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرستی عطا فرمائی اور شفا عطا فرما دی ہے لہٰذا میں نے خوف محسوس کیا کہ کسی کے شر کو لوگوں میں عام کروں اور حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

51- بَابٌ: إِنَّ مِنَ البَيَانِ سِحْرًا

جادو کا بیان

5767 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلاَنِ مِنَ المَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنَ البَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ: إِنَّ بَعْضَ البَيَانِ لَسِحْرٌ"

زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ اُن کے بیان سے بہت حیران ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے کہ بعض بیانات سحر انگیز ہوتے ہیں۔

52- بَابُ الدَّوَاءِ بِالعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

5768 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ، وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ اليَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ» وَقَالَ غَيْرُهُ: «سَبْعَ تَمَرَاتٍ»

عجوہ کھجور سے جادو کا علاج

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو پورے دن میں چند عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اُس دن رات تک اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ علی بن مدینی کے سوا دوسرے راویوں نے سات کھجوریں بیان کی ہیں۔

5769 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ اليَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ»

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو صبح سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اُس دن اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔

53- بَابُ لَا هَامَةَ

5770 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ» فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ الإِبِلِ، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيُخَالِطُهَا البَعِيرُ الأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ»

ہامہ کوئی چیز نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں اور پیٹ کی بیماری اور اُلّو کا تصور کوئی چیز نہیں پس ایک اعرابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُن اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرنوں کی طرح لیٹتے ہیں، پھر اُن میں ایک خارش زدہ اونٹ آملتا ہے اور سب کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟

5771 - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، بَعْدُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سُنا

5768- راجع الحدیث:5445

5769- راجع الحدیث:5445

5770- راجع الحدیث:5707، سنن ابوداؤد:3911

يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ » وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الأَوَّلِ، قُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ: »لاَ عَدْوَى« فَرَطَنَ بِالحَبَشِيَّةِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ

کہ بیمار اُونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس نہ لے جاؤ اور حضرت ابو ہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا آپ نے یہ روایت نہیں کی کہ اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں تو انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ اس کے سوا کوئی اور حدیث بھولے ہوں۔

54- بَابُ لاَ عَدْوَى

چھوت کی بیماری کوئی چیز نہیں

5772- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمْزَةُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثٍ: فِي الفَرَسِ، وَالمَرْأَةِ، وَالدَّارِ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُڑنے والی بیماری کوئی چیز نہیں اور نہ شگون کچھ ہے۔ نحوست تین چیزوں میں ہے، یعنی گھوڑا، عورت اور گھر میں۔

5773- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ عَدْوَى«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔

5774 - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ تُورِدُوا المُمْرِضَ عَلَى المُصِحِّ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔

5775 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ عَدْوَى« فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الإِبِلَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ ملاحظہ فرمائیے کہ اُونٹ ہرنوں کی طرح

5772- راجع الحدیث: 5093,2099

5773- راجع الحدیث: 5707، صحیح مسلم: 5753,5751

5774- راجع الحدیث: 5773,5771

5775- راجع الحدیث: 5707,65

تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ، فَيَأْتِيهَا البَعِيرُ الأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَمَنْ أَعْدَى الأَوَّلَ«

5776- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ« قَالُوا: وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ: »كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ«

55- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5777- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ، أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ اليَهُودِ« فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ« . فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ أَبُوكُمْ« قَالُوا: أَبُونَا فُلاَنٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلاَنٌ« فَقَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ: »هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ« فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا القَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا

ریت میں لیٹتے ہیں پھر اُن میں ایک خارش زدہ اُونٹ آملتا ہے تو سب کو خارش ہوجاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر پہلے کو بیماری کس نے لگائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا کچھ نہیں ہے اور شگون کوئی چیز نہیں لیکن فال مجھے پسند ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا کہ اچھی بات۔

نبی ﷺ کو زہر دیا گیا

عُروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکری کا گوشت پیش کیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں ہیں، انہیں میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ انہیں آپ کے حضور اکھٹا کردیا گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھنے والا ہوں۔ کیا تم مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ جواب دیا کہ اے ابو القاسم! ہاں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا جدِّ اعلیٰ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جھوٹ سے کام لیا بلکہ تمہارا جدِّ اعلیٰ تو فلاں ہے وہ کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا مجھے سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے جواب دیا، اے ابو القاسم! ہاں اور اگر ہم آپ

5776- صحیح مسلم: 5762 سنن ابن ماجہ: 3538

5777- 4249،3169

عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا. قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ» فَقَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لاَ نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: «فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ» قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا» فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ» فَقَالُوا: أَرَدْنَا: إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

سے جھوٹ بولیں گے تو آپ کو اس طرح معلوم ہو جائیگا جیسے ہمارے مورث اعلیٰ کے متعلق آپ کو علم ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ جہنمی کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دن ہم رہیں گے اور پھر ہماری جگہ آپ لوگ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں ذلت اٹھانے والو! ہم خدا کی قسم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو کیا سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا، ہاں فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے تیار کیا؟ پس انہوں نے کہا: ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے خلاصی مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

56- بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالخَبِيثِ

زہر پینا اور اُسے علاج بنانا اور اس سے خوف دور کرنا

5778- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو خود کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ جہنم میں جائے گا، ہمیشہ اُس میں گرتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ جو زہر کھا کر خود کو ختم کرے تو وہ زہر جہنم میں اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے جہنم میں کھاتا ہوگا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ جو لوہے کے ہتھیار سے خود کو قتل کرے گا تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا۔ جسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس میں رہے گا۔

5779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان

5778- راجع الحدیث: 1365، صحیح مسلم: 297، سنن ترمذی: 2044، سنن نسائی: 1964

5779- راجع الحدیث: 5445

بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ اليَوْمَ سَمٌّ، وَلاَ سِحْرٌ»

ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی صبح سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اُس اُسے زہر اور جادو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

57- بَابُ أَلْبَانِ الأُتُنِ

گدھی کا دودھ

5780 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّأْمَ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں سے شکار کرنے والے ہر جانور کا گوشت کھانے سے ممانعت فرمائی ہے۔ زُہری کا قول ہے کہ میں نے یہ بات سُنی تھی حتیٰ کہ میں شام گیا۔

5781 - وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الأُتُنِ، أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ، أَوْ أَبْوَالَ الإِبِلِ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ المُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا، فَلاَ يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا، فَأَمَّا أَلْبَانُ الأُتُنِ: فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا، وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلاَ نَهْيٌ، وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيُّ، أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ، أَخْبَرَهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ»

لیث نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یونس نے ابن شہاب کے حوالے سے کہا اور میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا ہم گدھی کے دودھ میں وضو کریں اور پی لیں یا درندوں کے پتے کھالیں؟ یا اُونٹ کا پیشاب پی لیں؟ فرمایا کہ مسلمان انہیں استعمال کرتے رہے ہیں اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ رہی گدھی کے دودھ کی بات تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی پہنچا ہے کہ آپ نے ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ لیکن گدھی کے دودھ کے متعلق حکم یا ممانعت کا کوئی ارشاد ہم تک نہیں پہنچا۔ رہی درندوں کے پتے کی بات تو ہمیں ابن شہاب نے اُنہیں ابو ادریس خولانی نے، انہیں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک درندے کا گوشت کھانے سے منع

5780- انظر الحديث: 5530

5781- راجع الحديث: 5780,5530

58- بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الإِنَاءِ

5782 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً، وَفِي الآخَرِ دَاءً»

فرمایا ہے۔

جب برتن میں مکھی گر جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہیے کہ اُسے پوری طرح غوطہ دے لے اور پھر پھینک دے کیونکہ اُس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

5782- راجع الحدیث:3320

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

77- كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ} [الأعراف: 32] وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلاَ مَخِيلَةٍ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ، أَوْ مَخِيلَةٌ "

فرمانِ الٰہی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ۔(پ ۸، الاعراف ۳۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، پیو اور پہنو اور خیرات کرو بغیر اسراف اور تکبر کے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ جو چاہو کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن دو غلطیاں نہ کرنا یعنی اسراف اور تکبر۔

5783 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹ کر چلے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔

2-بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلاَءَ

جو تکبر کے بغیر کپڑا گھسیٹے

5784- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاَءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلاَءَ»

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری چادر کا ایک کونہ غیر ارادی طور پر لٹک جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہر وقت ادھر متوجہ رہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے سبب ایسا کرتے ہیں۔

5783- راجع الحدیث: 3665، صحیح مسلم: 5420، سنن ترمذی: 1731

5784- راجع الحدیث: 3665

5785- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا، حَتَّى أَتَى المَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، وَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا»

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگا اور ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ جلدی سے کپڑا گھسیٹتے ہوئے اُٹھے حتیٰ کہ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر سورج روشن ہو گیا تو آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، حتیٰ کہ وہ پورا ظاہر ہو جائے۔

3- بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں کو سمیٹنا

5786 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلاَلًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلاَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى العَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ العَنَزَةِ»

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ آئے اور زمین پر نیزہ گاڑ دیا۔ پھر نماز کیلئے اقامت پڑھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ حلّہ پہنے اور اُسے سمیٹے ہوئے تشریف لے آئے اور آپ نے نیزہ کی جانب رخ منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزر رہے ہیں مگر نیزہ کے دوسری طرف سے۔

4- بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

ٹخنوں سے نیچے کپڑا دوزخ میں ہے

5787 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ازار کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

5785- راجع الحديث:1040

5786- راجع الحديث:376,187

5- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

جو تکبّر کے سبب کپڑا گھسیٹے

5788 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی جانب قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا جو تکبّر کے سبب اپنی چادر کو گھسیٹ کر چلتا ہے۔

5789 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ، تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی یا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص حلّہ پہن کر اور خود پر خوش ہوکر جارہا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھی کرتا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا، پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔

5790- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» تَابَعَهُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص زمین میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا جارہا تھا کہ دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔ اسی طرح یونس نے زُہری سے روایت کی ہے لیکن شعیب نے حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت نہیں کی۔

5790م- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - عَلَى بَابِ دَارِهِ - فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

جریر بن زید کا بیان ہے کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ اُن کے گھر کے دروازے پر تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا سنا ہے۔

5791 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ

شعبہ کا بیان ہے کہ میں محارب بن دثار سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر عدالت کی جانب تشریف لے

5789- صحیح مسلم:5433

5790م- راجع الحدیث:3485

5791- راجع الحدیث:3665' صحیح مسلم:5423,5422,5421' سنن نسائی:5343

دِيْنَارٍ - عَلَى فَرَسٍ، وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ - فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ« فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلاَ قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ«

جا رہے تھے، تو میں نے اُن سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اُس کی جانب نظر نہیں فرمائے گا۔ میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا انہوں نے چادر کا ذکر کیا؟ فرمایا کہ چادر یا قمیص کو خاص نہیں کیا۔ جبلہ بن سحیم زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح روایت کی ہے۔ لیث، نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد، قدامہ بن موسیٰ، سالم، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا۔

6- بَابُ الإِزَارِ المُهَدَّبِ

حاشیہ والی اِزار

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: »أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً«

زُہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابو اُسید، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

5792- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ القُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ:

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت رفاعہ قرظی کی زوجہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی جبکہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر بھی آپ کے پاس تھے۔ اُس عورت نے کہا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو انہوں نے مجھے طلاق دے دی اور جب میری مدت طلاق پوری ہوگئی تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا اور بیشک خدا کی قسم، یا رسول اللہ! اُن کے پاس کوئی چیز نہیں مگر اس پھُندنے جیسی اور اپنی چادر کا کنارا پکڑ کر دکھایا۔ جب خالد بن سعید نے اُس کی یہ بات

5792- راجع الحدیث: 2639

فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلاَ تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَلاَ وَاللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لاَ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ« فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ

سُنی جو دروازے پر تھے اور جنہیں اجازت نہیں ملی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا: اے ابوبکر! اس عورت کو منع کیوں نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے حضور آواز بلند کر رہی ہے خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے سوا کچھ نہ دیکھا کہ آپ تبسم ریز ہو گئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

7- بَابُ الأَرْدِيَةِ

چادر

وَقَالَ أَنَسٌ: »جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی چادر کھینچی۔

5793 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: »فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، حَتَّى جَاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ«

حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر طلب فرمائی اور آپ روانہ ہو گئے۔ چنانچہ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے چل رہے تھے، حتیٰ کہ اُس گھر تک جا پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ پس آپ نے اجازت طلب کی اور انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

8- بَابُ لُبْسِ القَمِيصِ

قمیص پہننا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: {اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا} [يوسف: 93]

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کی حکایت میں فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔ (پ ۱۳، یوسف ۹۳)

5794 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5793- راجع الحديث: 2089

5794- سنن نسائي: 2675

أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَلْبَسُ المُحْرِمُ القَمِيصَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ الخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لاَ يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

نے فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! احرام والا کون سے کپڑے پہنے، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ احرام باندھنے والا قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

5795- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُس وقت پہنچے جبکہ عبداللہ بن اُبی کو قبر میں رکھا جاچکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے باہر نکالا گیا اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن اُس پر ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنا دی۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

5796 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ لَهُ. فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَقَالَ: «إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا» فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ بِهِ، فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى المُنَافِقِينَ، فَقَالَ: {اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ} [التوبة: 80] فَنَزَلَتْ: {وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة: 84] فَتَرَكَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِمْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب عبداللہ بن اُبی فوت ہوا تو اُس کا بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی قمیص عطا فرمایئے تاکہ اپنے باپ کو کفن دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے اور اس کی مغفرت کے لیے دعا کرنا۔ پس آپ نے انہیں قمیص عطا فرمادی اور فرمایا کہ جب تم فارغ ہوجاؤ تو ہمیں بتادینا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتا دیا لہٰذا آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لے چلے حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض کی: کیا آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا گیا؟ چنانچہ ارشاد ہوا: ترجمہ کنزالایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر باران کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا۔ (پ ۱۰، التوبہ ۸۰) پس یہ آیت نازل ہوئی:

5795- راجع الحدیث: 1270

5796- راجع الحدیث: 1269

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔(پ ۱۰، التوبۃ ۸۴) ۔

9- بَابُ جَيْبِ القَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

قمیص کا گریبان سینے پر ہو

5797- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلَ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ المُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ البَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ «هَكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلاَ تَتَوَسَّعُ» تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ: «فِي الجُبَّتَيْنِ» وَقَالَ حَنْظَلَةُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: «جُبَّتَانِ» وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ، عَنِ الأَعْرَجِ: «جُبَّتَانِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور خیرات کرنے والے کی مثال اُن دو شخصوں جیسی بیان فرمائی جن کے اوپر لوہے کی زرہیں ہوں اور اُن کے دونوں ہاتھ سینے کے ساتھ گلے سے لگے ہوئے ہوں۔ پس خیرات کرنے والا شخص جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اتنی ڈھیلی ہوجاتی ہے کہ پیروں کی انگلیوں پر چلی جاتی ہے اور انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہوجاتا ہے حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگشت ہائے مبارک اپنے گریبان میں ڈال کر بتاتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم دیکھو کہ وہ اپنی انگلیوں کو کھولنا چاہتا تو کر نہیں پاتا۔ ابن طاؤس، طاؤس، ابو الزناد نے اعرج سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فِي الْجُبَّتَيْنِ کہا ہے۔ حنظلہ، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ کو جُبَّتَانِ فرماتے ہوئے سنا۔ جعفر نے اعرج کے حوالے سے جُبَّتَانِ کہا ہے۔

10- بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

جو سفر میں تنگ آستینوں والا جُبہ پہنے

5798- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى،

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے

5797- راجع الحدیث:1443

5798- راجع الحدیث:363,182

قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ: «انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ، فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ»

تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے وضو فرمایا اور آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ پس آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا چہرہ انور دھویا۔ پھر آپ ہاتھوں کو اپنی آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں چنانچہ آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا۔ پھر سر اور موزوں پر مسح کیا۔

11- بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں اُونی جُبّہ پہننا

5799- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ایک رات میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ سواری سے نیچے تشریف لائے اور چل دیے حتیٰ کہ رات کے اندھیرے میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں چھاگل سے پانی ڈال کر وضو کروانے لگا۔ چنانچہ آپ نے اپنا چہرہ انور اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اُس وقت صوف کا جبہ پہن رکھا تھا، جس سے آپ کلائیوں کو باہر نہ نکال سکے حتیٰ کہ آپ نے جُبّہ کے نیچے سے انہیں نکالا اور پھر کلائیوں کو دھویا اور پھر سر کا مسح فرمایا۔ چنانچہ موزے اتارنے کے لیے میں نیچے جھکا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں رہنے دو کیونکہ جب میں نے انہیں پہنا تو پاک تھے لہٰذا اُن دونوں پر مسح فرمالیا۔

12- بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ

قبا اور ریشمی فروج پہننا

وَهُوَ الْقَبَاءُ، وَيُقَالُ: هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

یہ بھی قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا چاک پیچھے ہوتا ہے۔

5799- راجع الحديث:182

5800 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيِّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هَذَا لَكَ» قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔ پس حضرت مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں چلو۔ پس میں آپ کے ساتھ گیا تو فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے نام سے بلاؤ۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو اُن کے نام سے بلایا تو آپ اُن کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی چنانچہ فرمایا کہ یہ قبا میں نے تمہارے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے آپ کی جانب دیکھا تو حضور نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے؟

5801 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ» تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: «فَرُّوجٌ حَرِيرٌ»

ابو الخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک ریشمی فروج پیش کی گئی تو آپ نے اُسے پہن لیا۔ پھر نماز پڑھی۔ جب آپ واپس لوٹے تو اُسے تیزی کے ساتھ اُتار پھینکا۔ جس سے ناپسندیدہ ہونا ظاہر ہوتا تھا اور فرمایا کہ یہ متقیوں کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح عبید اللہ ابن یوسف نے لیث سے اور دوسرے حضرات نے ریشمی فروج کہا ہے۔

13- بَابُ البَرَانِسِ

ٹوپیاں

5802 - وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: «رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ»

مسدد، معتمر، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت انس کو ریشم ملی اُونی زرد ٹوپی پہنے دیکھا۔

5803 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا

5800- راجع الحديث:2599

5801- راجع الحديث:3750

5803- راجع الحديث:1542,134

قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَلْبَسُوا القُمُصَ، وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ البَرَانِسَ، وَلاَ الخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لاَ يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ الوَرْسُ»

کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنیں، ہاں جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن یہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور وہ کپڑے بالکل نہ پہنو جنہیں زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔

14-بَابُ السَّرَاوِيلِ

شلواریں

5804 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو چادر میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

5805 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ قَالَ: «لاَ تَلْبَسُوا القَمِيصَ، وَالسَّرَاوِيلَ، وَالعَمَائِمَ، وَالبَرَانِسَ، وَالخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلاَنِ فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیکہ یارسول اللہ کہ جب ہم احرام کی حالت میں ہوں تو ہمیں لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قمیض، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو مگر جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ لیکن وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں اور جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو اُسے نہ پہنا کرو۔

15-بَابٌ فِي العَمَائِمِ

عمامے

5806 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام والا قمیص، عمامہ، شلوار ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو

5804- راجع الحديث: 1841,1740

5805- راجع الحديث: 134

5806- راجع الحديث: 134 'صحيح مسلم: 2784 'سنن ابو داؤد: 1823 'سنن نسائی: 2666

قَالَ: «لاَ يَلْبَسُ المُحْرِمُ القَمِيصَ، وَلاَ العِمَامَةَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ البُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ، وَلاَ الخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

اور نہ موزے پہنے مگر جس کو جوتے میسر نہ ہوں اگر جوتے نہ ہوں تو موزوں کو کاٹ لینا چاہیے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔

16- بَابُ التَّقَنُّعِ

کپڑے سے سر اور منہ کو ڈھانپ لینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ» وَقَالَ أَنَسٌ: «عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے سر مبارک پر چادر کا کنارا باندھا۔

5807 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الحَبَشَةِ مِنَ المُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ» قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ

عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب مسلمانوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تو حضرت ابوبکر بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میرے والد ماجد آپ پر قربان، کیا آپ کو ہجرت کی اُمید ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس حضرت ابوبکر نے خود کو نبی کریم ﷺ کی ہمراہی کے لیے روکے رکھا اور آپ کے پاس دو سواریاں تھیں انہیں چار مہینے تک سمر کے پتّے کھلاتے رہے عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن وہ دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چہرے کو چھپائے ہوئے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ ایسے وقت ہمارے پاس تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میں قربان اور میرے ماں باپ! اس وقت حضور کسی خاص سبب سے تشریف لائے ہونگے۔

بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: »فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ« قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: »نَعَمْ« قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بِالثَّمَنِ« قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَأَوْكَتْ بِهِ الجِرَابَ، وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ. ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ، فَمَكُثَ فِيهِ ثَلاَثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلاَمٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلاَ يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلاَمُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ

پس حضور نے اجازت طلب کی اور آپ کو اجازت دے دی گئی؛ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسروں کو بھیج دو عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے والد ماجد آپ پر قربان، یہ آپ کے ہی گھر والے ہیں۔ فرمایا تو مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت مل گئی۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، یارسول اللہ، کیا میں ساتھ رہوں گا؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ان دوسواریوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیمتاً۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضرات کے لیے سفر کا سامان تیار کرنے لگیں اور ہم نے دونوں کے لیے کھانے پینے کا سامان ایک چمڑے کے تھیلے میں بھر دیا اور حضرت اسماء بنتِ ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک حصہ کاٹ کر اُس تھیلے کا منہ باندھ دیا۔ اور اسی لیے اُن کا لقب ذات النطاق پڑ گیا پھر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر ایک غار میں جا پہنچے جس کو غار ثور کہا جاتا ہے اور اُس میں آپ نے تین راتیں گزاریں اور حضرت عبداللہ رات کو اِن کے پاس رہتے جو حضرت ابوبکر کے نوجوان صاحبزادے تھے۔ یہ علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے اور اس طرح صبح کو اُن کے پاس ہوتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ جب کوئی خاص بات سنتے تو اُسے یاد رکھتے اور رات کو انہیں آکر بتا دیتے جبکہ تاریکی چھا جاتی۔ اور حضرت ابوبکرؓ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ سارا دن اُن کے قریب بکریاں چراتا عشاء کے وقت اُن کے پاس دودھ دینے آتا جس پر دونوں حضرات رات گزارتے اور صبح منہ اندھیرے وہ مکہ معظمہ سے بکریاں لیکر نکلتا اور چراتا پھرتا غرض ان تین راتوں میں

17- بَابُ المِغْفَرِ

خود کا استعمال

5808- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ«

زہری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب فتح کے سال مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے خود پہن رکھا تھا۔

18- بَابُ البُرُودِ وَالحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

دھاری دار اور حاشیہ والی چادریں اور شملہ

وَقَالَ خَبَّابٌ: »شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ«

حضرت خباب کا بیان ہے کہ ہم ایک مرض کی عرض لے کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ایک دھاری دار چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

5809- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: »كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ«. فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، حَتَّى »نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ البُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ«. ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ. »فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ«

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کا گہرا حاشیہ تھا۔ پس ایک اعرابی ملا اور اُس نے آپ کی چادر کو پکڑ کر بڑی شدت سے کھینچا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر اُس کے شدت سے چادر کھینچنے کے سبب رگڑ کا نشان دیکھا پھر اُس نے کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس ہے میرے لیے اُس میں سے حکم فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی جانب دیکھا، پھر مسکرائے اور پھر اُسے مال دینے کا حکم صادر فرمایا۔

5810- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرِي مَا البُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت چادر لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ حضرت سہل نے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہوتی ہے؟ کہا، ہاں چادر جس کے حاشیے بنائے

5808- راجع الحدیث: 1846

5809- راجع الحدیث: 3149

5810- راجع الحدیث: 3093,1277

مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ، فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْسُنِيهَا، قَالَ: «نَعَمْ» فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي المَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ القَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

ہوئے ہوں۔ اس عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لی اور آپ کو اُس کی حاجت بھی تھی۔ پھر آپ اُسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک شخص نے اُسے چھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا، اچھا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوا۔ پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اُس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے یہ چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں علم ہے کہ آپ سائل کو منع نہیں فرماتے۔ اُس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ صرف اس لیے مانگی ہے کہ جس دن فوت ہوں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

5811- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ القَمَرِ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الأَسَدِيُّ، يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے جنت میں ایک ایسی جماعت داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہوگی اور اُن کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہونگے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں شامل فرمالے۔ آپ نے کہا: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں شامل فرمائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عُکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

5812- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ

5812- انظر الحدیث: 5813 صحیح مسلم: 5407 سنن ابو داؤد: 4060

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا؟ قَالَ: «الحِبَرَةُ»

تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ حِبرہ چادر۔

5813 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الحِبَرَةَ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمام کپڑوں میں نبی کریم ﷺ کو حِبرہ چادر پہننا زیادہ زیادہ پسند تھا۔

5814- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ»

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وصال (ظاہری) فرمایا تو آپ کے اوپر حِبرہ چادر ڈالی ہوئی تھی۔

19- بَابُ الأَكْسِيَةِ وَالخَمَائِصِ

حاشیہ والی چادریں اور کمبل

5815,5816- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالاَ: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: «لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى اليَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی حالت گرنے لگی تو پُرنور چہرے پر کمبل ڈال لیا کرتے تھے لیکن جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ مبارک سے ہٹا دیتے اور اس حالت میں آپ فرماتے کہ اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

5817- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

5813- صحیح مسلم:5408' سنن ترمذی:1787' سنن نسائی:5330

5814- صحیح مسلم:3120' سنن ابوداؤد:3120

5815,5816- راجع الحدیث:436,435

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: »اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ، مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ«

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کمبل پر نماز پڑھی جس پر نقش و نگار تھے۔ آپ نے ایک نظر اُن نقوش کو دیکھا اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس کمبل کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ نماز کے دوران اُس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور ابوجہم بن حذیفہ بن غانم جو قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہے اُس کے پاس سے سادہ چادر مجھے لادو۔

5818 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: »قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ«

حضرت ابوبُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر اور ایک موٹا تہبند لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

20- بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

کپڑے سے ایک طرف کا حصہ ڈھانپنا

5819 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ، وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مُلامسہ اور مُنابذہ طریقوں پر تجارت سے ممانعت فرمائی اور دو نمازوں سے کہ نماز فجر کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج چھپ نہ جائے اور ایک کپڑے میں لپٹ کر بیٹھ رہنے سے بھی کہ اُس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہو اور ایک طرف کپڑا ڈال کر سے بھی ممانعت فرمائی ہے۔

5820- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ: »نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے کپڑے پہننے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے ممانعت فرمائی ہے۔ خرید و فروخت میں تو ملامسہ اور منابذہ سے ممانعت

5818- راجع الحديث:3108

5819- راجع الحديث:584,368

5820- راجع الحديث:584

نَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ فِي البَيْعِ «وَالمُلاَمَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلاَ يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ. وَالمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْبِذَ الآخَرُ ثَوْبَهُ، وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلاَ تَرَاضٍ، وَاللِّبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ. وَاللِّبْسَةُ الأُخْرَى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

فرمائی ہے۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگائے اور اس کے سوا اُسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے پر کپڑا پھینکے اور دوسرا پہلے پر پھینکے۔ بس یہی اُن کی خرید و فروخت ہے جس میں نہ دیکھنے کا دستور اور نہ رضامندی کا۔ رہے دو لباس جن کی ممانعت فرمائی تو ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی اپنے ایک کندھے پر اس طرح کپڑا ڈال لے کہ دوسرا کندھا کھلا رہے اور دوسرے کندھے پر ڈالنے کے لیے کوئی کپڑا یا لباس نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھ جانا کہ اُس کی شرمگاہ پر اُس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

21- بَابُ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ایک ہی کپڑے میں لپٹ جانا

5821 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے ممانعت فرمائی ہے ایک احتباء کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو، دوسرا اشتمال کہ کپڑے کو اس طرح اپنے ایک حصے پر ڈالنا کہ دوسرے حصے پر کچھ نہ ہو اور ملامسہ و منابذہ طریقے پر خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

5822 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ»

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کپڑے کے سے جسم کے صرف ایک حصے کو ڈھانپنے سے ممانعت فرمائی ہے اور ایک کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنے سے کہ اُس کی شرمگاہ پر کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔

5821- راجع الحدیث:2146

22- بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

5823- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ» فَسَكَتَ الْقَوْمُ، قَالَ: «ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا، وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي» وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ، هَذَا سَنَاهْ» وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

کالا کمبل

عمرو بن سعید بن العاص نے حضرت اُمِ خالد بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کپڑے پیش ہوئے جن میں کالے رنگ کا ایک چھوٹا سا کمبل بھی تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کس کو اُڑھاؤں۔ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے تو آپ نے کمبل اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اُن کو اڑھایا اور فرمایا کہ طویل عرصہ تک پہنوحتیٰ کہ پُرانا کر کے پھاڑ دو۔ اس پر سبز یا زرد نقوش بھی تھے تو فرمایا کہ اے اُمِ خالد: یہ سناہ وسناہ یعنی حبشی زبان میں فرمایا کہ اچھا ہے۔

5824- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ، انْظُرْ هَذَا الغُلَامَ، فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ، فَغَدَوْتُ بِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ، وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الفَتْحِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اُمِ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ اے انس! اس لڑکے کا خیال رکھنا کہ اسے کوئی چیز نہ کھلائی پلائے جائے حتیٰ کہ صبح اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جا کر تحنیک کروائی جائے۔ صبح جب میں اُسے لے کر حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک باغ میں تھے اور آپ کے اُوپر حریثیہ کمبل تھا اور اُس جانور کی پیٹھ پر نشان لگا رہے تھے جس پر سوار ہو کر مکہ معظمہ فتح فرمایا تھا۔

23- بَابُ ثِيَابِ الْخُضْرِ

5825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ

سبز کپڑے

ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اُس سے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قُرظی نے نکاح کرلیا۔ حضرت عائشہ

5823- راجع الحديث: 3071

5824- راجع الحديث: 5470

5825- راجع الحديث: 2639

الْقُرَظِيِّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ، فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى المُؤْمِنَاتُ؛ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا. قَالَ: وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ، إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ: كَذَبَتْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الأَدِيمِ، وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ، تُرِيدُ رِفَاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنْ كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ، أَوْ: لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ" قَالَ: وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ، فَقَالَ: «بَنُوكَ هَؤُلاَءِ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ، فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الغُرَابِ بِالْغُرَابِ»

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس کے اوپر سبز دوپٹہ تھا اور اُس نے ان سے شکایت کی اور اپنی جلد پر سبز نشان دکھائے جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو چونکہ عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی تھیں لہٰذا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے کسی مسلمان عورت پر یوں ظلم ہوتا ہوا نہیں دیکھا اس کی جلد تو اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز ہے جب حضرت عبدالرحمٰن نے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر گئی ہے تو وہ اپنے دو بیٹوں کو لیکر حاضر خدمت ہو گئے جو دوسری بیوی سے تھے عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان کی کوئی خطا نہیں ماسوائے اس کے کہ ان سے میری تسکین نہیں ہوتی۔ پھر اُس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندے کی طرح پکڑا اور کہا کہ جو اِن کے پاس ہے وہ ایسا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ دیتا ہوں لیکن یہ رفاعہ کا ارادہ رکھتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تم اُن کیلئے حلال نہیں ہو یا ایسا کرنا ٹھیک نہیں جب تک یہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان کے دونوں صاحبزادوں کو دیکھ کر فرمایا: یہ تمہارے بیٹے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اصل سبب یہی ہے جس کی وجہ سے عورت ایسی باتیں کر رہی ہے حالانکہ یہ اِن کے ساتھ اُس سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جیسی کوّے کو کوّے سے ہوتی ہے۔

24- بَابُ الثِّيَابِ البِيضِ

سفید کپڑے

5826- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: «رَأَيْتُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف اور داہنی جانب غزوہ اُحد کے دن دو آدمی دیکھے جنہوں

5826- راجع الحديث: 4054

بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ»

نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انہیں نہ کبھی پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد۔

5827 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ " قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ» وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا عِنْدَ المَوْتِ، أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ، وَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ

ابوالاسود دیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑے زیب تن فرما کر آرام فرما تھے۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو یوں کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر اسی پر اس کی وفات ہوئی وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ فرمایا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی؟ ارشاد ہوا کہ خواہ اُس نے زنا یا چوری کی، ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوذر جب اس حدیث کو بیان کرتے تو یہ بھی کہتے کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات قریب المرگ ہو یا اُس سے قبل، جب بھی کوئی تائب اور نادِم ہو اور کہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

25-بَابُ لُبْسِ الحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ، وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

مرد کے لیے ریشم پہننا اور بچھانا کتنا جائز ہے

5828 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ، وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنِ الحَرِيرِ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعثمان النہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا مکتوب آیا جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربائیجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے ممانعت

5827- راجع الحدیث: 1237' صحیح مسلم: 269

5828- انظر الحدیث: 5829,5830,5834,5835' صحیح مسلم: 5380,5381,5382,5383, 5378,5379' سنن ابو داؤد: 4042' سنن نسائی: 5327' سنن ابن ماجہ: 2820,3593

إِلَّا هَكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ. قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الأَعْلاَمَ"

فرمائی ہے سوائے اتنے کے اور انگوٹھے کے پاس والی اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میری علم کے مطابق اس سے ان کی مراد نقش و نگار تھے۔

5829- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَهَى عَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ»

عاصم کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے مکتوب لکھا۔ جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔ سوائے اتنے کے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے ساتھ ہمیں بتایا۔ زُہیر نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کھڑی کر کے بتایا۔

5830 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُلْبَسُ الحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الآخِرَةِ مِنْهُ»

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نہدی نے فرمایا ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو میرے لیے حضرت عمر نے مکتوب لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جو اُسے آخرت میں نہیں پہننا چاہتا۔

5830م - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ: المُسَبِّحَةِ وَالوُسْطَى

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ ابوعثمان نے ہم سے مذکورہ حدیث بیان کی، پھر ابوعثمان نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

5831 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الذَّهَبُ وَالفِضَّةُ، وَالحَرِيرُ وَالدِّيبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ»

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے کہ انہوں نے پانی طلب کیا۔ ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ پھینک دیا اور فرمایا: میں اسے نہ پھینکتا لیکن میں نے اسے منع کیا تھا مگر یہ باز نہ آیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دیباج اُن کے لیے دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

5829- انظر الحديث:5828

5830- راجع الحديث:5828' انظر الحديث:5831

5831- راجع الحديث:5426

5832 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ شَدِيدًا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الآخِرَةِ»

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ انہوں نے زور سے فرمایا کہ ہاں نبی کریم ﷺ سے چنانچہ حضور نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا تو آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

5833 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ»

ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا جو خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ محمد ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسے آخرت میں نہیں ملے گا۔

5834 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَبِسَ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ» وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: سَمِعَ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ ابومعمر، عبدالوارث، یزید، معاذہ، اُمِ عمرو بنت عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح روایت کی ہے۔

5835 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الحَرِيرِ فَقَالَتْ: ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَلِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ریشم کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور اُن سے دریافت کرو۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر سے معلوم کرو۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر سے معلوم کیا تو انہوں

5833- سنن نسائی: 5319

5834- راجع الحدیث: 5828 'صحیح مسلم: 5377' سنن نسائی: 5320

5835- راجع الحدیث: 5828

الخَطَّابِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ« فَقُلْتُ: صَدَقَ، وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ، وَقَصَّ الحَدِيثَ

نے فرمایا کہ مجھے ابو حفص یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ میں نے کہا کہ صحیح فرمایا اور ابو حفص نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا۔ عبداللہ بن رجاء، جریر، یحیٰی سے عمران نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

26- بَابُ مَسِّ الحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

ریشم کو بغیر پہنے ہوئے چھونا

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی زُبیدی، زہری، حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی۔

5836 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ، فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا«

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ریشمی کپڑا بطور تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ہم اُسے چھونے اور حیران ہونے لگے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرانی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

27- بَابُ افْتِرَاشِ الحَرِيرِ

ریشم بچھانا

وَقَالَ عَبِيدَةُ: »هُوَ كَلُبْسِهِ«

اور عَبیدہ فرماتے ہیں کہ یہ پہننے کے حکم میں ہے۔

5837 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: »نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ«

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے ممانعت۔ اور ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور بچھانے سے بھی۔

5836- راجع الحدیث:3249

5837- راجع الحدیث:5426

28-بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

مصری ریشم پہننا

وَقَالَ عَاصِمٌ: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ: لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّأْمِ، أَوْ مِنْ مِصْرَ، مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الأُتْرُنْجِ. وَالْمِيثَرَةُ: كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ، مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا " وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: الْقَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ، وَالْمِيثَرَةُ: جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ«

عاصم، ابوبُردہ نے حضرت علی سے پوچھا کہ اَلْقِسِیَّۃُ کیا ہوتا ہے فرمایا کہ یہ کپڑا ہے جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتا ہے اور اُس پر اُترنج کی طرح ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور اَلْمِیثَرَۃُ وہ کپڑا ہے جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے زرد چادروں کی طرح تیار کرتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی روایت میں کہا کہ اَلْقِسِیَّۃُ وہ دھاری دار کپڑا ہے جو مصر سے آتا ہے اور اُس میں ریشم ہوتا ہے اور اَلْمِیثَرَۃُ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں، امام بخاری فرماتے ہیں کہ عاصم نے اَلْمِیثَرَۃُ کے متعلق میں جو فرمایا اکثر کا یہی قول ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

5838- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: »نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ«

معاویہ بن سُوید بن مقرّن نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں میاثر اور قسی کپڑوں کے پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

29-بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

مردوں کو خارش کے سبب ریشم کی رخصت

5839- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: »رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا«

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم پہننے کی رخصت عطا فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش تھی۔

5838- راجع الحدیث: 1239

5839- راجع الحدیث: 2919' صحیح مسلم: 5460,5457' سنن ابو داؤد: 4225' سنن ترمذی: 1786' سنن نسائی: 5391,5302, 5301,5226' سنن ابن ماجہ: 3648

30- بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لیے ریشم

5840 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي»

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سرخ ریشمی حُلّہ پہنایا۔ پس میں جب اُسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے مبارک چہرے پر غصّے کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اُسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

5841 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالجُمُعَةِ؟ قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا، أَوْ تَكْسُوهَا»

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ ایک سرخ ریشمی حُلّہ فروخت ہو رہا ہے تو عرض کی: یا رسول اللہ! کاش! آپ اُسے خرید لیں تاکہ وفود کے آنے اور جمعہ کے دن زیب تن کریں۔ فرمایا کہ ایسی چیزیں وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے پہننے کے لیے ایک سرخ ریشمی حُلّہ بھیجا۔ عرض کی کہ آپ مجھے یہ پہنا رہے ہیں حالانکہ میں آپ سے سن چکا ہوں جو آپ نے فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں اس لیے بھیجا ہے کہ اِسے فروخت کر دو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

5842 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: «أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ»

زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اُن کے اُوپر سرخ ریشمی چادر تھی۔

31- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ

حضور ﷺ کا لباس اور بستر کے

5840- راجع الحدیث: 5840,2614

5841- راجع الحدیث: 886

اللِّبَاسِ وَالبُسُطِ

5843 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ، عَنِ المَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الجَاهِلِيَّةِ لاَ نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلاَمٌ، فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ؟ قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ؟ فَرَدَّدَتْ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّأْمِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا

متعلق فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ایک سال تک میں اسی انتظار میں رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُن دو ازواج مطہرات کے متعلق معلوم کروں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں منصوبہ سازی کی تھی مگر مجھے اندیشہ ہوتا رہا۔ ایک مرتبہ وہ ایک منزل پر اُترے اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔ جب اُن سے نکل کر آئے تو میں نے اُن سے عرض کی تو فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر فرمایا تو ہمیں علم ہوا کہ اُن کے ہمارے اوپر کچھ حقوق ہیں لیکن اپنے معاملات میں ہم انہیں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ میری بیوی اور میرے درمیان ایک بات پر بحث ہوئی۔ میں نے انہیں سختی کے ساتھ جواب دیا اور کہا کہ تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے تو یہ فرماتے ہیں لیکن آپ کی صاحبزادی نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہے۔ پس میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا: بیشک میں تمہیں اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی سے خوف دلاتا ہوں۔ دکھ کے سبب پہلے میں حفصہ کے پاس گیا اور پھر حضرت اُمِ سلمہ کے پاس۔ میں نے اُن سے بھی کہا تو انہوں نے فرمایا: اے عمر تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے معاملات میں تو دخل دیتے ہی رہتے تھے لیکن اب رسول اللہ اور اُن کی ازواج مطہرات کے معاملات میں بھی دخل اندازی کرنے لگے ہو اور انہوں نے میری تردید کردی انصار میں سے ایک آدمی تھا کہ جب وہ رسول

5843- راجع الحديث: 4913,89

شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ، أَجَاءَ الغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَاكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا البُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهَا، وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ المَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ، «فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ» فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ»

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوتا اور میں حاضر ہوتا تو اُسے جا کر بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوتا اور وہ ہوتا تو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوتا وہ مجھے آکر بتاتا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اطراف کی ریاستوں کو مطیع کر لیا گیا تھا لیکن ملک شام میں صرف غسان کا بادشاہ باقی رہتا تھا اور ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو جائے میں نے دیکھا کہ انصاری آکر کہہ رہا ہے، کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آ گیا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ کیا ہوا، کیا غسانی آ گیا؟ کہا اس سے بھی بڑا حادثہ رونما ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں گیا تو دیکھا کہ تمام حجروں سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں اور نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے پر تشریف فرما تھے اور بالا خانے کے دروازے پر ایک غلام تھا میں نے اُس کے پاس جا کر کہا کہ مجھے اجازت لے دو اجازت ملنے پر میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، جس کے نشانات آپ کے پہلو میں پڑے ہوئے ہیں اور سر مبارک کے نیچے کھال کا سرہانہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چند کھالیں لٹکی ہوئی تھیں اور گھاس تھی میں نے اس واقعے کا ذکر کیا جو حفصہ اور اُم سلمہ سے کہا تھا اور حضرت اُم سلمہ نے جو مجھے جواب دیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور آپ انتیس دن بالا خانے پر رہے پھر نیچے اتر آئے۔

5844 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ

ہند بنت الحارث کا بیان ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک رات یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ، كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: «وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا»

لائق نہیں۔ رات میں کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے نازل ہوئے۔ کون ہے جو اِن حجرے والی عورتوں کو جگائے کیونکہ بہت سی لباس پہننے والی ایسی ہیں جو قیامت کے دن برہنہ ہوں گی۔ زہری کا بیان ہے کہ ہند کی آستینوں میں انگلیوں کے قریب بٹن لگے ہوئے تھے۔

32- بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا دعا کرے؟

5845- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، قَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هَذِهِ الخَمِيصَةَ» فَأُسْكِتَ القَوْمُ، قَالَ: «ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ، وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي» مَرَّتَيْنِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا» وَالسَّنَا بِلِسَانِ الحَبَشِيَّةِ الحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي: أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

سعید بن عمرو نے حضرت اُمِ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کپڑے پیش کیے گئے جن میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کسے اُڑھاؤں؟ لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اُمِ خالد کو میرے پاس لاؤ لوگ انہیں اُٹھا کر خدمت میں لے گئے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے کمبل اُٹھا کر اُن کے جسم پر ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ طویل عرصہ تک پہنوحتیٰ کہ پرانا کر کے پھاڑو دو دفعہ فرمایا پھر کمبل کے نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے اُمِ خالد! سَنا والسَّنا یہ حبشی زبان میں ہے کہ اچھا ہے اچھا۔ اسحاق کا بیان ہے کہ ہمارے اہل و عیال میں سے ایک عورت نے مجھے بتایا کہ اُس نے اُمِ خالد کو اُسے اوڑھتے دیکھا۔

33- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے زعفرانی رنگ

5846- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ»

مسدد، عبدالوارث، عبدالعزیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے ممانعت فرمائی۔

5845- راجع الحدیث: 3071

34-بَابُ الثَّوْبِ المُزَعْفَرِ

5847 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: »نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ المُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ«

زعفرانی رنگ کے کپڑے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے احرام باندھنے والے کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

35-بَابُ الثَّوْبِ الأَحْمَرِ

5848-حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ«

سرخ رنگ کے کپڑے

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور میں نے آپ کو سرخ حُلّے میں دیکھا تو مجھے کوئی چیز آپ سے حسین نظر نہ آئی۔

36-بَابُ المِيثَرَةِ الحَمْرَاءِ

5849-حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: عِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالمَيَاثِرِ الحُمْرِ "

سرخ رنگ کے گدّے

سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے: بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا اور ہمیں ریشم، دیباج، قَسّی، استبرق اور سرخ گدّے استعمال کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

37-بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

5850 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: »نَعَمْ«

بغیر بالوں کے جوتے

سعید ابو مسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ فرمایا: ہاں۔

5848- راجع الحديث:3551

5849- راجع الحديث:1239

5850- راجع الحديث:386

5851 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلَّا اليَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الهِلاَلَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الأَرْكَانُ: "فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا اليَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الإِهْلاَلُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ"

عبید بن جریج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ کے ساتھیوں میں سے دوسروں کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اے جریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ دونوں یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کا طواف کرتے ہوئے بوسہ نہیں دیتے اور میں نے آپ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور کپڑوں کو زرد رنگتے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام کھول دیا لیکن آپ نے ترویہ کے روز تک احرام نہیں کھولا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن سے فرمایا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے سوا بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور سبتیہ جوتے پہننے کی بات، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے اور انہیں پہنے ہوئے وضو فرما لیا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا رنگتے ہوئے دیکھا تو میں بھی وہی رنگ چڑھانا پسند کرتا ہوں اور احرام کھولنے کی بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے اس وقت احرام کھولا ہو جب تک آپ کی سواری نہ چل پڑے۔

5852 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ المُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ. وَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے والے کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ

5851- راجع الحدیث: 166

5852- راجع الحدیث: 2665,134

فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ»

کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

5853 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن لے اور جس کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ موزے پہن لے۔

38- بَابُ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ اليُمْنَى

پہلے سیدھی جانب کا جوتا پہنے

5854 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

39- بَابُ يَنْزِعُ نَعْلَهُ اليُسْرَى

پہلے بایاں جوتا اتارے

5855 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِاليَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِيَكُنِ اليُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے، تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخری رہے۔

40- بَابُ لاَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

ایک جوتا پہن کر نہ چلو

5856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

-5853 راجع الحدیث: 1841,1740

-5854 راجع الحدیث: 168

-5855 صحیح مسلم: 5463، سنن ابو داؤد: 4139,4136، سنن ترمذی: 1779,1774

-5856 راجع الحدیث: 5855

مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا»

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہنے۔

41- بَابُ قِبَالاَنِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

جوتے میں دو تسمے ہوں یا ایک بڑا تسمہ ہو

5857 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلینِ مبارک میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔

5858 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالاَنِ فَقَالَ ثَابِتٌ البُنَانِيُّ: «هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس جوتے پہن کر تشریف لائے جن میں دو، دو تسمے تھے تو ثابت بنانی نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

42- بَابُ القُبَّةِ الحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

چمڑے کا سُرخ قبہ

5859 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلاَلًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا، أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ»

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چمڑے کے سرخ قبے میں تشریف فرما تھے میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے تو لوگ وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے جس کو مل جاتا وہ اُسے اپنے اوپر مل لیتا اور جس کو اُس میں سے نہ مِلا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے اپنے ہاتھ تر کر لیتا۔

5860 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

زہری نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی

5857- راجع الحدیث: 3107' سنن ابو داؤد: 4134' سنن ترمذی: 1773,1772' سنن نسائی: 5382' سنن ابن ماجہ: 3615

5858- راجع الحدیث: 3107

5859- راجع الحدیث: 376,187

5860- راجع الحدیث: 3146' صحیح مسلم: 2433

الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ»

ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک قبے میں ایک جگہ جمع کیا۔

43- بَابُ الجُلُوسِ عَلَى الحَصِيرِ وَنَحْوِهِ

چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

5861 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ حَتَّى كَثُرُوا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ»

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت چٹائی کا حجرہ بنا لیا کرتے اور اُس میں نماز پڑھتے اور دن کے وقت اُسے اکٹھا کر لیتے اور اُس پر رُونق افروز ہوا کرتے۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس اکٹھا ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ اُن کے تعداد کافی بڑھ گئی تو اُن کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا۔ وہ اعمال اختیار کرو جن کے کرنے کی تم میں طاقت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارے اعمال وہ ہیں جن پر مداومت کی جائے اگرچہ وہ کم ہوں۔

44- بَابُ المُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

سونے کے بٹن

5862- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ، فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ لِي: يَا بُنَيِّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيِّ، إِنَّهُ

لیث، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد مخرمہ نے اُن سے فرمایا: اے بیٹے! مجھے علم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں جنہیں وہ تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم حاضرِ بارگاہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو اُن کے کاشانۂ اقدس پر پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! نبی کریم ﷺ کو میرے پاس بُلا کر لے آؤ۔ میں نے اسے گستاخی شمار کیا اور عرض کی کہ کیا

5861- راجع الحدیث: 730,729

لَيْسَ بِجَبَّارٍ. فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ، فَقَالَ: «يَا مَخْرَمَةُ، هَذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ» فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں؟ فرمایا کہ بیٹے! وہ ظالم حکمرانوں کی طرح نہیں ہیں۔ پس میں نے آپ کو بلایا اور آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے مبارک بدن پر دیباج کی ایک قبا تھی جس میں سونے کے بٹن تھے پھر فرمایا کہ مخرمہ! یہ میں نے تمہارے لیے کر رکھی تھی۔ پس وہی قبا انہیں عطا فرما دی۔

45- بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھیاں

5863 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: " نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ " أَوْ قَالَ: " حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الحَرِيرِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ وَالمِيثَرَةِ الحَمْرَاءِ، وَالقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الفِضَّةِ، وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ "

معاویہ بن سُوید بن مقرن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، ریشم، استبرق، دیباج، سرخ گدوں، قسی اور چاندی کے برتنوں سے ممانعت فرمائی ہے اور سات باتوں کا ہمیں حکم دیا ہے۔ یعنی بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت کو قبول کرنا، قسم کو پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔

5864 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ «نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ» وَقَالَ عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ النَّضْرَ: سَمِعَ بَشِيرًا، مِثْلَهُ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی ہے۔ عمرو، شعبہ، قتادہ، نضر نے بشیر بن نہیک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

5865 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

5863- راجع الحدیث:1239

5864- صحیح مسلم:5438,5437 سنن نسائی:5438,5289,5288

5865- انظر الحدیث:5866 ,5867 ,5873 ,5876 ,6651 ,7298 صحیح مسلم:5441

عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ»

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا تو لوگوں نے بھی پہننی شروع کر دیں، لہٰذا آپ نے وہ اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی تیار کروالی۔

46- بَابُ خَاتَمِ الفِضَّةِ

5866- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: «لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا». ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَبِسَ الخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ

چاندی کی انگوٹھیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ مبارک ہتھیلی کی طرف رکھا اور اُس کے اندر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ پس لوگوں نے بھی اُسی طرح کی پہن لیں۔ جب آپ نے انہیں پہنے ہوئے دیکھا تو اپنی انگوٹھی اتار دی اور فرمایا کہ میں اَب اِسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد وہ انگوٹھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے، حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ اریس کنویں میں گر گئی۔

47- بَابٌ

5867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَبَذَهُ فَقَالَ: «لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا» فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

سونے اور چاندی کی انگوٹھی اتار پھینکنا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی لیکن پھر اتار دی اور فرمایا کہ اسے میں اَب کبھی نہیں پہنوں گا۔ تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

5868- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی

5866- راجع الحدیث: 5865، سنن ابو داؤد: 4218

5867- راجع الحدیث: 5865

5868- صحیح مسلم: 5453، سنن ابو داؤد: 4216، سنن ترمذی: 1739، سنن نسائی: 5294,5292,5212، 5211، سنن ابن ماجہ: 3646,3641

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ» تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ، وَشُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أُرَى: خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ

اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے صرف ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور زیاد اور شعیب نے زُہری سے روایت کی ہے اور ابن مسافر نے زُہری سے روایت کی ہے کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

48-بَابُ فَصِّ الخَاتَمِ

انگوٹھی کا نگینہ

5869-حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلاَةَ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا»

حُمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور نے نمازِ عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کردی پھر آپ ہمارے پاس جلوہ فرما ہوئے اور گویا میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک کو اَب بھی دیکھ رہا ہوں فرمایا کہ لوگ تو نماز پڑھ کر سو بھی گئے لیکن جب تک تم انتظار میں رہو گے اُس وقت تک تم نماز میں ہو۔

5870-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ» وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اُس میں نگینہ بھی تھا، یحییٰ، ایوب، حُمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

49-بَابُ خَاتَمِ الحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی

5871-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

5869- راجع الحديث: 847,572

5870- راجع الحديث: 65' سنن نسائی: 5870

5871- راجع الحديث: 5087

يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَنَظَرَ وَصَوَّبَ، فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: لاَ، قَالَ: «انْظُرْ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ وَلاَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ» فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ» قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا، قَالَ: «قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ»

ہو کر عرض کی: میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنا نفس آپ کو ہبہ کردوں۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی اور آپ نے اُسے ایک نظر ملاحظہ فرما کر سر مبارک جُھکا لیا۔ جب اُسے کافی دیر ہوگئی تو ایک شخص نے عرض کی: اگر آپ کو اسے اپنی زوجیت میں لینے کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کردیجئے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس مہر دینے کے لیے کچھ ہے؟ عرض کی کہ کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جا کر دیکھو پس وہ گیا اور جب لوٹا تو عرض کی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ فرمایا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے۔ وہ گیا اور جب واپس آیا تو عرض کی کہ خدا کی قسم، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ اُس نے ازار باندھ رکھی تھی اور اوپر کوئی چادر نہ تھی چنانچہ اُس نے عرض کی کہ میں اپنی ازار اسے مہر میں دے دونگا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ازار اگر اُسے استعمال کرواؤ گے تو یہ تمہارے اوپر نہیں رہے گی اور اگر تم اِسے استعمال کرو گے تو اس عورت کے اوپر نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ شخص ایک جانب ہو کر بیٹھ گیا پھر نبی کریم ﷺ نے اُسے دیکھا کہ پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے پس اُسے بلوا کر فرمایا: تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں اور وہ گنیں۔ فرمایا کہ جتنا تمہیں قرآن مجید آتا ہے اس کی وجہ سے میں نے تمہیں اس کا مالک بنادیا ہے۔

50- بَابُ نَقْشِ الخَاتَمِ

انگوٹھی کے نقوش

5872- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ، أَوْ أُنَاسٍ مِنَ الأَعَاجِمِ»، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لیے خط لکھا جائے تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس نبی

...85، سنن ابو داؤد: 4214

عَلَيْهِ خَاتَمٌ، " فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَأَنِّي بِوَبِيصِ، أَوْ بِبَصِيصِ الخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ فِي كَفِّهِ "

کریم ﷺ نے چاندی کی ایک مہر تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ گویا میں اُس انگوٹھی کی چمک دمک کو نبی کریم ﷺ کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں۔

5873 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: " اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں۔ حتیٰکہ اِس کے بعد وہ اریس کنویں میں گر گئی اُس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

51- بَابُ الخَاتَمِ فِي الخِنْصَرِ

چھنگلی انگلی میں انگوٹھی پہننا

5874 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، قَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا، فَلاَ يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ» قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انگوٹھی تیار کروائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کروائی ہے اور اس کے اندر نقش بھی کندہ کروایا ہے لہٰذا کوئی دوسرا شخص نقش کندہ نہ کروائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چھنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

52- بَابُ اتِّخَاذِ الخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ، أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

مہر لگانے کے لیے انگوٹھی کا استعمال یا اہل کتاب وغیرہ کے لیے مہر کردہ مکتوب بھیجنے کے لیے

5875 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ قیصرِ روم کے لیے مکتوب لکھا جائے تو آپ کی خدمت میں

5873- راجع الحدیث:5865 صحیح مسلم:5443

5874- راجع الحدیث:65 سنن نسائی:5297

5875- راجع الحدیث:65

أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ"

عرض کی گئی کہ وہ آپ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک اُس پر مہر لگی ہوئی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا میں اُس کی چمک کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔

53- بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

جو ہتھیلی کی جانب انگوٹھی کا نگینہ رکھے

5876- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَقِيَ المِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ، وَإِنِّي لاَ أَلْبَسُهُ» فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلاَ أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: فِي يَدِهِ اليُمْنَى

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور جب اُسے پہنتے تو نگینہ ہتھیلی مبارک کی طرف رکھتے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کروالیں۔ پس آپ منبر پر رونق فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے یہ بنوائی تھی لیکن اَب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ نے وہ اتار دی اور لوگوں نے بھی پھینک دیں۔ جویریہ کا قول ہے کہ نافع نے یہ بھی فرمایا کہ داہنے دست مبارک میں تھی۔

54- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اپنی انگوٹھی منقش نہ کروائے

5877- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَقَالَ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلاَ يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ»

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

-5876 راجع الحدیث:5865

-5877 راجع الحدیث:65' صحیح مسلم:5877

55-بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ

انگوٹھی کے تین سطروں میں نقش

5878- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، " وَكَانَ نَقْشُ الخَاتَمِ ثَلاَثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللَّهِ سَطْرٌ "

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر جب تختِ خلافت پر متمکن ہوئے تو میرے لیے خط لکھا اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا یعنی ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔

5879- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ، جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ قَالَ: فَأَخْرَجَ الخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ، قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ، فَنَزَحَ البِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ "

دوسری روایت میں ثمامہ کا بیان ہے حضرت انس نے فرمایا کہ انگوٹھی نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ جب حضرت عثمان بیرِ اریس کنوئیں پر بیٹھے تو راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے انگوٹھی کو نکالا اور گھمانے لگے تو وہ گر پڑی۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عثمان کے ہمراہ تین دن تک اُسے ڈھونڈتے رہے اور کنوئیں کا سارا پانی تک نکال دیا لیکن ہم اُسے نہ پاسکے۔

56-بَابُ الخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ ذَهَبٍ

عورتوں کے لیے انگوٹھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔

5880- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الخُطْبَةِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: «فَأَتَى

طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں نمازِ عید میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ ابن وہب نے جُریج سے اتنا اور زائد کیا ہے کہ پھر عورتیں آئیں تو وہ چھلّے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے

5878- راجع الحدیث:3106

5879- راجع الحدیث:5878

5880- راجع الحدیث:962,98

النِّسَاءَ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ»

میں ڈالنے لگیں۔

57- بَابُ القَلاَئِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ

يَعْنِي قِلاَدَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ

5881 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا»

عورتوں کے ہار اور کڑے

یعنی وسک کی خوشبو کے ہار پہننا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن باہر نکلے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور ان سے قبل یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو آپ نے انہیں صدقہ خیرات کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کڑے اور بالیاں خیرات کردیں۔

58- بَابُ اسْتِعَارَةِ القَلاَئِدِ

5882 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «هَلَكَتْ قِلاَدَةٌ لِأَسْمَاءَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً، فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ» زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

عاریتاً ہار لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہار گم ہوگیا جو حضرت اسماء کا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ڈھونڈنے کے لیے کئی لوگ بھیجے۔ چنانچہ نماز کا وقت ہوگیا اور لوگ باوضو نہ تھے لیکن انہیں پانی نہ ملا تو انہوں نے بغیر وضو کے نمازیں پڑھیں اور نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ ابن نُمیر، ہشام، عُروہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ ہار حضرت اسماء سے عاریتاً لیا تھا۔

59- بَابُ القُرْطِ لِلنِّسَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ»

بالیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور اپنے گلوں کی

5881- راجع الحدیث: 964,98

5882- راجع الحدیث: 334' سنن ابو داؤد: 5882

جانب بڑھا رہی ہیں۔

5883 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «صَلَّى يَوْمَ العِيدِ رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا»

سعید بن جُبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھائیں نہ اُن سے قبل کوئی نماز پڑھی اور نہ اُس کے بعد میں پھر عورتیں حاضر ہوئیں اور حضرت بلال اُن کے ساتھ تھے چنانچہ آپ نے انہیں خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں صدقہ کرنے لگیں۔

60- بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

بچوں کے ہار

5884 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ المَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ: «أَيْنَ لُكَعُ - ثَلاَثًا - ادْعُ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ». فَقَامَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ» وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

نافع بن جُبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا کہ مُنا کہاں ہے؟ تین دفعہ فرمایا کہ حسن بن علی کو بلاؤ۔ چنانچہ حسن بن علی کھڑے ہوئے اور چل پڑے اور اُن کی گردن میں سخاب تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک پھیلا کر فرمایا کہ ایسے۔ امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلا کر کہا کہ ایسے چنانچہ آپ نے انہیں سینے سے لگا کر کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کر جو اِس سے محبت کرے۔ حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے کوئی اور مجھے حسن بن علی سے زیادہ محبوب نہیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے اُن کے بارے میں یہ فرمایا۔

61- بَابٌ: المُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ، وَالمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے اور مردوں کی مشابہت کرنے والیاں

5885 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

عکرمہ کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

-5883 راجع الحدیث:964,98

-5884 راجع الحدیث:2122

-5885 انظر الحدیث:6834,5886' سنن ابو داؤد:4097' سنن ترمذی:2785' سنن ابن ماجہ:1904

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» تَابَعَهُ عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو زنانی مشابہت اختیار کریں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردانی مشابہت کریں۔ عمرو بن مرزوق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

62- بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والے کو گھر سے نکال دینا

5886 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ» قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ ایسے افراد اپنے گھروں سے نکال دیا کرو راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر نے فلاں کو نکال دیا تھا۔

5887 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ، يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا، فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ، وَقَوْلُهُ: وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ، لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ،

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں اُن کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس جلوہ فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا جس نے حضرات اُمِ سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا: اے عبداللہ! اگر کل تم نے طائف کو فتح کرلیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹیاں دکھاؤں گا جو آتی ہے تو سامنے چار بل پڑتے اور جاتی ہے تو پیچھے آٹھ بل۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو اپنے اندر نہ آنے دیا کرو۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ سے۔ پیٹ کی چار سلوٹیں مراد ہیں یعنی وہ اُن کے ساتھ آتی ہے اور تُدْبِرُ بِثَمَانٍ سے اُن سلوٹوں کے کنارے مراد ہیں جو دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مل

5886- انظر الحدیث: 5885، سنن ابو داؤد: 4930، سنن ترمذی: 2785

وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ، وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ، وَوَاحِدُ الأَطْرَافِ، وَهُوَ ذَكَرٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ"

جاتے ہیں۔ اسی لیے ثَمَانٍ کہا اور ثَمَانِيَةٍ نہیں کہا اور اطراف کا واحد مذکر ہے اسی لیے ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ نہیں کہتے۔

63-بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

مونچھیں ترشوانا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الجِلْدِ، وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ، يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھیں اتنی ترشوائے کہ جلد نظر آنے لگتی تھی نیز داڑھی اور مونچھوں کے درمیانی بال ترشوادیتے۔

5888 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ ح قَالَ أَصْحَابُنَا: عَنِ المَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنَ الفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کا ترشوانا فطرت میں سے ہے۔

5889 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً: " الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"

سعید بن المسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی ختنہ کروانا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔

64-بَابُ تَقْلِيمِ الأَظْفَارِ

ناخن تراشنا

5890 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الفِطْرَةِ: حَلْقُ العَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرت میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھوں کا کتروانا ہے۔

5891 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فطرت

5888- انظر الحدیث:5890 'سنن نسائی:5888

5889- انظر الحدیث:6297,5891 'صحیح مسلم:596 'سنن ابو داؤد:4198 'سنن ابن ماجه:292

5890- انظر الحدیث:5888

5891- راجع الحدیث:5889

بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْآبَاطِ "

پانچ باتیں ہیں ختنہ کروانا، موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، مونچھیں تراشنا ناخن کٹوانا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔

5892- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ " وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: «إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ مونچھیں ترشواؤ اور حضرت ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زائد ہوتی اُسے ترشوا دیتے۔

65- بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى

داڑھی بڑھانا

{عَفَوْا} [النساء: 43] : «كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ»

ترجمہ کنزالایمان: معاف کرنے والا۔ زیادہ اور بہت زیادہ مال۔

5893- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

66- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

بڑھاپے کے متعلق

5894- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا»

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا نبی کریم ﷺ خضاب لگایا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ بڑھاپے کے نزدیک بہت کم پہنچے تھے۔

5895- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ، عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِنَّهُ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ خضاب کی عمر کو پہنچے ہی نہیں

5892- انظر الحديث: 5893، صحیح مسلم: 601

5894- راجع الحديث: 3550، صحیح مسلم: 6028,6027

5895- انظر الحديث: 3550، صحیح مسلم: 6030، سنن ابو داؤد: 4209

لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ»

تھے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو شمار کر سکتا تھا۔

5896- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ - وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلاَثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ - فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر والوں نے مجھے ایک پیالے میں پانی دے کر حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں بھیجا۔ اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر کے اُس پیالی کی طرح بنائیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ڈالا گیا تھا۔ چنانچہ جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی تکلیف ہوتی تو اُس کی جانب ایک برتن میں پانی بھیج دیا جاتا۔ پس میں نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔

5897- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَّامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، «فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا»

سلام کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو وہ ہماری جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خضاب والا موئے مبارک لے کر آئیں۔

5898- وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَرَتْهُ «شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ»

لیکن ہم سے ابونعیم، نصیر بن ابو الاشعث نے ابن موہب سے روایت کی کہ حضرت اُمِ سلمہ نے انہیں نبی کریم کا سرخ بال دکھایا تھا۔

67- بَابُ الخِضَابِ

خضاب

5899- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

5896- انظر الحديث: 5898,5897' سنن ابن ماجه: 3623

5897- راجع الحديث: 5896

5898- راجع الحديث: 5896

5899- راجع الحديث: 3462' صحيح مسلم: 5477' سنن ابوداؤد: 4203' سنن نسائی: 5256,5087' سنن ابن ماجه: 3621

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اليَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ»

بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم اُن کی مخالفت کیا کرو۔

68- بَابُ الجَعْدِ

گھنگریالے بال

5900 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ القَطَطِ، وَلاَ بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ»

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز قد تھے اور نہ پست قد۔ نہ آپ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے۔ نہ آپ کے بال گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے انہیں چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا تو مکہ مکرمہ میں دس سال اور پھر مدینہ طیبہ میں دس سال رکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو (ظاہری) وفات دی گویا ساٹھ سال کی عمر میں اور اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

5901 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ، يَقُولُ: «مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ مَالِكٍ: «إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ» قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: - «سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ - » قَالَ شُعْبَةُ: «شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ»

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے سرخ حُلّے میں کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ میرے بعض دوستوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ حضور کے گیسوئے مبارک کبھی کندھوں تک ہوتے تھے ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے کئی دفعہ انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا اور اسے بیان کرتے ہوئے وہ ہنس پڑتے شعبہ نے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے گیسوئے مبارک کانوں کی لوتک پہنچتے تھے۔

5902 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

5900- راجع الحدیث: 3547

5901- راجع الحدیث: 3551، سنن نسائی: 5075

5902- انظر الحدیث: 3440، صحیح مسلم: 424

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ، أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ الدَّجَّالُ "

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات خانہ کعبہ کے پاس مجھے خواب میں ایک شخص دکھایا گیا۔ اُس کی رنگت گندمی تھی اور گندمی رنگ کا کوئی شخص تم نے اتنا خوبصورت نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس کے گیسو تھے اور تم نے گیسوؤں والا کوئی آدمی اتنا خوبصورت نہیں دیکھا ہوگا۔ اُس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو شخصوں کا سہارا لیا ہوا تھا یا دو شخصوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال بالکل گھنگریالے تھے داہنی آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ انگور کی طرح اُبھری ہوئی تھی۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

5903- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گیسوئے مبارک آپ کے مبارک شانوں تک ہوا کرتے تھے۔

5904- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، «كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کے گیسوئے مبارک شانوں تک ہوتے تھے۔

5905- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلاَ

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے گیسوئے مبارک کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ مکمل گھنگریالے بلکہ ان کے درمیان میں تھے جو کبھی کان تک

5903- صحیح مسلم: 6022، سنن نسائی: 5250

5904- راجع الحدیث: 5903

5905- انظر الحدیث: 5906، صحیح مسلم: 6021، سنن نسائی: 5068، سنن ابن ماجہ: 3634

الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ»

ہوتے اور کبھی کندھوں تک۔

5906 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ اليَدَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا، لاَ جَعْدَ وَلاَ سَبِطَ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھ پُر گوشت تھے اور آپ کے بعد میں نے ایسا اور کوئی دوسرا نہیں دیکھا اور نبی کریم ﷺ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان کے درمیان میں تھے۔

5907- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ اليَدَيْنِ وَالقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلاَ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الكَفَّيْنِ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھ اور دونوں مبارک پاؤں پُر گوشت تھے چہرہ انور اتنا حسین تھا کہ آپ جیسا نہ میں نے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی مبارک ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

5908,5909- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ القَدَمَيْنِ، حَسَنَ الوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک پاؤں پُر گوشت تھے۔ چہرہ انور اتنا حسین کہ میں نے آپ کے بعد ایسا اور کوئی نہیں دیکھا۔

5910- وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ القَدَمَيْنِ وَالكَفَّيْنِ»

حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں پیر مبارک اور ہتھیلیاں مبارک پُر گوشت تھیں۔

5911,5912 - وَقَالَ أَبُو هِلاَلٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الكَفَّيْنِ وَالقَدَمَيْنِ،

حضرت انس اور حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دونوں ہتھیلیاں مبارک اور دونوں پاؤں مبارک پُر گوشت تھے۔ بعد میں ایسا کوئی

5906- راجع الحدیث:5905

5907- انظر الحدیث:5911,5910,5908

5908,5909-راجع الحدیث:5907

5910- راجع الحدیث:5907

5911,5912-راجع الحدیث:5907

لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ«

نہیں دیکھا جو آپ سے بالکل مشابہت رکھتا ہو۔

5913- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: »أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ، عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الوَادِي يُلَبِّي«

مجاہد کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے تو حضور کو فرماتے ہوئے نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا کہ جو حضرت ابراہیم کو دیکھنا چاہے وہ اپنے صاحب کو دیکھ لے اور حضرت موسیٰ گندمی رنگت کے، گھنگریالے بالوں والے اور سرخ اونٹ پر سوار ہونگے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ وادی میں اُتر کر تلبیہ پڑھیں گے۔

69- بَابُ التَّلْبِيدِ

بالوں کو گوند سے جمانا

5914- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: »مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ، وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ« وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُولُ: »لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا«

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: جو بالوں کو گوند سے جمائے اُسے چاہیے کہ سر منڈوا دے اور حالتِ احرام کی تشبیہ اختیار نہ کرے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بال جمائے ہوئے دیکھا ہے۔

5915- حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: »لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ« لاَ يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گوند سے بال جما کر یوں تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہی تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان سے زائد کلمات نہیں کہے تھے۔

-5913 راجع الحدیث:1555

-5914 راجع الحدیث:1540

-5915 راجع الحدیث:1540

5916 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ»

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ لوگوں نے تو عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے اب تک اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو گوند سے جمایا ہوا ہے اور اپنی قربانی کو ہار پہنا دیا ہے لہٰذا جب تک قربانی نہ کرلوں میں احرام نہیں کھول سکتا۔

70-بَابُ الفَرْقِ

مانگ نکالنا

5917 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ المُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ»

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر اس کام میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جس کے بارے میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ پہلے نبی کریم ﷺ اپنے گیسوئے مبارک کو لٹکایا کرتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔

5918 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی نبی کریم ﷺ کی مبارک مانگ میں خوشبودار چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالت احرام میں ہیں۔ عبداللہ بن رجاء نے مَفْرِقِ النَّبِيِّ کہا ہے۔

5916- راجع الحدیث:1566

5917- راجع الحدیث:3558

5918- راجع الحدیث:271

71- بَابُ الذَّوَائِبِ

گیسو

5919 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، ح

علی بن عبداللہ از فضل بن عنبسہ از ہشیم از ابو بشر بھی یہ روایت مروی ہے۔

5919م - وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الحَارِثِ خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ: »فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ« قَالَ: »فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ«

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ یعنی اُم المومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری اور اُس رات رسول اللہ ﷺ کی باری اُن کے پاس تھی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا اُن کا بیان ہے کہ حضور نے مجھے میرے سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا۔

5919م - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: بِهَذَا، وَقَالَ: بِذُؤَابَتِي، أَوْ بِرَأْسِي

عمرو بن محمد ہشیم، ابو بشر نے اسی طرح روایت کر کے کہا کہ میرے گیسوؤں کو پکڑ کر یا میرے سر کو پکڑ کر۔

72- بَابُ القَزَعِ

کچھ بال کاٹنا کچھ چھوڑ دینا

5920 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: »سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ القَزَعِ« قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: قُلْتُ: وَمَا القَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ، وَتَرَكَ

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے بال کچھ بال کاٹنے کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا نافع کا بیان ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ قزع کیا چیز ہے تو عبیداللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ جب بچے کا سر منڈایا جائے اور اس جگہ اور اُس جگہ بال چھوڑ دیے جائیں۔ چنانچہ عبیداللہ

5919م- سنن ابو داؤد: 611

5919م- راجع الحدیث: 117

5920- انظر الحدیث: 5921 صحیح مسلم: 5524 سنن ابو داؤد: 4193 سنن نسائی: 5246,5245,5065 سنن ابن ماجہ: 3637

هَا هُنَا شَعَرَةٌ وَهَا هُنَا وَهَا هُنَا، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ. قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلاَمُ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي، هَكَذَا قَالَ: الصَّبِيِّ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلاَمِ فَلاَ بَأْسَ بِهِمَا، وَلَكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا

نے ہمارے سامنے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں جانب اشارہ کیا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ لڑکی اور لڑکے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں کیونکہ مجھ سے بچے کا لفظ کہا گیا۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے دوبارہ دریافت کیا تو بتایا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور اُن کے سوا سر پر بال نہ ہوں اور اسی طرح اِدھر اُدھر سے آدھے سر کے بال مونڈنا۔

5921 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ»

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ سر کے کچھ بال مونڈے جائیں اور کچھ چھوڑ دیئے جائیں۔

73- بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا

5922 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ»

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جبکہ آپ حالتِ احرام میں منیٰ میں تھے یعنی واپس لوٹنے سے قبل۔

74- بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

5923 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وہ اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی جو میسر آسکتی۔ حتیٰ کہ خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

5921- راجع الحديث: 5920

5922- راجع الحديث: 1539' سنن نسائی: 2690,2685

5923- راجع الحديث: 271' صحیح مسلم: 2830,2829' سنن نسائی: 2700

بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ» [illegible]

75- بَابُ الِامْتِشَاطِ

5924- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى، فَقَالَ: «لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الأَبْصَارِ»

76- بَابُ تَرْجِيلِ الحَائِضِ زَوْجَهَا

5925- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ» حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: مِثْلَهُ

77- بَابُ التَّرْجِيلِ وَالتَّيَمُّنِ

5926- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ»

78- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي المِسْكِ

5927- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

[illegible]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث [illegible]

کے مطابق روایت [illegible]

[illegible]

5924- صحیح مسلم: 5603 [illegible]

5926- راجع الحدیث: 168

5927- راجع الحدیث: 1894

5928- [illegible] 1539 [illegible]

5929- [illegible] 2582 [illegible] 2789

5930- [illegible] 1539 [illegible] 2820

5931- [illegible] 4886

هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ»

عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (حدیث قدسی) بیان فرمائی: بنی آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لیے ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

79- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

بہترین خوشبو لگانا

5928- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کو آپ کے احرام کی حالت میں خوشبو لگایا کرتی جو بہترین قسم کی مجھے میسر ہوتی تھی۔

80- بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

جو خوشبو کو منع نہ کرے

5929- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ»

ثمامہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کو منع نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو منع نہیں فرمایا کرتے تھے۔

81- بَابُ الذَّرِيرَةِ

عطر لگانا

5930- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، سَمِعَ عُرْوَةَ، وَالقَاسِمَ، يُخْبِرَانِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالإِحْرَامِ»

عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد دونوں حضرات کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے عطر لگایا، احرام کے بغیر اور حالتِ احرام میں۔

82- بَابُ المُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنا

5931- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

5928- راجع الحدیث:1539' صحیح مسلم:2822,2821' سنن نسائی:2689,2688

5929- راجع الحدیث:2582' سنن ترمذی:2789

5930- انظر الحدیث:1539' صحیح مسلم:2820

5931- راجع الحدیث:4886

مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ، وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى» مَالِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ} [الحشر: 7]

سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں اور گدوانے والی عورتوں چہرے کے بال نوچنے والی عورتوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ لہٰذا مجھے کیا ہوا ہے جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جبکہ اللہ کی کتاب میں یہ ہے: ترجمہ کنزالایمان: جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔ (پ۲۸، الحشر ۷)

83- بَابُ الوَصْلِ فِي الشَّعَرِ

بالوں کو جوڑنا

5932 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں: جبکہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لیے ہلاک ہوئے جبکہ اُن کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔

5933- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ، وَالوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو بالوں کو جوڑیں یا جڑوائیں اور جو گودیں یا گدوائیں۔

5934- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا

صفیہ بنتِ شیبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ بیمار ہوگئی تو اُس کے بال جھڑنے لگے۔ انہوں نے چاہا کہ اس کے بال جوڑ دیے جائیں۔ لہٰذا انہوں ....

5932- راجع الحدیث: 3468

5934- راجع الحدیث: 5205

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الحَصْبَةُ، فَامَّرَقَ شَعَرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الوَاصِلَةَ وَالمَوْصُولَةَ»

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کو چیچک نکلی جس کے سبب اُس کے بال جھڑ گئے چونکہ میں نے اُس کا نکاح کر دیا ہے لہٰذا کیا میں اُس کے بال جوڑ دوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

5942 - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الوَاشِمَةُ وَالمُوتَشِمَةُ، وَالوَاصِلَةُ وَالمُسْتَوْصِلَةُ» يَعْنِي: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے گودنے گدوانے والی، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے یعنی نبی کریم ﷺ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے۔

5943 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ» مَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ

ابراہیم نخعی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدوانے والی۔ چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں اور مجھے کیا ہوا جو اُس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اور یہی اللہ کی کتاب میں ہے۔

86- بَابُ الوَاشِمَةِ

گودنے والی

5944 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے اور آپ نے گودنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

5942- صحیح مسلم:5537

5943- راجع الحدیث:4886

5944- راجع الحدیث:5740

»العَيْنُ حَقٌّ« وَنَهَى عَنِ الوَشْمِ

5944م - حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، حَدِيثَ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

ابن بشار، ابن مہدی، سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے وہ حدیث بیان کی جو منصور، ابراہیم، علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث منصور کی طرح اسے اُمِ یعقوب سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سُنا ہے۔

5945 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي، فَقَالَ: »إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الكَلْبِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَالوَاشِمَةِ وَالمُسْتَوْشِمَةِ«

عون بن ابو جُحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے خون اور کتّے کی قیمت لینے نیز سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا، اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔

87- بَابُ المُسْتَوْشِمَةِ

گدوانے والی

5946- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الوَشْمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لاَ تَشِمْنَ وَلاَ تَسْتَوْشِمْنَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، تم میں سے نبی کریم سے گودنے کے بارے میں کِس نے سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے سُنا ہے فرمایا کہ تم نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ کوئی گودے اور نہ کوئی گدوائے۔

5947 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

5944م- راجع الحدیث: 5740,4886

5945- راجع الحدیث: 2086

5946- سنن نسائی: 5121

5947- راجع الحدیث: 5937، صحیح مسلم: 4168، سنن ابوداؤد: 4168، سنن ترمذی: 2783م، سنن نسائی: 5264,5111

تَمَاثِيلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ»

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن تمام لوگوں سے سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

5951- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ"

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ ان تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں اُن میں جان ڈالو۔

90- بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

تصویریں توڑ دینا

5952- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ»

عمران بن حِطّان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے کاشانہ اقدس میں تصویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ دیتے تھے۔

5953- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى أَعْلاَهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً» ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے مکان کے اوپر ایک مصور کو تصویر بناتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی بنائے تو چاہیے کہ ایک دانہ بنا کر دکھا دے اور چاہیے کہ ایک ذرّہ ہی بنا کر دکھا دے۔ پھر انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوالیا اور اپنے ہاتھ بغل تک دھوئے۔ میں نے عرض کی کہ اے حضرت ابوہریرہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میں زیور پہننے کی حد تک دھوتا ہوں۔

5952- سنن ابو داؤد: 4151

5953- راجع الحدیث: 7559، صحیح مسلم: 5510,5509

91- بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

5954 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ» قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

5955 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: «قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ»

5956 - «وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ»

جو تصویریں بچھائے یا لٹکائے

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے جن سے افضل اُن دنوں مدینہ منورہ میں کوئی اور نہ تھا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو میں نے اپنے صحن میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو کھینچ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انسانوں سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسی چیزیں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اُس کا ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے اتار دوں تو میں نے اُسے اتار دیا۔

اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔

92- بَابُ مَنْ كَرِهَ القُعُودَ عَلَى الصُّورَةِ

5957 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: «مَا هَذِهِ

جو تصویر پر بیٹھنا ناپسند کرے

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں پس نبی کریم ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے عرض کی کہ جو میں نے گناہ کیا اُس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی

5954- راجع الحدیث:2479، صحیح مسلم:5494، سنن نسائی:5371

5955- راجع الحدیث:2479

5956- راجع الحدیث:5955,250

5957- راجع الحدیث:2105

النُّمْرُقَةُ« قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: "إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ"

ہوں۔ فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے۔ فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو اور رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

5958 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ المَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ« قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: »إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ« وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ، حَدَّثَهُ بُسْرٌ، حَدَّثَهُ زَيْدٌ، حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن خالد نے رسول اللہ کے ایک ساتھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بُسر کا بیان ہے کہ پھر زید بن خالد علیل ہو گئے تو ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے۔ دیکھا کہ اُن کے دروازے کے پردے پر تصویریں ہیں۔ میں نے حضرت میمونہ زوجہ، نبی کریم ﷺ کے ربیب عبید اللہ سے کہا کہ کیا زید نے ہمیں پچھلے دن تصویر کے متعلق بتایا نہیں تھا؟ عبید اللہ نے کہا کہ کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے کپڑے کے نقوش کو مستثنیٰ کیا تھا؟ ابن وہب، عمرو یعنی ابن الحارث، بکیر، بُسر، زید، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح روایت کی ہے۔

93- بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلاَةِ فِي التَّصَاوِيرِ

بوقتِ نماز تصاویر کا ہونا

5959 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ، سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَمِيطِي عَنِّي، فَإِنَّهُ لاَ تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانہ اقدس کے ایک طرف پردہ لٹک رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اِسے ہٹا دو کیونکہ اس پردے کی تصویریں نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

5958- راجع الحدیث: 3325,3226

5959- راجع الحدیث: 374

الْمَلَائِكَةُ»

[illegible]

96- بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

جس نے مصور پر لعنت کی

5962- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا، فَقَالَ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ»

[illegible] ... والی اور تصویر [illegible]

97- بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

[illegible] جائے گا کہ [illegible]

5963- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ، وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ [illegible] ... تصویر بنائے گا بروز قیامت [illegible] ... میں جان [illegible]

98- بَابُ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

کسی کے پیچھے سواری پر بیٹھنا

5964- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى

[illegible]

5962- راجع الحديث: 2353,2086

5963- راجع الحديث: 2225

5964- راجع الحديث: 2987

5965- راجع الحديث: 1798

5966- راجع الحديث: 1798

5967- راجع الحديث: 2856، 142

إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ«

99- بَابُ الثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

5965- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: »لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ«

ایک جانور پر تین شخص سوار

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے بچے بھی آپ کے استقبال کو نکلے چنانچہ آپ نے ایک بچے کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

100- بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

5966- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: - ذُكِرَ شَرُّ الثَّلاَثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ، فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالفَضْلَ خَلْفَهُ، أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ، وَالفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ؟«

سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا

دوسرا مالک کی اجازت سے آگے بیٹھ سکتا ہے ورنہ زیادہ حق مالک کا ہے۔

ایوب کا بیان ہے کہ عکرمہ کے سامنے ذکر ہوا کہ سواری پر تین افراد کا بیٹھنا بری بات ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قثم کو اپنے آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا تھا۔ بتایئے کہ ان میں سے بُرا اور اچھا کون ہے۔

101- بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

5967- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھانا

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور حضور کے درمیان پالان کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔

5965- راجع الحدیث:1798

5966- راجع الحدیث:1798

5967- راجع الحدیث:2856' صحیح مسلم:142

الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا» ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ»

ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں حاضر اور مستعد ہوں۔ پھر تھوڑی دور چلنے کے بعد ارشاد ہوا: اے معاذ! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد کہا: اے معاذ بن جبل! عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ یہ کام کریں؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

102- بَابُ إِرْدَافِ المَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

5968- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ، وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَقُلْتُ: المَرْأَةَ، فَنَزَلْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں سواری پر حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اُونٹنی پھسل گئی میں چلایا کہ عورت، عورت۔ پھر میں اُتر گیا تو رسول اللہ نے فرمایا: یہ تمہاری ماں ہیں۔ چنانچہ میں نے سواری کو کس دیا اور رسول

5968- راجع الحدیث: 371، 3085

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا أُمُّكُمْ» فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَنَا، أَوْ: رَأَى المَدِينَةَ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ»

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب ہم قریب آ پہنچے یا مدینہ منورہ کو دیکھا تو آپ نے کہا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں۔

103- بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الأُخْرَى

چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

5969 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَضْطَجِعُ فِي المَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى»

عباد بن تمیم نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا ایک قدم مبارک اٹھا کر دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

78- كِتَابُ الأَدَبِ

1-بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا} [العنكبوت:8]

5970 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ، أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا - صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ - عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الوَالِدَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

2-بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

5971 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ادب کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ (العنکبوت:۸)

ابوعمرو شیبانی کا بیان ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا عرض کی کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اُن کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ نے یہی چیزیں بیان فرمائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ مزید بتا دیتے۔

لوگوں میں حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔ اسی

5970- راجع الحديث:527

5971- صحيح مسلم:6449,6448,6447، سنن ابن ماجه:2706

«ثُمَّ أَبُوكَ» وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ

طرح ابن شبرمہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے۔

3- بَابُ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

5972 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ، قَالَ: ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ؟ قَالَ: «لَكَ أَبَوَانِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ»

والدین کی بغیر اجازت جہاد پر نہ جائے

مسدّد، یحییٰ، سفیان اور شعبہ، حبیب بن ابوثابت۔ محمد بن کثیر، سفیان، حبیب، ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم سے عرض کی کہ کیا میں جہاد کروں؟ فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اُن کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

4- بَابٌ: لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

5973 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ»

کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ پوچھا گیا۔ کہ کوئی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اُس کے باپ اور اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

5- بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

5974 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آگھیرا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کے غار میں چھپ گئے پہاڑ کے اُوپر سے غار کے منہ پر ایک بہت بڑا

5972- راجع الحدیث: 3004

5973- صحیح مسلم: 260,259، سنن ابوداؤد: 5141، سنن ترمذی: 1902

يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ، فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا. فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي

پتھر آ گرا اور وہ بند ہو گئے چنانچہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل دیکھو جو تم نے محض اللہ کے لیے کیا ہو اور اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید یہ مشکل آسان ہو جائے چنانچہ اُن میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین حیات تھے اور انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں اُن کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک دن جنگل میں دور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ وہ اُس وقت سو چکے تھے میں حسبِ معمول دودھ لیکر اُن دونوں کے سرہانے آ کھڑا ہوا۔ میں نے نیند سے جگانا پسند نہ کیا اور بچوں کو اُن سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا، حالانکہ بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہونے تک میرے اور اُن کی یہی حالت رہی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان تو دیکھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے تھوڑا سا ہٹا دیا کہ اُس میں سے انہیں آسمان دکھائی دینے لگا۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی شخص کسی عورت سے کرتا ہوگا۔ میں نے اُس سے اپنی دِلی خواہش کا اظہار کیا تو اُس نے اُس وقت تک کے لیے انکار کیا جب تک اُسے سو دینار نہ دوں۔ میں نے کوشش شروع کر دی حتیٰ کہ سو دینار جمع کر لیے۔ میں انہیں لے کر اُس کے پاس گیا جب میں اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ کھول پس میں اُس کے پاس سے چلا آیا۔ اے اللہ! اگر میں نے ایسا محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہماری اس مشکل کو آسان

وَأَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ ذَلِكَ البَقَرَ وَرَاعِيَهَا، فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ "

فرما دے۔ پس چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی تیسرے نے کہا: اے اللہ! بیشک میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا کہ ایک فرق چاول دونگا جب وہ کام ختم کر چکا تو اُس نے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا میں نے اجرت اُس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس سے چلا گیا۔ پس میں اُن سے برابر کاشتکاری کرتا رہا حتیٰ کہ غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور چراہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو، مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے اُس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔ پس وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس تو جانتا ہے۔ اگر میں نے یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اُسے کھول دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے سامنے سے وہ پتھر ہٹا دیا۔

6-بَابٌ: عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ مِنَ الكَبَائِرِ

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

5975 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المُسَيَّبِ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ "

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام فرمائی ہے اور عام حاجت کی چیزیں نہ دینے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اُس نے تمہارے لیے فضول گفتگو، سوال کی کثرت اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

5975- راجع الحدیث: 1477,844

5976 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الوَاسِطِيُّ، عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ" فَمَا زَالَ يَقُولُهَا، حَتَّى قُلْتُ: لاَ يَسْكُتُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اُس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ نیز جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ چنانچہ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سکوت نہیں فرمائیں گے۔

5977 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَبَائِرَ، أَوْ سُئِلَ عَنِ الكَبَائِرِ فَقَالَ: "الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، فَقَالَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟ قَالَ: قَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ" قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: «شَهَادَةُ الزُّورِ»

عبید اللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا۔ آپ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ جھوٹی بات یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ میرا غالب گمان یہی ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی کے بارے میں فرمایا۔

7- بَابُ صِلَةِ الوَالِدِ المُشْرِكِ

مشرک باپ سے صلہ رحمی

5978 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

عروہ بن زُبیر کا بیان کہ حضرت اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جو مسلمان نہ تھیں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کیا اُن کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ

5976- انظر الحدیث: 2654,2653

5977- راجع الحدیث: 2653

5978- راجع الحدیث: 2620

فِيهَا: {لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ} [الممتحنة: 8]

تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔ (پ ۲۸، الممتحنۃ ۸)

8- بَابُ صِلَةِ المَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

عورت کا اپنی ماں سے خاوند کی موجودگی میں صلہ رحمی کرنا

5979 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ ابْنِهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ»

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء نے فرمایا کہ میری مشرکہ والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر اُن دنوں میرے پاس آئیں جبکہ نبی کریم ﷺ اور قریش کے درمیان معاہدہ تھا تو میں نے رسول اللہ سے حکم معلوم کرنے کے لیے عرض کی کہ میری غیر مسلم والدہ آئی ہے؟ فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

5980 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «يَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالعَفَافِ، وَالصِّلَةِ»

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ جب ہرقل شاہ روم نے انہیں بلایا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ کرنے، پاک دامن رہنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔

9- بَابُ صِلَةِ الأَخِ المُشْرِكِ

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا

5981 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْتَعْ هَذِهِ وَالبَسْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الوُفُودُ. قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک سرخ ریشمی حُلّہ فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے آپ خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد کے وقت اسے پہن لیا کریں فرمایا کہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اسی طرح کے حُلّے آئے تو آپ نے ایک حضرت عمر کے

5979- راجع الحدیث: 2620

5980- راجع الحدیث: 51,7

5981- راجع الحدیث: 886

إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؛ قَالَ: »إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا« فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

لیے بھیج دیا۔ انہوں نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر لو یا کسی اور کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے اُس بھائی کے لیے بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

10- بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

صِلہ رحمی کی فضیلت

5982 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قِيلَ: »يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ«

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کسی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔

5983 - وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ. فَقَالَ القَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَرَبٌ مَا لَهُ« فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، ذَرْهَا« قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہوا؟ اسے کیا ہوا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ایک حاجت ہے پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صِلہ رحمی کرو۔ اَب اِسے چھوڑ دو راوی کا بیان ہے کہ گویا اس وقت حضور اپنی سواری پر تھے۔

11- بَابُ إِثْمِ القَاطِعِ

قطع رحمی گناہ ہے

5984- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ

محمد بن جبیر بن مُطعم کا بیان ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ

5982- راجع الحدیث:1396

5983- راجع الحدیث:1396

5984- صحیح مسلم:6467،6468' سنن ابو داؤد:1696' سنن ترمذی:1909

مُطْعِمٍ، قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعٌ»

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

12- بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

صِلہ رحمی کے سبب رزق میں فراخی

5985- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہے کہ اُس کا رزق فراخ ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ صِلہ رحمی کیا کرے۔

5986- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو جائے اور اُس کی عمر دراز ہو تو اُسے چاہیے کہ صِلہ رحمی کیا کرے۔

13- بَابُ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللهُ

جو صلہ رحمی کرے اللہ اُس سے خوش ہو کر ملاقات کرے گا

5987- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ خَلَقَ الخَلْقَ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ:

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا اور اُس کی تخلیق ہو گئی تو رشتہ داری نے اُس کی بارگاہ میں عرض کی: یہ مقام اُس کا ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ چاہے۔ ارشاد ہوا ہوں۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اُس سے تعلق توڑ لوں؟

5986- راجع الحديث: 2067، صحیح مسلم: 6471

5987- راجع الحديث: 4830

بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22] "

عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تجھے یہ ملا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔ (پ۲۶، محمد ۲۲)

5988 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ "

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک رحم ایک ایسی شاخ ہے جو رحمٰن سے ملی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اُس سے ملوں گا اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اُس سے قطع کروں گا۔

5989 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحم ایک شاخ ہے جو اُس سے ملے گا تو میں اُس سے ملوں گا اور جو اُس سے توڑے گا تو میں اُس سے توڑوں گا۔

14- بَابُ تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلاَلِهَا

رشتہ داری معمولی سی تری سے بھی تر رہتی ہے

5990 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ العَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: " إِنَّ آلَ أَبِي - قَالَ عَمْرٌو: فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ - لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ المُؤْمِنِينَ " زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آہستہ نہیں بلند آواز سے سنا کہ بیشک میرے والد ماجد کی آل۔ عمرو کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں آگے سفید جگہ تھی میرا کوئی ولی نہیں، میرا ولی تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مسلمان ہیں عنبسہ کی روایت میں اتنا زائد ہے جو انہوں نے عبدالواحد، بیان، قیس، حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں نے نبی

5989- صحیح مسلم:6466

5990- صحیح مسلم:518

عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلاَهَا» يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «بِبَلاَهَا كَذَا وَقَعَ، وَبِبَلاَلِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ، وَبِبَلاَهَا لاَ أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا»

کریم ﷺ سے سنا: ہاں میری اُن کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں یعنی رشتہ داری کے باعث صِلہ رحمی کرتا ہوں۔

15- بَابٌ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

5991 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَالحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا»

بدلہ لینے والا صِلہ رحمی کرنے والا نہیں

اعمش، حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد بن جبر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے سفیان کا بیان ہے کہ اعمش نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوعاً روایت نہیں کیا جبکہ حسن اور فطر نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بدلہ لینے والا صِلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صِلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ اُسے جوڑے۔

16- بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

5992- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صِلَةٍ، وَعَتَاقَةٍ، وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ» وَيُقَالُ أَيْضًا: عَنْ أَبِي اليَمَانِ: «أَتَحَنَّتُ» وَقَالَ مَعْمَرٌ، وَصَالِحٌ،

جس نے حالتِ شرک میں صِلہ رحمی کی پھر اسلام لے آیا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُن کاموں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو میں دورِ جاہلیت میں کیا کرتا تھا جیسے صِلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا۔ کیا اُن کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں پچھلی بھلائیوں کی وجہ سے ہی اسلام کی دولت ملی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوالیمان سے اَتَحَنَّتُ مروی ہے۔ معمر، صالح،

5991- صحیح مسلم: 1697، سنن ترمذی: 1908

5992- راجع الحدیث: 1436

وَابْنُ الْمُسَافِرِ: «أَتَحَنَّثُ» وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: «التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ» وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ

ابن مسافر نے اَتَحَنَّثُ کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ اَتَحَنَّثُ سے مراد نیکی کرنا ہے۔ اسی طرح ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔

17- بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ، أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

دوسرے کے بچے کو کھیلنے سے نہ روکنا، اُسے بوسہ دینا اور اُس کے ساتھ ہنسی کھیل کرنا

5993 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَنَهْ سَنَهْ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَهِيَ بِالحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهَا» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ، يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا

حضرت اُمّ خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے جسم پر زرد رنگ کی قمیص تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سَنَهْ سَنَهْ عبداللہ کا بیان ہے کہ یہ حبشہ کی زبان میں حَسَنَةٌ کی جگہ کہتے ہیں یعنی اچھی ہے۔ حضرت اُمّ خالد فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی۔ میرے والد محترم نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کپڑا خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پُرانا کر کے پھاڑو، پھر خوب پہنو اور پرانا کر کے پھاڑو۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ وہ کپڑا بہت دنوں باقی رہا۔

18- بَابُ رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

بچے سے پیار کرنا، اُسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ: «أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ»

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔

5994 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ

ابن ابو یعقوب کا بیان ہے کہ ابن ابو نُعیم نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں

5993- راجع الحديث:3071

5994- راجع الحديث:3753

دَمِ البَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ العِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ البَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا»

پوچھا۔ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس نے کہا کہ میں عراق کا باسی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا اس آدمی کو تو دیکھو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے کو شہید کر دیا تھا اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

5995- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتاتے ہوئے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر سوال کرنے آئی۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی تو اُس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے تو میں نے آپ سے اُس کا ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ جو اِن بیٹیوں کو کچھ بھی دے اور ان پر احسان کرے تو اُس کے لیے وہ نیکی جہنم سے آڑ ہوگی۔

5996 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ، قَالَ: «خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي العَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ، فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت امامہ بنت ابوالعاص کو آپ نے اپنے دوش مبارک پر اٹھایا ہوا تھا۔ پھر آپ نماز پڑھنے لگے تو جب رکوع میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

5997- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اُس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی حاضر تھے۔ اقرع نے کہا

5995- راجع الحدیث: 1418

5996- راجع الحدیث: 516، صحیح مسلم: 1212، سنن ابوداؤد: 920,919,918، سنن نسائی: 1204,1203, 710,826

حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا. فَقَالَ الأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ»

5998 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ»

5999 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ» قُلْنَا: لاَ، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: «لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا»

19-بَابٌ: جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

6000 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ البَهْرَانِيُّ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ

میرے تو دس بیٹے ہیں لیکن میں نے تو اُن میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی جانب دیکھ کر فرمایا جو لوگوں پر رحم نہ کرے اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا: ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم کو نکال دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قیدی پیش کیے گئے جن میں ایک عورت بھی قید کر کے لائی گئی تھی۔ اُس قیدی عورت کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا۔ جب وہ قید میں کسی بچے کو دیکھتی تو اُسے سینے سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تمہارے خیال میں کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہے لیکن ڈالے گی نہیں پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ اپنے بیٹے پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں۔ چنانچہ ننانوے حصے رکھ

5999- صحیح مسلم:6912

6000- انظر الحدیث:6469

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ«

لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا۔ مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اس ایک حصے میں سے ہے، حتیٰ کہ گھوڑا جو اپنے بچے کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے اُس کے اوپر جو اپنا کھر اٹھائے رکھے وہ بھی اُسی ایک حصے سے ہے۔

20-بَابُ قَتْلِ الوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائے گی

6001 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: »أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ« قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ« قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ« وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68] الآيَةَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اُس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔ (پ ۱۹، الفرقان ۶۸)

21-بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الحِجْرِ

بچے کو گود میں لینا

6002 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »وَضَعَ صَبِيًّا فِي حَجْرِهِ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ«

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچے کو گود میں لے کر اُس کی تحنیک فرمائی تو اُس نے پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا۔

22-بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الفَخِذِ

بچے کو اپنی ران پر بٹھانا

6003 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو عثمان نہدی نے حضرت اُسامہ بن زید

6001- راجع الحدیث: 4477,4207

6003- راجع الحدیث: 3735

عَارِمٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ - يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا» وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ تیمی کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ گمان ہوا کہ میں نے ابوعثمان سے فلاں فلاں حدیثیں سُنی ہیں لیکن یہ حدیث تو نہیں سُنی۔ جب میں نے اپنے مسودے دیکھی تو اُس میں یہ حدیث اُسی طرح لکھی ہوئی دیکھی جیسے سُنی تھی۔

23- بَابٌ: حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

وعدہ پورا کرنا ایمان کا حصّہ ہے

6004 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا»

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال پہلے وصال پا گئی تھیں۔ کیونکہ میں حضور کو اکثر اُن کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنتی اور حضور کو آپ کے رب نے حکم فرمایا تھا کہ انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دو اور جب حضور بکری ذبح فرماتے تو اُن کی سہیلیوں کے لیے اُس میں سے بھیجتے۔

24- بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

6005 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا» وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح قریب ہوں گے اور آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعے یہ بات بتائی۔

6004- راجع الحدیث:3816 صحیح مسلم:6227

6005- راجع الحدیث:5304

25- بَابُ السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ

6006 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ: كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ "

6006م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بیواؤں کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا

صفوان بن سُلیم اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے یا اُس آدمی کی طرح جو دن کو ہمیشہ روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

اسماعیل، مالک، ثور بن زید دیلی، ابوالغیث، مولی ابن مطیع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

26- بَابُ السَّاعِي عَلَى المِسْكِينِ

6007 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» وَأَحْسِبُهُ قَالَ - يَشُكُّ القَعْنَبِيُّ -: «كَالقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لاَ يُفْطِرُ»

مسکین کے لیے کوشش کرنے والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ قعنبی کو شک ہے کہ شاید امام مالک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شب کو قیام کرنے والے کی طرح ہے جو کبھی سستی محسوس نہیں کرتا اور اُس روزہ دار کی طرح جو کبھی روزہ ترک نہیں کرتا۔

27- بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالبَهَائِمِ

6008 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ

انسانوں اور جانوروں پر رحم کھانا

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم عمر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے پاس قیام کیا جب آپ نے یہ محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے

6006- راجع الحدیث:5353

6006م- راجع الحدیث:5353

6007- راجع الحدیث:5353

6008- راجع الحدیث:628

تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ»

ہم سے ہمارے اُن گھر والوں کے متعلق دریافت فرمایا پوچھا جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے۔ چنانچہ ہم نے سب کچھ عرض کر دیا۔ چونکہ آپ شفیق و رحیم تھے اس لیے فرمایا: اپ نے گھر والوں کی جانب لوٹ جاؤ۔ انہیں دین سکھاؤ اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دو اور نماز اس طرح پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہوا کرے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک اذان کہہ دیا کرے پھر جو تم میں سب سے بڑا ہو اُسے چاہیے کہ تمہارا امام بن جایا کرے۔

6009- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الكَلْبَ مِنَ العَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ البِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے راستے پر جا رہا تھا کہ اسے پیاس کی شدت ہوئی۔ چنانچہ اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس میں اُتر گیا اور پانی پی لیا جب وہ باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کے سبب کے مٹی چاٹ رہا ہے اُس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی اُسی طرح پیاس لگی ہوئی ہوگی جیسے مجھے لگی تھی چنانچہ وہ کنویں کے اندر اُترا، اپنے موزے میں پانی بھرا اور اُس کے منہ میں ڈال دیا۔ کتے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ کچھ کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر تر جگر والے کے ساتھ کا ثواب ہے۔

6010- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے نماز کے دوران ایک اعرابی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ

6009- راجع الحدیث: 2363

أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ: «لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا» يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ

کر۔ جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو محدود کر دیا۔ اس سے آپ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

6011- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَى المُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى»

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہونگے۔ جب جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔

6012- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان درخت لگائے، پھر اُس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو لگانے والے کی جانب سے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

6013- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ»

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

28- بَابُ الوَصَاةِ بِالْجَارِ

پڑوسی کے حق میں وصیت کرنے والا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَاعْبُدُوا اللهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا} [النساء: 36]- إِلَى قَوْلِهِ- {مُخْتَالًا فَخُورًا} [النساء: 36]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔ (پ ۵، النسآء ۳۶)

6014- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت پہنچاتے

6011- صحیح مسلم: 6529، 6530، 6531، 6533

6012- راجع الحدیث: 2320

6013- انظر الحدیث: 7376، صحیح مسلم: 5984

6014- صحیح مسلم: 6627، سنن ابوداؤد: 5151، سنن ترمذی: 1942، سنن ابن ماجہ: 3673

عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»

رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید اُسے اُس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

6015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں وصیت پہنچاتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ جلد اُسے اس کا وارث بنا دیا جائے گا۔

29- بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ

جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہیں

{يُوبِقْهُنَّ} [الشورى: 34]: يُهْلِكْهُنَّ {مَوْبِقًا} [الكهف: 52]: مَهْلِكًا

يُوْبِقْهُنَّ جو انہیں ہلاک کر دے، مَوْبِقًا جائے ہلاکت۔

6016- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ» قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِي لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ» تَابَعَهُ شَبَابَةُ، وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى، وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سعید نے ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان والا نہیں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کا پڑوسی اُس کی ایذا رسانی سے بے خوف نہیں۔ اسی طرح شبابہ نے اسد بن موسیٰ سے اس کی روایت کی ہے۔ حمید بن اسود، عثمان بن عمرو اور ابوبکر بن عباس اور شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب مقبری نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔

30- بَابٌ: لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

کوئی عورت اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے

6017- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری

6015- صحیح مسلم: 6630

6017- صحیح مسلم: 2376

يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ»

کے گھر جیسی کیوں نہ ہو۔

31- بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوس کو ایذاء نہ دے

6018- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

6019- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ» قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو میں مصروف تھے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت دستور کے مطابق کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دستور کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات مہمانی تین دن تک ہے اور جو اِس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

32- بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

پڑوسیوں کا حق نزدیکی کے لحاظ سے ہے

6020 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

6018- راجع الحدیث:5185' صحیح مسلم:172' سنن ابن ماجہ:3971

6019- انظر الحدیث:6476,6135' صحیح مسلم:4490,4489,4488,174' سنن ترمذی:1968,1967' سنن ابن ماجہ:3675

6020- راجع الحدیث:2259

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا»

کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں۔ پس میں اُن میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجا کروں؟ فرمایا کہ اُن میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ نزدیک ہے۔

33-بَابٌ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

ہر اچھا کام صدقہ ہے

6021 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی کیا جائے وہ صدقہ ہے۔

6022 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ» قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيَأْمُرُ بِالخَيْرِ» أَوْ قَالَ: «بِالمَعْرُوفِ» قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ کام نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، جس سے خود کو فائدہ پہنچائے، اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا کہ حاجت مند اور محتاج کی مدد کرے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو کہ نیکی کرے یا نیکی کا حکم کرے لوگوں نے عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا تو برائی سے رُکا رہے کیونکہ یہی اُس کے لیے صدقہ ہے۔

34-بَابُ طِيبِ الكَلاَمِ

اچھی بات کہنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

6023 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جہنم کا ذکر فرمایا۔ پھر اُس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ پھر جسم کا ذکر فرمایا، اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ دو مرتبہ کے متعلق مجھے کوئی شک

6022- راجع الحدیث:1445

فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ - قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلاَ أَشُكُّ - ثُمَّ قَالَ: »اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ«

نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر اگر یہ نہ ہو سکے تو اچھی بات کہنے کے ذریعے۔

35- بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

ہر کام میں نرمی کرنا

6024 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ"

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کی بات سمجھ گئی اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! رہنے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں شفقت کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ تم پر ہو۔

6025 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا تُزْرِمُوهُ« ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے مارنے کے لیے اُٹھے۔ چنانچہ رسول ﷺ نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو، پھر آپ نے ایک ڈول پانی منگوایا اور اُس کے اُوپر بہا دیا گیا۔

36- بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

مسلمانوں کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

6026 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ:

ابو بُردہ نے اپنے والد محترم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ

6024- راجع الحدیث: 2935، صحیح مسلم: 5622

6025- صحیح مسلم: 657، سنن نسائی: 53، سنن ابن ماجہ: 528

أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی مانند ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے انگشتِ مبارک کو آپس میں پیوست کر کے بتایا۔

6027- وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ، أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ»

نبی کریم ﷺ رونق افروز تھے کہ ایک شخص سوال کرنے یا کسی حاجت کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری جانب پھیر کر فرمایا: سفارش کرو کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو بات چاہتا ہے نافذ فرما دیتا ہے۔

37- بَابُ

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا، وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا، وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا} [النساء: 85] {كِفْلٌ} [النساء: 85]: نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى: {كِفْلَيْنِ} [الحديد: 28] : أَجْرَيْنِ، بِالحَبَشِيَّةِ

اچھی یا بُری سفارش کرنے والا بھی حصّہ دار ہے

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: جو اچھی سفارش کرے اُس کے لئے اس میں سے حصّہ ہے اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لئے اُس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۵، النساء ۸۵) كِفْلٌ حصہ۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ كِفْلَيْنِ حبشہ کی زبان میں دوہری مزدوری کو کہتے ہیں۔

6028- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الحَاجَةِ قَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ»

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ حاضرین سے فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو بات چاہے نافذ فرما دیتا ہے۔

38- بَابُ «لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا»

حضور ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ فحش گوئی کے نزدیک جاتے تھے

6029- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی

6027- انظر الحديث: 1432

6028- انظر الحديث: 1432

6029- راجع الحديث: 3559

عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا»

اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ حضرت معاویہ کوفہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کے نزدیک جاتے تھے۔ اور ان کا یہ بھی بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

6030 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ. قَالَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ وَالفُحْشَ» قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ»

عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ نے جواب میں کہا کہ تم پر ہو اور اللہ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ کا غضب حضور نے فرمایا کہ اے عائشہ! رہنے دو، شفقت اختیار کرو۔ اور بد خلقی اور بدگوئی سے بچو۔ عرض کی آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے وہی بات ان پر واپس لوٹا دی پس ان کے متعلق میرے الفاظ قبول ہو گئے اور ان کے الفاظ میرے بارے میں مقبول نہیں ہوئے۔

6031 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا، وَلاَ فَحَّاشًا، وَلاَ لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ المَعْتِبَةِ: «مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ»

ہلال بن اسامہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گالی دینے والے فحش گوئی کرنے والے اور لعنت بھیجنے والے نہ تھے۔ آپ ہم میں سے کسی کو غصے کی صرف اتنا کہتے کہ اسے کیا ہوا، اس کی پیشانی خاک آلودہ۔

6032 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

6030- راجع الحدیث:2935

6031- انظر الحدیث:6046

6032- صحیح مسلم:6540,6539، سنن ابوداؤد:4794، سنن ترمذی:1996

بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ القَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ، وَبِئْسَ ابْنُ العَشِيرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ، مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ»

سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: رشتہ داروں کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ خندہ پیشانی اور پرجوش ہوکر پیش آئے جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو یہ فرمایا تھا اور پھر آپ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور پرجوش ہوکر پیش آئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! تم نے مجھے فحش گو کب پایا؟ بیشک بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جسے اس کے شر کے سبب لوگ اسے چھوڑ دیں۔

39- بَابُ حُسْنِ الخُلُقِ وَالسَّخَاءِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ البُخْلِ

حسنِ اخلاق اور سخاوت اور بخل کی برائی

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ» وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: «رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور زیادہ ہوجاتی۔ جب ابوذر نے حضور کے مبعوث ہونے کی خبر سُنی تو اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہوکر اسی وادی میں جاؤ اور اس آدمی کی باتیں سُنو۔ جب وہ واپس لوٹا تو اس نے کہا: میں نے اسے عمدہ اخلاق کا حکم دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

6033- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ،

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خوف لاحق ہوا تو لوگ خوفناک آواز کی جانب بھاگے تو انہیں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے

6033- راجع الحدیث: 2627 صحیح مسلم: 5961 سنن ترمذی: 1687 سنن ابن ماجہ: 2772

فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا» وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: "لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا. أَوْ: إِنَّهُ لَبَحْرٌ"

جو سب لوگوں سے پہلے ہی آواز کی جگہ تشریف لے جا چکے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ خوف مت کرو اور آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین کے سوار ہو کر گئے تھے اور تلوار آپ کی گردن مبارک میں لٹک رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے اسے دریا پایا، یا اس کی روانی تو دریا کی مانند ہے۔

6034 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لاَ"

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں۔

6035 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، يُحَدِّثُنَا، إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا»

مسروق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فحش گو اور فحش گوئی کے نزدیک بھی جانے والے نہ تھے اور حضور فرمایا کرتے کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

6036 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا البُرْدَةُ؟ فَقَالَ القَوْمُ: هِيَ الشَّمْلَةُ، فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكْسُوكَ هَذِهِ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک عورت چادر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت سہل نے دوسرے حضرات سے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چادر کیسی ہے؟ دوسرے حضرات نے جواب دیا کہ یہ شملہ ہے۔ حضرت سہل نے کہا کہ یہ ایسی شملہ ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے پہننے کی غرض سے لائی ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے وہ قبول فرما لی اور آپ کو حاجت بھی تھی اور اسے زیب

6034- صحیح مسلم:5973

6035- راجع الحدیث:3559

6036- راجع الحدیث:1277

هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا. فَقَالَ: «نَعَمْ» فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا، وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ، فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا

عطا فرمانے کا شرف بخشا، جب صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے اسے آپ کے جسم اطہر پر دیکھا تو عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ تو بہت عمدہ ہے لہٰذا یہ مجھے پہنا دیجئے۔ فرمایا اچھا جب نبی کریم تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ کرام نے انہیں ملامت کی اور کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کیونکہ جب آپ نے یہ دیکھ لیا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور آپ کو اس کی حاجت بھی ہے، پھر بھی آپ نے وہی مانگ لی اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ جب آپ سے سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ ان صحابی نے کہا کہ میں اس کی برکت کی امید رکھتا ہوں کیونکہ اس کو نبی کریم کے جسمِ منور سے مس ہونے کا شرف حاصل ہوگیا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی میں کفن دیا جاؤں۔

6037- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زمانہ نزدیک ہوتا چلا جائے گا، عمل کم ہوتا چلا جائے گا، بخل داخل ہو جائے گا اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔

6038 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: أَلَّا صَنَعْتَ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت پائی مگر آپ نے مجھ سے کبھی اُف تک نہ کہی اور نہ یہ کہا کہ کام تم نے کیوں کیا اور کام تم نے کیوں نہ کیا۔

40- بَابٌ: كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسے رہے

6039- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

اسود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

6037- راجع الحدیث: 85، صحیح مسلم: 6733، سنن ابو داؤد: 4255

6038- انظر الحدیث: 2768، صحیح مسلم: 5967

عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: «كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ»

رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کا اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا کیا معاملہ رہتا ہے؟ فرمایا کہ حضور اپنے گھر والوں کے ساتھ کام میں شریک رہتے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے۔

41- بَابُ المِقَةِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

6040 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ"

محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل بھی اسی سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

42- بَابُ الحُبِّ فِي اللَّهِ

6041 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَجِدُ أَحَدٌ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ المَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا»

اللہ کے لیے محبت کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی لذت نہیں پاسکتا جب تک اس کا کسی سے محبت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اور جب تک آگ میں ڈال دیا جانا اسے کفر کی طرف واپس جانے سے زیادہ پسند نہ ہو، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے نجات دی ہے اور جب تک اللہ اور اس کا رسول اسے دوسروں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

43- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَسْخَرْ

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے

6040- راجع الحدیث:3209

قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ} [الحجرات: 11]- إِلَى قَوْلِهِ - {فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [البقرة: 229]

ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (پ ۲۶، الحجرات ۱۱)

6042 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الأَنْفُسِ، وَقَالَ: «بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الفَحْلِ، أَوِ العَبْدِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا» وَقَالَ الثَّوْرِيُّ، وَوُهَيْبٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ: «جَلْدَ العَبْدِ»

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ ریح خارج ہونے پر کوئی شخص ہنسے اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو جانوروں کی طرح کیوں مارتا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس سے پھر ملے۔ سفیان ثوری، وہیب، ابومعاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے ہشام سے روایت کی ہے کہ غلام جیسی مار۔

6043- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهْرٌ حَرَامٌ» قَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے مقام پر فرمایا۔ کیا تمہیں علم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ دن حرمت والا ہے اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتوں کو اسی طرح حرام کر دیا ہے جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔

44- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ

گالی دینا اور لعنت کرنے

6042- راجع الحديث: 3377

6043- راجع الحديث: 4402,1742

السِّبَابِ وَاللَّعْنِ کی ممانعت

6044 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ غندر نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6045 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالفُسُوقِ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ»

ابوالاسود الدیلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص دوسرے کو فسق کے ساتھ اور کفر کے ساتھ منسوب نہ کرے کیونکہ وہ اگر ایسا نہ ہوا تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

6046 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا، وَلاَ لَعَّانًا، وَلاَ سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ المَعْتَبَةِ: «مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ»

ہلال بن علی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فحش گو، لعنت کرنے والے اور گالی دینے والے نہ تھے۔ غصے میں بھی آپ صرف اتنا فرماتے کہ اسے کیا ہوگیا۔ اس کی پیشانی خاک آلود۔

6047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ: أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے وہ اسی میں داخل ہے جس کا نام لیا اور انسان پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس

6044- راجع الحدیث: 48، صحیح مسلم: 218، سنن ترمذی: 2635,1983، سنن نسائی: 4124,4123,4122, 4121

6045- راجع الحدیث: 6031,3508

6046- راجع الحدیث: 6031

6047- راجع الحدیث: 1363

الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ»

کی استطاعت سے باہر ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ دنیا میں خودکشی کی تو بروز قیامت کے اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائیگا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے ایمان والے پر کفر کا الزام لگایا تو یہ ایسا ہے جیسے اسے قتل کیا۔

6048 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ« فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: »تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ« فَقَالَ: أَتُرَى بِي بَأْسٌ، أَمَجْنُونٌ أَنَا، اذْهَبْ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک فرد یعنی حضرت سلیمان صرد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو اشخاص نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا، حتیٰ کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ متغیر ہوگیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے پس اس کی طرف ایک شخص گیا اور اُسے نبی کریم کا ارشاد بتایا اور کہا کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا: کیا مجھ میں کوئی خرابی دیکھتے ہو؟ کیا میں پاگل ہوں؟ جاؤ چلے جاؤ۔

6049 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَإِنَّهَا رُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ«

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخصوں کو جھگڑتے ہوئے پایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تو بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے تھے جس کے سبب یہ اجازت اٹھالی گئی اور اس میں تمہارے لیے بہتری ہوگی لہٰذا اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

6050 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری

6048- راجع الحديث:3282

6050- راجع الحديث:30

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ المَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا، وَعَلَى غُلاَمِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً، وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلاَمٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَنِلْتُ مِنْهَا، فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: »أَسَابَبْتَ فُلاَنًا« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ« قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: »إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ« قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي: هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ؟ قَالَ: »نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ يُكَلِّفُهُ مِنَ العَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ«

رضی اللہ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور ایسی ہی چادر اُن کے غلام نے بھی پہنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہوجاتا اور اسے دوسرا کپڑا دیدتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور اس شخص کے درمیان ایک معاملہ ہوا کہ اس کی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اس کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میرا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس کی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ میں نے عرض کی کہ کیا اس بڑھاپے کی عمر میں بھی۔ فرمایا: ہاں۔ وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کردیا ہے پس جس کو اللہ تعالیٰ کسی کا ماتحت کرے تو جو خود کھائے اس میں سے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اس میں سے اسے پہنائے اور اسے ایسے کام کا فر کہے جو وہ کر نہ سکے اور اگر کوئی دشوار کام کروائے تو چاہیے کہ خود بھی اس کی مدد کرے۔

45- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ، نَحْوَ قَوْلِهِمْ: الطَّوِيلُ وَالقَصِيرُ

لوگوں کا ذکر کس طرح کرنا چاہیے، لمبا یا ٹھگنا نہ کہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَا يَقُولُ ذُو اليَدَيْنِ« وَمَا لاَ يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لمبے ہاتھوں والا یا ایسا کلمہ نہ کہے جس سے کسی کی برائی کا ارادہ ہو۔

6051 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ المَسْجِدِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِي القَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا:

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر سجدہ کے آگے ایک لکڑی پر دست مبارک رکھ کر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی حاضر تھے۔ لیکن یہ بھی بات کرنے سے خوف کرتے رہے۔ جلدی کرنے والے

6051- راجع الحدیث: 1229

قَصُرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؛ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ» قَالُوا: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ» فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

باہر نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز کم ہوگئی ہے اور لوگوں میں وہ شخص بھی موجود تھا جس کو نبی کریم ﷺ دو ہاتھوں والا کہا کرتے تھے۔ اُس نے کہا۔ یا نبی اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں۔ فرمایا دو ہاتھوں والے نے ٹھیک کہا۔ پس آپ کھڑے اور دو رکعتیں مزید پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

46- بَابُ الْغِيبَةِ

غیبت کی برائی

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ، وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ} [الحجرات: 12]

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات ۱۲)

6052 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا: فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا: فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ " ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا، وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا»

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ اِن دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ ان میں ایک تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک ترٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اُس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں کمی رہے۔

6052- راجع الحدیث: 218

47- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ«

6053- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ«

حضور ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھرانے بنو بخار ہیں

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو بخار ہیں۔

48- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اغْتِيَابِ أَهْلِ الفَسَادِ وَالرِّيَبِ

6054- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ، أَوِ ابْنُ العَشِيرَةِ« فَلَمَّا دَخَلَ أَلاَنَ لَهُ الكَلاَمَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الكَلاَمَ؟ قَالَ: »أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ، اتِّقَاءَ فُحْشِهِ«

فسادیوں اور مشکوک لوگوں کی غیبت جائز ہے

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دیدو لیکن وہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے تو اس کے بارے میں یہ فرمایا تھا لیکن اس کے ساتھ گفتگو نرمی سے کی۔ فرمایا کہ اے عائشہ! لوگوں میں سب سے بُرا وہ شخص ہے جسے لوگ اس کی بری باتوں کے سبب چھوڑ دیں یا ترک تعلق کر لیں۔

49- بَابٌ: النَّمِيمَةُ مِنَ الكَبَائِرِ

6055- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ المَدِينَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ: »يُعَذَّبَانِ،

چغلی کبیرہ گناہوں میں سے ہے

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا

6053- راجع الحدیث: 3790,3789

6054- راجع الحدیث: 6032

6055- راجع الحدیث: 216

وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ البَوْلِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ» ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ، فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا، وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا»

اگرچہ وہ گناہ بھی بڑے ہیں۔ ان میں ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا غیبت کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی منگوائی، پھر اس کے دو حصے کیے تو ایک حصے کو ایک قبر پر اور دوسرے حصے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

50- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کی برائی

وَقَوْلِهِ: {هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ} [القلم: 11] {وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ} [الهمزة: 1]: يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ: وَيَعِيبُ وَاحِدٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔ (پ ۲۹، القلم ۱۱) اور فرمایا: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔ (پ ۳۰، الھمزہ ۱)

6056- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَتَّاتٌ»

ہمام کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ان سے کہا گیا کہ ایک شخص فلاں حدیث کا رفع حضرت عثمان تک پیش کرتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

51- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ} [الحج: 30]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔ (پ ۱۷، الحج ۳۰)

6057- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ وَالجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ» قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو روزہ دار جھوٹی بات، اس کے مطابق جھوٹے کام اور جاہلانہ حرکات نہ چھوڑے تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے۔ امام احمد کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھے اس کی سند سمجھائی۔

6056- صحیح مسلم: 287، سنن ابو داؤد: 4871، سنن ترمذی: 2026

6057- انظر الحدیث: 1903

52- بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الوَجْهَيْنِ

6058 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ»

دوغلی بات کرنے والے کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم بروز قیامت دوغلی بات کرنے والے کو اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے برا دیکھو گے، جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور۔

53- بَابُ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ

6059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللَّهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

کسی کی بات اپنے ساتھی کو بتا دینا

ابووائل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں محمد مصطفے نے رضائے الٰہی کو پیش نظر نہیں رکھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرۂ مبارک سُرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے جنہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

54- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

6060 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي المِدْحَةِ فَقَالَ: " أَهْلَكْتُمْ، أَوْ: قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ "

کون سی تعریف ناپسندیدہ ہے

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم نے ہلاک کر دیا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔

6058- راجع الحديث:3494

6059- راجع الحديث:4305,3150

6060- راجع الحديث:2663

6061 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ - يَقُولُهُ مِرَارًا - إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسِيبُهُ اللَّهُ، وَلاَ يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا" قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ: «وَيْلَكَ»

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے شخص کا ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ نے کئی مرتبہ دہرائی۔ اگر تم میں سے کسی کے لیے دوسرے کی تعریف کرنا ضروری ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے جبکہ جانتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔ وہب نے خالد سے وَيْلَكَ کا لفظ روایت کیا ہے۔

55- بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

اپنے بھائی کی ایسی تعریف کرنا جو معلوم ہے

وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ»

حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں نے حضور کو زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے ماسوائے حضرت عبدالرحمٰن بن سلام کے۔

6062 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الإِزَارِ مَا ذَكَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ»

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ازار کے متعلق فرمایا جو بھی فرمایا تو حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری ازار ایک طرف سے لٹک جاتی ہے؟ فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔

56- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالعَدْلِ وَالإِحْسَانِ، وَإِيتَاءِ ذِي القُرْبَى، وَيَنْهَى عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع

6061- راجع الحديث: 2662

6062- راجع الحديث: 3665

الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ} [النحل: 90] وَقَوْلِهِ: {إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ} [يونس: 23] {ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ} [الحج: 60] وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۰) نیز فرمایا: تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔ (پ ۱۱، یونس ۲۳) پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ (پ ۱۷، الحج ۶۰) فساد کو بھڑکنے سے روکنا خواہ مسلمان کے خلاف ہو یا کافر کے۔

6063 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلاَ يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: "يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ: أَتَانِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، يَعْنِي مَسْحُورًا، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ" فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَذِهِ البِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ» فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا، تَعْنِي تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا» قَالَتْ: وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، حَلِيفٌ لِيَهُودَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ چند دن اسی کیفیت میں رہے کہ آپ کو خیال گزرتا کہ میں فلاں زوجہ کے پاس سے آیا ہوں حالانکہ ان کے پاس سے آئے نہ ہوتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! جو بات میں پوچھنا چاہتا تھا وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے یعنی میرے پاس دو شخص آئے تو ان میں سے ایک میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سر کے پاس۔ یعنی جو قدموں کے پاس تھا وہ اس سے کہنے لگا جو سر کے پاس تھا کہ ان صاحب کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پوچھا کہ کس چیز پر؟ جواب دیا کہ سر کے بالوں کو تر کھجور کے چھلکے میں جو کنگھی اور کتان کے تار میں ہیں انہیں ذروان کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہی کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ اس کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر اور اس کا پانی مہندی کے پانی جیسا ہے پس نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو وہ چیزیں نکال لی گئیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس کے باوجود آپ نے اس بات کا ذکر کیوں

نہیں فرمایا؟ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی تو میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی برائی کو شہرت دوں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ لبید بن اعصم کا تعلق بنی زریق سے تھا جو یہودیوں کے حلیف تھے۔

57-بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

حسد اور پیٹھ پیچھے باتوں سے روکا گیا ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ} [الفلق: 5]

ترجمہ کنزالایمان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ (پ ۳۰، الفلق ۵)

6064- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور دوسروں کے عیب نہ ڈھونڈو، تجسس نہ کرو حسد نہ کرو اور بغض و کینہ نہ رکھو اور اے اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

6065- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ»

زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح ہوجاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق رکھے۔

58-بَابُ

باب

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلاَ تَجَسَّسُوا} [الحجرات: 12]

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو۔ (پ ۲۶، الحجرات ۱۲)

6064- راجع الحديث: 5143

6065- راجع الحديث: 6076

6066 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور عیب نہ ڈھونڈو، تجسس نہ کرو۔ دھوکا نہ دو، کسی سے حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائیوں کی طرح رہو۔

59- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ

کیسا گمان کیا جا سکتا ہے

6067 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَظُنُّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا» قَالَ اللَّيْثُ: «كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ المُنَافِقِينَ».

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گمان میں فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے لیث کا بیان ہے کہ وہ دونوں شخص منافقین کی جماعت سے تھے۔

6068 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، بِهَذَا وَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، مَا أَظُنُّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں یہ گمان نہیں کرتا کہ فلاں فلاں ہمارے دین کے متعلق جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

60- بَابُ سَتْرِ المُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

مومن اپنے گناہ چھپائے

6069 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا المُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ المُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امتی کے گناہ بخشش دیئے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی لغو بات ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! میں نے رات فلاں فلاں کام کیے ہیں رات بھر اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ

6066- صحیح مسلم: 6482، سنن ابو داؤد: 4917

6067- انظر الحدیث: 6068

6068- انظر الحدیث: 6067

فَيَقُولُ: يَا فُلاَنُ، عَمِلْتَ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ"

ڈالے رکھا اور صبح اس نے اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے پردے کو کھول دیا۔

6070- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: " يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ"

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہو جائے گا۔ پھر وہ اس سے فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں اور کہے گا کیا تو نے فلاں فلاں کام کیے؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں پھر اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا، پس آج میں تیری مغفرت فرما دیتا ہوں۔

61- بَابُ الكِبْرِ

تکبر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {ثَانِيَ عِطْفِهِ} [الحج: 9]: "مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ، عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ"

مجاہد کا قول ہے کہ ثانی عطفه اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ عطفه اس کی گردن۔

6071 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ القَيْسِيُّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الخُزَاعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ. أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ»

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بتا دوں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر وہ کمزور اور گمنام شخص کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر اکھڑ، بد اخلاق اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

6072 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: «إِنْ كَانَتِ الأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ المَدِينَةِ، لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ»

حمید الطویل کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔

6070- راجع الحديث: 2441

6071- راجع الحديث: 4918

62-بَابُ الْهِجْرَةِ

وَقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ«

6073,6074,6075 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، - وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا - أَنَّ عَائِشَةَ، حُدِّثَتْ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ: فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ، أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا. فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا، حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا، وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي. فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا، قَالُوا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ، وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ:

قطع کلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھے۔

ابن الحارث جو والدہ کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے بھیجے تھے ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کسی بیع یا اس عطیہ کے متعلق کہا جو حضرت عائشہ نے کسی کو دیا تھا کہ اگر حضرت عائشہ ان باتوں سے نہ رکیں تو میں ان ترک ملاقات کرلوں گا۔ انہوں نے کہا کیا اس نے یوں کہا ہے؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ مجھ پر یہ اللہ کے لیے نذر ہے کہ میں کبھی ابن زبیر کے ساتھ بات نہ کروں جب ترکِ ملاقات کے دن بڑھتے گئے تو حضرت ابن زبیر نے ان کی طرف سفارشیں بھیجیں انہوں نے کہا کہ میں اس کے متعلق کبھی کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور نہ اپنی نذر کی قسم توڑوں گی۔ جب حضرت ابن زبیر پر زیادہ ترکِ ملاقات کے دن گزرے تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی جن کا تعلق بنی زہرہ سے تھا اور ان دونوں کو خدا کا واسطہ دیا کہ مجھے حضرت عائشہ کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ان کے لیے حلال نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کرنے کے لیے نذر مانیں۔ پس حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن انہیں اپنی چادروں میں چھپا کر لے چلے حتیٰ کہ حضرت عائشہ سے اجازت مانگتے ہوئے کہا۔ آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا آجاؤ۔ عرض کی ہوئے۔ کیا سب لوگ؟ فرمایا۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الهِجْرَةِ، فَإِنَّهُ: «لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ» فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالاَ بِهَا حَتَّى كَلَّمَتْ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا

ہاں سب آجاؤ۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ ان دونوں کے ساتھ ابن زبیر ہیں۔ جب یہ اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردے میں گھس گئے۔ حضرت عائشہ سے لپٹ کر خدا کا واسطہ دینے او رونے لگے۔ حضرت مسور اور حضرت عبدالرحمٰن بھی واسطے دینے لگے کہ ان سے بات کیجئے اور ان کی معافی قبول فرمایئے۔ اور دونوں حضرات کہتے رہے کہ نبی کریم ﷺ نے قطع کلام سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو خوب معلوم ہے کیونکہ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ ترکِ تعلق رکھے، جب انہوں نے حضرت عائشہ کو سمجھانے اور اصرار کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تو انہوں نے رو کر اُن دونوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ ہوتا ہے جب یہ دونوں اپنی بات پر مُصر رہے تو انہوں نے حضرت ابن زبیر سے کلام فرما لیا اور اپنی نذر کے بدلے میں چالیس لونڈی غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد جب وہ اپنی نذر کو یاد کرتیں تو بے اختیار رونے لگتیں حتیٰ کہ آنسوؤں سے ان کا دوپٹہ تر ہو جایا کرتا تھا۔

6076 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق رکھے۔

6077 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن

6076- راجع الحدیث: 6065، صحیح مسلم: 6473، سنن ابو داؤد: 4910

6077- راجع الحدیث: 6237، صحیح مسلم: 6478، سنن ابو داؤد: 4911، سنن ترمذی: 1932

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ"

سے زیادہ ترک ملاقات رکھے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

63- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

نافرمانی کرنے والے سے قطع تعلق

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا، وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً»

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے بیٹھ رہے تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرما دیا اور انہوں نے پچاس روز کا ذکر کیا۔

6078 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ» قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لاَ وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ" قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری رضامندی اور ناراضگی کو میں پہچان لیتا ہوں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ اس بات کو کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ کیوں نہیں، محمد کے رب کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو۔ نہیں ابراہیم کے رب کی قسم۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ اس وقت بھی میں صرف آپ کا نام لینا ہی ترک کرتی ہوں۔

64- بَابٌ: هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

کیا دوست کے ساتھ روزانہ صبح و شام ملا کرے

6079 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب سے مجھے شعور آیا تو اپنے والدین کو دین کی دولت دین سے سرفراز پایا ہے اور ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا مگر دن

6078- راجع الحدیث: 5228، صحیح مسلم: 6236

6079- راجع الحدیث: 476

لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَ: «إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالخُرُوجِ»

کے دونوں حصوں میں یعنی صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے۔ ایک بالکل دوپہر کے وقت ہم حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کسی شخص نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، حالانکہ ایسے وقت کبھی آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اس وقت آپ کی تشریف آوری کسی خاص سبب سے ہوئی ہوگی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔

65- بَابُ الزِّيَارَةِ، وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ

ملنے جانا اور ان کے گھر کھانا کھانا

وَزَارَ سَلْمَانُ، أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

6080- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ البَيْتِ، فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ»

انس بن سیرین نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے مکان میں رونق افروز ہوئے اور ان کے پاس کھانا تناول فرمایا۔ جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر والوں کو کچھ جگہ صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہاں پانی جھڑک کر فرش بچھا دیا گیا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا کی۔

66- بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

وفود کے لیے آرائش اختیار کرنا

6081- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: مَا الإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ

ابو اسحٰق کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے دریافت کیا کہ استبرق کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ موٹے اور کھردرے ریشمی کپڑے کو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے

6080- راجع الحدیث: 670، سنن ابوداؤد: 657

6081- صحیح مسلم: 7375، سنن نسائی: 5315

مِنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اشْتَرِ هَذِهِ، فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الحَرِيرَ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا» فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ العَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الحَدِيثِ

سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو استبرق کا حلہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! اسے خرید فرما اور جب لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں اس وقت زیب تن فرمایا کیجیے۔ فرمایا کہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ جب اس بات کو کافی عرصہ گزر گیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک حلہ ارسال فرمایا۔ یہ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے یہ میرے لیے ارسال فرمایا جبکہ آپ نے ایسے کپڑوں سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے یہ اس لیے بھیجا کہ اس سے کچھ پیسے حاصل کرلو۔ پس اس حدیث کی بنیاد پر حضرت ابن عمر کپڑے کے نقش و نگار کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

67- بَابُ الإِخَاءِ وَالحِلْفِ

اخوت اور دوستی کا عہد کرنا

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: «آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ» وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: «لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ»

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو حضور ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔

6082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم فرما دی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری ہو۔

6082- راجع الحدیث: 2049

6083 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ» فَقَالَ: «قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِي»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ کیا آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ اسلام میں قسم نہیں ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تو قریش اور انصار کے درمیان خود میرے گھر میں قسم کھائی تھی۔

68- بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

مسکرانا ہنسنا

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: «أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى»

حضرت فاطمہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

6084 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ القُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلاَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الهُدْبَةِ، لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلاَ تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، ثُمَّ قَالَ:

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی۔ جب طلاق کی مدت پوری ہوگئی تو اس کے بعد انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرلیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں حضرت رفاعہ کے پاس تھی لیکن انہوں نے طلاق دیدی، حتیٰ کہ تینوں طلاقیں پوری ہوگئیں اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کرلیا۔ لیکن بیشک خدا کی قسم ان کے پاس نہیں ہے یا رسول اللہ! مگر اس پھندنے کی طرح اور انہوں نے اپنی چادر کے کونے کا پھندنا بنا کر دکھایا۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور حضرت ابن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اجازت کے انتظار میں حجرے کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت خالد نے

6083- راجع الحدیث:2294

6084- راجع الحدیث:2639، صحیح مسلم:113، سنن ابو داؤد:3409

»لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لاَ، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ«

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ اے ابوبکر! اس عورت کو منع کیوں نہیں کرتے جو رسول اللہ ﷺ کے حضور بلند آواز سے بات کر رہی ہے اور رسول اللہ ﷺ اس پر صرف مسکرائے پھر فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ایسا نہیں ہوسکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہیں چکھ لیتا۔

6085- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ فَقَالَ: »عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الحِجَابَ« فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِيهٍ يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ«

محمد بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس ازواجِ مطہرات میں سے قریشی عورتیں حاضر تھیں اور آپ سے سوال کر رہی تھیں کہ عطیات عطیات میں اضافہ کیا جائے اور وہ بلند آواز سے بات کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ پردے میں چھپ گئیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دیدی اور یہ اندر داخل ہوئے اور نبی کریم ﷺ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر حیرانی ہے جو میرے پاس تھیں کہ انہوں نے جب تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا چھپیں۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے خوف رکھا جائے پھر ان کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے اپنی جان سے دشمنی کرنے والیو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں بلکہ غصے والے اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن خطاب! سنو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھ

6085- راجع الحديث: 3294

لے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چل دے گا۔

6086 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ، قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ» فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَاغْدُوا عَلَى القِتَالِ» قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا، وَكَثُرَ فِيهِمُ الجِرَاحَاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ» قَالَ: فَسَكَتُوا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: بِالخَبَرِ كُلِّهِ

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں تھے تو فرمایا۔ ہم کل ان شاء اللہ یہاں سے کوچ کر جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا۔ جب تک فتح حاصل نہ کرلیں ہم یہاں سے حرکت نہیں کریں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل بھی جنگ کرنا تو میدان جنگ خوب گرم ہوا اور کتنے ہی حضرات زخمی ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے۔ حمیدی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہم سے یہ پوری حدیث بیان کی۔

6087 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: العَرَقُ المِكْتَلُ - فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ، تَصَدَّقْ بِهَا» قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي، وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا»

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا۔ رمضان المبارک میں میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو عرض کی کہ میرے پاس غلام کہاں؟ فرمایا کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ اس کی استطاعت بھی نہیں۔ پھر ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے اَلْعَرَقُ ایک پیمانہ ہے حضور نے فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ انہیں خیرات کر آئے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو؟ خدا کی قسم ان دونوں وادیوں

6086- راجع الحدیث: 4325

6087- راجع الحدیث: 1936

کے درمیان کوئی گھر ہم سے زیادہ غریب نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ مسکرانے لگے حتیٰ کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا کہ پھر تو تم خود ان کے مستحق ہو۔

6088 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: «كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ»، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: «فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ»، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، «فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ»

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ پر ایک نجرانی چادر تھی، جس کے حاشیے گہرے تھے۔ ایک اعرابی آپ کو ملا، جس نے آپ کی چادر مبارک کو پکڑ کر سختی سے کھینچا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے دوش مبارک پر دیکھا تو سختی سے کھینچنے کے سبب حاشیہ چادر کے نشانات بن گئے تھے۔ پھر اعرابی نے کہا کہ اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے اس میں سے دینے کا حکم فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، تبسم فرماتے ہوئے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

6089 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي،

قیس کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا تو چہرۂ انور کو مسکراتا ہی دیکھا۔

6090 - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»

اور ایک مرتبہ میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور کہا۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

6091 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ سے روایت

6088- راجع الحديث:3149

6089- راجع الحديث:3030,3035

6090- راجع الحديث:3035,3036

6091- راجع الحديث:130

عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحِي مِنَ الحَقِّ، هَلْ عَلَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: »نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ« فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ المَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَبِمَ شَبَهُ الوَلَدِ«

کی ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ اظہارِ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہوجائے تو اس پر غسل فرض ہے؟ فرمایا۔ ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا۔ کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ ہوتا تو بچہ والدہ کے مشابہ نہ ہوسکتا۔

6092- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا، حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ«

سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک نظر آنے لگتا آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

6093- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ المَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ المَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الجُمُعَةِ المُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا« مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا،

محمد بن محبوب، ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جمعہ کے دن اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ مدینہ منورہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ چنانچہ اس نے عرض کی کہ بارش نہ ہونے کے سبب قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے پانی طلب کیجئے۔ پس آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا، آپ نے بارش طلب کی تو بادل کے ٹکڑے آکر ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ پھر بارش ہونے لگی، حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش مسلسل اگلے جمعہ تک ہوتی رہی۔ پھر وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑے ہوکر عرض کی جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ ہم تو ڈوبنے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم

6092- راجع الحديث:4828

6093- راجع الحديث:932

فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلاَ يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ

سے روک لے چنانچہ آپ تبسم مسکرائے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے اطراف برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا یہ دو یا تین مرتبہ کیا۔ پس بادل چھٹنے اور مدینہ منورہ کے دائیں بائیں جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اطراف بارش ہونے لگی اور ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔

69- بَابُ

سچوں کے ساتھ رہو

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} [التوبة: 119] وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۹) اور جسے جھوٹ سے منع کیا گیا ہے۔

6094 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى البِرِّ، وَإِنَّ البِرَّ يَهْدِي إِلَى الجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الفُجُورِ، وَإِنَّ الفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک سچائی بھلائی کی جانب ہدایت کرتی ہے اور بھلائی جنت کی جانب لے جاتی ہے اور آدمی متواتر سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاریوں کی جانب لے جاتا ہے اور بدکاریاں دوزخ میں پہنچاتی ہیں اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

6095 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ المُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے گا، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے گا۔

6096 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

6094- صحیح مسلم: 6581,6580

6095- راجع الحدیث: 6095,33

6096- راجع الحدیث: 845

جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالاَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يَكْذِبُ بِالكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ "

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آ کر کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ بہت جھوٹا شخص ہے۔ ایسی جھوٹی بات کہتا تھا کہ اس کا جھوٹ عالم میں پھیل جاتا تھا پس قیامت تک اس کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

70- بَابٌ فِي الهَدْيِ الصَّالِحِ

نیک اطوار

6097- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمُ الأَعْمَشُ: سَمِعْتُ شَقِيقًا، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: «إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَبْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لاَ نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلاَ»

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب لوگوں میں سے انداز و اطوار و عادات کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابن اُمِّ عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) زیادہ مشابہت رکھتے ہیں، گھر سے باہر آنے سے لے کر گھر میں واپس جانے تک لیکن یہ مجھے علم نہیں کہ جب وہ گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔

6098- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِقٍ، سَمِعْتُ طَارِقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «إِنَّ أَحْسَنَ الحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

طارق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک سب سے بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین اطوار محمد مصطفےٰ ﷺ کے عادات و اطوار ہیں۔

71- بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الأَذَى

اذیت پر صبر

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ} [الزمر: 10]

ترجمہ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ ۲۳، الزمر ۱۰)

6099- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَيْسَ أَحَدٌ، أَوْ: لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں یا کوئی چیز ایسی نہیں کہ اذیت ناک بات سنے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ حلم والا ہو۔ لوگ اس کے لیے بیٹا قرار دیتے ہیں لیکن پھر بھی وہ ان سے درگزر

6097- راجع الحدیث: 3762

6098- انظر الحدیث: 7277

عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ"

فرماتا ہے اور انہیں روزی دیتا رہتا ہے۔

6100 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا، يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، قُلْتُ: أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ، حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ»

شفیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا جس طرح آپ تقسیم فرمایا کرتے تھے تو ایک انصاری شخص نے کہا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا میں نے کہا۔ یہ بات میں تو نبی کریم ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی بارمیں حاضر ہوا جبکہ آپ اصحاب کے درمیان رونق افروز تھے میں نے چپکے سے آپ کو بتایا تو نبی کریم ﷺ کو یہ بات ناگوار خطر ہوئی اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ناراض ہوئے، یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا۔ کاش! میں نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہوتی۔ پھر فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

72- بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالعِتَابِ

جو غصے کے سبب لوگوں کی جانب متوجہ نہ ہو

6101 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً»

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کے کرنے کی اجازت عطا فرمائی لیکن لوگوں نے وہ کام نہ کیا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ اس کام سے بچتے ہیں جو نبی کرتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کا زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ خوف رکھتا ہوں۔

6100- راجع الحديث: 4305,3150

6101- صحيح مسلم: 6064,6063,6062

6102 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ»

عبداللہ یعنی ابن ابی عتبہ مولیٰ انس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ باحیا تھے اور جب آپ کوئی ایسی بات دیکھتے کہ پسند خاطر نہ ہوتی تو ہم اس کا اندازہ آپ کے چہرہ مبارکہ سے لگایا کرتے تھے۔

73- بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

جو اپنے بھائی کو بغیر تاویل کافر کہے تو وہ خود اسی کے مطابق ہے جو کہا

6103 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا». وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے کہے، اے کافر! تو ایک ان میں سے کافر ہوتا ہے۔ عکرمہ، ابن عمار، یحییٰ عبداللہ بن یزید، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6104 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے اے کافر کہے گا تو وہ کفران میں سے ایک کی جانب ضرور لوٹے گا۔

6105 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلاَمِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ،

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ

6102- راجع الحدیث:3562

6104- سنن ترمذی:2637

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ المُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ»

• خودکشی کی تو وہ دوزخ کی آگ میں اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگایا تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

74- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

جو تکفیر کرنے والے کو تاویل یا بے خبری کے سبب کافر نہ کہے

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب کے لیے کہا کہ وہ منافق ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے ہر بات سے خبردار ہوتے ہوئے اہل بدر سے فرمایا کہ میں نے تمہاری مغفرت فرمادی۔

6106- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلاَةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ البَقَرَةَ، قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا البَارِحَةَ، فَقَرَأَ البَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ - ثَلاَثًا - اقْرَأْ: وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَنَحْوَهَا"

عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے۔ پھر جب اپنی قوم کے پاس جاتے تو انہیں نماز پڑھاتے ایک مرتبہ انہوں نے نماز میں سورہ البقرہ پڑھنا شروع کی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر ایک آدمی نے الگ ہو کر ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی۔ جب یہ بات حضرت معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اسی شخص کو اس بات کا علم ہوا تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم ہاتھ سے کام کرنے والے اور پانی زمینوں کو پانی دینے والے لوگ ہیں۔ حضرت معاذ نے ہمیں طویل نماز پڑھائی اور سورہ البقرہ پڑھنے لگے تو میں نے مختصر نماز پڑھ لی۔ اس پر انہوں نے گمان کیا کہ میں منافق ہوں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے ہو؟ یہ تین دفعہ فرمایا تم سورۃ والشمس اور سورہ الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا

6106- انظر الحدیث:700

کرو۔

6107 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو المُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی لات و عزی کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔

6108 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ، إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ اپنے والد ماجد سے سواروں میں جا کر ملے جب کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں آواز دے کر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، لہذا تم میں سے جو قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

75- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ

اللہ کے حکم میں غضب اور شدت جائز ہے

وَقَالَ اللَّهُ: {جَاهِدِ الكُفَّارَ وَالمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ} [التوبة: 73]

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۷۳)

6109 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي البَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ»

محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹک رہا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا، پھر اس پردے کو پھاڑ دیا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو ان تصویروں کو بناتے ہیں۔

6107- راجع الحدیث: 4860

6108- راجع الحدیث: 2679، صحیح مسلم: 4233

6109- راجع الحدیث: 2479، صحیح مسلم: 5493,5492,5491، سنن نسائی: 5372

6110 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الغَدَاةِ، مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ المَرِيضَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ»

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں فلاں آدمی کی وجہ سے عشاء کی نماز میں شامل نہ ہوا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دورانِ وعظ اس دن سے زیادہ حالتِ غضب میں نہیں دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! بعض تم میں سے لوگوں کو بھگانے والے ہیں۔ لہذا تم میں سے جو لوگ نماز پڑھائیں تو ہلکی پڑھائیں کیونکہ نمازیوں میں بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

6111 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، رَأَى فِي قِبْلَةِ المَسْجِدِ نُخَامَةً، فَحَكَّهَا بِيَدِهِ، فَتَغَيَّظَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ حِيَالَ وَجْهِهِ، فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلاَةِ»

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھی تو اسے اپنے دستِ مبارک سے کھرچ دیا اور فرمایا۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے۔ لہذا نماز میں کوئی اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے۔

6112 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» قَالَ:

یزید مولی منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کی مُہر اور ظرف کو پہچان کر خرچ کرو۔ اگر اس کا مالک، کبھی آجائے تو اپنے پاس سے ادا کردو۔ عرض کی یا رسول اللہ کھوئی ہوئی بکری ملے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے ہے

6110- راجع الحدیث:90

6111- راجع الحدیث:406

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا»

یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے، حتیٰ کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہوگئے یا آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا تمہیں اس سے کیا تعلق؟ اس کا کھانا پینا اس کے ساتھ ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

6113 - وَقَالَ المَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً، أَوْ حَصِيرًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا، فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا البَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلاَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلاَةِ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ»

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ کھجور کی شاخوں یا ٹاٹ سے بنایا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لیے نکلے تو لوگوں نے بھی آپ کی پیروی کی اور آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ پھر دوسری رات بھی لوگ حاضر ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں دیر کر دی اور آپ باہر تشریف نہ لائے۔ لوگوں نے آوازیں اونچی کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں۔ پس آپ ان کے پاس حالت غضب میں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اگر تم مسلسل اسی طرح میرے پیچھے نماز پڑھتے رہے تو میرے گمان میں یہ بھی تم پر فرض ہو جائے گی لہٰذا تمہیں چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہتر نماز گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

76- بَابُ الحَذَرِ مِنَ الغَضَبِ

غصے سے بچنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الإِثْمِ وَالفَوَاحِشَ، وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ} [الشورى: 37] وَقَوْلِهِ: {الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالكَاظِمِينَ الغَيْظَ، وَالعَافِينَ عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں۔ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۷) اور فرمایا: وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی

6113- راجع الحديث: 731،91

النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} [آل عمران: 134]

میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔(پ ۴، آل عمران ۱۳۴)

6114 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ»

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھ سکے۔

6115 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ، مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ " فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلاَ تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دو شخصوں نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں حاضر تھے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو سنتا نہیں کہ نبی کریم ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں پاگل نہیں ہوں۔

6116 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لاَ تَغْضَبْ»

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے بار بار یہی عرض کی اور آپ نے فرمایا کہ غصے نہ کیا کرو۔

6114- صحیح مسلم:6586

6115- راجع الحدیث:3282

6116- راجع الحدیث:3282

77-بَابُ الحَيَاءِ

6117 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ العَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ« فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: "مَكْتُوبٌ فِي الحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الحَيَاءِ وَقَارًا، وَإِنَّ مِنَ الحَيَاءِ سَكِينَةً" فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: »أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ«

حیاء

ابوالسوار عدوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ حیا ہمیشہ بھلائی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب کا بیان ہے کہ حکمت کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ حیا میں وقار ہے اور حیا میں دل کا سکون ہے۔ اس پر حضرت عمران نے ان سے کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنی کتاب سے سنا رہے ہو۔

6118- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ، يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي، حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »دَعْهُ، فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ«

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو ایک باحیا شخص کو ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم جو اس قدر حیا کرتے ہو تو اس کے سبب تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

6119- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ - سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، يَقُولُ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ العَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا«

عبداللہ بن ابو عتبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔

78-بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر

6120- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے

6117- صحیح مسلم:155

6118- راجع الحدیث:24

6119- راجع الحدیث:3562

6120- راجع الحدیث:3484

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ "

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو پہلے بات لوگوں تک پہنچی وہ یہی ہے کہ جب تیرے پاس شرم وحیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

79- بَابُ مَا لاَ يُسْتَحْيَا مِنَ الحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

دینی بات سمجھنے میں حیا نہ کرے

6121 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الحَقِّ، فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ»

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہے؟ فرمایا کہ ہاں جبکہ پانی دیکھے۔

6122 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ، لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلاَ يَتَحَاتُّ» فَقَالَ القَوْمُ: هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» وَعَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مِثْلَهُ، وَزَادَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی مثال اس سرسبز درخت جیسی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں۔ لوگ کہنے لگے کہ وہ فلاں درخت ہے کوئی کہتا کہ فلاں درخت ہے، میں نے ارادہ کیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان لڑکا تھا اس لیے میں نے شرم محسوس کی۔ پس حضور نے فرمایا کہ کھجور کا درخت ہے۔ شعبہ۔ خبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ زائد ہے کہ پھر حضرت عمر سے میں نے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہوتا تو مجھے یہ بات بہت سامال ملنے سے محبوب ہوتی۔

6121- راجع الحديث:130

6122- راجع الحديث:3038,61

6123 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ، سَمِعْتُ ثَابِتًا: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، فَقَالَ: «هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا»

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے حضور کے لیے خود کو پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ کیا آپ کو میری حاجت ہے؟ حضرت انس کی صاحبزادی نے کہا کہ اس عورت کے پاس حیا کی کتنی قلت تھی؟ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تم سے بہتر ہے کیونکہ اس نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے لیے پیش کیا۔

80- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا» وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَاليُسْرَ عَلَى النَّاسِ

نبی ﷺ کا فرمان ہے آسانی اختیار کرو دشواری کو نہیں

اور آپ لوگوں کے لیے تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

6124- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ لَهُمَا: «يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا» قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ العَسَلِ، يُقَالُ لَهُ البِتْعُ، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ، يُقَالُ لَهُ المِزْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ انہیں اور حضرت معاذ بن جبل کو حاکم بنا کر بھیجا تو دونوں سے فرمایا۔ آسانی پیدا کرنا دشواری میں نہ ڈالنا، خوشخبری دینا۔ نفرت نہ دلانا اور تعاون کرنا۔ حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم ایسی جگہ میں رہتے ہیں جہاں شہد سے بتع نامی شراب اور جو سے مزر نامی شراب بنائی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

6125 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلاَ تُنَفِّرُوا»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آسانی کرو، دشواری نہیں لوگوں کو اطمینان دلاؤ نفرت نہ دلاؤ۔

6123- راجع الحدیث:5120

6124- راجع الحدیث:4343

6125- راجع الحدیث:69

6126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: «مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلَّهِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسانی کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے بچتے اور رسول اللہ ﷺ نے کسی بات میں اپنی ذات کا ہرگز کبھی انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی اللہ کی حرمت میں رخنہ ڈالتا تو اس سے اللہ کے لیے انتقام لیتے۔

6127 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالأَهْوَازِ، قَدْ نَضَبَ عَنْهُ المَاءُ، فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ، فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ، فَانْطَلَقَتِ الفَرَسُ، فَتَرَكَ صَلاَتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا، فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلاَتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، تَرَكَ صَلاَتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ، فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ، لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ «قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ»

حماد بن زید کا بیان ہے کہ ارزق بن قیس نے فرمایا ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔ پس حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ چنانچہ وہ نماز پڑھنے لگے اور اپنے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چل دیا تو یہ نماز چھوڑ کر اس کے پیچھے دوڑے حتیٰ کہ اسے پکڑ لیا اور پھر آ کر نماز ادا کر لی ہم میں ایک شخص نکتہ چین تھا، وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو تو دیکھو جس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی۔ انہوں نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں، مجھ سے ایسی ناگوار بات کسی اور نے نہیں کہی۔ میرا گھر کافی دور واقع ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو جانے دیتا تو اپنے گھر والوں میں رات تک نہ پہنچ سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ آسانی اختیار فرماتے ہیں۔

6128 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک اعرابی

6126- راجع الحديث:3560

6127- راجع الحديث:1211

6128- راجع الحديث:220

شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي المَسْجِدِ، فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعُوهُ، وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ»

نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ مارنے کے لیے اس کی جانب دوڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پیشاب کے اوپر ایک ڈول یا ایک چرس پانی بہادو کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنایا گیا ہے سختی کرنے والا نہیں۔

81-بَابُ الِانْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

لوگوں سے مسرت کے ساتھ ملنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لاَ تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الأَهْلِ»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دین کو پیش نظر رکھتے ہوئے لوگوں سے گھل مل کر رہو اور اہل خانہ کے ساتھ ان سے کنارہ کشی نہ کرو۔

6129- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ»

ابو التیاح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب ملنے کے لیے ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم میں خوب گھل مل جاتے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر سے فرماتے کہ نغیر کا کیا کیا؟

6130- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، «فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہتی اور میری سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ انہیں نکال کر میرے پاس لاتے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

82-بَابُ المُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

لوگوں سے خاطر داری برتنا

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: «إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ»

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کی ہم خاطر داری کرتے حالانکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے تھے۔

6129- انظر الحدیث: 6203، صحیح مسلم: 5971,5587,1498، سنن ترمذی: 1989,333، سنن ابن ماجہ: 3720

6131 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ المُنْكَدِرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: »ائْذَنُوا لَهُ، فَبِئْسَ ابْنُ العَشِيرَةِ - أَوْ بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ -« فَلَمَّا دَخَلَ أَلاَنَ لَهُ الكَلاَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ مَا قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي القَوْلِ؟ فَقَالَ: »أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ - أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ - اتِّقَاءَ فُحْشِهِ«

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے اجازت دیدو، یہ قبیلے کا برا بیٹا یا قبیلے کا برا بھائی ہے۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام فرمایا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ آپ نے پہلے تو ایسا فرمایا لیکن پھر اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی۔ پس ارشاد ہوا۔ اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برے کاموں کے سبب لوگ اسے چھوڑ دیں یا اس سے ترک ملاقات کرلیں۔

6132 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ، فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: »قَدْ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ« قَالَ أَيُّوبُ: »بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ« رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ

ایوب نے حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دیباج کی چند قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ پس آپ نے انہیں اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا اور ایک حضرت مخرمہ کے لیے اٹھا کر رکھ لی۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے لیے رکھ لی تھی۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ کپڑے میں چھپا کر صرف انہیں کو دکھائی اور یہ بھی آپ کے اخلاق میں سے ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند قبائیں پیش کی گئیں۔

83- بَابٌ: لاَ يُلْدَغُ المُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: »لاَ حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ«

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔

6131- راجع الحدیث: 6032,2599

6132- راجع الحدیث: 2599

6133 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لاَ يُلْدَغُ المُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

84- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

حقِ مہمانی

6134 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «فَلاَ تَفْعَلْ، قُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ، وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ» قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ» قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ» قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ»

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا مجھے تمہاری خبر نہیں کہ تم ہمیشہ راتوں کو قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی۔ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو، بلکہ راتوں کو قیام کیا کرو اور سویا بھی کرو۔ روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ قریب ہے کہ تم لمبی عمر کو پاؤ، لہٰذا تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے لہٰذا یہ تمہارے ہمیشہ کے روزے ہو جائیں گے انکا بیان ہے کہ میں سخت عبادت کا عادی ہو چکا تھا اس لیے عرض کیکہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو انکا بیان ہے کہ میں نے اس میں اضافہ چاہا اور عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی حضرت داؤد کے روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی اللہ کے نبی داؤد کے روزے کیسے ہیں؟ فرمایا کہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

6133- صحیح مسلم:7423' سنن ابو داؤد:4862' سنن ابن ماجہ:3982

85- بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ، وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

وَقَوْلِهِ: {ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ المُكْرَمِينَ} [الذاريات: 24] قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " يُقَالُ: هُوَ زَوْرٌ، وَهَؤُلاَءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ، وَمَعْنَاهُ أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ، لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ، مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ. يُقَالُ: مَاءٌ غَوْرٌ، وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ، وَمِيَاهٌ غَوْرٌ. وَيُقَالُ: الغَوْرُ الغَائِرُ لاَ تَنَالُهُ الدِّلاَءُ، كُلَّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ (تَزَّاوَرُ) : تَمِيلُ، مِنَ الزَّوَرِ، وَالأَزْوَرُ الأَمْيَلُ"

6135 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ».

6135م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ: مِثْلَهُ، وَزَادَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

مہمان کی عزت اور خدمت کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔ (پ ۲۶، الذٰریٰت ۲۴) ابو عبداللہ نے فرمایا کہا گیا اس سے مراد ملاقات کے لئے آنے والا ہے اور یہ ملاقات کے لئے آنے والے اور مہمان ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں اس کے مہمان اور اس کی ملاقات کے لئے آنے والے اس لئے کہ یہ مصدر ہے مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ اور جیسے کہا جاتا ہے مَاءٌ غَوْرٌ، وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ، وَمِيَاهٌ غَوْرٌ اور کہا جاتا ہے الغَوْرُ الغَائِرُ لاَ تَنَالُهُ الدِّلاَءُ، كُلَّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ (تَزَّاوَرُ) یعنی ملاقات کرنے کے لئے آنا اور ملاقات کرنا کسی کی طرف جانا ہے۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک رات دن تو اس کا حق ہے، تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے آگے صدقہ ہے۔ کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اتنا قیام کرے کہ اسے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے۔

اسمٰعیل نے بھی امام مالک سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں اتنا زائد ہے کہ جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

6135- راجع الحديث:6019

6136- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

6137- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنَا، فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ»

ابوالخیر کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم ایسی قوم کے پاس اتریں جو مہمان نوازی نہ کرے تو آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہم سے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا اترو اور وہ تمہارے ساتھ وہی حکم کریں جو مہمان کا حق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو مہمانداری کا حق ہے وہ ان سے لے لو۔

6138 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ»

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

86- بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

مہمان کے لیے پر تکلف کھانے تیار کرنا

6139- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والد ماجد حضرت

6136- راجع الحدیث: 5185

6137- راجع الحدیث: 2461

6138- راجع الحدیث: 5185، سنن ابو داؤد: 5154، سنن ترمذی: 2500

بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، قَالَ: فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ سَلْمَانُ» أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ: وَهْبُ الخَيْرِ

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بنا دیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء سے ملاقات کی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو شکستہ حال دیکھ کر دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بھائی درداء کو دنیا سے غرض نہیں رہی۔ جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آگئے تو انکے لیے کھانا تیار کیا گیا اور کہا کہ کھایئے کیونکہ میں تو روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ میرے ساتھ نہ کھائیں چنانچہ انہوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہوگئی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جایئے۔ وہ پھر قیام کرنے لگے تو انہوں نے کہا کہ سو جایئے۔ جب آخری رات ہوئی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے اور آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے، لہٰذا ہر حق والے کا حق ادا کیجئے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے حضور اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔ ابو جحیفہ کا لقب وہب السوائی ہے جنہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

87- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الغَضَبِ وَالجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

مہمان کے سامنے غصہ اور دکھ کا اظہار کرنا ناپسندیدہ ہے

6140 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

ابوعثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: «دُونَكَ أَضْيَافَكَ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ»، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ، فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ»، فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ»، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: «يَا غُنْثَرُ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ»، فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ، قَالَ: «فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي، وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ»، فَقَالَ الآخَرُونَ: وَاللَّهِ لاَ نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: «لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ، وَيْلَكُمْ، مَا أَنْتُمْ؟ لِمَ لاَ تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ»، فَجَاءَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ: «بِاسْمِ اللَّهِ، الأُولَى لِلشَّيْطَانِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا»

نے ایک جماعت کی ضیافت فرمائی اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میری جگہ تم انہیں کھانا کھلا دینا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا رہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے انہیں کھانا کھلا کر فارغ ہو جانا۔ پس حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مہمانوں کو لے آئے اور کھانا کے سامنے رکھ کر کہا کہ کھائیے۔ انہوں نے کہا ہمارے میزبان کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ کھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ہمارے میزبان نہ آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے کھانا قبول فرمائیے کیونکہ اگر آپ نے کھانا نہ کھایا اور وہ تشریف لے آئے تو میری مصیبت ہوگی۔ پھر بھی انہوں نے انکار کیا۔ میں نے جان لیا کہ انہیں مجھ پر غصہ آئے گا۔ جب وہ تشریف لے آئے تو میں ایک جانب ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا بنایا ہے؟ چنانچہ انہوں نے سب کچھ کہہ سنایا۔ انہوں نے کہا! اے عبدالرحمٰن میں چپ رہا انہوں نے پھر کہا اے عبدالرحمٰن! میں چپ رہا، انہوں نے پھر کہا اے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری آواز سنکر میرے سامنے کیوں نہیں آتے؟ چنانچہ میں نے باہر نکل کر عرض کی کہ مہمانوں سے معلوم کر لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے سامنے کھانا رکھا تھا فرمایا تو آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا۔ خدا کی قسم میں آج کھانا نہیں کھاؤنگا۔ ان لوگوں نے کہا تو جب تک آپ نہیں کھاتے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ انہوں نے کہا افسوس! میں نے ایسی بری رات نہیں دیکھی۔ آپ ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے؟ خیر کھانا لاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن کھانا لے آئے اور انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں ہاتھ ڈال دیا اور کہا پہلی حالت شیطان کے

88-بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ: لاَ آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6141 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ، فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَتْ لَهُ أُمِّي: احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ - أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ - اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهِمْ - فَأَبَوْا - أَوْ فَأَبَى - فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ، فَسَبَّ وَجَدَّعَ، وَحَلَفَ لاَ يَطْعَمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ المَرْأَةُ لاَ تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الأَضْيَافُ، أَنْ لاَ يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، فَجَعَلُوا لاَ يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: «وَقُرَّةِ عَيْنِي، إِنَّهَا الآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا»

لیے تھی پس انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھالیا۔

مہمان کا میزبان سے کہنا کہ جب تک آپ نہیں کھاتے میں بھی نہیں کھاؤں گا

اس کے متعلق حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

ابو عثمان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مہمان یا مہمانوں کو لے کر تشریف لائے پھر شام کو نبی کریم ﷺ کی خدمت چلے گئے۔ جب واپسی تشریف لائے تو میری والدہ ماجدہ نے عرض کی کہ آج رات آپ نے مہمان یا مہمانوں کے کھانے میں تاخیر کروادی۔ فرمایا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کے یا ان کے سامنے کھانا رکھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور برا بھلا کہنے لگے اور کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی۔ چنانچہ میں چھپ گیا تو آپ نے کہا۔ اے جاہل! پس والدہ ماجدہ نے بھی قسم کھالی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی جب تک یہ نہ کھائیں۔ مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے جب تک یہ نہ کھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات شیطان کی طرف سے تھی پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا لہذا انہوں نے بھی کھایا۔ چنانچہ یہ جب لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ کھانا تو اس سے بھی زیادہ ہے جس کو ہم کھانے بیٹھے تھے۔ چنانچہ سب نے کھالیا اور پھر اسے نبی کریم ﷺ

6141- راجع الحدیث:602

کی بارگاہ میں بھیج دیا۔ پھر بتایا کہ حضور ﷺ نے بھی اس سے تناول فرمایا۔

89- بَابُ إِكْرَامِ الكَبِيرِ، وَيَبْدَأُ الأَكْبَرُ بِالكَلاَمِ وَالسُّؤَالِ

6142,6143 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى الأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ القَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَبِّرِ الكُبْرَ» - قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي: لِيَلِيَ الكَلاَمَ الأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ - أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ. فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الإِبِلِ، فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا، قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ: قَالَ يَحْيَى: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ، وَحْدَهُ

بڑوں کی عزت کرنا، کلام اور سوال میں بڑا پہل کرے

بشیر بن یسار مولیٰ انصار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں خیبر گئے وہاں باغ میں دونوں الگ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ پس حضرت عبدالرحمٰن بن سہل، حضرت حویصہ و حضرت محیصہ یعنی مسعود کے دونوں صاحبزادے یہ تینوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق عرض کی۔ چنانچہ گفتگو کا آغاز حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کیا جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔ یحییٰ راوی نے کہا کہ گفتگو بڑا کرے۔ پس انہوں نے اپنے ساتھی کے متعلق گفتگو کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پچاس لوگ قسمیں کھا کر اپنے مقتول کی دیت کے مستحق ہو سکتے ہو؟ عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ بات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ فرمایا تو پچاس یہودی قسمیں کھا کر اپنی برات ثابت کر دیں گے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ لوگ تو کافر ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے لیا تو وہ اپنے ریوڑ میں جا گھسی اور اس نے مجھے لات ماری۔ لیث، یحییٰ بشیر نے حضرت سہل سے اس کی

روایت کی۔ یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں انہوں (بشر بن یسار) نے یہ فرمایا کہ حضرت رافع بن خدیج کے ساتھ۔ ابن عیینہ۔ یحییٰ، بشیر نے اکیلے حضرت سہل سے روایت کی ہے۔

6144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ المُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، وَلاَ تَحُتُّ وَرَقَهَا» فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ النَّخْلَةُ» . فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا، لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلاَ أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے بھی نہیں جھڑتے ۔ میرے دل میں گمان ہوا کہ وہ کھجور ہے لیکن میں نے بولنا اچھا نہ سمجھا کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ جب یہ دونوں حضرات نہ بولے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد ماجد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا۔ ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور ہے۔ فرمایا تو پھر تمہیں عرض کرنے سے کس بات نے روکا؟ اگر تم یہ بتا دیتے تو یہ بات میرے نزدیک بہت مال ملنے سے زیادہ محبوب ہوتی۔ عرض کی کہ مجھے صرف اسی بات نے روکا کہ میں نے آپ کو اور حضرت ابوبکر کو بولتے نہ دیکھا، لہٰذا اپنا بولنا اچھا نہ لگا۔

90- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

کیا شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے

وَقَوْلِهِ: {وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ، وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا، وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ}

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں

6144- راجع الحدیث: 61

[الشعراء: 225] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ»

ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (پ ۱۹، الشعراء ۲۲۴-۲۲۷) ان عباس کا قول ہے کہ ہر لغویات میں سر کھپاتے ہیں۔

6145- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً»

مروان بن حکم کو عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ کسی شعر میں دانائی بھی ہوتی ہے۔

6146- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ، فَعَثَرَ، فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: «هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ ... وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ»

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک پتھر ملا جس سے آپ لڑکھڑائے اور قدم مبارک کی ایک انگلی سے خون مبارک بہنے لگا تو فرمایا:

"هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ"

6147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

[البحر الطويل]

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ "

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی شاعر نے جو سب سے سچی بات کہی وہ لبید کے یہ الفاظ ہیں:

سوائے حق تعالیٰ کے سب کو مٹ جانا ہے

اور امیہ بن صلت اسلام قبول کر لینے کے قریب تھا۔

6148- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

یزید بن ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع

6145- سنن ابو داؤد: 5010، سنن ابن ماجہ: 3755

6146- راجع الحدیث: 2802

6147- راجع الحدیث: 3841

6148- راجع الحدیث: 2477

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الأَكْوَعِ: أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالقَوْمِ يَقُولُ:

[البحر الرجز]

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءٌ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ، حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ اليَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ، أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النِّيرَانُ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ» فَلَمَّا تَصَافَّ القَوْمُ، كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ،

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور ایک رات چلتے رہے تو ایک آدمی نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں اپنا کلام کیوں نہیں سناتے؟ چونکہ حضرت عامر شاعر تھے لہٰذا سواری سے اتر پڑے اور حدی خوانی کرتے ہوئے کہنے لگے:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءٌ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا.

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹوں کو کون ہانک رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا عامر کے لیے تو جنت واجب ہوگئی۔ یا نبی اللہ! آپ ہمیں ان سے اور نفع اٹھانے دیجیے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم خیبر جا پہنچے اور ہم نے ان لوگوں کا محاصرہ کرلیا لیکن ہمیں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر فتح دی۔ فتح کے دن جب شام ہوئی تو لوگوں نے بڑی آگ سلگائی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز کے گوشت کے لیے؟ عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے نبی ﷺ نے فرمایا ہانڈیوں کو الٹ دو اور ان کو توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں الٹا کر دھو نہ لیں؟ فرمایا چلو ایسا کرلو جب لوگوں نے صف بندی کی تو حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے ایک یہودی پر ضرب لگانے کے لیے اٹھائی مگر وہ ان کے گھٹنے پر آ لگی اور اسی زخم سے وفات پاگئے۔ جب لوگ واپس ہوئے تو حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا

فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا. فَقَالَ لِي: «مَا لَكَ» فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ: «مَنْ قَالَهُ» قُلْتُ: قَالَهُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ»

۔تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کے خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے۔ فرمایا کہ ایسا کون کہتا ہے؟ نے عرض کی کہ فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری کہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کہنے والے غلط کہتے ہیں بلکہ اس کے لیے تو دگنا ثواب ہے اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ وہ تو جاہد اور مجاہد تھا۔ عرب میں ایسے جوانمرد کی مثال نہیں۔

6149 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالقَوَارِيرِ» قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ، لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ: «سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ»

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے جن کے پاس حضرت ام سلیم بھی تھیں تو آپ نے فرمایا۔ اے انجشہ! تیرے خرابی ہو، شیشے والی سواری کو آہستہ چلا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اور کہتا تو لوگوں کو ناگوار ہوتا چنانچہ فرمایا کہ تیری شیشے کی سواری۔

91- بَابُ هِجَاءِ المُشْرِكِينَ

مشرکین کی ہجو

6150 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَكَيْفَ بِنَسَبِي» فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت مانگی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا کرو گے؟ عرض کی میں آپ کے نسب کو آٹے سے بال کی طرح کھینچ نکالوں گا۔

6149- انظر الحدیث: 6211,6210,6209,6202,6161 صحیح مسلم: 5990

6150- راجع الحدیث: 4145,3531

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: «لاَ تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت حسان کو برا بھلا کہتے ہوئے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے جواب دیا کرتے تھے۔

6151- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ، يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَخًا لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ» يَعْنِي بِذَاكَ ابْنَ رَوَاحَةَ، قَالَ:

[البحر الطويل]

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالكَافِرِينَ المَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَالأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو سنان کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بات ذکر کرتے ہوئے بتائی کہ فرمایا، تمہارا یہ بھائی گندی باتیں نہیں کہتا، اس سے آپ کی مراد حضرت ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کہا ہے وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالكَافِرِينَ المَضَاجِعُ اسی طرح عقیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

زبیدی زہری، سعید اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6152- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ: يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے سنا کہ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔ اے حسان! اللہ کے رسول کی جانب سے جواب دو۔

6151- راجع الحدیث:2155

"يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ" قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ نے کہا، ہاں۔

6153 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ: "اهْجُهُمْ - أَوْ قَالَ: هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ"

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہجو کہو یا فرمایا کہ ان کی ہجو کہو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں۔

92- بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الغَالِبَ عَلَى الإِنْسَانِ الشِّعْرُ، حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالعِلْمِ وَالقُرْآنِ

وہ شاعری ناپسندیدہ ہے جو ذکر اللہ علم دین اور قرآن کریم پر غالب آجائے

6154 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

6155 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا"

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہوا ہو۔

93- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرِبَتْ يَمِينُكِ، وَعَقْرَى حَلْقَى"

نبی ﷺ کے فرمان: دائیں ہاتھ خاک آلود اور سر منڈی

6156 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پردے کی آیت نازل ہوجانے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی نے مجھ سے اندر آنے کی

6153- راجع الحدیث: 3213

6155- صحیح مسلم: 5853، سنن ابوداؤد: 3759

6156- راجع الحدیث: 2644

بَعْدَ مَا نَزَلَ الحِجَابُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَخَا أَبِي القُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي القُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: «ائْذَنِي لَهُ، فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ» قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ، تَقُولُ: «حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ»

اجازت مانگی سو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں انہیں اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ دودھ تو مجھے اس کی عورت نے پلایا ہے۔ فرمایا کہ اسے اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ عروہ کا بیان ہے کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رضاعت سے بھی ان رشتوں کو حرام سمجھو جسے نسب کے ذریعے حرام سمجھتے ہو۔

6157 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، لِأَنَّهَا حَاضَتْ، فَقَالَ: «عَقْرَى حَلْقَى - لُغَةٌ لِقُرَيْشٍ - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا» ثُمَّ قَالَ: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ» - يَعْنِي الطَّوَافَ - قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا»

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے واپسی کا قصد فرمایا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر افسردہ کھڑی تھیں کیونکہ انہیں حیض آ گیا تھا۔ آپ نے قریشی محاورے کے لحاظ سے فرمایا کہ سرمنڈی کیا تم ہمیں روکنے والی ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم قربانی کے دن والا واپسی کا طواف کر چکی ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ فرمایا کہ پھر تو تم بھی چلو۔

94- بَابُ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا

لفظ زَعَمُوا کے متعلق

6158 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

ابومرہ مولیٰ ام ہانی بنت ابوطالب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو دریافت فرمایا کہ

6157- راجع الحديث: 5329,294

6158- راجع الحديث: 280

فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلاَنُ بْنُ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ» قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى

کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مرحبا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! والدہ کی طرف سے میرا بھائی کہتا ہے کہ تم نے فلاں بن ہبیرہ کو جو پناہ دی ہے میں اس کو قتل کرنیوالا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

95- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

لفظ وَيْلَكَ کہنے کے بارے میں

6159- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ سواری کا اونٹ ہے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ تم پر افسوس۔

6160- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لیے جارہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا کہ تم پر افسوس اس پر سوار ہو جاؤ۔

6161- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ

ثابت بنانی اور ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن

6159- راجع الحدیث: 1690

6161- راجع الحدیث: 6149

ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ غُلاَمٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالقَوَارِيرِ»

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ انجشہ نامی ایک سیاہ غلام تھا جو حدی خوانی کر رہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے انجشہ! تیری خرابی ہو شیشوں کو آہستہ چلا۔

6162 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ - ثَلاَثًا - مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلاَنًا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ "

عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر افسوس، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن اڑا دی ۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کہے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے اور اگرچہ جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کسی کو پاک نہ ٹھہرائے۔

6163 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالضَّحَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا، فَقَالَ ذُو الخُوَيْصِرَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ، مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ» فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: «لاَ، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ

ابوسلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی آدمی نے کہا جو نبی تمیم سے تھا کہ یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے اجازت عطا فرمایئے۔ کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھ اور بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے سامنے میں اپنے روزوں کو۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہونگے جیسے کمان سے تیر۔ پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور

6162- راجع الحدیث:2662

6163- راجع الحدیث:3610,3344

سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي القَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خون کو چھوڑ کر نکل گیا۔ وہ لوگوں کی تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو اس علامت کا شخص مل گیا جو نبی کریم ﷺ نے بتائی تھی۔

6164- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ، قَالَ: «وَيْحَكَ» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً» قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ» قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ، فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا بَيْنَ طُنُبَيِ المَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «خُذْهُ» تَابَعَهُ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: «وَيْلَكَ»

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تیری خرابی ہو کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں۔ فرمایا تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ لو۔ عرض کی کہ اس کی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض کی کہ مجھے اس کی استطاعت بھی نہیں۔ پس آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے لیکر صدقہ کر دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! کیا اپنے گھر والوں کے علاوہ، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں۔ نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، فرمایا کہ تم لے لو، اسی طرح یونس زہری، عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے ویلک کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

6165 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عطاء بن یدیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ

6164- راجع الحديث:1936

6165- راجع الحديث:1452

حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَ الهِجْرَةِ شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا»

تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے ہجرت کے متعلق ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو۔ ہجرت بڑا دشوار کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ عرض کی، ہاں فرمایا کہ کیا تم اسے صدقے کرنے کے لیے تیار ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس جانب کام کرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ فرمائے گا۔

6166 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ - قَالَ شُعْبَةُ: شَكَّ هُوَ - لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ " وَقَالَ النَّضْرُ، عَنْ شُعْبَةَ: «وَيْحَكُمْ» وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ: «وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ»

واقد بن محمد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم پر افسوس ہے یا تمہاری خرابی ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہیں شک واقع ہوا۔ میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنے لگنا۔ نضر نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ تمہاری خرابی ہے۔ عمر بن محمد نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ تم پر افسوس ہے یا تمہاری خرابی ہے۔

6167 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا، فَمَرَّ غُلاَمٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي، فَقَالَ: «إِنْ أُخِّرَ هَذَا، فَلَنْ يُدْرِكَهُ الهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم پر افسوس ہے، کیا تم نے اس کے لیے تیاری کر لی ہے؟ عرض کی کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں فرمایا کہ تم تو اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ پس ہم نے عرض کی کیا ہمارا معاملہ بھی یہی ہے؟ فرمایا۔ ہاں اس دن ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ پھر مغیرہ کا غلام گزرا جو میرا ہم عمر تھا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے

6166- راجع الحدیث: 4402,1742

6167- صحیح مسلم: 7338,6659

سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت قائم ہو جائے گی۔ شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی لیکن شعبہ نے اختصار کے ساتھ۔

96- بَابُ عَلاَمَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لِقَوْلِهِ: {إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ} [آل عمران: 31]

اللہ عز و جل سے محبت کی علامت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ ۳، آل عمران ۳۱)

6168- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ»

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

6169- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ» تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھے لیکن اسے نہ پائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح سلیمان بن قرم، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6170- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ القَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: «المَرْءُ مَعَ مَنْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اس سے ملا نہیں۔ فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے

6168- انظر الحدیث: 6169، صحیح مسلم: 6661,6660

6169- راجع الحدیث: 6168

6170- صحیح مسلم: 6662

أَحَبَّ» تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح ابو معاویہ نے محمد بن عبید سے روایت کی ہے۔

6171 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاَةٍ وَلاَ صَوْمٍ وَلاَ صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»

سالم بن ابو الجعد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا کہ تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کی کہ میں نے نماز، روزہ اور صدقہ کی کثرت سے تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کی ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو۔

97- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

آدمی کا آدمی سے کہنا کہ دور ہو جاؤ

6172 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا، فَمَا هُوَ؟» قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ»

ابو رجاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ الدخ۔ فرمایا کہ دور ہو جا۔

6173 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ: انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، حتیٰ کہ اسے پالیا جبکہ وہ بنی مغالہ کے محلے میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ اسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ اس نے آپ کی جانب دیکھا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں پڑھو کے رسول

-6171 راجع الحدیث: 3688، صحیح مسلم: 6658,6657

راجع الحدیث: 2638,1354

أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ» ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرَى» قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا» قَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ» قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ لاَ تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ».

ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دھکا دیا، پھر فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا۔ تو کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا کام خلط ملط ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں پوشیدہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ الدخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہو۔ تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں تمہارے لیے اچھائی نہیں۔

6174 - قَالَ سَالِمٌ: فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ، يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ، أَوْ زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهُ - هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ»

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ حضرت ابی بن کعب انصاری کو لے کر اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر چلتے رہے کہ ابن صیاد کی کوئی بات سنیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے اور ابن صیاد چادر اوڑھے لیٹا کچھ گنگنا رہا تھا۔ پس ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کے تنے کی آڑ میں دیکھ کر ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف! محمد آ گئے۔ ابن صیاد نے چپ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اسے اسی حالت میں رہنے دیتی تو معاملہ کھلتا۔

6175 - قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "خَسَأْتُ الكَلْبَ: بَعَّدْتُهُ {خَاسِئِينَ} [البقرة: 65]: مُبْعَدِينَ"

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، اور حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اسکے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا ہونے سے پاک ہے۔

98- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَرْحَبًا

کسی سے مرحبا کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، میری بیٹی مرحبا۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ اے ام ہانی! مرحبا۔

6176 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالوَفْدِ، الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلْ بِهِ الجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: "أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ. وَلاَ تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ

ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ مرحبا ایسے وفد کو جو ہمارے پاس ذلت اور ندامت کے بغیر آئے۔ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمارا قبیلہ ربیعہ ہے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلہ ہے لہٰذا ہم صرف کسی حرمت والے مہینے میں ہی آسکتے ہیں۔ لہذا ہمیں کوئی ایسی مضبوط بات بتا دیجئے کہ جس کے سبب ہم جنت میں داخل ہوجائیں اور اس کی جانب ہم انہیں بھی دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ چار چار باتیں ہیں۔ نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں

6175- راجع الحدیث: 3057,2638

6176- راجع الحدیث: 53

وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ"

سے خمس ادا کر دیا کرو اور کدو کے تو بنے، سبز لاکھی۔ برتن لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتن میں پینے سے بچو۔

99-بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

لوگوں کو اُن کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

6177 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

6178 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ الغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ"

عبداللہ بن دینار نے حجرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈ انصب کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

100-بَابُ لاَ يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي

کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا

6179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس برا ہو گیا ہے۔

6180 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس برا ہو گیا ہے اس

6177- راجع الحدیث: 3128' صحیح مسلم: 4504

6178- راجع الحدیث: 3188' سنن ابو داؤد: 2756

6180- صحیح مسلم: 5841' سنن ابو داؤد: 4978

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي» تَابَعَهُ عُقَيْلٌ

طرح عقیل نے روایت کی ہے۔

101- بَابٌ: لاَ تَسُبُّوا الدَّهْرَ

زمانے کو برا نہ کہو

6181- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کی اولاد زمانے کو برا کہتی ہے جبکہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔

6182 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تُسَمُّوا العِنَبَ الكَرْمَ، وَلاَ تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ "

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انگور کو کرم اور زمانے کو خراب مت کہو کیونکہ اللہ خود ہی زمانہ ہے۔

102- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا الكَرْمُ قَلْبُ المُؤْمِنِ»

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کرم، مومن کا دل ہے

وَقَدْ قَالَ: «إِنَّمَا المُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ القِيَامَةِ» كَقَوْلِهِ: «إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ» كَقَوْلِهِ: «لاَ مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ» فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ المُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ المُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: {إِنَّ المُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا} [النمل: 34]

اور فرمایا کہ مفلس وہ ہے جو روزِ قیامت مفلس ہوگا جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔ بادشاہی صرف اللہ کی ہے اور اللہ کے سوا کسی کی بادشاہی بے انتہا نہیں انتہائی بادشاہی سے کی جاتی ہے۔ پھر بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں۔

6183 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

-6181 راجع الحدیث: 4826، صحیح مسلم: 5823

-6182 انظر الحدیث: 6183

-6183 راجع الحدیث: 6182، صحیح مسلم: 5829

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ«

لوگ کرم کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

103-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فِيهِ الزُّبَيْرُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کا کہنا کہ تجھ پر میرے ماں باپ قربان

اس کے متعلق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6184 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: »ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي« أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فدا ہونے کا لفظ حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ اور کسی کے لیے نہیں سنا۔ فرماتے ہیں میرے ماں باپ تم پر قربان تیر چلاؤ۔ میرے خیال میں یہ غزوہ احد کی بات ہے۔

104-بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا«

آدمی کا کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہم اپنے باپوں اور ماؤں کو آپ پر قربان کریں۔

6185 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ، مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آرہے تھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھی تھیں۔ راستہ چلتے ہوئے ایک جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی کریم ﷺ اور آپ کی زوجہ مطہرہ دونوں زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرے گمان میں اپنے اونٹ کے اوپر سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت

6184- راجع الحدیث:2905

6185- راجع الحدیث:371، 3085

وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «لاَ، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ» فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ المَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ المَدِينَةِ - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى المَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ المَدِينَةَ

میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ فرمایا کہ نہیں لیکن عورت کو سنبھالو چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور ام المومنین کی طرف بڑھے۔ پھر ان کے اوپر ان کا کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر ان کے کجاوے کو ٹھیک کر دیا تو دونوں سوار ہو گئے۔ اور روانہ ہو گئے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے نزدیک جا پہنچے یا یوں فرمایا کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو نبی کریم ﷺ یوں گویا ہوئے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، آپ متواتر یہی کہتے رہے حتیٰ کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہو گئے۔

105- بَابُ أَحَبِّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام

6186- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقُلْنَا: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا القَاسِمِ وَلاَ كَرَامَةَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ پس ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ابوقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور ایسا کرنا درست نہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

106- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

قَالَهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6187- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

6186- راجع الحديث: 3114، صحیح مسلم: 5560

3114، 3014 [illegible]

حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالُوا: لاَ نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

فرمایا کہ ہم میں سے ایک کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کنیت سے نہیں پکاریں گے، جب تک نبی کریم ﷺ سے معلوم نہ کرلیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت رکھا کرو۔

6188 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي»

ابن سیرین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

6189 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ القَاسِمَ، فَقَالُوا: لاَ نَكْنِيكَ بِأَبِي القَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ»

ابو المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ابو القاسم کے ساتھ آپ کو نہیں پکاریں گے اور نہ اس سے آپ کی آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

107- بَابُ اسْمِ الحَزْنِ

حزن نام رکھنا

6190- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: لاَ أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: «فَمَا زَالَتِ الحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ»

ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔ کہنے لگے کہ میں اپنے اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد سے حزن ہمارے خاندان کا ہو کر رہ گیا۔

6188- راجع الحدیث:3539,110

6189- راجع الحدیث:6186,3114

6190- سنن ابو داؤد:4956

6190م - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَمَحْمُودٌ هُوَ ابْنُ غَيْلاَنَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا

علی بن عبداللہ اور محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن المسیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے حدیث مذکورہ کی روایت کی ہے۔

108- بَابُ تَحْوِيلِ الِاسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

نام کو اچھے نام سے بدلنے کا باب

6191 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ، فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ، فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «مَا اسْمُهُ» قَالَ: فُلاَنٌ، قَالَ: «وَلَكِنْ أَسْمِهِ المُنْذِرَ» فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ المُنْذِرَ

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منذر بن ابو اسید جب پیدا ہوا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی کسی چیز میں مصروف ہو گئے۔ پھر ابو اسید نے اپنے لڑکے کو لے جانے کا حکم دیا تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ لڑکا کہاں ہے؟ چنانچہ ابو اسید نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے بھجوا دیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ فلاں۔ فرمایا بلکہ اس کا نام تو منذر ہے۔ پس اس دن سے اس کا نام منذر ہو گیا۔

6192 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: " أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ "

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ تھا تو ان سے کہا گیا کہ تم خود کو پاکیزگی ظاہر کرتی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

6193 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ

عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں ابن المسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنے دادا

6190م- انظر الحدیث: 6193

6191- صحیح مسلم: 5586

6192- صحیح مسلم: 5572، سنن ابن ماجہ: 3717

6193- راجع الحدیث: 6190

الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَحَدَّثَنِي: أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ» قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: «فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ»

حزن کے متعلق بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہا کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب کا بیان ہے کہ اس کے بعد حزن ہمارے گھر کا ہو کر رہ گیا۔

109- بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

جو انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھے

وَقَالَ أَنَسٌ: «قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي ابْنَهُ»

نبی کریم ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا یعنی اپنی صاحبزادے کو۔

6194- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ»

اسمٰعیل کا بیان ہے: میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ فرمایا کہ وہ کم سنی ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کے صاحبزادے حیات رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

6195 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ»

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

6196 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوا بِاسْمِي

سالم بن عبد الجعد نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم ہوں کہ تمہارے

6194- سنن ابن ماجه:1510

6195- راجع الحديث:1382

6196- راجع الحديث:3114

وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ » وَرَوَاهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اس کو حضرت انس نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6197- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

6198- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: وُلِدَ لِي غُلاَمٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ»، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی اور اس کے لیے دعائے برکت کی اور پھر اسے میرے حوالے کر دیا اور یہ حضرت ابوموسیٰ کے سب سے بڑا بڑے بیٹے تھے۔

6199- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: «انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ» رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

110- بَابُ تَسْمِيَةِ الوَلِيدِ

ولید بن ولید کا نام

6200- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ،

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی

6197- راجع الحدیث: 110

6198- راجع الحدیث: 5467

6199- راجع الحدیث: 1043

6200- راجع الحدیث: 797، صحیح مسلم: 1539، سنن ابن ماجہ: 1244

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»

اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دعا کی اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش، بن ابو ربیعہ اور مکہ مکرمہ کے کمزوروں کو نجات عطا فرما۔ قبیلہ مضر کی شدید پکڑ فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسی قحط سالی مسلط فرما دے۔

111- بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنَ اسْمِهِ حَرْفًا

اپنے کا نام گھٹا کر لینا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بلی والے۔

6201- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ» قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لاَ نَرَى

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائش! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت انہوں نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

6202- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ، وَأَنْجَشَةُ غُلاَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَنْجَشُ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ»

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم سوار تھیں اور نبی کریم ﷺ کا غلام انجشہ سواریوں کو چلا رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انجش! اپنی شیشوں والی سواری کو آہستہ چلا۔

6201- راجع الحدیث: 3217

6202- راجع الحدیث: 6149

112- بَابُ الكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

6203- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ - قَالَ: أَحْسِبُهُ - فَطِيمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ» نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلاَةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا، فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ، ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا

ولادت سے قبل بچے کی کنیت رکھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے عمدہ اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہا جاتا تھا اور میرا خیال میں اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا چنانچہ جب ہمارے پاس آپ تشریف لائے تو فرماتے۔ اے ابوعمیر! نغیر کا کیا ہوا؟ وہ نغر کے ساتھ کھیلتے تھے۔ کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اسے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے پھر آپ کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے، چنانچہ آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے۔

113- بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

6204 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الجِدَارِ إِلَى المَسْجِدِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ، فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ»

ایک کنیت کی موجودگی میں ابوتراب کنیت رکھنا

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں ابوتراب سب سے زیادہ پسند تھا۔ جب انہیں اس کے ساتھ پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور ان کا نام ابوتراب نبی کریم ﷺ نے رکھا تھا۔ کہ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شکر رنجی ہوئی تو باہر نکل آئے اور مسجد میں دیوار کے ساتھ لیٹ گئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ پیچھے تشریف لائے تو راوی بیان ہے کہ وہ اسی طرح دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے کہ اے ابوتراب!

6203- راجع الحدیث:6129

6204- راجع الحدیث:441

اٹھو۔

114-بَابُ أَبْغَضِ الأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا نام

6205 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْنَى الأَسْمَاءِ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الأَمْلاَكِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام اس کا ہوگا جس نے اپنا نام ملک الملک رکھا ہوگا۔

6206 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، - رِوَايَةً - قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ» - وَقَالَ سُفْيَانُ: غَيْرَ مَرَّةٍ -: «أَخْنَعُ الأَسْمَاءِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الأَمْلاَكِ» قَالَ سُفْيَانُ: " يَقُولُ غَيْرُهُ: تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا نام سفیان نے کئی بار کہا کہ اللہ تعالیٰ کہ نزدیک سب سے برا نام وہ ہوگا جس نے اپنا نام رکھا ہوگا۔ سفیان کا بیان ہے کہ دوسرے حضرات اس کی تفسیر میں بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔

115-بَابُ كُنْيَةِ المُشْرِكِ

مشرک کی کنیت رکھنا

وَقَالَ مِسْوَرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ»

حضرت مسور رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ابن ابو طالب ارادہ کرے۔

6207 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَا حَتَّى مَرَّا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن دراز گوش پر سوار ہوئے، جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی جانب سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے چلے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوہ بدر سے قبل کی بات ہے۔ آپ تشریف لے گئے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن

6205- انظر الحدیث: 6206 صحیح مسلم: 5575 سنن ابو داؤد: 4961 سنن ترمذی: 2837

6206- راجع الحدیث: 6205

بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ

سلول بھی تھا اور یہ عبد اللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے قبل کی بات ہے۔ وہ مجلس مخلوط تھی جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی سب موجود تھے اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کا غبار پڑا تو ابن ابی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر دھول نہ اڑاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہو گئے۔ پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا۔ جناب! آپ کی یہ بات مجھے پسند نہیں۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں ازیت نہ دیا کریں جو آپ کے پاس جائے اسے یہ قصے سنا دیا کریں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یارسول اللہ! کیوں نہیں، آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ ایک دوسرے سے الجھ جاتے لیکن رسول اللہ ﷺ انہیں مسلسل چپ کراتے رہے حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے جانور پر سوار ہو کر تشریف لے گئے حتیٰ کہ حضرت سعد بن عبادہ کے پاس جا پہنچے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے ابو حباب کی بات سنی؟ عبداللہ بن ابی نے ایسا ایسا کہا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے والد آپ پر فدا ہوں، آپ اسے معاف فرمادیں اور اس سے درگزر کریں کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، اس شہر کے لوگوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے اپنا سردار بنائیں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے اسے مسترد کر دیا جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے تو چڑا

وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ} [آل عمران: 186] الآيَةَ. وَقَالَ: {وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ} [البقرة: 109] فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي العَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ، مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الكُفَّارِ، وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ المُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَسْلَمُوا

کر وہ ایسا کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف فرما دیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۸۶) اور فرمایا: بہت کتابیوں نے چاہا۔ (پ ۱، البقرۃ ۱۰۹) چنانچہ رسول اللہ ﷺ برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے حتیٰ کہ ان سے درگزر کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ غزوہ بدر میں اللہ نے کفار کے سرگروہوں اور قریش کے سرداروں کو آپ کے ذریعے چن چن کر قتل کروایا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کامیاب ہو کر مال غنیمت کے ساتھ لوٹے نیز کفار کے سرکردوں اور قریش کے سرداروں کو قیدی بنا کر لائے۔ اس وقت ابن ابی سلول اور اس کے ساتھ مشرکوں بت پرستوں نے کہا کہ اب اسلام کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے لہٰذا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر اسلام کی بیعت کر لی اور خود کو مسلمان ظاہر کیا۔

6208 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، لَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ»

عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی فائدہ جو آپ کی پشت پناہی کرتے اور غضبناک ہوتے پہنچایا؟ فرمایا، ہاں وہ اب ہلکی آگ میں ہیں اور اگر میں درمیان میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

116- بَابٌ: المَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ

وضاحت نہ کرنا

6208- راجع الحدیث: 3883

عَنِ الكَذِبِ

وَقَالَ إِسْحَاقُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: كَيْفَ الغُلاَمُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَدَأَ نَفَسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ. وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ

جھوٹ نہیں

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا لڑکا فوت ہوگیا انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اب اس کی جان سکون میں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام سے ہوگا۔ انہوں نے گمان کیا کہ یہ سچ کہہ رہی ہیں۔

6209- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ البُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَحَدَا الحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ، وَيْحَكَ بِالقَوَارِيرِ«

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے اور ہانکنے والا اونٹوں کو تیزی سے چلا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چل۔

6210 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ غُلاَمٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالقَوَارِيرِ« قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ

ثابت اور ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے اور انجشہ نامی ایک غلام حدی خوانی کر رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے انجشہ! ان شیشوں کی سواری کو آہستہ لے کر چل۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ یعنی عورتوں کو۔

6211- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لاَ تَكْسِرِ القَوَارِيرَ« قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے اونٹ ہانکنے والے کا نام انجشہ تھا اور اس کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ اے انجشہ! آہستہ چلا، شیشوں کو توڑ نہ دینا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ یعنی نازک خواتین کو۔

-6209 راجع الحدیث:6149

-6210 صحیح مسلم:5991,5990

-6211 راجع الحدیث:6149، صحیح مسلم:5994

6212 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس میں کوئی کمی نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے دریا کی طرح رواں پایا۔

117- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

آدمی کا کہنا کہ یہ کوئی چیز نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ سچ نہیں ہے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ: «يُعَذَّبَانِ بِلاَ كَبِيرٍ، وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ»

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور حالانکہ وہ بڑا گناہ ہے۔

6213- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ»

یحییٰ بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کبھی وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو سچ ثابت ہو جاتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سچ بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈالتے ہیں۔ جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا لیا کرتا ہے۔

118- بَابُ رَفْعِ البَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

آسمان کی طرف نظر کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {أَفَلاَ يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ} [الغاشية: 18]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا۔ (

6212- راجع الحديث: 2627

وَقَالَ أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

پ ۳۰، الغاشیہ ۱۷-۱۸) ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا۔

6214- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الوَحْيُ، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ»

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھر مجھ پر وحی کا نزول کچھ دنوں کے لیے موقوف ہو گیا تو ایک دن میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

6215- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَرَأَ: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ}"

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تھے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی یا اس کا کچھ حصہ تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی جانب دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۹۰)

119- بَابُ نَكْتِ العُودِ فِي المَاءِ وَالطِّينِ

پانی اور مٹی میں لکڑی مارنا

6216 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے

6214- راجع الحدیث: 4,3

6215- راجع الحدیث: 4569,117

6216- راجع الحدیث: 3693,3674

وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ المَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَإِذَا عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ» فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ، فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللَّهُ المُسْتَعَانُ

پانی اور مٹی میں مارتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں گیا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پس میں نے انکے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ اور اسے جنت کی خوشخبری دو لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی یا اسکے لیے ہوگی میں گیا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دے کر وہ بات بتائی جو حضور ﷺ نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

120- بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الأَرْضِ

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کسی چیز کے ساتھ زمین کریدنا

6217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ الأَرْضَ بِعُودٍ، فَقَالَ: «لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک جنازے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ایک لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر ہو چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کرلیں؟

6217- راجع الحدیث: 1362

مَقْعَدِهِ مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ » فَقَالُوا: أَفَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: " اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] " الآيَةَ

فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ۳۰، الیل ۵)

121- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کے وقت تکبیر تسبیح

6218- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجَرِ - يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ» وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ

ہند بنت حارث کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے کہا۔ سبحان اللہ! کتنے خزانے اور کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو حجروں والی عورتوں کو جگا دے، اس سے آپ کی مراد اپنی ازواجِ مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں بہت سے کپڑے پہننے والی عورتیں بروز قیامت میں برہنہ ہونگی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی۔ کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے کہا: اللہ اکبر۔

6219- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي المَسْجِدِ فِي العَشْرِ الغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ العِشَاءِ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ المَسْجِدِ الَّذِي

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن حسین کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت حُیَی رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں معتکف تھے۔ پس وہ عشا کے وقت کچھ دیر آپ سے باتیں کرتی رہیں پھر جانے کے لیے کھڑی ہو گئیں تو چھوڑنے کے لیے نبی کریم ﷺ بھی کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچے جس کے قریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کا مکان عالیشان

6218- راجع الحديث: 115

عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِهِمَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ» قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا»

تھا تو پاس سے دو انصاری گزرے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا پھر وہ دونوں چلے گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے عرض کی۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور ان دونوں کو یہ بات عجیب لگی فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے خدشہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ نہ ڈال دے۔

122- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الخَذْفِ

کنکری پھینکنے کی ممانعت

6220 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لاَ يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلاَ يَنْكَأُ العَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ العَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ»

عقبہ بن صہبان ازدی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کنکری پھینکنے سے ممانعت فرمائی ہے اور ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ نہ شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو ضرب پہنچتی ہے بلکہ یہ تو آنکھ پھوڑتی یا دانت توڑتی ہے۔

123- بَابُ الحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

چھینکنے والا الحمد للہ کہے

6221 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: «هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ»

سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دو شخصوں نے چھینکا تو ایک کے جواب میں آپ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے جواب میں نہ کہا۔ جب آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

124- بَابُ تَشْمِيتِ العَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ

چھینک کر الحمد للہ کہنے والے کو جواب

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ

اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

6220- راجع الحدیث: 4841

6221- انظر الحدیث: 6225، صحیح مسلم: 7411، سنن ابو داؤد: 5039، سنن ترمذی: 2742، سنن ابن ماجہ: 3713

6222 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ، وَالمَيَاثِرِ "

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور سات کاموں سے ہمیں ممانعت فرمائی ہے۔ ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا، نیز ریشم دیباج۔ سندس اور میاثر کے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

125- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ العُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

چھینک کے وقت کیا مستحب ہے اور جمائی کے وقت کیا مکروہ ہے

6223 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ العُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور ہر مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہیے اور جمائی لینے والا جب ہا ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

126- بَابُ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

چھینکنے والے کو کیا جواب دے؟

6224 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں

6222- راجع الحدیث:1239

6223- راجع الحدیث:3289

6224- ... ابو داؤد:5033

دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ"

سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد اللہ کہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ یرحمک اللہ کہے اور جب یرحمك الله کہے تو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم بھی کہے۔

127- بَابُ لاَ يُشَمَّتُ العَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

اگر چھینکنے والا الحمد اللہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے

6225 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي، قَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ»

سلیمان تیمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا اور اس کے جواب میں نہ کہا۔ فرمایا کہ اس نے الحمد اللہ کہا اور اس نے نہیں کہا تھا۔

128- بَابُ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

جب جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے

6226- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ العُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد اللہ کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اسے سنے کہ اس سے یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ مقدور بھر اسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

☆☆☆☆☆

6225- راجع الحدیث: 6221

6226- راجع الحدیث: 3289

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

79- كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ

اجازت مانگنا

1-بَابُ بَدْءِ السَّلاَمِ

سلام میں پہل کرنا

6227 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ ان کا قد ساٹھ میٹر تھا۔ جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم تو انہوں نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یعنی فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ پس جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ان کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

2-بَابُ

فرمانِ الٰہی ہے:

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا، وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلاَ تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ، وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ، وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ، لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ} [النور: 28] وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الحَسَنِ، لِلْحَسَنِ: إِنَّ نِسَاءَ العَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ (پ

راجع الحدیث: 3326

وَرُءُوسَهُنَّ، قَالَ: «اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ». قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ} [النور: 30] وَقَالَ قَتَادَةُ: " عَمَّا لاَ يَحِلُّ لَهُمْ {وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ} [النور: 31] {خَائِنَةَ الأَعْيُنِ} [غافر: 19]: مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ " وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لاَ يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ، مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الجَوَارِي الَّتِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ

(پ ۲۹، النور ۲۷-۲۹) سعید بن ابوالحسن نے حسن بصری سے کہا کہ غیر عرب عورتیں اپنے سینوں اور سروں کو کھلا رکھتی ہیں۔ فرمایا تم ان سے اپنی نگاہ کو پھیر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ (پ ۲۹، النور ۳۰) قتادہ کا بیان ہے کہ یہ ان کے لیے حلال نہیں ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔ (پ ۲۹، النور ۳۱) نظر کی خیانت اسی کو کہتے ہیں کہ جس کے دیکھنے سے منع کیا گیا ہے اسے دیکھے۔ نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کے متعلق زہری کا قول ہے کہ جس کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اسے دیکھنا درست نہیں ہے اگرچہ وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ عطائے نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا ہے جو مکہ مکرمہ میں فروخت ہونے کے لیے آتی ہیں سوائے اس کے جسے خریدنے کا ارادہ ہو۔

6228- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ الفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ، وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الفَضْلِ، فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ

سلیمان یسار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا اور فضل ایک خوبصورت شخص تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ معلوم کرنا تھا۔ پس حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور انہیں اس کے حسن نے متاثر کیا۔ جب نبی کریم ﷺ اس عورت کی جانب متوجہ ہوئے تو اس وقت بھی حضرت فضل اس کی طرف دیکھ رہے تھے چنانچہ آپ نے اپنا دست مبارک پیچھے کیا اور حضرت فضل

6228- راجع الحديث: ...

اللهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ فِي الحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: »نَعَمْ«

رضی اللہ تعالیٰ عنہکی تھوڑی پکڑ کر منہ دوسری جانب کر دیا تا کہ اسے نہ دیکھیں۔ اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور سواری پر بھی اچھی طرح بیٹھ نہیں سکتے۔ تو کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔

6229- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ« فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ: »إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ« قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ«

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیکہ یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تمہارا مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، ازیت دینے والی چیز کو ہٹا دینا، سلام کو جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

3- بَابٌ: السَّلاَمُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى

السلام اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ایک نام ہے

{وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا} [النساء: 86]

جب کوئی تہنیت دے تو اسے بہتر جواب دو یا وہی الفاظ لوٹا دو۔

6230- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلاَمُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو بندوں پر سلام سے پہلے ہم نے کہا کہ اللہ پر سلام ہو، جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو چہرہ مبارک ہماری جانب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے،

6229- راجع الحديث: 2495

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الكَلاَمِ مَا شَاءَ"

جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یوں کہنا چاہیے۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ کیونکہ جب اس طرح کہا جائے گا تو زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اختیار ہے کہ جو چاہو دعا مانگے۔

4-بَابُ تَسْلِيمِ القَلِيلِ عَلَى الكَثِيرِ

کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

6231- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الكَبِيرِ، وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کیا کریں۔

5-بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى المَاشِي

سوار پیدل کو سلام کرے

6232- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي، وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سوار پیدال کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کیا کریں۔

6-بَابُ تَسْلِيمِ المَاشِي عَلَى القَاعِدِ

پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

6233- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ

6231- انظر الحدیث: 6234,6233,6232 سنن ترمذی: 6231

6232- راجع الحدیث: 6231 صحیح مسلم: 5611 سنن ترمذی: 5199

6233- راجع الحدیث: 6232،6231

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى المَاشِي، وَالمَاشِي عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

7- بَابُ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الكَبِيرِ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

6234 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الكَبِيرِ، وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم زیادہ کو سلام کریں۔

8- بَابُ إِفْشَاءِ السَّلاَمِ

سلام کو پھیلانا

6235 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ المَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلاَمِ، وَإِبْرَارِ المُقْسِمِ. وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ المَيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ"

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا: بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی کرنا، سلام پھیلانا، اور قسم کا پورا کرنا، اس کے علاوہ چاندی کے برتنوں میں پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی گدوں پر بیٹھنے اور ریشم دیباج۔ قسی۔ استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

9- بَابُ السَّلاَمِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ المَعْرِفَةِ

جاننے والا اور انجان کو سلام کرنا

6236 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

6234- راجع الحدیث: 6231

6235- راجع الحدیث: 1239

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ»

سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اسلام میں کیا بہتر ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام میں کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

6237 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ " وَذَكَرَ سُفْيَانُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ جب وہ ملیں تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ سفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے تین دفعہ زہری سے سنا ہے۔

10- بَابُ آيَةِ الحِجَابِ

پردے کی آیت

6238 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، «أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا القَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا، وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا المُكْثَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے رسول اللہ کی ظاہری حیات مبارکہ میں دس سال آپ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی لہٰذا مجھے پردہ کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے کہ اس کا حکم کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن کعب مجھ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ یہ حکم اس وقت پہلے پہل نازل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا۔ صبح کو نبی کریم ﷺ حالتِ عروسی میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو دعوت ولیمہ دی۔ چنانچہ لوگ کھانا کھا کر باہر نکل گئے لیکن کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ

6237- راجع الحدیث: 6077

6238- راجع الحدیث: 4791

وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا، فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَأُنْزِلَ آيَةُ الحِجَابِ، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا»

کھڑے ہوئے اور باہر نکل گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا، حتیٰ کہ حضرت عائشہ کے حجرے کے دروازے پر جا پہنچے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گمان فرمایا وہ چلے گئے ہونگے چنانچہ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا، حتیٰکہ حضرت زینب کے گھر آ گئے لیکن وہ بیٹھے ہوئے تھے اور اب تک نہیں گئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے تک جا پہنچے۔ پھر آپ نے گمان فرمایا کہ وہ چلے گئے ہونگے لہذا آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ تو وہ چلے گئے تھے چنانچہ اس وقت پردے کی آیت نازل ہوئی لہذا آپ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

6239- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ، دَخَلَ القَوْمُ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ القَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ القَوْمِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ، فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ} [الأحزاب: 53] الآيَةَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "فِيهِ مِنَ الفِقْهِ: أَنَّهُ

ابو مجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا تو لوگ آئے، کھانا کھایا اور کچھ حضرات بیٹھے باتیں کرتے رہے آپ نے یوں ظاہر کر گویا اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو گئے تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ پیچھے بیٹھے ہی رہے۔ پس نبی کریم ﷺ جب اندر داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو بعض لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو کر چلے گئے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر میں بھی اندر جانے کو تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان

لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ، وَفِيهِ: أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا"

والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)

6240 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ، قَالَتْ: فَلَمْ يَفْعَلْ" وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ المَنَاصِعِ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ وَهُوَ فِي المَجْلِسِ، فَقَالَ: عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الحِجَابُ" قَالَتْ: »فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الحِجَابِ«

عروہ زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اپنی ازواج مطہرات کو پردے میں رکھا کیجئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ایسا نہ کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کے وقت ہی قضائے حاجت کے لیے باہر جایا کرتی تھیں۔ پس ایک دن حضرت سودہ بنت زمعہ باہر نکلیں اور وہ طویل قامت عورت تھیں تو حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ لیا جبکہ وہ مجلس میں تھے۔ کہنے لگے کہ اے حضرت سودہ! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، صرف اس غرض سے کہا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے چنانچہ اللہ عزوجل نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

11- بَابٌ: الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ البَصَرِ

نظر پڑ جانے کے سبب اجازت لینے کا حکم

6241 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ. حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا -عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: »لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ البَصَرِ«

زہری کا بیان ہے کہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے پر ایسا ہی یقین ہے جیسا تمہارے یہاں ہونے پر کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے ایک حجرے میں جھانکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں اس وقت ایک آلہ تھا جس کے ساتھ سر مبارک کھجا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مارتا۔ اجازت لینے کا حکم اسی دیکھنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

6242 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عبید اللہ بن ابوبکر نے حضرت انس بن مالک رضی

6240- راجع الحدیث: 146، صحیح مسلم: 5636

6241- راجع الحدیث: 5924

6242- انظر الحدیث: 6900، 6889، صحیح مسلم: 5606، سنن ابو داؤد: 5171

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، أَوْ: بِمَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ "

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ایک حجرے میں جھانک کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تیر کا پھل یا کئی پھل لے کر گئے اور گویا یا آپ اسے تلاش کر رہے تھے کہ اس کی آنکھ میں تیر مار دیں۔

12- بَابُ زِنَا الجَوَارِحِ دُونَ الفَرْجِ

شرمگاہ کے سوا دوسرے اعضا کا زنا

6243 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ»

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے زیادہ للمم سے مشابہہ اور کسی کی بات نہیں دیکھی۔ دوسری روایت کی ہے کہ میں نے کسی کے قول کو للمم سے مشابہت رکھنے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں جو انسان کا حصہ مقرر فرمایا دیا ہے وہ یقیناً اسے مل جاتا ہے، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا، نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کر دیتی ہے۔

13- بَابُ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلاَثًا

سلام کرنا اور تین مرتبہ اجازت لینا

6244 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلاَثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا»

ثمامہ بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کچھ فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے۔

6245 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ

بسر بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں موجود

6243- انظر الحدیث: 6612، صحیح مسلم: 6695، سنن ابو داؤد: 2152

6244- راجع الحدیث: 94

سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ، إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ، فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللَّهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللَّهِ لاَ يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ القَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ القَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، بِهَذَا

تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔ پس میں واپس لوٹ آیا کہا گیا کہ آپ کو کھڑا رہنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ جب مجھے اجازت نہ ملی تو میں واپس لوٹ آیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کو اس کی دلیل پیش کرنا۔ کہ آیا ہم میں سے کسی اور نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کی گواہی وہی دیگا جو لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ وہاں موجود لوگوں میں سب سے کم عمر میں تھا۔ پس میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا اور حضرت عمر سے کہا کہ واقعی نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ یزید بن بسر نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

14- بَابُ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ

جب کسی شخص کو بلایا جائے تو کیا وہ بھی اجازت مانگے

قَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هُوَ إِذْنُهُ»

سعید، قتادہ، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے لیے وہی اجازت ہے۔

6246- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ، الحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اندر داخل ہوا تو آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ انہیں بلا کر لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں گیا اور انہیں بلایا۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اجازت مانگی۔ جب انہیں اجازت دے دی گئی

6246- راجع الحدیث: 5375، سنن ترمذی: 2477

فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

تو وہ اندر داخل ہو گئے۔

15- بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا

6247- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ البُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ» وَقَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ»

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا عمل یہی تھا۔

16- بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کا سلام کرنا

6248- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: «كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الجُمُعَةِ» قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: "كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ، تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ - قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ - فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ، فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا، وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا، فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلاَ نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الجُمُعَةِ"

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم جمعہ کے دن کی بہت خوشی مناتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کس سبب سے؟ فرمایا ہمارے پاس ایک بڑی بی تھیں جو ہمیں بضاعہ کی جانب بھیجتی تھیں۔ ابن مسلم کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا ایک باغ تھا۔ پھر وہ چقندر کی جڑیں لے ل کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی اور پھر ان میں جو کے چند دانے ڈال کر پکایا کرتی تھی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ کر واپس لوٹتے اور اسے سلام کرتے تو وہ ہمارے سامنے بھی وہ کھانا پیش کرتی جس کے سبب ہم بہت خوش ہوتے اور ہم نمازِ جمعہ کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

6249- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں جو تمہیں

6247- صحیح مسلم:5628، سنن ترمذی:2696

6248- راجع الحدیث:938

6249- راجع الحدیث:3217

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ» قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، تَرَى مَا لاَ نَرَى، تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَقَالَ يُونُسُ، وَالنُّعْمَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَبَرَكَاتُهُ

سلام کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ مراد تھے شعیب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ یونس نعمان، زہری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روایت میں وبرکاتہ بھی ہے۔

17- بَابُ إِذَا قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

جب کوئی کہے کہ کون؟ تو جواب میں کہے کہ میں!

6250 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ البَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: «أَنَا أَنَا» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس قرضے کے سلسلے حاضر ہوا جو میرے والد مرحوم پر تھا۔ پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا کون ہے؟ پس میں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں، میں، گویا یہ ناپسند گزرا۔

18- بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلاَمُ

جواب میں عَلَيْكَ السَّلَامُ کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: «وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَدَّ المَلاَئِكَةُ عَلَى آدَمَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو جواب دیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔

6251 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ المَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ،

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں رونق افروز تھے۔ پس اُس نے نماز پڑھی، پھر سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا۔ وعلیک السلام۔ جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ وہ واپس گیا، نماز پڑھی، پھر واپس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔ پھر واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی

6250- راجع الحدیث: 2127، صحیح مسلم: 5600،5601،5602، سنن ابو داؤد: 5187، سنن ترمذی: 2711، سنن ابن ماجہ: 3709

6251- راجع الحدیث: 757، صحیح مسلم: 884، سنن ابو داؤد: 885، سنن ترمذی: 2692، سنن ابن ماجہ: 3695

فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ، فَارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا» وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الأَخِيرِ: «حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا».

ہے۔ دوسری بار یا تیسری دفعہ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پوری طرح وضو کیا کرو، پھر قبلے کی طرف منہ کر کے تکبیر کہا کرو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھا کرو، پھر رکوع کیا کرو حتیٰ کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جایا کرے، پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ ہو جائے پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔ ابو اسامہ نے کہا کہ آپ نے آخر میں فرمایا۔ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

6252- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

19- بَابُ إِذَا قَالَ: فُلاَنٌ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ

جب کوئی کہے کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے

6253- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ» قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَتُهُ اللهِ۔

20- بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک کا اختلاط ہو

6254- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

6252- راجع الحدیث: 757

6253- راجع الحدیث: 3217 'صحیح مسلم: 6253,6251 'سنن ترمذی: 2880,2693 'سنن ابن ماجہ: 3696

الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا، عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ، وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلاَطٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَالمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَاليَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي المَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ المَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ القُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا المَرْءُ، لاَ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلاَ تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا، وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ، فَاسْتَبَّ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَاليَهُودُ، حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ - يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ البَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ، فَيُعَصِّبُونَهُ بِالعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنائی ہوئی چادر پڑی ہوئی تھی اور بنی حارث بن خزرج کی جانب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے روانہ ہوئے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر سے قبل کا واقعہ ہے۔ آپ روانہ ہوگئے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزر ہوا جس میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی موجود تھے ان میں عبداللہ بن ابی سلول بھی موجود تھا اور مسلمانوں میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں تھے جب مجلس پر سواری کی دھول پڑی تو ابن اُبی نے اپنی ناک چادر سے چھپالی اور کہا کہ ہمارے اوپر دُھول نہ اڑاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا اور وہاں کھڑے ہوگئے۔ پھر نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن اُبی بن سلول رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب! آپ کا یہ عمل مجھے پسند نہیں۔ اگر یہ پیغام حق ہے تو مجلسوں میں آ کر ہمیں تنگ نہ کیا کرو بلکہ جو آپ کے پاس جائے اُسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تکرار ہونے لگی حتیٰ کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑ پڑنے پر آمادہ تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ اُنہیں برابر خاموش کراتے رہے، پھر اپنے جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے اور فرمایا، اے سعد! تم نے سنا جو ابوحُباب نے کہا۔ اس سے عبداللہ بن اُبی مراد تھا اور اُس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ انہوں نے عرض گزار کی کہ یا رسول اللہ! اُسے معاف فرما دیجیے اور درگزر کیجیے۔ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا بیشک اس شہر کے لوگ اس بات پر متفق ہوگئے تھے

کہ اُسے اپنا سردار بنا کر اس کی تاجپوشی کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُس حق کے ذریعے جو آپ کو عطا فرمایا گیا ہے اُسے رد کر دیا تو اس بات سے وہ نکو گیا ہے اور اسی لیے وہ ایسی حرکتیں کرتا ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُسے معاف فرما دیا۔

21- بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا، وَلَمْ يَرُدَّ سَلاَمَهُ، حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ، وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ العَاصِي

جو اس وقت تک گناہ گار شخص کو سلام نہ کرے اور نہ جواب دے جب تک وہ گناہوں سے تائب نہ ہو جائے

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: «لاَ تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الخَمْرِ»

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ شرابی کو سلام نہ کرو۔

6255- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: "يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ أَمْ لاَ؟ حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً، وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الفَجْرَ"

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے ممانعت فرما دی تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ کو سلام کیا اور اپنے دل میں کہا کہ دیکھوں حضور میرے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ یہاں تک کہ اسی حالت میں پورے پچاس دن گزر گئے اور نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے بعد اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ قبول ہونے کا مژدہ سنایا۔

22- بَابٌ: كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلاَمُ

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

6256- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول

6255- راجع الحديث: 2757

6256- راجع الحديث: 2935

عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ اليَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ« فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ"

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی تمہارے اوپر موت ہو۔ پس میں ان کی بات کو سمجھ گئی اور میں نے جواباً کہا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُن کی بات سنی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے تو میں نے وَعَلَيْكُمْ یعنی تم پر بھی ہو، کہہ دیا تھا۔

6257- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ اليَهُودُ، فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ"

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کریں تو اُن کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو۔

6258- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ"

عبیدہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو اُن کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

23-بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى المُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

مسلمانوں کے خلاف لکھی ہوئی تحریر دیکھنا جو حالات کی خبر دینے کے لیے لکھی گئی ہو

6259- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ العَوَّامِ وَأَبَا

ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہما کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ، حتیٰ کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک

-6257 انظر الحدیث:6928

-6258 انظر الحدیث:6926' صحیح مسلم:5617

-6259 [illegible]

مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، وَكُلُّنَا فَارِسٌ. فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ» ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا، فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، قَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ: قُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ» قَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَا غَيَّرْتُ وَلاَ بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: «صَدَقَ، فَلاَ تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا» قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: فَقَالَ: "يَا عُمَرُ، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ" قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی جانب جا رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا، جیسا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے اُس سے کہا کہ وہ خط دیدو جو تمہارے پاس ہے۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بیانی نہیں کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کر دیدو ورنہ میں تمہیں برہنہ کردوں گا ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری طرف سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی طرف بڑھایا جبکہ اس نے ازار کی جگہ کمبل باندھا ہوا تھا اور خط نکال کر دیدیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اِس پر کس چیز نے ابھارا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تبدیلی آئی اور نہ میں بدل گیا ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے صحابہ میں سے وہاں میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ کہا، ان سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عمر! تمہیں کیا معلوم کہ اللہ

تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشکبار ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

24- بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ الكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ

اہلِ کتاب کے لیے خط کس طرح لکھا جائے؟

6260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ، فَأَتَوْهُ - فَذَكَرَ الحَدِيثَ - قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ، فَإِذَا فِيهِ: »بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الهُدَى، أَمَّا بَعْدُ«

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ابو سفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جو شام میں تجارت کی کے لیے گئے ہوئے تھے۔ تو وہ گئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اسے پڑھا تو اس میں مرقوم تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہِ رُوم کے لیے ہے۔ سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اس کے بعد۔

25- بَابٌ: بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الكِتَابِ

خط کی ابتدا کن لفظوں سے کی جائے؟

6261 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ« . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَجَرَ خَشَبَةً، فَجَعَلَ المَالَ فِي جَوْفِهَا،

عبد الرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اُس نے ایک لکڑی لے کر کھوکھلی کی اور اس کے اندر ہزار دینار رکھے، پھر اپنے ساتھی کے نام خط لکھ کر اُس میں رکھ دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے لکڑی کھولی۔ اس کے اندر مال رکھا اور ایک خط اس کے لیے رکھا کہ یہ فلاں

6260- راجع الحديث:7،5

6261- راجع الحديث:1498

وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً: مِنْ فُلاَنٍ إِلَى فُلاَنٍ"

کی جانب سے فلاں کے لیے ہے۔

26- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ

6262- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ، فَقَالَ: " قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ: خَيْرِكُمْ " فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ المَلِكُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الوَلِيدِ، مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ: «إِلَى حُكْمِكَ»

ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتر آئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا کہ اپنے میں بہتر شخص کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ (یہودی) تمہارے فیصلے کے لیے اترے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ اِن کے جو افراد لڑنے کے قابل ہیں اُنہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ پس حضور نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو حکم فرمایا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض ساتھیوں نے ابوالولید کے واسطے سے حضرت ابوسعید کے بیان میں عَلٰی حُكْمِكَ کی جگہ مجھے إِلٰى حُكْمِكَ بتایا ہے۔

27- بَابُ المُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: «عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ، وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ» وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: «دَخَلْتُ المَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي»

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔ کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں موجود تھے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ میری طرف بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

6262- راجع الحدیث: 3043

6263- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ المُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں مصافحہ کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

6264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: «كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ»

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، حیات، ابوعقیل زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدّ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

28- بَابُ الأَخْذِ بِاليَدَيْنِ

دونوں کا ہاتھ پکڑنا

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ابْنَ المُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

6265 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ، التَّشَهُّدَ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ القُرْآنِ: «التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا: السَّلاَمُ - يَعْنِي - عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابومعمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے میں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر مجھے اس طرح تشہد سکھایا۔ جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے یعنی تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہمارے اوپر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں چونکہ اس وقت آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم نے السلام علی النبی کہنا شروع کر دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

6263- سنن ترمذی:2729

6264- راجع الحدیث:3694

6265- راجع الحدیث:831' صحیح مسلم:899' سنن نسائی:1170

فائدہ: لغت میں تشہد کے معنی ہیں گواہ بننا یا گواہی دینا۔ عرف میں کلمۂ شہادت پڑھنا، مگر شریعت میں التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ التحیات اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا، اولاً حضور نے عرض کیا: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ" رب کی طرف سے ارشاد ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً عرض کیا "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" ان دونوں قسموں کے کلاموں کو نمازی ادا کر کے اللہ کی توحید حضور کی رسالت کی گواہی دیتا ہے لیکن نمازی التحیات پڑھتے وقت معراج کی اس گفتگو کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ خود بارگاہ الٰہی میں تحیۃ اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرنے کی نیت کرے (شامی) جیسے تکبیر تشریق حضرت جبریل، حضرت خلیل، حضرت اسماعیل کے کلاموں کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت جبریل جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے، ادھر خلیل اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے تھے تو اوپر سے پکارا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" حضرت خلیل نے اوپر دیکھا تو جبریل کو آتے دیکھ کر فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر بحکم پروردگار حضرت اسماعیل کے ہاتھ پاؤں کھولے اور قبولیت قربانی کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا: لِلّٰهِ الْحَمْدُ مگر اب تکبیر تشریق کہنے والا وہاں کی نقل کی نیت نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے ذکر الٰہی کی نیت کرے۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۲)

29- بَابُ الْمُعَانَقَةِ، وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ أَصْبَحْتَ

6266 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا» فَأَخَذَ بِيَدِهِ العَبَّاسُ فَقَالَ: أَلاَ تَرَاهُ، أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثَّلاَثِ

معانقہ کرنے اور دوسرے کا مزاج پوچھنا

عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اُس مرض میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ فرمایا، اللہ کا شکر ہے کہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس پر حضرت عباس نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ تین دن کے بعد خدا کی قسم تم لاٹھی سے ہانکے جاؤ گے۔ خدا کی قسم بیشک میں نے دیکھ لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد اس بیماری میں وصال فرما جائیں

عَبْدُ العَصَا، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ المَوْتَ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ: فِيمَنْ يَكُونُ الأَمْرُ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا، قَالَ عَلِيٌّ: »وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَا لاَ يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا، وَإِنِّي لاَ أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا«

گے کیونکہ میں نے بنی عبدالمطلب نے چہرے وفات کے وقت دیکھے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ جاکر رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی عرض کریں کہ خلافت کن کے پاس رہے گی۔ اگر وہ ہم میں ہوگی تو ہمیں علم ہوجائے گا اور اگر ہمارے سوا دوسرے لوگوں میں رہے گی تو ہم عرض کریں گے کہ ہمارے لیے وصیت فرمادی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پوچھی اور آپ نے انکار فرمادیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے۔ لہٰذا میں تو رسول اللہ ﷺ سے یہ کبھی نہیں پوچھوں گا۔

30- بَابُ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

جو جواب میں لبیک وسعدیک کہے

6267 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلاَثًا: »هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ« قُلْتُ: لاَ، قَالَ: »حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا« ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، فَقَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: "هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ: أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ"

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک۔ اسی طرح تین دفعہ کہنے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے، یہی کہ اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے، یہی کہ جب وہ ایسا کریں تو انہیں عذاب نہ دے۔

6267م - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

ہدبہ، ہمام، قتادہ، حضرت انس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

6268 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا وَاللَّهِ أَبُو ذَرٍّ، بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم سے ربذہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں عشاء

6267- راجع الحديث: 5967

6267م- راجع الحديث: 2856

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلاَثٌ، عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا« وَأَرَانَا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »الأَكْثَرُونَ هُمُ الأَقَلُّونَ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا« ثُمَّ قَالَ لِي: »مَكَانَكَ لاَ تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ« فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَبْرَحْ« فَمَكُثْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَمِعْتُ صَوْتًا، خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ« قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ »وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ« قُلْتُ لِزَيْدٍ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ. قَالَ الأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، نَحْوَهُ، وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ: »يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلاَثٍ«

کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور اُحد پہاڑ ہمارے سامنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر! اگر میرے پاس کوہِ اُحد جتنا بھی سونا آئے اور ایک رات یا تین راتیں گزر جانے کے بعد میرے پاس ایک اشرفی بھی باقی رہ جائے تو یہ مجھے پسند نہیں ہے مگر یہ کہ کسی کا قرض ادا کرنا ہو، ورنہ اللہ کے بندوں پر یوں یوں اور یوں خرچ کردوں اور ہمیں اپنے دستِ مبارک کے اشارے سے منظر دکھایا۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ وافر مال والے قیامت میں قلاش ہوں گے۔ مگر جو اللہ کے بندوں پر یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر فرمایا کہ تم اُس وقت تک اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آجاؤں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے حتیٰ کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ پھر میں نے ایک آواز سنی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا۔ میں پتہ کرنے کے لیے جانا چاہتا تھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ جگہ سے نہ ہٹنا، لہٰذا میں ٹھہرا رہا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی حادثہ تو پیش نہیں آگیا۔ مجھے حضور کا ارشاد یاد آگیا تو میں ٹھہرا رہا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرائیل تھے جنہوں نے آکر مجھے بتایا کہ میرا جو اُمتی اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا کہ وہ خواہ زنا یا چوری کرے۔ میں نے زید سے کہا کہ مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کی راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے ربذہ میں یہ حدیث حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی۔ اعمش، ابوصالح نے بھی حضرت ابوذر

غفاری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوشہاب نے اعمش سے جو روایت کی اُس میں ہے کہ وہ میرے پاس تین روز سے زیادہ ٹھہرے۔

31- بَابٌ: لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

کوئی آدمی کسی آدمی کو اُس کی جگہ سے نہ اُٹھائے

6269- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اُس کی نشست سے اٹھا کر پھر خود وہاں نہ بیٹھے۔

32- بَابٌ

باب

{إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي المَجْلِسِ، فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشِزُوا فَانْشِزُوا} الآيَةَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ۲۸، المجادلہ ۱۱)

6270 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ «يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو اٹھا کر اُس کی نشست پر بیٹھے، بلکہ جگہ دیا کرو اور کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اُس کی نشست سے اٹھا کر اُس کی جگہ پر بیٹھے۔

33- بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

بغیر اجازت مجلس سے یا گھر میں کھڑے ہو جانا یا اس لیے کھڑے ہونا کہ لوگ بھی اُٹھ کھڑے ہوں گے

6271 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

6270- راجع الحدیث: 911

6271- راجع الحدیث: 4205، 4791

مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ، طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ » قَالَ: «فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ. فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلاَثَةٌ. وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا القَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا » قَالَ: «فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ » وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ} [الأحزاب: 53]- إِلَى قَوْلِهِ - {إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا} [الأحزاب: 53]

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح فرمایا تو لوگوں کی دعوت فرمائی وہ کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یوں ظاہر کیا کہ گویا اُٹھنے والے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہ اُٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ اُٹھ کھڑے ہوئے لہٰذا کچھ لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور تین شخص باقی رہ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ اندر تشریف لے جانے کی خاطر واپس آئے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے راوی کا بیان ہے کہ میں گیا اور نبی کریم ﷺ کو میں نے بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوگئے اور میں بھی اندر داخل ہونے لگا تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)

34- بَابُ الاِحْتِبَاءِ بِاليَدِ، وَهُوَ القُرْفُصَاءُ

6272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

گھٹنوں کو ہاتھوں کے گھیرے میں لے کر بیٹھنا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سرین کے بل دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے گھیرے لے کر

عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الكَعْبَةِ، مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ» هَكَذَا

تشریف فرما تھے۔

35-بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

قَالَ خَبَّابٌ: " أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، قُلْتُ: أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ"

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے میں نے عرض کی کہ کیا آپ دعا نہیں کریں گے؟ تو آپ اُٹھ بیٹھے۔

6273- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ»

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

6274- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: «أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ» فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

مسدد نے بشر سے اسی کے مثل روایت کی ہے کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچنا۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش! آپ سکوت فرمائیں۔

36-بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

جو کسی حاجت کی وجہ سے یا قصداً تیز چلے

6275- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الحَارِثِ، حَدَّثَهُ قَالَ: «صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ»

ابن ابی مُلیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی اور پھر تیزی سے کاشانہ اقدس میں داخل ہو گئے۔

6273- راجع الحدیث:2654

6274- راجع الحدیث:2654

6275- راجع الحدیث:851

37- بَابُ السَّرِيرِ

6276 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، تَكُونُ لِي الحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ، فَأَنْسَلُّ انْسِلاَلًا»

تخت

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی رہتی۔ اگر کوئی ضرورت ہوتی تو میں آپ کے سامنے سے گزرنا پسند نہ کرتی اور آہستہ آہستہ ایک طرف ہو جاتی تھی۔

38- بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

6277 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو المَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الأَرْضِ وَصَارَتِ الوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «خَمْسًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «سَبْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «تِسْعًا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «إِحْدَى عَشْرَةَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "لاَ صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرَ الدَّهْرِ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ"

جس کو تکیہ پیش کیا جائے

ابو الملیح کا بیان ہے میں تمہارے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میرے روزے رکھنے کا ذکر کر دیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس کے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہو گئے اور تکیہ آپ کے اور میرے درمیان رہا۔ چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے ہر ماہ تین روزے رکھ لینا کافی نہیں ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ پانچ رکھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرمایا کہ داؤدی روزوں پر نفلی روزوں پر فوقیت نہیں ہے کہ ایک روز روزہ رکھنا اور دوسرے دن روزہ نہ رکھنا۔

6278 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ،

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ شام کی

6276- راجع الحدیث: 514

6277- راجع الحدیث: 1980,1131

6278- راجع الحدیث: 3287

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ - أَنَّهُ قَدِمَ الشَّأْمَ - ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَأَتَى المَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا، فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: " أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ - يَعْنِي حُذَيْفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ كَانَ فِيكُمْ - الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي عَمَّارًا - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالوِسَادِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى} [الليل: 1] قَالَ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى " فَقَالَ: مَا زَالَ هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي، وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف گئے۔ ابراہیم کا بیان ہے کہ علقمہ شام کو گئے۔ چنانچہ مسجد میں پہنچے، دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی جلیس عطا فرما۔ پھر وہ حضرت ابودرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ عرض کی کہ کوفے کا۔ پوچھا کہ کیا تم میں وہ آدمی موجود نہیں ہے جس کے سوا ایک راز کا جاننے والا اور کوئی نہیں۔ یعنی حضرت حذیفہ کیا تم میں وہ آدمی نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی شیطان سے بچایا ہوا ہے یعنی حضرت ابن مسعود۔ بھلا عبداللہ بن مسعود آیت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى کو کس طرح پڑھتے تھے؟ کہا کہ وَالذَّكَرِ الأُنْثَى فرمایا کہ یہ لوگ مجھے مسلسل شک میں ڈالتے رہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت یونہی سنی ہے۔

39- بَابُ القَائِلَةِ بَعْدَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے بعد قیلولہ

6279 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: «كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الجُمُعَةِ»

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا قیلولہ اور کھانا جمعہ کے بعد ہوتا تھا۔

40- بَابُ القَائِلَةِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں قیلولہ

6280 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے بڑھ کر اپنا کوئی اور نام پسند نہیں تھا۔ جب اُنہیں اس نام سے بلایا جاتا تو بہت خوش ہوتے ایک رسول

6279- راجع الحدیث: 938 سنن ابوداؤد: 1086

6280- راجع الحدیث: 441

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي البَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي المَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ»

اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی بات ہوگئی ہے لہٰذا وہ غصے میں باہر چلے گئے ہیں اور یہاں نہیں ٹھہرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں گئے ہیں۔ وہ گیا اور آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور اُس وقت بھی وہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ اُن کی چادر ان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اس لیے وہ مٹی سے اٹ گئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اُن کے جسم سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے: ابو تراب کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتراب کھڑے ہو جاؤ۔

41- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم میں گیا اور وہاں قیلولہ کیا

6281 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: «أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطَعِ» قَالَ: «فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ، فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ» قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الوَفَاةُ، أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ، قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے حضرت اُمّ سُلیم چمڑے کا گدا بچھایا کرتیں اور آپ اُسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے اِن کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سو جاتے تو میں آپ کا معطر پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتا اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملا لیا کرتا۔ ثمامہ کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو اُن کے کفن کو لگائی جائے اُن کا بیان ہے کہ وہی خوشبو اُن کے کفن کو لگائی گئی۔

فائدہ: سبحان اللہ! مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کیا مہکی مہکی بات بتا رہی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سرتاپا بے مثال ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص مبارکہ ہوں یا ظاہری سراپا ہر حالت ہر کیفیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یکتا و لاثانی ہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مثل ہو ہی نہیں سکتا دیکھیے حدیث مبارکہ میں صراحتاً مذکور ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ریشم یا دیباج ایسا نہیں چھوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و ملائم ہو گویا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک ریشم و دیباج جو اپنی ملائمیت میں مثال نہیں رکھتے اس سے زیادہ نرم و ملائم تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی خوشبو ایسی نہیں سونگھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار ہو یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارکہ بھی اپنی مثال آپ تھا کہ کوئی خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی اب وہ لوگ جو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی یہی پٹی پڑھانے میں لگے ہوئے ہیں خوب غور کرلیں کہ اگر ان کے پاس سے پسینہ خارج ہونے لگے تو اس کی بدبو سے پاس بیٹھنا دوبھر ہوجائے بلکہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی ملائمیت اور خوشبو کا تو یہ عالم ہے کہ کوئی ریشم اور کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ایسی بے مثل بشریت کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جن کے لئے جہنم کی آگ دہکائی جاچکی ہے۔

6282,6283 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ، يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ قَالَ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ " - شَكَّ إِسْحَاقُ - قُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ " فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ» فَرَكِبَتِ البَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب ہجرت کر کے قبا تشریف لے گئے تو حضرت اُمّ حرام بنت مِلحان رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرے جو آپ کو کھانا کھلایا کرتیں۔ یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں چنانچہ ایک دن جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حرام کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھے میرے کچھ اُمتی دکھائے گئے جو اس سمندر پر سوار ہو کر اس طرح راہ خدا میں جہاد کررہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا فرمایا کہ تخت پر بادشاہوں کی طرح۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرمالے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا کہ مجھ پر میری اُمت کے کچھ اور لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس سمندر پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا تخت پر بادشاہوں کی طرح میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا

کیجیے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے۔ فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ کے دور میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

42- بَابُ الجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ

جس طرح آسانی ہو اُس طرح بیٹھنا

6284 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالمُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ " تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عطا بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے لباس پہننے اور دو طرح کی تجارت سے ممانعت فرمائی ہے۔ لباس میں تو اشتمال صماء اور احتباء ہیں کہ ایک ہی کپڑے میں اس طرح لپٹ کر بیٹھنا کہ شرمگاہ پر کچھ بھی نہ ہو۔ تجارت میں ملامسہ اور منابذہ قسم کی تجارت سے منع فرمایا۔ اسی طرح معمر، محمد بن ابو حفصہ، عبداللہ بن بُدیل نے زہری سے روایت کی ہے۔

43- بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ، فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

جو لوگوں کے درمیان سرگوشی کرے اور جو اپنے دوست کا راز نہ کھولے بلکہ اُس کی وفات کے بعد بتائے

6285,6286 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ تَمْشِي، لاَ وَاللَّهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا

مسروق کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور خدا کی قسم اُن کی چال رسول اللہ ﷺ کی مبارک چال سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: میری بیٹی مرحبا! پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا۔ پھر اُن کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب

6284- راجع الحدیث: 4147

6285,6286- راجع الحدیث: 3624,3623

سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ: خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا: عَمَّا سَارَّكِ؛ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ: أَمَّا الآنَ فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِي، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الأَمْرِ الأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ العَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أَرَى الأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ» قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ، أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ المُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ»

انہیں بہت زیادہ پریشان دیکھا تو اُن کے ساتھ دوبارہ سرگوشی فرمائی۔ اس مرتبہ وہ ہنس پڑیں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے راز کے لیے ہم میں سے تمہیں منتخب فرمایا، پھر بھی تم روتی ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھ گئے تو میں نے اُن سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ نے تم سے کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرسکتی۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہوگیا تو میں نے اُن سے کہا کہ میں تمہیں اُس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ مجھے بتادو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اَب بتا دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا کہ پہلی مرتبہ جب آپ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل ہر سال قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال میرے ساتھ دو دفعہ دور کیا ہے۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ میرا آخری وقت قریب آ گیا۔ لہٰذا اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور میں تم سے آگے جانے والا ہوں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا پھر میرے غم کو ملاحظہ کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو۔

44- بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ

چت لیٹنا

6287 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى»

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میرے عم محترم حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک قدم مبارک دوسرے قدم مبارک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

45- بَابُ لاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلاَ تَتَنَاجَوْا بِالإِثْمِ وَالعُدْوَانِ، وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى} - إِلَى قَوْلِهِ - {وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ المُؤْمِنُونَ} [آل عمران: 122] وَقَوْلُهُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [المجادلة: 12]- إِلَى قَوْلِهِ - {وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [آل عمران: 153]

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکمِ خدا کے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۹۔۱۰) اور ارشاد فرمایا: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۱۲۔۱۳)

6288 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةٌ، فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں۔

46- بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

راز کی محافظت

6289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ

معتمر بن سلیمان نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی

6288- صحیح مسلم:5658

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: «أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ»

کریم ﷺ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی تو میں نے آپ کی وفات کے بعد بھی وہ کسی کو نہیں بتائی حتیٰ کہ میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ سُلیم نے پوچھی تو میں نے انہیں بھی نہیں بتائی۔

47- بَابُ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَلاَ بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

جب تین سے زیادہ ہوں تو آہستہ بات کرنے اور سرگوشی کرنے میں مضائقہ نہیں

6290 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً فَلاَ يَتَنَاجَى رَجُلاَنِ دُونَ الآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ»

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص سرگوشی نہ کریں، جب تک بہت سے افراد کے ساتھ مل نہ جائے، ورنہ یہ بات اُسے دکھ پہنچائے گی۔

6291 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، قُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى، أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مال تقسیم فرمایا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو حضور کی خدمت میں ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے واقعہ عرض کر دیا۔ تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

48- بَابُ طُولِ النَّجْوَى

طویل سرگوشی کرنا

وَقَوْلُهُ: {وَإِذْ هُمْ نَجْوَى} [الإسراء: 47]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا، وَالمَعْنَى: يَتَنَاجَوْنَ

نَجْوٰی یہ نَاجَیْتُ کا مصدر ہے یہ اُن کی عادت بیان کی کہ وہ سرگوشی کرتے ہیں۔

6292- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک شخص

6290- صحیح مسلم: 5660

6291- راجع الحدیث: 4305,3150

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى«

رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کر رہا تھا۔ وہ مسلسل سرگوشی کرتا رہا حتیٰ آپ کے اصحاب میں سے کئی سو گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

49-بَابٌ: لاَ تُتْرَكُ النَّارُ فِي البَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت گھر میں آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑو

6293- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ«

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا نہ چھوڑو۔

6294 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ«

ابو بُردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں ایک گھر کو رات کے وقت گھر والوں سمیت آگ لگ گئی۔ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اُن کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اِسے بجھا دیا کرو۔

6295 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ كَثِيرٍ هُوَ ابْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »خَمِّرُوا الآنِيَةَ، وَأَجِيفُوا الأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا المَصَابِيحَ، فَإِنَّ الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ البَيْتِ«

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہا بتی کھینچ کرلے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

50-بَابُ إِغْلاَقِ الأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

رات کو دروازے بند کر لینا

6296 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات میں جب تم سونے لگو تو

-6293 صحیح مسلم:5225' سنن ترمذی:1813' سنن ابن ماجہ:3769

-6294 صحیح مسلم:5226' سنن ابن ماجہ:3770

-6295 راجع الحدیث:3316,3280

اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَطْفِئُوا المَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ- قَالَ هَمَّامٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ- وَلَوْ بِعُودٍ يَعْرُضُهُ"

چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشک کو منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دیا کرو ہمام کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خواہ لکڑی کے ساتھ۔

51- بَابُ الخِتَانِ بَعْدَ الكِبَرِ وَنَتْفِ الإِبْطِ

بڑا ہونے پر ختنہ کروانا اور بغل کے بال اکھاڑنا

6297 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الفِطْرَةُ خَمْسٌ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ "

سعید بن مسیبؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام فطرت ہیں یعنی ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، موچھیں پست کرنا اور ناخن کاٹنا۔

6298- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالقَدُومِ» مُخَفَّفَةً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کے بعد قدوم آلے سے اپنا ختنہ کیا۔

6298م- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَقَالَ: «بِالقَدُّومِ وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ»

قتیبہ، مغیرہ، ابوالزناد نے کہا کہ یہ القَدُّوْمُ دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔

6299 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «أَنَا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اُن دنوں آدمی کا ختنہ اُس وقت تک نہیں کیا جاتا تھا جب تک سن بلوغ کو نہ

6297- راجع الحديث: 5891,5889

6298م- راجع الحديث: 3356

6299-

يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ» قَالَ: وَكَانُوا لاَ يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ.

پہنچ جائے۔

6300- وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ»

ابن ادریس، ان کے والد، ابواسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو میرے ختنے ہو چکے تھے۔

52- بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللهِ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

وہ تمام کھیل باطل ہیں جو اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ ہوں اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ} [لقمان: 6]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔

6301- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللاَّتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"

حُمید بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے حلف اٹھاتے ہوئے اگر کوئی کہہ بیٹھے کہ لات وعُزّٰی کی قسم تو اُسے چاہیے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اُسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

53- بَابُ مَا جَاءَ فِي البِنَاءِ

عمارتوں کے بارے میں

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ البَهْمِ فِي البُنْيَانِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ہے جانوروں کے چرانے والے عمارتوں پر فخر کریں گے۔

6302- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ المَطَرِ،

سعید بن عمرو کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے محفوظ رکھتا ہے اُس کی تعمیر میں اللہ

6300- راجع الحديث: 6299

6301- راجع الحديث: 4860

6302- راجع الحديث: 4162

وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ»

کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہیں کی۔

6303 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: «وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلاَ غَرَسْتُ نَخْلَةً، مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ بَنَى. قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی پودا لگایا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اُن کے ایک گھر والوں کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم انہوں نے مکان بنایا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ عمارت بنانے سے پہلے یہ کہا ہو۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

80- كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ} [غافر: 60]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔ (پ ۲۴، المومن ۶۰)

1- بَابٌ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے جو مقبول ہوتی ہے

6304 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الآخِرَةِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو اُٹھا رکھوں جو آخرت میں میری اُمت کی شفاعت ہو۔

6305- وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: قَالَ مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا» أَوْ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ القِيَامَةِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے سوال کرنے کے لیے ایک سوال ہوتا تھا یا فرمایا کہ ہر نبی کے مانگنے کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جو مقبول فرمائی جاتی پس میں نے اپنی دعا کو بروز قیامت اپنی اُمت کے شفاعت قرار دے لیا ہے۔

2- بَابُ أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ

افضل استغفار

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا، يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا، وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ، وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ، وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا} [نوح: 11] {وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شراٹے کا مینہ بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔ (پ ۲۹، نوح ۱۰-۱۲) اور فرمایا: اور وہ کہ جب

6304- انظر الحدیث: 7474

وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ} [آل عمران: 135]

کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔ (پ ۴، آل عمران ۱۳۵)

6306 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ العَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ»

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سیّد الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے وعدہ کیا اس پر اپنے مقدور بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا اُن کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

فائدہ: استغفار کے معنی ہیں گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنا اور توبہ کی حقیقت ہے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کر لینا یا زبان سے گناہ نہ کرنے کا عہد استغفار ہے اور دل سے عہد توبہ۔ استغفار غفر سے بنا، بمعنی چھپانا یا چھلکا و پوست، چونکہ استغفار کی برکت سے گناہ ڈھک جاتے ہیں اس لیے اسے استغفار کہتے ہیں۔ توبہ کے معنے رجوع کرنا، اگر یہ حق تعالیٰ کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں ارادۂ عذاب سے رجوع فرما لینا اور اگر یہ بندے کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں گناہ سے اطاعت کی طرف، غفلت سے ذکر کی طرف، غیبت سے حضور کی طرف لوٹ جانا۔ توبہ صحیح یہ ہے کہ بندہ گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے اور جس قدر ہو سکے اسی قدر گزشتہ گناہوں کا عوض اور بدلہ کر دے۔ نمازیں ہوں تو قضا کرے، کسی کا قرض رہ گیا ہے تو ادا کر دے۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ توبہ کا کمال یہ ہے کہ دل لذت گناہ بلکہ گناہ بھول جائے۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۵۴۷)

3- بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

نبی ﷺ کا دن اور رات میں استغفار کرنا

6307- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم،

6306- انظر الحديث: 6323، سنن نسائي: 5537

قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً«

میں روزانہ ستر دفعہ سے زیادہ بارگاہ الٰہی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

4- بَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کرنا

قَالَ قَتَادَةُ: {تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا} [التحريم: 8]: »الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ«

قتادہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی پکی نفع بخش توبہ کرنی چاہیے۔

6308 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: »إِنَّ المُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ« فَقَالَ بِهِ هَكَذَا، قَالَ أَبُو شِهَابٍ: بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: " لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الحَرُّ وَالعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ " تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَجَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الحَارِثَ، وَقَالَ شُعْبَةُ، وَأَبُو مُسْلِمٍ اسْمُهُ عُبَيْدُ اللهِ كُوفِيٌّ قَائِدُ الأَعْمَشِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الحَارِثِ

حارث بن سُوید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسری اُن کا اپنا قول ہے۔ اپنا قول یہ بیان فرمایا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی شخص پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ خوف کرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آ گرے جبکہ فاسق و فاجر شخص اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اُوپر سے مکھی گزرتی ہوئی چلی گئی اور فرمایا کہ اس طرح ابو شہاب نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ناک کے اوپر سے گزرنا بتایا۔ پھر حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ہلاکت خیز منزل پر ٹھہرے اور اُس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اُس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت اُسے بے قرار کرتی ہے یا جو اللہ نے چاہا۔ اُس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور سو جاتا ہے۔ جب سر اٹھاتا ہے تو اُس کی سواری پاس ہوتی ہے۔ اسی طرح ابو عوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ ابو اُسامہ، اعمش، عمارہ نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ شعبہ، ابو مسلم، اعمش،

بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابراہیم، تیمی نے حارث بن سُوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ، اعمش، عمارہ اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا۔ ابراہیم تیمی، حارث بن سُوید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

6309- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وحَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ، سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اُسے مل جائے۔

5- بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ

داہنی کروٹ لیٹنا

6310- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، حَتَّى يَجِيءَ المُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو خفیف رکعتیں پڑھتے، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کو بلانے کے لیے آتا۔

6- بَابُ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ

جو حالتِ طہارت میں رہے

6311- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، وَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنی پناہ بنا لیا تجھ سے ڈرتے اور رغبت رکھتے ہوئے تیرے سوا کوئی

6309- صحیح مسلم:6896

6310- راجع الحدیث:626

نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ " فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. قَالَ: لاَ، «وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ»

جائے پناہ اور ٹھکانہ نہیں جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اُس پر ایمان لایا اور تیرے اُس نبی پر جو تُو نے بھیجا۔" پھر اگر تو مر بھی جائے تو فطرت پر مرے گا۔ ان کلمات کو اپنے ہر کلام سے بعد میں رکھا کر میں نے کہا کہ کیا وَبِرَسُولِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ کہہ لیا کروں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ کہا کرو۔

7- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

سوتے وقت کیا پڑھے

6312- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا قَامَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر جاتے تو کہتے: "تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔" جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

6313- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا، ح وحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا، فَقَالَ: " إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ"

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا۔ ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ جب تم اپنے بستر پر میں جانے کا ارادہ کرو تو کہو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور میں تیری طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے تجھے اپنی پناہ بنا لیا، تیری طرف رغبت ہونے کے سبب تیرے سوا جائے پناہ اور ٹھکانا اور کسی کے پاس نہیں۔ میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" پھر اگر تم مر بھی گئے تو فطرت پر مرو گے۔

6312- انظر الحدیث: 7394,6324,6314 'سنن ابو داؤد: 5049 'سنن ترمذی: 3417 'سنن ابن ماجہ: 3880

6313- انظر الحدیث: 247 'صحیح مسلم: 6824

8- بَابُ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ

6314 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا« وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: »الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ«

داہنے ہاتھ کو داہنے رخسار کے نیچے رکھے

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت جب بستر مبارک پر جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر کہتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔'' جب بیدار ہوئے تو کہتے: ''خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی جانب لوٹنا ہے۔

9- بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

6315 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ « وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ « {اسْتَرْهَبُوهُمْ} [الأعراف: 116] : مِنَ الرَّهْبَةِ. {مَلَكُوتٌ} [الأنعام: 75] : مُلْكٌ، مَثَلُ: رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ، تَقُولُ: تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ

داہنی کروٹ سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو داہنی کروٹ پر سوتے تھے، پھر کہتے: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کی اور تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور تجھے اپنی پناہ بنایا، تیری طرف رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث، جائے پناہ اور ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں۔ میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اُس نبی پر جو تو نے بھیجا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کا کہنے والا اگر اُس رات کو مر بھی جائے تو فطرت یعنی اسلام پر مرا اسْتَرْهَبُوهُمْ مشتق ہے الرَّهْبَةُ سے اور مَلَكُوتٌ مُلْكٌ سے، مثل مشہور ہے رَهَبُوتٌ (ڈرنا) بہتر رَحَمُوتٌ (مہربانی) سے اور کہتے ہیں: تَرْهَبُ (ڈرنا) بہتر ہے ترحم (رحم کرنا) سے۔

6314- راجع الحديث: 6312

6315- راجع الحديث: 247

10- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ

6316- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى القِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلاَتُهُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا» قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ العَبَّاسِ، فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

رات کو بیدار ہو تو یہ دعا مانگے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رات حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور جب اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو منہ اور ہاتھ دھوئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا اور درمیانہ وضو فرمایا یعنی تھوڑا یا زیادہ پانی استعمال نہ فرمایا۔ پس آپ نے نماز پڑھی اور میں بھی کھڑا ہو گیا مگر تاخیر کر کے اُٹھا کیونکہ مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ آپ یہ سمجھیں کہ میں دیکھ رہا تھا پس میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا چنانچہ آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے داہنی طرف کھڑا کر لیا۔ آپ نے پوری تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر لیٹے اور سو گئے، حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان پڑھ دی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا اور آپ اپنی دعا میں کہہ رہے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور پیدا کر دے، اور میری نگاہ میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور رکھ۔ کُریب کا بیان ہے کہ آپ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا تو اُس نے اِن کا ذکر کر کے عصبی و لحمی و دمی، شعری اور بشری کا ذکر کیا نیز دو چیزیں اور بیان کیں۔

6316- راجع الحدیث: 117' صحیح مسلم: 1794,1793,1791,1785,996' سنن ابو داؤد: 5043' سنن

6317 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: " اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ: لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ "

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت تہجد پڑھتے تو کہتے: "اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور قابل تعریف تو ہے، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ اُن میں ہے، تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری بات سچی ہے تیرا دیدار سچ ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، قیامت سچ ہے سارے نبی سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ سچے ہیں اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری جانب میں نے رجوع کیا۔ تیری مدد کے سہارے اور میں نے اپنا فیصلہ تیرے سپرد کیا۔ پس جو میں نے پہلے کیا اور آئندہ کروں اُسے معاف فرما دے اور جو میں نے چھپایا اور ظاہر کیا تو ہی سب سے پہلے تھا اور تو ہی سب کے بعد ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

11- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ المَنَامِ

سوتے وقت تکبیر اور تسبیح پڑھنا

6318 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ. قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ أَقُومُ، فَقَالَ: «مَكَانَكِ» فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: «أَلاَ

ابن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُن چھالوں کی بابت جو چکی پیسنے کے سبب اُن کے ہاتھوں میں پڑ گئے تھے حضور ﷺ سے عرض کی چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ پایا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہ بات گوش گزار کر دی حضرت

6317- راجع الحدیث: 1120

أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ، إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ» وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ»

علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر حضور ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو جب تم لیٹنے لگو یا اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ، خالد، ابن سیرین نے فرمایا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ کہنا۔

12- بَابُ التَّعَوُّذِ وَالقِرَاءَةِ عِنْدَ المَنَامِ

سوتے وقت تعوذ اور کچھ قرأت کرنا

6319- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جانے لگتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھوں پر دم فرماتے اور پھر انہیں اپنے جسم انور پر مل لیا کرتے تھے۔

13- بَابٌ

باب

6320- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ:

ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی ازار کے اگلے زائد حصے سے جھاڑے کیونکہ اُسے کیا معلوم کہ اُس کے بعد کیا چیز اندر آ گئی۔ پھر کہے: ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر

6319- راجع الحدیث: 5017

6320- [illegible]

بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ " تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَقَالَ يَحْيَى، وَبِشْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے لگاتا ہوں اور تیری عنایت سے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری روح قبض فرمائے تو اُس پر رحم کرنا اور اُس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی۔'' اسی طرح ابو ضمرہ، اسمٰعیل بن زکریا نے عُبید اللہ سے روایت کی۔ یحیٰی، بشر، عبید اللہ، سعید، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ مالک اور ابن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

14- بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

آدھی رات کے وقت کی دعا

6321 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "

ابو عبداللہ اغرّ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر رات اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی جانب اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے۔ فرماتا ہے ''کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا تاکہ میں اُس کی دعا قبول فرماؤں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا تاکہ میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا تاکہ میں اُس کی مغفرت کردوں۔''

15- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الخَلاَءِ

بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا

6322 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ»

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء داخل ہونے لگتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6321- راجع الحدیث:1145

6322- راجع الحدیث:[illegible]

16- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

جب صبح کرے تو کیا پڑھے

6323- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الجَنَّةَ - أَوْ: كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ - وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ"

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ سیّد الاستغفار یہ ہے: "اے اللہ! تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد وعدہ کیا تھا اُس پر مقدور بھر قائم ہوں جو تو نے مجھے نعمتیں دیں اُن کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" اگر کوئی شام کو اسے پڑھے اور رات کو فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوا یا اہل جنت سے ہو گیا اور اگر صبح کے وقت پڑھے اور دن فوت ہو جائے تب بھی جنت میں داخل ہوگا۔

6324 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا» وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

6325 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا» فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کے وقت جب نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں۔" اور جب بیدار ہوتے تو کہتے: "خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

6323- راجع الحدیث: 6306

17- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

6326 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ " وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الخَيْرِ، إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6327 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] «أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ»

6328 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلاَةِ: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ - إِلَى قَوْلِهِ - الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ صَالِحٍ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ"

نماز میں دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ مجھے ایسی دعا سکھائیے جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کیا کروں۔ فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: ''اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا بہت زیادہ ظلم اور گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا مگر تو۔ پس مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' عمرو، یزید، ابوالخیر، عبداللہ بن عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰) یہ دعا کے متعلق نازل فرمائی گئی ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نمازوں میں یوں سلام کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو فلاں پر سلام ہو۔ پس ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اُسے چاہیے کہ یوں کہے: ''التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے الصَّالِحِيْنَ تک۔'' جب اس طرح کہے گا تو آسمان و زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا۔ پھر کہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اُس کے بندے اور اُس

6326- راجع الحدیث: 834

6327- راجع الحدیث: 4723

6328- راجع الحدیث: 831' صحیح مسلم: 895' سنن نسائی: 1276,1169,1168' سنن ابن ماجہ: 899

کے رسول ہیں۔" پھر جو چاہے دعا کرے۔

18- بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

نماز کے بعد دعا

6329 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ. قَالَ: «كَيْفَ ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا، وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ. قَالَ: «أَفَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ، وَلاَ يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ؟ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا» تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُمَيٍّ، وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سُمَيٍّ، وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں سبقت لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کس طرح؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا وافر مال راہ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ عبید اللہ بن عمر نے سمی سے اسی طرح روایت کی ہے ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیات سے روایت کی۔ جریر، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ سُہیل، اُن کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

6330 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ المُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ المُغِيرَةُ، إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ إِذَا سَلَّمَ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے لیے خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

6329- راجع الحديث: 843

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ » وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُسَيَّبَ

اے اللہ جو تو عطا فرمائے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے شعبہ نے منصور سے اس کی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیب سے سنا۔

19- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَصَلِّ عَلَيْهِمْ} [التوبة: 103] وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ

جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کے لیے دعا کیجیے۔ فرمان اللہ عزوجل ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۱۰۳) اور جس نے اپنے علاوہ اپنے بھائی کو دعا میں یاد رکھا۔

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ»

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! عبید اللہ بن عامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف فرما۔"

6331- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ:

[البحر الرجز]

تَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا، وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا السَّائِقُ» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ» وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْلاَ مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا صَافَّ القَوْمَ قَاتَلُوهُمْ، فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا

یزید بن ابو عُبید مولیٰ سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں خیبر کی جانب تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے کہا: "اے عامر! کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں۔" پس یہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے کہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ فرماتا تو ہم راہ ہدایت نہ پاتے اور اس کے علاوہ کئی اشعار پڑھے جو مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ عامر بن اکوع ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کاش، آپ ہمیں ان سے نفع اٹھانے دیتے۔ جب لوگ صف بستہ ہوئے تو حضرت عامر کو اپنی ہی تلوار کا زخم لگا جس کے سبب اُن کا وصال ہوگیا۔

أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا هَذِهِ النَّارُ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ» قَالُوا: عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا» قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»

شام کے وقت لوگوں نے بڑی کثرت سے آگ جلائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کے لیے جلائی جارہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے لیے۔ فرمایا کہ جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اُسے پھینک دو اور انہیں توڑ ڈالو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گوشت پھینک کر ہانڈی دھونہ لیں فرمایا کہ چلو کہ ایسا کرلو۔

6332 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلاَنٍ» فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب کوئی صدقہ لے کر آتا تو آپ کہتے: اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ اسی طرح میرے والد حاضرِ بارگاہ ہوئے تو کہا: ”اے اللہ! آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما۔

6333 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ» وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ، يُسَمَّى الكَعْبَةَ اليَمَانِيَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ، فَصَكَّ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الجَمَلِ الأَجْرَبِ، فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے غم سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ وہ ایک بت تھا جس کی لوگ پوجا کرتے اور اُسے کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس آدمی سے گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھا جاتا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی: یا اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت دینے والا نیز ہدایت یافتہ بنا اُنن کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی لیکر نکلا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس پہنچا اور اُسے جلا دیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، میں نے اُسے اس حالت میں چھوڑا ہے جیسے خارش زدہ اونٹ۔

6332- راجع الحدیث:1497

چنانچہ آپ نے احمس اور اُس کے سواروں کے لیے دعا کی۔

6334 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت اُمّ سُلیم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ انس تو آپ کا خادم ہے آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔

6335 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي المَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے کہ اُس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد کروادیں جو میں فلاں فلاں سورتوں سے بھول گیا تھا۔

6336 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ، حَتَّى رَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، وَقَالَ: «يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ»

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتادی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ میں نے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

20- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

دُعا میں الفاظ کو سجانا پسندیدہ نہیں

6337 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ أَبُو حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک مرتبہ واعظ

6334- راجع الحديث: 1982 صحيح مسلم: 6323

6335- راجع الحديث: 2655 صحيح مسلم: 1835

الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الخِرِّيتِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلاَثَ مِرَارٍ، وَلاَ تُمِلَّ النَّاسَ هَذَا القُرْآنَ، وَلاَ أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي القَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ، فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ، فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلَكِنْ أَنْصِتْ، فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ، فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ». فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لاَ يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لاَ يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الاِجْتِنَابَ

سناؤ، اگر زیادہ کی خواہش ہو تو دو مرتبہ اور اگر بہت زیادہ تمنا ہو تو تین مرتبہ اور ایسا نہ کرنا کہ لوگ قرآن کریم سے اکتا جائیں اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھوں کہ لوگ خوش طبعی میں لگے ہوں تو تم اُن کی بات کاٹ کر اپنی تقریر شروع کر دو کہ وہ پریشان جائیں، بلکہ خاموشی اختیار کرو اور اگر وہ تم سے بیان کرنے کو کہیں تو تقریر کرو لیکن اُن کی خواہش کو دیکھ کر دعا میں سجی ہوئی عبارت سے بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دیکھا کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے سے اجتناب ہی فرماتے تھے۔

21- بَابُ لِيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ

عزم کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اس پر کسی کا زور نہیں

6338 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، وَلاَ يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اُسے چاہیے کہ عزم کے ساتھ سوال کرے اور یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے فلاں چیز عطا فرما دے کیونکہ خدا پر زور دینے والا کوئی نہیں ہے۔

6339 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ المَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے: "اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔" بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اس پر زور دینے والا کوئی نہیں۔

6338- صحیح مسلم:6752

...:7477، سنن ابو داؤد:1483، سنن ترمذی:3497

22- بَابُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

6340 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

جلدی نہ کرے تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے

ابوعبید مولیٰ ابن ازہر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی جلدی نہ کرے تو اُس کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن یوں کہنے لگتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن تو نے قبول نہ فرمائی۔

23- بَابُ رَفْعِ الأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ: «دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ» وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ»

دعا میں ہاتھوں کا اُٹھانا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کہ: "اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔"

6341 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ: سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

24- بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ القِبْلَةِ

6342 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ

بغیر قبلہ رو ہوئے دعا کرنا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے عرض کی کہ "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے۔" تو آسمان

6340- صحیح مسلم: 6870,6869 سنن ابو داؤد: 1484 سنن ترمذی: 3387 سنن ابن ماجہ: 3853

6341- راجع الحدیث: 1031

6342- راجع الحدیث: ...

أَنْ يَسْقِيَنَا، فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا، حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا» فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ، وَلاَ يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

ابر آلود ہوگیا اور بارش ہونے لگی حتیٰ کہ لوگوں کا اپنے گھروں تک پہنچنا دشوار ہوگیا۔ چنانچہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو اسی شخص یا کسی دوسرے نے کھڑے ہوکر عرض کی: ''اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش کو ہم سے ہٹا لے کیونکہ ہم تو ڈوب گئے۔'' چنانچہ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا۔'' چنانچہ بادل مدینہ منورہ کے اطراف چلے گئے اور مدینہ طیبہ پر بارش بند ہوگئی۔

25- بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

قبلہ رُو ہوکر دعا کرنا

6343 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: «خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، فَدَعَا وَاسْتَسْقَى، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ»

یحییٰ بن عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عیدگاہ کی جانب تشریف لے گئے چنانچہ آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی۔ پھر قبلہ رو ہوگئے اور آپ نے اپنی چادر الٹ دی۔

26- بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ، وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

حضور ﷺ کا اپنے خادم کے لیے بھی عمر اور مال بڑھنے کا دعا کرنا

6344 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَادِمُكَ أَنَسٌ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری والدہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اپنے خادم انس کے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کردے اور جو اسے عطا فرمایا ہے اُس میں برکت دے۔''

27- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

تکلیف میں دعا

6345 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

6343- راجع الحدیث: 1005

6344- راجع الحدیث: 6334,1982

6345- انظر الحدیث: 7431,6346، صحیح مسلم: 6859,6858، سنن ترمذی: 3435، سنن ابن ماجہ: 3883

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الكَرْبِ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ»

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تکلیف میں یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔

6346 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الكَرْبِ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ» وَقَالَ وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

قتادہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف میں یوں دعا کیا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

28- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ

سخت بلا سے پناہ مانگنا

6347 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ» قَالَ سُفْيَانُ: «الحَدِيثُ ثَلاَثٌ، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لاَ أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ»

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت بلا، بدبختی کے آنے، بُری تقدیر اور دشمنوں کے طعن وتنقید سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا، ایک کا مجھ سے اضافہ ہوگیا۔ لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ وہ ایک کون سی ہے۔

29- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

نبی ﷺ کی دعا "اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا"

6348- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے مجھے اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ

6346- راجع الحدیث: 6345

6347- انظر الحدیث: 6616، صحیح مسلم: 6816، سنن نسائی: 5507,5506

6348- راجع الحدیث: 4435، 4463

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى» قُلْتُ إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى»

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حالتِ صحت میں نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی اُس وقت کی روح قبض نہیں کی گئی حتیٰ کہ اُسے جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا گیا اور پھر اُسے اختیار دیا گیا۔ جب آپ علیل ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور لمحہ بھر بیہوشی رہی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے چھت کو دیکھا اور کہا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔'' میں نے عرض کی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے اور وہ صحیح ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی ہے: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔''

30- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالحَيَاةِ

موت اور زندگی کی دعا

6349 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا، قَالَ: «لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ»

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

6350- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَوْلاَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ»

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے کہ اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں اس کے لیے دعا کرتا۔

6351- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبدالعزیز صہیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف کے سبب موت کی آرزو نہ

6349- راجع الحدیث:5672

6350- راجع الحدیث:5672

6351- راجع الحدیث:5671' صحیح مسلم:6755' سنن ترمذی:971' سنن نسائی:1820

وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي"

کرے جو اُسے پہنچے اور اگر موت کی تمنا کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو یوں کہنا چاہیے: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے وفات دینا جبکہ موت میرے لیے بہتر ہو۔

31- بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ، وَمَسْحِ رُءُوسِهِمْ

بچوں کے لیے برکت کی دعا کرنا اور اُن کے سر پر ہاتھ پھیرنا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: «وُلِدَ لِي غُلَامٌ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ»

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے اُس کے لیے برکت کی دُعا فرمائی۔

6352 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، «فَمَسَحَ رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ»

جعد بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ جان مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا پھر میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو حجلہ کے انڈے کی مثل تھی۔

6353 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ - أَوْ: إِلَى السُّوقِ - فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ عُمَرَ، فَيَقُولَانِ: «أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ» فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

سعید بن ابو ایوب نے ابو عُقیل سے روایت کی ہے کہ میرے جدّ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بازار سے یا بازار کی جانب لے جاتے اور غلہ خریدتے تو اُن کی حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوتی۔ چنانچہ وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجیے کیونکہ آپ کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعائے برکت کی تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ سواری پر لدا ہوا غلہ جتنا لے جاتے اتنا ہی گھر

6352- راجع الحدیث: 190

6353- راجع الحدیث: 2501، 2502

واپس آجاتا۔

6354 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَهُوَ الَّذِي «مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلاَمٌ مِنْ بِئْرِهِمْ»

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے محمود بن ربیع نے بتایا کہ جن کے چہرہ پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کے کنوئیں کا پانی لے کر کلی کی جبکہ وہ بچے تھے۔

6355 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا کرتے چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کردیا۔ پس آپ نے پانی منگوا کر اُس پر بہادیا اور اُسے نہ دھویا۔

6356- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ "وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ"

زُہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جن پر رسول اللہ ﷺ نے دستِ مبارک پھیرا تھا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک وتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

32- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ پر درود بھیجنا

6357 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ

6354- راجع الحدیث:77

6355- راجع الحدیث:222

6356- راجع الحدیث:4300

6357- راجع الحدیث:3370

نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

پر درود کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے درود بھیجی حضرت ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اور آل محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

6358 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلاَمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ"

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برکت دے اور آل محمد کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم کو برکت دی۔

33- بَابُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور ﷺ کے سوا دوسروں پر درود بھیجے

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ} [التوبة: 103]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۰۳)

6359 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ» فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى»

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے: "اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔" چنانچہ میرے والد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا: اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت نازل فرما۔"

6358- راجع الحدیث: 4798

6359- راجع الحدیث: 1497

6360 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: " قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

عمرو بن سُلیم زرقی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ پر اُن کی ازواج مطہرات اور اولاد پر درود نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو برکت دے اور آپ کی ازواج و اولاد کو جیسے تو نے آل ابراہیم کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

34- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً»

حضور ﷺ کا قول مبارک: جسے میں نے اذیت پہنچائی اُسے کفارہ اور رحمت بنادے

6361 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جس مومن کے لیے میں نے برا کہا ہو تو بروز قیامت اُسے اپنے قرب کا ذریعہ بنادینا۔

35- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فِتنوں سے پناہ

6362 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ. فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ» فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا. فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، حتیٰ کہ سوالات کا سلسلہ طویل ہو گیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر ایک کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا

6360- راجع الحديث:3369

6361- صحيح مسلم:6566

6362- راجع الحديث:93، صحيح مسلم:6077

ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لاَحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «حُذَافَةُ» ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَأَيْتُ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ كَاليَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الجَنَّةُ وَالنَّارُ، حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الحَائِطِ» وَكَانَ قَتَادَةُ، يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الحَدِيثِ هَذِهِ الآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدة: 101]

تھا۔ چنانچہ ایک آدمی نے جس کو لوگ اُس کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف نسبت کرتے تھے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر حضرت عمر نے عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں، حتیٰ کہ میں نے اُنہیں اس دیوار کے پرے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جوتم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (پ ۷، المآئدۃ ۱۰۱)

36- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

6363 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى المُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: «التَمِسْ لَنَا غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي» فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ، وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ» فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ، ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ،

لوگوں کے غلبے سے پناہ

عمرو بن ابو عمرو مولیٰ مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اُن کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا اپنی خدمت کے لیے مانگا۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر نکلے۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ اترتے تو میں اکثر آپ کو یہ کہتے ہوئے سنتا: "اے اللہ! میں غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" پس میں مسلسل آپ کی خدمت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ جب ہم خیبر سے واپس آرہے تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیی کو ساتھ لے رکھا تھا۔ جنہیں آپ نے اپنے لیے منتخب فرمالیا تھا۔ چنانچہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ

6363 - اطرافه: 371، 2235

حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا " ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: »هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ« فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا، مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ«

نے چادر یا کمبل سے اپنے پیچھے اُن کے لیے ایک دائرہ سا بنا دیا تھا۔ حتیٰ کہ جب ہم مقامِ صہباء پر پہنچے تو آپ نے ایک چمڑے کے دستر خوان پر ملیدہ تیار کروایا۔ پھر لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ چنانچہ لوگوں نے کھانا کھایا اور یہی اُن کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے تشریف لے گئے حتیٰ کہ کوہ احد نظر آنے لگا تو فرمایا کہ یہ پہاڑی ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب مدینہ منورہ دکھائی دیا تو آپ نے کہا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکّہ مکرمہ کو حرم بنایا اے اللہ اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

37- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ

6364 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ، قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ«

موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اُمِّ خالد بنتِ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سوا کسی نے یہ بات نبی کریم ﷺ نے نہیں سُنی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ طلب فرما رہے تھے۔

6365 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ مُصْعَبٍ: كَانَ سَعْدٌ، يَأْمُرُ بِخَمْسٍ، وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا - يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ«

عبدالملک بن عُمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیتے کہ نبی کریم ﷺ اِن کا حکم فرمایا کرتے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور بزدلی سے اور بہت ضعیفی کی عمر تک پہنچنے سے اور دنیا کے فتنے سے ہوں یعنی دجّال کے فتنے سے اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6366 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

6364- راجع الحدیث:1376

6365- راجع الحدیث:2822، سنن ترمذی:3567، سنن نسائی:5511,5493,5460

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ المَدِينَةِ، فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ القُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا، وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: »صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ البَهَائِمُ كُلُّهَا« فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلاَةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تو اُن دونوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے تو میں نے انہیں جھٹلایا اور اُن کی تصدیق نہیں کی تو وہ چلی گئیں اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتوں نے مجھ سے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا ان دونوں نے سچ کہا۔ بیشک انہیں عذاب دیا جاتا ہے اور سارے حیوانات اُس عذاب کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو دیکھا کہ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے۔

38- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ

6367 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ«

معتمر نے اپنے والد کو اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے: "اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، ضعیفی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

39- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ

گناہ اور قرض سے پناہ

6368- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَعَذَابِ

عروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں سستی، ضعیفی، گناہ، قرض، فتنہ قبر، عذاب قبر، فتنہ دوزخ، عذاب دوزخ اور امیری کے فتنے سے اور میں غربت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا

6367- راجع الحدیث:2823

6368- راجع الحدیث:832

الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ»

ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے پاک کیا اور میرے اور خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ہے۔

40- بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الجُبْنِ وَالكَسَلِ كُسَالَى وَكَسَالَى وَاحِدٌ

بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

6369 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»

عمرو بن ابو عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: اے اللہ! میں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

41- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ البُخْلِ البُخْلُ وَالبَخَلُ وَاحِدٌ، مِثْلُ الحُزْنِ وَالحَزَنِ

بخل سے پناہ

اَلْبُخْلُ اور اَلْبَخَلُ ایک ہیں جیسے اَلْحُزْنِ اور اَلْحَزَنِ۔

6370 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلاَءِ الخَمْسِ: وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

عبدالملک بن عمیر نے مصعب بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان پانچ باتوں کا حکم دیتے اور انہیں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے: اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں عذاب قبر سے

6369- راجع الحدیث: 371 سنن ابو داؤد: 1541 سنن ترمذی: 3484 سنن نسائی: 5465,5491,5518

6370- راجع الحدیث: 6365,2822

الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»

تیری پناہ چاہتا ہوں۔

42- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ

بہت ضعیفی کی عمر سے پناہ

﴿أَرَاذِلُنَا﴾ [هود: 27]: أَسْقَاطُنَا

آرَاذِلُنَا ہمارے کمینے لوگ۔

6371 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ»

عبدالعزیز بن صُہیب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ پناہ مانگتے ہوئے کہا کرتے: ”اے اللہ! میں سُستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

43- بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ

دعا وبا اور مصیبت کو دور کر دیتی ہے

6372 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا»

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دُعا کی: ”اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت ڈال دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف بھیج دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

6373 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لاَ» قُلْتُ: فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی جبکہ تکلیف کے سبب میں موت کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جتنی مجھے تکلیف ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی تو آدھا؟ فرمایا کہ نہیں۔

6371- راجع الحديث: 2823

6372- راجع الحديث: 1889

6373- راجع الحديث: 56

وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ« قُلْتُ: أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: »إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ« قَالَ سَعْدٌ: رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

میں نے عرض کیا کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ انہیں کنگال چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم رضائے الٰہی کے لیے جو کچھ خرچ کرتے ہو اُس کا تمہیں ثواب ملتا ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اُس کا بھی۔ میں نے عرض کی کہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم جدا نہیں ہو گے بلکہ تم رضائے الٰہی کے لیے کام کرو گے جس کے سبب تمہارے مرتبے اور عزت میں اضافہ ہوگا اور شاید تم طویل عمر پاؤ جس کے سبب کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ میرے ساتھیوں کی ہجرت کامل فرما دے اور انہیں واپس نہ لوٹانا لیکن حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا افسوس رہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا افسوس رہا کہ اُن کی وفات مکّہ مکرمہ میں ہوگئی۔

44- بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ

بہت ضعیفی کی عمر، دنیا اور دوزخ کے فتنے سے پناہ

6374- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الحُسَيْنُ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ«

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن الفاظ میں پناہ مانگا کرو جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بہت ضعیفی کی عمر پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

6375- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا

-6374 راجع الحدیث: 6365,2822

-6375 راجع الحدیث: 832 صحیح مسلم: 6811 سنن ابن ماجہ: 3838

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ وَالهَرَمِ، وَالمَغْرَمِ وَالمَأْثَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ«

کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں سستی، ضعیفی کی عمر، قرض کے بوجھ اور گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، فتنۂ جہنم، عذابِ قبر، امیری کے فتنہ کے شر، غربت کے فتنہ کے شر اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا گندگی سے پاک کر دیا جاتا ہے نیز میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

45- بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الغِنَى

6376 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ«

امیری کے فتنے سے پناہ طلب کرنا

عروہ بن زبیر نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں فتنۂ جہنم اور عذاب دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور امیری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور غریبی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

46- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ

6377 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ

غریبی کے فتنے سے پناہ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں فتنۂ جہنم، عذابِ جہنم، فتنۂ قبر، عذاب قبر، فتنۂ امیری کے شر، فتنۂ غریبی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری

6376- راجع الحدیث: 832

6377- راجع الحدیث: 832، صحیح مسلم: 6811

فِتْنَةِ الغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكَسَلِ، وَالمَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ»

پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کی خطاؤں کو برف اور اولے کے پانی سے یوں صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیا ہے اور میری خطاؤں اور میرے درمیان اتنی دوری کردے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ اے اللہ! میں سستی، گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

47- بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ المَالِ مَعَ البَرَكَةِ

مال کی کثرت اور برکت کی دعا

6378,6379- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ» وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، مِثْلَهُ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے دعا کی۔ "اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اُس میں اسے برکت دے جو اسے عطا فرمایا ہے۔" ہشام بن زید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے اسی طرح سنا ہے۔

000- باب الدعاء بكثرة الولد مع البركة

اولاد کی کثرت اور برکت کی دعا

6380,6381 - حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ، وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: انس آپ کا خادم ہے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا اور اُس میں اسے برکت عطا فرما جو اسے دیا ہے۔

48- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ

استخارہ کے وقت دعا

6382 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي المَوَالِ، عَنْ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمیں استخارے کی تعلیم یوں

6378,6379- راجع الحدیث: 1982 صحیح مسلم: 6322 سنن ترمذی: 3829

6380,6381- راجع الحدیث: 6334,1982

6382- راجع الحدیث: 1662

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، كَالسُّورَةِ مِنَ القُرْآنِ: " إِذَا هَمَّ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ، وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ "

دیا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت کی۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یوں دعا کرو: ''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعے توفیق چاہتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم رکھتا ہے جبکہ میں علم نہیں رکھتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے علم کے مطابق میرے لئے دینی، معاشی اور اُخروی طور پر بہتر ہے یا حال اور مال میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقرر فرما دے اور اگر یہ کام میرے لئے دینی، دنیاوی اور اُخروی طور پر بُرا ہے یا یہ فرمایا کہ حال اور مال کے طور پر بُرا ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور رکھنا اور جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرا مقدر فرما دے، پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کر دینا اور اپنی حاجت عرض کرے۔

49- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الوُضُوءِ

وضو کے وقت دعا

6383 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ» وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ»

ابو بُردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اس سے وضو فرمایا، پھر اپنے ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا کی۔: ''اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرمایا'' اور میں نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دعا کی: اے اللہ! روزِ قیامت اپنی مخلوق میں سے اس کا مرتبہ اکثر لوگوں سے بلند رکھنا۔

50- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلاَ عَقَبَةً

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

6384 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ

6383- راجع الحديث: 2884

مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا» ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ" أَوْ قَالَ: «أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

تھے تو ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! خود پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی گونگے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں اپنے دل میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ کہہ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا کہ کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

51- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ

وادی میں اترتے وقت دعا

اس کے متعلق حضرت جابر کی حدیث ہے۔

52- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ

سفر کا قصد کرتے وقت اور واپسی پر دعا

یحییٰ بن ابواسحاق از انس نے اسے روایت کیا ہے۔

6385 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ»

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی جگہ پر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یوں گویا ہوتے: نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اس کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اُس اکیلے نے فوجوں کو شکست دی۔

6385 راجع الحدیث: 1797

53- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

6386- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَهْيَمْ، أَوْ مَهْ» قَالَ: قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ»

6387- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا» قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ» قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ» لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو: «بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ»

دولہا کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پر زرد نشانات دیکھے تو فرمایا: کیا معاملہ ہے۔ عرض کی کہ میں نے گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی میسر آئے۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد محترم کا وصال ہو گیا اور پیچھے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑیں تو میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ یا یہ فرمایا کہ تم اس کو ہنساتے اور وہ تمہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد فوت ہو گئے اور انہوں نے سات یا نو صاحبزادیاں چھوڑی ہیں پس میں نے یہ ناپسند کیا کہ ان جیسی لڑکی لے آؤں لہٰذا میں نے ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے بَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ کے الفاظ روایت نہیں کیے۔

54- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

6388- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

بیوی کے پاس آ کر کیا دعا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی زوجہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یوں دعا

6386- راجع الحدیث: 2884,2049

6387- راجع الحدیث: 5367

6388- انظر الحدیث:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا"

کرے۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ کیونکہ اگر اس سے ان دونوں کے مقدر میں کوئی اولاد ہے تو شیطان کبھی اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

55- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً«

نبی ﷺ کا قول "اے رب! دنیا میں بھلائی عطا فرما"

6389- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ«

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔

56- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنہ سے پناہ

6390- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الكِتَابَةُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ«

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ یہ کلمات ہمیں اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے تمہیں لکھنا سکھایا جاتا ہے: اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بہت بڑی عمر کو پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

57- بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

دعا میں تکرار

6391- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو حالت یہ ہوئی کہ آپ ایک کام کے متعلق گمان

6389- راجع الحدیث: 4523,4041

6390- راجع الحدیث: 6365,2822

6391- راجع الحدیث: 3175

وَسَلَّمَ طُبَّ، حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: »أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ« فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " جَاءَنِي رَجُلاَنِ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ، قَالَ: فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي ذَرْوَانَ" - وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ - قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: »وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ« قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ البِئْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: »أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا« زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا وَدَعَا« وَسَاقَ الحَدِيثَ

فرماتے کہ کر لیا ہے، لیکن کیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ بات بتا دی ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا کہ میرے پاس دو شخص آئے۔ پس ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے قدموں کے پاس چنانچہ ایک نے اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ جادو کیا گیا ہے۔ پوچھا کہ جادو کس نے کیا؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہ کس چیز سے؟ جواب کہ کنگھی، کنگھی سے نکلے ہوئے بال اور نر کھجور کی چھال سے۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان میں۔ ذروان بنی زریق کا کنواں تھا حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کنویں پر گئے۔ پھر جب حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے تو فرمایا: خدا کی قسم، اس کا پانی تو مہندی کے دھوون کی طرح ہے اور اس کی کھجوریں گویا شیاطین کے سر ہیں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے واپس آکر کنویں کے متعلق بتایا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے اسے نکلوایا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی تو میں نے ناپسند کیا کہ برائی کو لوگوں میں پھیلاؤں کروں۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے جو روایت ہے اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ نے بار بار دعا کی باقی بیان حدیث مذکورہ کی طرح۔

58- بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى المُشْرِكِينَ

مشرکین کے خلاف دعا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« وَقَالَ: »اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ« وَقَالَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف جیسے سات سال مسلط فرما اور دعا کی: اے اللہ

ابْنُ عُمَرَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

ابوجہل کو سنبھال۔" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کہ حضور ﷺ نے نماز میں دعا کی: "اے اللہ فلاں فلاں پر لعنت فرما" حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا: ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں۔ (پ ۴، آل عمران ۱۳۵)

6392- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ»

ابن ابی خالد نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار کی فوج کے خلاف دعا کی: اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کفار کی فوجوں کو شکست دے اور اُن کے قدم اکھاڑ دے۔

6393 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ العِشَاءِ قَنَتَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ»

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں آخری رکعت کے اندر سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد قنوت پڑھی۔ "اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مُضر پر اپنی گرفت سخت فرمالے۔ اے اللہ اُن پر حضرت یوسف جیسے سال مسلط فرما۔

6394- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ القُرَّاءُ فَأُصِيبُوا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَقَنَتَ

عاصم بن سلیمان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان حضرات کو قاری کہا جاتا ہے پس وہ شہید کر دیئے گئے تو نبی کریم ﷺ کو جس قدر اس حادثے کا رنج ہوا اس قدر میں نے کسی اور واقعے پر نہیں دیکھا۔ چنانچہ

6392- راجع الحديث: 2932

6393- راجع الحديث: 797

6394- راجع الحديث: 1002,1001

شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيَقُولُ: »إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ«

آپ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور کہتے: بیشک عُصَیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

6395 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ، فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ« فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: " أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَنِّي أَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَقُولُ: وَعَلَيْكُمْ "

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یہودی نبی کریم ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہا کرتے: ''تم پر موت ہو۔'' حضرت عائشہ ان کی بات کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ تمہارے اوپر موت اور لعنت ہو۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ جانے دو۔ اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند فرمایا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ میں نے کہا: ''تم پر ہو۔''

6396 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، فَقَالَ: »مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا، كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ« وَهِيَ صَلَاةُ العَصْرِ

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جنھوں نے ہمیں صَلٰوةُ الْوُسْطٰه سے روکے رکھا۔'' حتیٰکہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نماز عصر تھی۔

59- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکین کے لیے دعا

6397 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ! بیشک دوس قبیلے نے نافرمانی کی اور حق کا انکار کیا لہٰذا ان کے لیے ہلاکت کی دعا کیجئے۔'' لوگوں نے گمان کیا کہ اُن

6395- راجع الحديث:2935، صحيح مسلم:5622

6396- راجع الحديث:2931

6397- راجع الحديث:2937

يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ»

کے خلاف دعا کی جائے گی۔ چنانچہ آپ نے دعا کی: "اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج"۔

60- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ»

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا "میرے پہلے اور بعد کے کیے کو معاف فرمادے"

6398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، وَحَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! میری خطا، جہل اور تمام کام میں کی گئی زیادتی کو معاف فرما دے۔ جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں معاف کر دے خواہ وہ دانستہ، نادانستہ یا مذاق میں کی ہوں۔ کیونکہ وہ سب میری طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو پوشیدہ رکھا اور جو ظاہر کیا۔ سب کو معاف فرما دے تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو سب کچھ کر سکتا ہے۔" عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، ابواسحاق، ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

6399 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي

ابوبکر بن ابوموسیٰ اور ابوبردہ نے میرے خیال میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میری خطائیں، جہل اور کام میں کی گئی زیادتی کو معاف فرما دے جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ! مذاق میں کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے۔ بھول کر کیے اور قصداً کی ہوئی خطاؤں کو معاف فرمادے کیونکہ وہ

6398- انظر الحدیث: 6399، صحیح مسلم: 6839

6399- راجع الحدیث: 6398

وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي»

سب میری طرف سے ہیں۔''

61- بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ

جمعہ کی خاص ساعت میں دعا

6400- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِي يَوْمِ الجُمُعَةِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ» وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا، يُزَهِّدُهَا

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ہوتی ہے، کوئی مسلمان کھڑا ہوکر نماز پڑھتے ہوئے اسے نہیں پاتا مگر جو بھلائی مانگتا ہے اسے عطا فرمادی جاتی ہے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا ہم نے کہا کہ اشارے کی کمی وقت کی کمی پر دلالت کررہی ہے۔

62- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسْتَجَابُ لَنَا فِي اليَهُودِ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا»

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ یہود کے خلاف ہماری دعا مقبول ہے لیکن ہمارے خلاف یہود کی دعا مقبول نہیں

6401 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ اليَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ، أَوِ الفُحْشَ» قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ»

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: ''تم پر موت ہو۔'' آپ نے جواب دیا: ''اور تم پر ہو۔'' حضرت عائشہ نے کہا: ''تم پر موت، اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جانے دو۔ نرمی اختیار کرو اور سختی اور بری بات سے بچوں۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا کہ کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا؟ میں نے انہیں جو جواب دیا وہ ان کے لیے قبول ہوا اور انہوں نے جو میرے بارے میں کہا وہ قبول نہیں ہوا۔

6400- راجع الحديث: 935، صحيح مسلم: 1967، سنن نسائی: 1431

6401- راجع الحديث: 2935

63- بَابُ التَّأْمِينِ

6402 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَاهُ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ القَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ المَلاَئِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

آمین کہنا

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قرآن کریم پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو۔ کیونکہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں۔ تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

64- بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

6403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ".

6404 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: «مَنْ قَالَ عَشْرًا، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ» قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، مِثْلَهُ. فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ عَمْرِو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ، کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' جو دن میں دس دفعہ یہ کہے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس دن شام تک یہ عمل اس کے لیے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو ایسا یا اس سے زیادہ عمل کرے۔

عبداللہ بن محمد، عبدالملک بن عمرو، عمر بن ابوزائدہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون نے فرمایا کہ جو اسے کہے گویا اُس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابوزائدہ، عبداللہ بن ابوالسفر، شعبی، ربیع بن خثیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے ___ میں نے ربیع سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی؟ فرمایا کہ عمرو بن میمون سے، پس میں عمرو بن میمون کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے

-6402 راجع الحدیث:780

-6403 راجع الحدیث:3293

بْنِ مَيْمُونٍ، فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ، قَوْلَهُ. وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ هِلاَلَ بْنَ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَوْلَهُ. وَقَالَ الأَعْمَشُ، وَحُصَيْنٌ: عَنْ هِلاَلٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَوْلَهُ. وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «وَالصَّحِيحُ قَوْلُ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عَمْرٍو»

دریافت کیا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ سے پس میں ابن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابوایوب انصاری سے جو اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ___ ابراہیم بن یوسف، ابواسحاق، عمرو میمون، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے کی۔ موسیٰ وہیب، داؤد، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت ابوایوب انصاری نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ___ اسماعیل، شعبی، ربیع نے بھی یہی کہا ___ آدم، شعبہ، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون نے حضرت ابن مسعود سے بھی اس کی روایت کی ___ اعمش، حُصین، ہلال، ربیع نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اِسے روایت کیا ___ ابومحمد حضرمی، حضرت ابوایوب انصاری نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

65- بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

6405 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ"

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن میں سبحان اللہ وبحمدہٖ سو دفعہ کہا۔ اُس کی تمام خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

6406 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان میزان میں بھاری اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں یعنی: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

66-بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

6407 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ»

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

6408 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ " قَالَ: «فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا» قَالَ: " فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالُوا: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ " قَالَ: " فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ " قَالَ: " فَيَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ؟ " قَالَ: " فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَتَحْمِيدًا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو پکاتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں پھر اُن سے اُن کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں گے کہ خدا کی قسم تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے

6406- صحیح مسلم: 6786، سنن ترمذی: 3467، سنن ابن ماجہ: 3806

6407- صحیح مسلم: 6407

وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا " قَالَ: " يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ " قَالَ: »يَسْأَلُونَكَ الجَنَّةَ « قَالَ: " يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا " قَالَ: " يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ " قَالَ: " يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا " قَالَ: " يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ " قَالَ: " يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً " قَالَ: " فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ " قَالَ: " يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ المَلاَئِكَةِ: فِيهِمْ فُلاَنٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الجُلَسَاءُ لاَ يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ " رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر فرمائے گا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ اے رب! خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا۔ فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کریں گے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے۔ فرمائے گا کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کریں گے کہ جہنم سے؟ فرمائے گا کہ کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے کہ خدا کی قسم، اُسے تو نہیں دیکھا فرمائے گا کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کریں گے کہ اگر اُسے دیکھ لیں تو اُس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ فرمائے گا کہ گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو اپنی حاجت کے سبب آیا تھا۔ فرمائے گا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا اور پاس بیٹھنے والے محروم نہیں رہتے۔ شعبہ میں اعمش سے اس کو روایت کیا لیکن غیر مرفوع۔ سہیل اُن کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کو رایت کیا۔

67- بَابُ قَوْلِ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

6409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ - أَوْ قَالَ: فِي ثَنِيَّةٍ - قَالَ: فَلَمَّا عَلاَ عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى، فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لاَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہنا

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی ٹیلے یا پہاڑی پر تشریف لے جانے لگے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب بلندی پر گئے تو ایک آدمی نے بلند آواز سے کہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول

6409- انظر الحديث: 2992

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا» ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ - أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الجَنَّةِ" قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

اللہ ﷺ اس وقت خچر پر سوار تھے۔ ارشاد ہوا کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتادوں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

68- بَابٌ: لِلَّهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ

اللہ تعالیٰ کے نام

6410 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً، قَالَ: «لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا، لاَ يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ، وَهُوَ وَتْرٌ يُحِبُّ الوَتْرَ»

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انھیں کوئی یاد نہیں کرتا مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

69- بَابُ المَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

وعظ وقفے وقفے سے ہوں

6411 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ، إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْنَا: أَلاَ تَجْلِسُ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الخُرُوجِ إِلَيْكُمْ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الأَيَّامِ، كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا»

شقیق کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ معاویہ بن یزید کوفی آگئے، ہم نے ان سے کہا کہ آپ تشریف نہیں رکھیں گے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں تمہارے ساتھی کو لیکر آتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لے آئے اور انہوں نے یزید بن معاویہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ پس ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: مجھے تمہاری موجودگی کا علم تھا۔لیکن مجھے تمہاری طرف جانے سے یہ بات مانع ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں مقررہ دنوں میں واعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، کیونکہ آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ ہم اکتا جائیں۔

☆☆☆☆☆

6410- راجع الحدیث: 2736، صحیح مسلم: 6750، سنن ترمذی: 3508

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

81- كِتَابُ الرِّقَاقِ

رقت کے متعلق

1-بَابٌ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ

عیش تو آخرت کا عیش ہے

6412 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ " قَالَ عَبَّاسٌ العَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور وہ صحت و فراغت ہیں۔ عباس عنبری، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن سعید بن ابو ہند، سعید بن ابی ہند، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

6413 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ»

معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے انصار و مہاجرین میں مصالحت فرما۔

6414 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَنْدَقِ، وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَيَمُرُّ بِنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ» تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم خندق کھودنے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہ کھدائی فرمارہے تھے اور ہم مٹی دوسری جگہ ڈالتے تھے اور وہ ہمارے پاس سے گزرے تو کہنے لگے: اے اللہ عیش تو آخرت کا عیش ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6412- سنن ترمذی: 2304، سنن ابن ماجہ: 4170

6413- راجع الحدیث: 3795,2834

6414- راجع الحدیث: 3797، سنن ترمذی: 3856

2-بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {أَنَّمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ، وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ، وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الكُفَّارَ نَبَاتُهُ، ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا، ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا، وَفِي الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ، وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ، وَمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ} [الحديد: 20]

6415 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»

3-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ»

6416 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو المُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَقُولُ: «إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ المَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ

آخرت میں دنیاوی زندگی کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (پ ۲۷، الحدید ۲۰)

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بہتر ہے اور صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان نے فرمایا کہ دنیا میں ایک غریب یا مسافر کی طرح رہو

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، پھر فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسے ایک غریب یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت میں بیماری کے لیے اور زندگی میں موت کے لیے تیاری کر لو۔

6415- راجع الحدیث:2794' صحیح مسلم:4851

لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ»

4- بَابٌ فِي الأَمَلِ وَطُولِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ، وَأُدْخِلَ الجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ} [آل عمران: 185] وَقَوْلِهِ: {ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا، وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ} [الحجر: 3] وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: «ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ، وَلاَ تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ اليَوْمَ عَمَلٌ وَلاَ حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلاَ عَمَلَ» {بِمُزَحْزِحِهِ} [البقرة: 96]: «بِمُبَاعِدِهِ»

لمبی امیدیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۸۵) اور فرمایا: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور امید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔ (پ ۱۴، الحجر ۳) حضرت علی نے فرمایا کہ دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں لیکن کل حساب ہے اور عمل نہیں، بِمُزَحْزِحِهِ سے مراد اُس سے دور کرنے والا۔

6417 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الوَسَطِ، وَقَالَ: " هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ: قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الخُطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا"

ربیع بن خثیم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطوط کے ذریعے ایک مربع شکل بنائی اور اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو اُس سے باہر نکلا ہوا تھا۔ پھر درمیان میں چھوٹے خطوط کچھ اُس کے اس طرف کھینچے اور کچھ اس طرف اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اس پر محیط ہے یا فرمایا کہ جس نے اسے گھیرا ہوا ہے اور یہ باہر نکلا ہوا خط اس کی تمنا ہے اور چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اگر ایک مصیبت سے بچا تو دوسری نے پکڑا اور اگر دوسری سے بچا تو تیسری نے پکڑ لیا۔

6418 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا، فَقَالَ: «هَذَا الأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ انسان کی امید اور یہ اس کی موت ہے وہ ان کے درمیان ہی پھنسا رہتا ہے کہ قریبی خط

6417- سنن ترمذی: 2454، سنن ابن ماجہ: 4231

الخَطُّ الأَقْرَبُ«

سے موت آجاتی ہے۔

5- بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً، فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي العُمُرِ

جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہ فرمائے گا

لِقَوْلِهِ: {أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ} [فاطر: 37] : »يَعْنِي الشَّيْبَ«

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔ (پ ۲۲، فاطر ۳۷)

6419 - حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ، حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً« تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ، وَابْنُ عَجْلاَنَ، عَنِ المَقْبُرِيِّ

ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول نہیں فرماتا جس کی عمر وہ دراز کر دے حتیٰ کہ وہ ساٹھ سال تک جا پہنچے۔ ابوحازم اور ابن عجلان نے بھی مقبری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

6420 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لاَ يَزَالُ قَلْبُ الكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الأَمَلِ " قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، وَابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بوڑھے کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے یعنی: دنیا کی محبت اور لمبی امیدوں میں_ لیث، یونس، ابن وہیب، یونس ابن شہاب نے سعید اور ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

6421 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوں جوں ابن آدم کی عمر بڑھتی ہے اسی قدر اُس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں یعنی مال کی محبت اور لمبی امید ___ شعبہ نے بھی قتادہ سے

6420- صحیح مسلم:2408

الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ" رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

اسے روایت کیا ہے۔

6- بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ

فِيهِ سَعْدٌ

رضائے الٰہی کے لیے کیا گیا عمل

اس کے متعلق حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

6422 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ - وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ، كَانَتْ فِي دَارِهِمْ -

زہری کا بیان ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر کلی فرمائی، یعنی حضور نے ڈول سے پانی لیکر ان پر کلی کی تھی جو اُن کے گھر میں تھا۔

6423 - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ "

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو بنی سالم کے ایک فرد تھے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ بروز قیامت جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کے لیے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دے گا۔

6424 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي المُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ، إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلَّا الجَنَّةُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اپنے بندۂ مومن کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں جبکہ میں اُس کی کوئی پیاری چیز چھین لوں اور وہ صبر کرے۔

7- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهَرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

دنیا کی آرائش اور اس پر فریفتہ ہونے سے بچنا

6425 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ

6422- راجع الحدیث:77

6423- راجع الحدیث:424

6425- راجع الحدیث:3168

حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ، فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ: »أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ« قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ«

نے انہیں بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے تھے انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ کو روانہ فرمایا کہ جزیہ لے کر آئیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ بحرین سے صلح کر کے ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم مقرر فرمادیا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ بحرین کا مال لے کر واپس آئے اور انصار نے ان کی واپسی کے متعلق سنا تو صبح کی نماز میں سارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آکر شریک ہوگئے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو سب سامنے آگئے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میرے خیال میں تم نے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق سن لیا ہے کہ وہ کچھ لائے ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوشی پہنچائے، لیکن خدا کی قسم مجھے تمہاری غربت کا کوئی خوف نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں یہ خوف ہے کہ تم پر دنیا وسیع کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کر دی گئی تھی اور اس پر ایسے ہی فریفتہ ہونے لگو۔ جیسا پہلے لوگ ہوئے اور یوں تمہیں بھی ہلاک کر دے جیسے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

6426 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: »إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ منبر کی جانب تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بیشک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین

الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا«

کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے خوف ہے کہ تم دنیا پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔

6427 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ« قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الأَرْضِ؟ قَالَ: »زَهْرَةُ الدُّنْيَا« فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ، فَقَالَ: »أَيْنَ السَّائِلُ؟« قَالَ: أَنَا - قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ - قَالَ: »لاَ يَأْتِي الخَيْرُ إِلَّا بِالخَيْرِ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الخَضِرَةِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ. وَإِنَّ هَذَا المَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ المَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ«

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ تمہارے بارے میں جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔ عرض کی گئی کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی ایک آدمی نے آپ سے عرض کی کہ کیا برائی کے ساتھ بھلائی بھی آتی ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں گمان گزرا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے جبین مبارک سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ یہ جان کر ہم نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا کہ بھلائی تو بھلائی ہی لاتی ہے اور یہ دنیا کا مال تر و تازہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے جیسے فصلِ ربیع جو کچھ اگاتی ہے وہ چارہ یا تو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا موت کے قریب پہنچا دیتا ہے مگر جو جانور ہری بھری گھاس چرے اور پیٹ بھرے دھوپ میں جا کھڑا ہو، جگالی کرے گو بر اور پیشاب کرے پھر دوبارہ آ کر چرنے لگے۔ اسی طرح یہ دنیا کا مال شیریں ہے مگر جو حق کے ساتھ لے اور حق کی جگہ رکھے تو ثواب حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے اور جس نے بغیر حق کے اسے حاصل کیا تو وہ ایسے آدمی کی طرح ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو۔

6428 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سب سے بہتر

6427- راجع الحدیث: 1465،921

زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ "

میرا زمانہ ہے پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد کے بعد اسے دو مرتبہ دہرایا یا تین دفعہ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا، خیانت کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا، منت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

6429 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ»

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لیتی پھریں گی۔

6430 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: «لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ»

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جس دن انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا مانگنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ بیشک محمد مصطفےٰ ﷺ کے اصحاب دنیا کو چھوڑ گئے لیکن دنیا ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکی اور ہمیں جو دنیا کا مال ملا اُس کے رکھنے کے لیے ہم مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں پاتے۔

6431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا

قیس کا بیان ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمارے جو ساتھی وفات پا گئے۔ دنیا

6429- راجع الحدیث:2652

6430- راجع الحدیث:5672

6431- راجع الحدیث:5672

الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا، لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ»

ان کے ثواب کو ذرا بھی کم نہیں کر سکتی اور ہم نے اُن کے بعد کچھ مال پایا تو ہمیں اس کو رکھنے کے لیے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔

6432 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» قَصَّهُ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔

8- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ، فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الحَيَاةُ الدُّنْيَا، وَلاَ يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الغَرُورُ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا، إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ} [فاطر: 6] "جَمْعُهُ: سُعُرٌ" قَالَ مُجَاهِدٌ: "الغَرُورُ: الشَّيْطَانُ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں۔ (پ ۲۲، فاطر ۵-٦) السَّعِیْر کی جمع سُعُرٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الغرور سے مراد شیطان ہے۔

6433 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ القُرَشِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، بِطَهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى المَقَاعِدِ، فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا المَجْلِسِ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الوُضُوءِ، ثُمَّ أَتَى المَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَغْتَرُّوا»

معاذ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابن ابان نے انہیں بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اِسی جگہ بیٹھ کر بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا جو اس طرح وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اُن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کھانا۔

6432- راجع الحدیث:1276

6433- راجع الحدیث:159، صحیح مسلم:548، سنن نسائی:855

9- بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کا اٹھ جانا

وَيُقَالُ: الذِّهَابُ المَطَرُ

اور کہا جاتا ہے بارش لے گئی۔

6434 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ التَّمْرِ، لاَ يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً« قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: »يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ«

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو اُن کے بعد ہیں اور پھر خراب حصہ باقی رہ جائے گا جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوئی پروا نہ فرمائے گا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ حُفَالَة خراب حصے کو کہتے ہیں۔

10- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ المَالِ

جو مال کے فتنے سے بچا لیا گیا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۵)

6435 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالقَطِيفَةِ، وَالخَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دینار و درہم کے بندے اور ریشمی چادروں اور اُونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ یہ چیزیں اگر انہیں عطا کر دی جائیں تو راضی ہو گئے اور عطا نہ کی جائیں تو راضی نہیں ہوتے۔

6436 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لاَبْتَغَى ثَالِثًا، وَلاَ يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ«

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے پاس اگر مال سے بھری دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی تلاش شروع کر دے گا اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6434- راجع الحديث:4156

6435- راجع الحديث:2886

6437- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ، وَلاَ يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ «فَلاَ أَدْرِي مِنَ القُرْآنِ هُوَ أَمْ لاَ»، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى المِنْبَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو ضرور چاہے گا کہ اتنا ہی اس کے پاس اور ہو۔ اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ جملہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔

6438 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الغَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، عَلَى المِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْئًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلاَ يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»

عباس بن سہل بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر خطبہ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے: اگر آدمی کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی عطا فرمادی جائے تو وہ تمنا کرے گا کہ ایسی ہی دوسری مل جائے اگر دوسری بھی دے دی جائے تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا۔ اور آدمی کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6439 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو تمنا کرے گا کہ اُس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اُس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔

6440- وَقَالَ لَنَا أَبُو الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: " كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ القُرْآنِ، حَتَّى نَزَلَتْ: {أَلْهَاكُمُ

ابو الولید، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے قرآن کریم کا ایک حصہ سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ

6437- راجع الحدیث: 6436

التَّكَاثُرُ} [التكاثر: 1]"

التکاثر نازل ہوگئی۔

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا المَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ»

حضور ﷺ کا فرمان کہ مال میں تازگی اور مٹھاس ہے

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالبَنِينَ وَالقَنَاطِيرِ المُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَالخَيْلِ المُسَوَّمَةِ، وَالأَنْعَامِ وَالحَرْثِ، ذَلِكَ مَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا} [آل عمران: 14] قَالَ عُمَرُ: «اللَّهُمَّ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۱۴) حضرت عمر نے دعا کی: اے اللہ! ہم میں طاقت نہیں مگر یہی کہ جن چیزوں سے ہمارے دلوں کو مزین کیا ہے اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو وہیں خرچ کروں جہاں خرچ کرنا چاہیے۔

6441 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا المَالُ» - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي - «يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى»

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مال کا سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرما دیا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے عنایت فرما دیا۔ تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال کبھی سفیان نے یوں روایت کی: مجھ سے فرمایا کہ اے حکیم! یہ مال تازہ اور میٹھا ہے۔ جو اسے اچھی نیت سے لے تو اس میں اُسے برکت کی جاتی ہے اور جو اسے لالچ سے لے گا تو اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

12- بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

جو راہِ خدا میں آگے بھیج دیا وہی مال اپنا ہے

6442 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایسا

6441- راجع الحديث: 2542,1472

6442- سنن نسائی: 3614

عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ: »فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ«

کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم میں سے تو ایسا کوئی بھی نہیں کیونکہ ہمیں تو اپنا مال ہی سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا تو جو آگے بھیج دیا وہ اپنا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ وارث کا مال ہے۔

13- بَابٌ: المُكْثِرُونَ هُمُ المُقِلُّونَ

زیادہ مال جمع والے کم نیکیوں والے ہوتے ہیں

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {مَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا، وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ، وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا، وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [هود: 16]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔ (پ ۱۲، ھود ۱۶)

6443 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ القَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: »مَنْ هَذَا« قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ« قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: »إِنَّ المُكْثِرِينَ هُمُ المُقِلُّونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا«

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف لے جارہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی شخص نہیں تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو کسی کا ساتھ چلنا ناپسند ہو۔ پس میں چاندنی میں آپ کے پیچھے چلتا رہا کہ آپ نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: کون ہے؟ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔ میں ابوذر ہوں۔ فرمایا کہ اے ابوذر! آجاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں آپ کے ساتھ ایک گھڑی چلتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اُس کے ذریعے نیکی کمائے۔

قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِي: »اجْلِسْ هَا هُنَا« قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ

حضرت ابوذر کا بیان ہے کہ پھر میں ایک ساعت آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ وہ

لِي: «اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الحَرَّةِ حَتَّى لاَ أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ، وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ: "ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ" قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الخَمْرَ» قَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، وَالأَعْمَشُ، وَعَبْدُ العَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، مُرْسَلٌ لاَ يَصِحُّ، إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ» ، قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: " حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لاَ يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ " وَقَالَ: " اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا: إِذَا مَاتَ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عِنْدَ المَوْتِ "

فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی جگہ پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں تم یہیں بیٹھے رہنا۔ پس آپ پتھریلی زمین کی جانب چلے گئے حتیٰ کہ مجھ سے اوجھل ہو گئے چنانچہ آپ نے کافی دیر لگائی اور پھر میں نے سنا کہ آپ تشریف لاتے ہوئے فرما رہے تھے: "اگرچہ اس نے چوری کی یا زنا کیا" جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور عرض کی: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، پتھریلی زمین میں آپ کس کے ساتھ کلام فرما رہے تھے جب کہ میں نے تو کسی کو آپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں سنا؟ فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین میں میرے پاس آئے اور کہا کہ اپنی امت کو بشارت دینا کہ جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا، ہاں۔ میں نے کہا، خواہ اُس نے چوری کی یا زنا کیا؟ کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔ نضر شعبہ، حبیب بن ابوثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اس کی روایت کی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ابوصالح نے جو حدیث حضرت ابودرداء سے روایت کی وہ مرسل ہے درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔ ہم نے بایں وجہ بیان کر دی کہ اس کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح حدیث ابوذر ہے۔ امام بخاری سے کہا گیا کہ حضرت ابودرداء سے تو عطا بن یسار نے بھی اسے روایت کیا ہے فرمایا کہ وہ بھی مرسل ہے صحیح۔ حدیث ابوذر ہے نیز فرمایا کہ حضرت ابودرداء کی حدیث پر یہ اضافہ کر لو کہ جب کوئی مرے اور مرتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے۔

14- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور ﷺ کا فرمان: آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ

وَسَلَّمَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا»

6444- حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ المَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا، تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ مَشَى فَقَالَ: «إِنَّ الأَكْثَرِينَ هُمُ الأَقَلُّونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ» ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لاَ تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ» ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي: «لاَ تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ» فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَهُ» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ"

آپ کے پاس کوہ اُحد جتنا سونا ہوتا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں پتھریلی زمین میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہمارے سامنے اُحد پہاڑ تھا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس کوہ اُحد جتنا سونا ہو اور تین رات میرے پاس رہے اور اس میں سے ایک دینا بھی بچا رہے، البتہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں ورنہ اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کرتا رہوں یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے پھر چلتے رہے کہ آپ نے فرمایا: زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جو ایسے، ایسے اور ایسے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کریں۔ مگر ایسے لوگ کم ہیں پھر مجھ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔ پھر آپ اندھیری رات میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ اوجھل ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے اونچی آواز سنی پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو تو کچھ حادثہ پیش نہیں آ گیا۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے فرمانِ عالی یاد آ گیا کہ میرے آنے تک اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ نہ چھوڑی حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی اور خوف ہوا مگر مجھے حضور کا فرمانِ عالی یاد آ گیا فرمایا کہ کیا تم نے سنی؟ میں نے عرض کی: ہاں فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے میرے پاس آئے اور کہا: جو آپ کا اُمتی اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوا میں نے کہا: خواہ

6444- راجع الحدیث: 2388،1237

اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو؟ جواب دیا کہ خواہ اس نے زنا کیا اور چوری کی ہو۔

6445- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِي أَنْ لاَ تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلاَثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ»

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس کوہ اُحد جتنا بھی سونا ہو تو یہ بات مجھے ناپسند ہے کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور کچھ بھی اس میں سے میرے پاس رہے مگر جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔

15- بَابُ الغِنَى غِنَى النَّفْسِ

تونگری دِل کی تونگری ہے

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {أَيَحْسِبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ} - إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - {مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ} [المؤمنون: 63] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «لَمْ يَعْمَلُوهَا، لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کررہے ہیں مال اور بیٹوں سے ۔۔تا۔۔ ان کاموں سے جدا ہیں جنہیں وہ کررہے ہیں۔ (پ ۱۸، المومنون ۶۳) ابن عینیہ کا قول ہے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے وہ انہیں ضرور کرکے رہیں گے۔

6446- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ الغِنَى عَنْ كَثْرَةِ العَرَضِ، وَلَكِنَّ الغِنَى غِنَى النَّفْسِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تونگری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ تونگری تو دل کی تونگری ہے۔

16- بَابُ فَضْلِ الفَقْرِ

فقر کی فضیلت

6447- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک

6445- راجع الحديث: 2389

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا» فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ المُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لاَ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لاَ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لاَ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ مِثْلَ هَذَا»

شخص سے دریافت فرمایا کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو نیک لوگوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک شخص گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو غریب مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش منظور نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی بات نہ سنے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ساری دنیا جتنا سونا ملنے سے بہتر ہے۔

6448 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا، فَقَالَ: «هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا»

ابو وائل کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رضائے الٰہی کے لیے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو دنیا کو چھوڑ گئے اور انہوں نے اس اجر میں سے کچھ بھی نہیں لیا، جن میں سے حضرت مُصعب بن عُمیر ہیں جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور انہوں نے صرف ایک چادر چھوڑی تھی۔ جس کے ساتھ اُنکے سر کو چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چادر سے چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر ڈال دی جائے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے لگائے پودے کے پھل پک گئے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

6449 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

6448- راجع الحديث:1276

6449- [illegible]

زَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ« تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَعَوْفٌ، وَقَالَ صَخْرٌ، وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر غریب لوگ نظر آئے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اس میں عورتیں زیادہ نظر آئیں ___ ایوب اور عوف اعرابی نے بھی اس کو روایت کیا۔ صخر، حماد بن نجیح، ابو رجاء نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا۔

6450 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ«

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دسترخوان پر کھانا تناول نہیں فرمایا حتیٰ کہ وفات پائی اور تادمِ آخر کبھی چپاتی نہیں کھائی۔

6451 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ«

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بیشک نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے مگر اس وقت ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری کٹھلیا میں تھے جن میں سے کافی دنوں تک میں کھاتی رہی لیکن میں نے انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

17- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب نے دنیا سے الگ تھلگ رہ کر زندگی بسر فرمائی تھی

6452 - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ - بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الحَدِيثِ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُولُ: أَللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الأَرْضِ مِنَ الجُوعِ،

مجاہد کا بیان ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بھوک کے سبب میں زمین پر پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور کبھی بھوک کے باعث اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک دن میں

6450- راجع الحدیث: 5386' سنن ترمذی: 2363' سنن ابن ماجہ: 3293

6451- راجع الحدیث: 3097

وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ
قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ
أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ
إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ،
فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا
لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَعَرَفَ
مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: »يَا أَبَا هِرٍّ«
قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »الْحَقْ« وَمَضَى
فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ،
فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: »مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟«
قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلاَنٌ أَوْ فُلاَنَةُ، قَالَ: »أَبَا هِرٍّ«
قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »الْحَقْ إِلَى أَهْلِ
الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي« قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ
الإِسْلاَمِ، لاَ يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلاَ مَالٍ وَلاَ عَلَى أَحَدٍ،
إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا
شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا
وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا
اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ
هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي،
فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا
اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ
فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا
مَجَالِسَهُمْ مِنَ البَيْتِ، قَالَ: »يَا أَبَا هِرٍّ« قُلْتُ:
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: »خُذْ فَأَعْطِهِمْ« قَالَ:
فَأَخَذْتُ القَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ
حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ

لوگوں کے عام راستے پر بیٹھ گیا تو حضرت ابوبکر گزرے تو
میں نے اُن سے قرآن کریم کی ایک آیت پوچھی۔ میں نے
سوال اسی لئے کیا کہ مجھے کھانا کھلا دیں، لیکن وہ گزر گئے
اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے حضرت عمر گزرے تو
میں نے ان سے بھی کتاب الٰہی کی ایک آیت پوچھی اور اُن
سے بھی کھانے کے سبب سوال کیا تھا۔ چنانچہ وہ بھی گزر
گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میرے پاس حضرت
ابوالقاسم ﷺ گزرے اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا کیونکہ
آپ میری خواہش اور چہرے کی حالت کو جان گئے تھے۔
چنانچہ فرمایا: اے ابوہر! عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر
ہوں۔ فرمایا کہ آگے آؤ اور آپ چل دیے تو میں بھی آپ
کے پیچھے رہا۔ چنانچہ آپ اندر داخل ہوئے اور مجھے بھی
اجازت عطا فرمائی پس میں اندر داخل ہوا۔ چنانچہ آپ نے
پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر
والوں نے جواب دیا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے بطور
ہدیہ آپ کے لئے پیش کیا۔ فرمایا کہ اے ابوہرؔ! عرض کی
کہ یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اہل صُفّہ کے
پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلالاؤ۔ حضرت ابوہریرہ کا
بیان ہے کہ اہلِ صُفّہ اسلام کے مہمان تھے، اہل ان کے
اہل و مال نہ تھے اور نہ یہ کسی کے پاس جاتے تھے۔ جب
آپ کی خدمت میں صدقہ آتا تو ان کے لئے بھیج دیتے اور
خود اس میں سے ذرا بھی تناول نہ فرماتے اور جب آپ کی
خدمت میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اس میں اہلِ صُفّہ کو بھی
شامل فرمالیتے۔ مجھے یہ بات دشوار لگی اور اپنے دل میں کہا
کہ اس دودھ سے اہلِ صُفّہ کا کیا بنے گا؟ جبکہ اس کا زیادہ
مستحق میں ہوں اگر یہ دودھ مجھے عطا فرما دیا جائے اور میں
اِسے پی لوں تو کچھ جان آئے۔ پس جب وہ لوگ آئیں
جیسا کہ مجھے حکم فرمایا ہے اور میں انہیں دوں تو غالب گمان

فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ القَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ القَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ» قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اقْعُدْ فَاشْرَبْ» فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ» حَتَّى قُلْتُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرِنِي» فَأَعْطَيْتُهُ القَدَحَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الفَضْلَةَ

ہے کہ یہ دودھ مجھ تک تو پہنچے گا ہی نہیں، لیکن اللہ اور اِس کے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی راہ نہیں۔ پس میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ چنانچہ وہ آئے پھر انہوں نے اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور وہ گھر میں آکر بیٹھ گئے۔ فرمایا کہ اے ابوہرؓ: عرض کی کہ یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ یہ انہیں دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک شخص کو دیا۔ چنانچہ جب وہ شکم سیر ہوگیا تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا پھر دوسرے نے پیالہ مجھے دے دیا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور اصحابِ صُفّہ سب شکم سیر ہو چکے تھے چنانچہ آپ نے پیالہ لے لیا اور اسے اپنے دستِ کرم پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے ابوہرؓ! عرض کی کہ یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اَب میں اور تم باقی رہ گئے میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ بیٹھ جاؤ اور پیو۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا پھر فرمایا کہ پیو۔ لہٰذا میں نے پھر پیا۔ آپ مسلسل یہی فرماتے رہے کہ اور پیو حتیٰ کہ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے اب کوئی گنجائش نہیں لگتی فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ چنانچہ میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

6453 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: «إِنِّي لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الحُبْلَةِ، وَهَذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا

قیس نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو اس وقت جہاد کرتے دیکھا جبکہ حُبلہ کے پتوں اور اِس سمر درخت کے سوا ہمیں کوئی اور غذا میسر نہ تھی ہم میں سے

6453- راجع الحدیث: 3728

لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي«

کسی کو قضائے حاجت ہوتی تو بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتی جس میں تری کا نشان تک نہ ہوتا۔ پھر بنو اسد مجھے اسلام پر ملامت کرنے بیٹھے ہیں اگر صورت حال یہی ہے تو میں بدبخت ہوا اور میری تمام کوششیں ضائع گئیں۔

6454 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ المَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلاَثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتَّى قُبِضَ«

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے مدینہ منورہ میں آ کر حضور کے وصال تک گندم کی روٹیاں لگاتار تین دن تک کبھی نہیں کھائیں۔

6455 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الأَزْرَقُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلاَلٍ الوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ«

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی آل نے ایک دن میں دو کھانے کبھی نہیں کھائے مگر اُن میں سے ایک کھانا کھجوریں ہوتیں۔

6456 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ، وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ«

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا ہوتا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

6457 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، وَقَالَ: »كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلاَ رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ«

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کا نانبائی بھی کھڑا تھا اور فرمایا کہ تم کھاؤ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پتلی چپاتی کھائی ہو۔ حتیٰ کہ حق سے جا ملے اور نہ میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو آنکھوں سے دیکھا بھی ہو۔

6454- راجع الحدیث:5416

6455- صحیح مسلم:7374

6457- راجع الحدیث:5385

6458- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: »كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ«

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم پر ایسا ماہ بھی گزرتا جس میں آگ نہ جلائی گئی ہو جبکہ کھجوریں اور پانی پر ہی خوراک کا دارومدار ہوتا ماسوائے اس گوشت کے جو ہمیں دیا جاتا۔

6459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: »ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ« فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: »الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ«

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عُروہ بن زبیر سے فرمایا: اے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، حتیٰ کہ دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت نہ آئی ہوتی میں نے عرض کی کہ پھر آپ کی گزر اوقات کس چیز پر ہوتی تھی؟ فرمایا کہ دو سیاہ چیزوں پر یعنی کھجوریں اور پانی ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند انصاری پڑوسی تھے جن کے ریوڑ تھے، وہ اپنے گھروں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ پیش کیا کرتے تو آپ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

6460 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! آلِ محمد کو اتنا رزق دے جس سے وہ قوت پائیں۔

18- بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

عمل میں قصد اور ہمیشگی ہو

6461 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَيُّ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کونسا عمل زیادہ پسند تھا؟ فرمایا کہ جو ہمیشہ ہو۔ مسروق کا بیان

6458- راجع الحدیث:2567

6459- راجع الحدیث:2567

6460- صحیح مسلم:7368,7367,7366,2424' سنن ترمذی:2361' سنن ابن ماجہ:4139

6461- راجع الحدیث:1132

الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: «الدَّائِمُ» قَالَ: قُلْتُ: فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ»

ہے کہ میں نے پوچھا کہ حضور تہجد کے لئے کب کھڑے ہوا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہوا کرتے۔

6462- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: «كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ»

عروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے محبوب وہ عمل تھا جس کو عمل کرنے والا ہمیشہ کرتا۔

6463 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا آپ کو بھی؟ فرمایا کہ مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ لہٰذا درستی، میانہ روی اختیار کرکے صبح و شام اور رات کے آخری حصے میں کچھ کرتے رہو حتیٰ کہ مقصود تک پہنچ جاؤ۔

6464 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ»

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اعمال میں درستی میانہ روی پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلو تم میں سے کسی کے عمل اُسے جنت میں داخل نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ قلیل ہو۔

6465 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو اور فرمایا کہ اعمال کی مقدور بھر پابندی کیا

6462- راجع الحدیث:1132

6463- راجع الحدیث:39

6464- انظر الحدیث:6467' صحیح مسلم:7054,7053

6465- صحیح مسلم:1825

قَالَ: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ» وَقَالَ: «اكْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ»

کرو۔

6466 - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ المُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، قُلْتُ: يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ؟ قَالَتْ: «لاَ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ»

علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ اُمّ المومنین: نبی کریم ﷺ کا عمل کیسا تھا؟ کیا کوئی کام کسی دن کے لیے خاص تھا فرمایا کہ نہیں، آپ کے عمل میں ہیشگی ہوتی تھی اور جو کچھ نبی کریم ﷺ کرتے وہ تم میں سے کون کرسکتا ہے۔

6467 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لاَ يُدْخِلُ أَحَدًا الجَنَّةَ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلاَ أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ» قَالَ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا» قَالَ مُجَاهِدٌ: {قَوْلًا سَدِيدًا} [النساء: 9]: "وَسَدَادًا: صِدْقًا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درستی و میانہ روی اپناؤ۔ اور قرب حاصل کرو اور خوش ہوجاؤ کہ اپنے عمل کے ذریعے کوئی آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ کیا آپ بھی۔ فرمایا کہ میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت میں ڈھانپ لے: میرے خیال میں اسے ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ۔ مجاہد کا قول ہے کہ سدادًا اور سدیدًا سے مراد ہے صدق دل کے ساتھ۔

6468 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

بلال بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی الہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول الہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور مسجد کی دیوار قبلہ کی جانب اشارہ کرتے

6466- راجع الحديث:1987

6467- راجع الحديث:6464

6468- راجع الحديث:419،93

لَنَا يَوْمًا الصَّلاَةَ، ثُمَّ رَقِيَ المِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: «قَدْ أُرِيتُ الآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلاَةَ، الجَنَّةَ وَالنَّارَ، مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ»

ہوئے فرمایا کہ تمہیں نماز پڑھانے کے ابھی ابھی میں نے اس دیوار سے ہٹ کر جنت اور دوزخ کو ان کی مثالی شکل میں دیکھا ہے میں نے بھلائی و برائی کو کسی دن ایسا نہیں دیکھا جیسا بھلائی و برائی کو آج دیکھا ہے۔

19- بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الخَوْفِ

خوف کے ساتھ

وَقَالَ سُفْيَانُ: " مَا فِي القُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ: {لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ} [المائدة: 68] "

سفیان کا قول ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس کے جتنا ڈر نہیں آتا کہ ترجمہ کنزالایمان: تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا۔ (پ ۶، المآئدہ ۶۸)

6469 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ المُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ العَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے میں سے ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لیے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان لے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔

20- بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں پر صبر

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ} [الزمر: 10] وَقَالَ عُمَرُ: «وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ ۲۳، الزمر ۱۰)

6470- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید

6469- راجع الحدیث: 6000

6470- راجع الحدیث: 1469

الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ: «مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ»

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انصار سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا۔ پس ہر سوال کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے اتنا دیا کہ جتنا مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ سب کچھ اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ میں تم سے چھپا کر اپنے پاس مال نہیں رکھا کرتا لیکن جو تم میں سے سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا جو صبر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا اور جو مستغنی ہونا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دے گا اور تمہیں صبر سے بہتر اور وسیع چیز اور کوئی عطا نہیں فرمائی گئی۔

6471- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ، أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا»

زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھا کرتے کہ آپ کے مبارک پیروں پر ورم آ جاتا اور سوج جاتے تو آپ سے کہا گیا۔ چنانچہ فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

21- بَابٌ: {وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ} [الطلاق: 3]

اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: «مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ»

ربیع بن خثیم کا قول ہے: جو لوگوں پر آنے والی ہر مشکل سے متعلق ہے۔

6472 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»

حصین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کریں، نہ شگون لیں اور اپنے رب پر توکل کریں۔

6471- راجع الحديث:1130

راجع الحديث:3410

22-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

6473 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: مُغِيرَةُ، وَفُلاَنٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى المُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ المُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلاَةِ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ المَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ البَنَاتِ

قیل وقال ناپسندیدہ ہے

ہشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی، جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرے فلاں اور تیسرا ایک اور شخص۔ شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے ایسی حدیث لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ وراد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ فرماتے ہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ان کا بیان ہے کہ حضور قیل وقال کرنے سوال کثرت، مال ضائع کرنے، برتنے کی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے ممانعت فرمایا کرتے تھے۔

6473م - وَعَنْ هُشَيْمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، يُحَدِّثُ هَذَا الحَدِيثَ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہشیم، عبدالملک بن عمیر وراد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

23-بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ» وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ} [ق: 18]

زبان کی حفاظت کرنا

جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ۲۶، ق۱۸)

6474 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مجھے اس کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو دونوں

6473- راجع الحدیث: 844

6474- انظر الحدیث: 6808 سنن ترمذی: 2408

سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ»

ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

6475 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

6476 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ» قِيلَ: مَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ»

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا میرے دل نے محفوظ رکھا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے۔ دعوت تین دن اس کا جائزہ ہے۔ پوچھا گیا کہ اُس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک رات دن اور جو اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہنا چاہیے۔

6477 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ المَشْرِقِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی جب کوئی بات کہتا ہے اور اس کے نتیجے پر غور نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں جا گرتا ہے حالانکہ وہ اس سے اتنی دور تھی جتنی مغرب سے مشرق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

6475- راجع الحدیث:5185

6476- راجع الحدیث:6019

6477- انظر الحدیث:6478 صحیح مسلم:7406 سنن ترمذی:2314

6478 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ»

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک آدمی جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو رضائے الٰہی کے لیے کہی ہو تو وہ اسے اہم نہیں جانتا مگر اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور جب آدمی کوئی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ اس کی پروا بھی نہیں کرتا لیکن اس کے سبب جہنم میں جا گرتا ہے۔

24- بَابُ البُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

اللہ کے خوف سے رونا

6479 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

25- بَابُ الخَوْفِ مِنَ اللَّهِ

اللہ سے ڈرنا

6480 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي البَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ"

وہ شخص جس کا اپنے اعمال کے متعلق برا گمان تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کے ذرے ذرے بنا کر لینا۔ پس جس دن تیز ہوا چلے تو میری خاک کو سمندر میں اُڑا دینا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے ساتھ یہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اکٹھا کر کے فرمایا۔ جو تو نے کیا اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر آمادہ کیا پس اسے بخش دیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

6478- راجع الحديث: 6477

6479- راجع الحديث: 660

6480- راجع الحديث: 3452

6481- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ، أَوْ قَبْلَكُمْ، آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ - قَالَ: فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا - فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ - وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ - وَرَبِّي - فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ - فَمَا تَلاَفَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ" فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: «فَأَذْرُونِي فِي البَحْرِ» أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی امتوں کے کسی شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب مال و اولاد عطا فرمایا ہوا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ میں کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ اچھے باپ ہیں اس نے کہا کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ جمع نہیں کروائی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا تو یاد رکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے پیس لینا، یا یہ کہا کہ میرا سفوف بنا لینا جس دن تیز ہوا چل رہی ہو تو مجھے اس میں آڑا دینا چنانچہ اس کا ان سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اس کا ان سے پکا وعدہ لیا۔ خدا کی قسم، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کن تو وہ شخص کھڑا تھا، پھر فرمایا۔ اے میرے بندے! جو تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے آمادہ کیا۔ عرض کی کہ تیرے خوف نے یا یہ کہا کہ تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس اس کی تلافی یوں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔ ابوعثمان، سلمان نے اسی طرح بیان کی لیکن اتنا اضافہ کیا کہ مجھے سمندر میں بکھیر دینا، یا جس طرح حدیث بیان کی۔ معاذ، شعبہ، قتادہ، عقبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

26- بَابُ الِانْتِهَاءِ عَنِ المَعَاصِي

6482 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گناہوں سے دوری

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری مثال جسے دیکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے اپنی

6481- راجع الحدیث:3478

6482- انظر الحدیث:7283' صحیح مسلم:5913

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ العُرْيَانُ، فَالنَّجَا النَّجَاءَ، فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ "

آنکھوں سے ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں لہٰذا خود کو بچالو، خود کو بچالو پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی جانب چلے گئے یوں نجات پالی اور دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جراران پر ٹوٹ پڑا۔

6483 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی جب اس نے اپنے اطراف کو روشن کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے اس میں گرنے شروع ہو گئے۔ پس وہ انہیں اس سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آکر اس میں گرتے ہی رہے۔ پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جارہے ہو۔

6484 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ»

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں سے دور ہوجائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

27- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے

6485 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا

6483- راجع الحديث:3426

6484- راجع الحديث:10

6485- انظر الحديث:6637

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

6486 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بھی وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

28- بَابٌ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جہنم شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے

6487 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کو شہوتوں سے ڈھانپا گیا ہے اور جنت کو مصیبتوں سے ڈھانپا گیا ہے۔

29- بَابٌ: «الجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ»

جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی

6488 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ»

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

6489 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا شعر جو کسی شاعر نے کہا، یہ ہے کہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز مٹ جانے والی ہے۔

-6486 راجع الحديث: 4621

-6489 راجع الحديث: 3841

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ:

[البحر الطويل]

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ"

30- بَابٌ: لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

6490 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي المَالِ وَالخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ»

اس کو دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس کو نہ دیکھو جو اوپر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھ لے جو مال اور حسن میں اس سے زیادہ ہو تو چاہیے کہ ایسے شخص کو بھی دیکھے جو ان میں اس سے نیچے ہو۔

31- بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

6491 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ العُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً»

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دیں اور انہیں واضح فرما دیا ہے۔ پس جس نے نیک کام کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اسے کر بھی لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو تک یعنی کئی گنا کر کے لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اسے نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر ارادہ کیا اور اسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک برائی لکھتا ہے۔

32- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

6492 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ،

جو گناہوں کو حقیر جاننے سے بچا

غیلان کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تم عمل کرتے ہو اور اپنے بعض اعمال کو بال سے

6491- صحیح مسلم: 336

عَنْ غَيْلاَنَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا، هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المُوبِقَاتِ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «يَعْنِي بِذَلِكَ المُهْلِكَاتِ»

بھی زیادہ باریک جانتے ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہم انہیں ہلاکت خیز شمار کیا کرتے تھے۔ امام بخاری کے نزدیک الموبقات سے سے ہلاک کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔

33- بَابٌ: الأَعْمَالُ بِالخَوَاتِيمِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے اور جو خاتمے سے ڈرا

6493 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الأَلْهَانِيُّ الحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ المُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ، فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا» فَتَبِعَهُ رَجُلٌ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ المَوْتَ، فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ العَبْدَ لَيَعْمَلُ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا»

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی طرف توجہ فرمائی جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور مال کے لحاظ سے وہ مسلمانوں میں ممتاز۔ پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے چنانچہ ایک آدمی جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ مسلسل لڑتا رہا حتیٰ کہ زخمی ہو گیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی۔ راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا وزن اس پر رکھ دیا حتیٰ کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جنتیوں والے کام کر رہا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنمیوں والے کام کر رہا ہے لیکن ہوتا جنتی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

34- بَابٌ: العُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَّاطِ السُّوءِ

بُروں کے ساتھ ملنے سے تنہائی میں راحت ہے

6494- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا

عطا بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ!۔ عطاء بن یزید لیثی کا بیان ہے کہ حضرت ابو

6493- راجع الحدیث: 2898

6494- راجع الحدیث: 2786

سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ: يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ" تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَالنُّعْمَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کونسا شخص بہتر ہے؟ فرمایا کہ وہ جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں بیٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح زبیدی زہری، عطاء یا عبید اللہ، حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ یونس اور ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید، ابن شہاب عطاء، نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

6495 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ المُسْلِمِ الغَنَمُ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ»

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس کا بہترین مال ایک ریوڑ ہوگا جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی کے مقامات پر رہے گا وہ اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

35- بَابُ رَفْعِ الأَمَانَةِ

امانت داری کا اٹھ جانا۔

6496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا ضُيِّعَتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس کا ضائع کرنا کیا ہے فرمایا کہ جب ذمہ داری نا اہلوں کے حوالے کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

6495- راجع الحدیث: 19

الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا أُسْنِدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»

6497 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ» وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: "يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ، فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ" وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلاَنًا وَفُلاَنًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو باتیں بتائیں جن میں سے ایک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری پھر انہوں نے قرآن سے اس کا حکم جان لیا اور سنت سے اس کا حکم جان لیا اس کا اٹھا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت کا باقی حصہ بھی اٹھالیا جائے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا۔ اور آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا جو چنگاری کی طرح نظر آئے گا۔ اسے پیر سے لڑھکایا جائے تو اور پھول جائے گا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا لیکن اس کے اندر ہوگا کچھ نہیں۔ پس صبح کو لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن امانت کا ادا کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند کتنا ظریف اور کتنا بہادر ہے لیکن ایمان اس کے دل میں دانہ رائی کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ کسی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے میں کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے حق کیطرف پھیر دیتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا اس کے حاکم اس سے میرا حق دلا دیتے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں کے ساتھ تجارت کرتا ہوں۔

6498- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ

6497- صحیح مسلم:365، سنن ترمذی:2179، سنن ابن ماجہ:4053

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ المِائَةِ، لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً«

اونٹوں کی طرح ہو جائیں گے کہ تعداد میں سو ہوں لیکن سواری کے قابل نہ ہوں۔

36- بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

6499 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ«

دکھاوا اور شہرت

مسدد، یحییٰ، سفیان نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور ان کے سوا میں نے کسی دوسرے سے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا۔ پس میں ان کے قریب ہوا تو کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شہرت کے لیے عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا اور جو دکھاوے کے لیے عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے دکھوا دے گا۔

37- بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

6500- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: »يَا مُعَاذُ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: »يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ« قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: »هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟« قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ،

جو اللہ کی اطاعت کے لیے خود کو مشقت میں ڈالے

حضرت انس بن مالک نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی ہی حائل تھی کہ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے دوبارہ فرمایا۔ اے معاذ! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ اے معاذ! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی کہ

6499- انظر الحدیث:7152' صحیح مسلم:7405,7404,7402' سنن ابن ماجہ:4207

6500- راجع الحدیث:5967

قَالَ: «حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا» ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ»

اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے معاذ بن جبل! عرض کیا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ایسا کریں میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ انہیں عذاب نہ کرے۔

38- بَابُ التَّوَاضُعِ

تواضع اختیار کرنا

6501 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ - قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى: العَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لاَ تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ، وَقَالُوا: سُبِقَتِ العَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لاَ يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ»

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی۔ حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ ایک اعرابی آیا جو اونٹ پر سوار تھا تو وہ اس سے آگے چلنے لگا مسلمانوں پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے کہا کہ عضباء پیچھے رہ گئی پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند کرے مگر اسے پست بھی کر دے۔

6502 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے قرب حاصل نہیں کرتا جو مجھے محبوب ہیں اور میں نے اس پر فرض کی ہیں بلکہ میرا بندہ برابر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے

إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ المُؤْمِنِ، يَكْرَهُ المَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ"

لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جسکو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا جاننے میں مجھے تردد نہیں کیونکہ اسے برا جانتا ہوں۔

39- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

{وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ البَصَرِ، أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [النحل: 77]

حضور ﷺ کا فرمان: میں اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں

ترجمہ کنزالایمان: اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے (سورہ النحل ۱۴، آیت ۷۷)

6503- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا» وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا پھر انہیں دراز کر دیا۔

6504- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ»

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا قیامت اور مجھے اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے۔

6505- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے یعنی دو انگلیاں۔

6504- صحیح مسلم: 7332,7330، سنن ترمذی: 2214

6505- سنن ابن ماجہ: 4040

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ» يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ

اسرائیل نے بھی ابو حصین سے اسی طرح روایت کی ہے۔

40- بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

قیامت کا آنا

6506 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا} [الأنعام: 158] وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ، وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان کسی کے کام نہیں آئے گا جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا حالتِ ایمان میں پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لیے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لپیٹنے نہیں پائیں گے اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ایک آدمی دودھ نکال کر چلا ہوگا اور اسے پلانے کے لیے حوض پر لے جائے گا لیکن پلا نہیں پائے گا اور قیامت یوں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص نے کھانے کیلئے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اسے کھانے نہیں پائے گا۔

41- بَابٌ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے

6507 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ یا آپ کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ نے عرض کی کہ ہمیں تو موت ناپسند ہے۔ فرمایا کہ یہ

6507- صحیح مسلم: 6764,6763,6762,6761 'سنن ترمذی: 1067,1066 'سنن نسائی: 1837,1836, 1835 'سنن ابن ماجہ: 4264

الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ» اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات نہیں بلکہ جب مومن کو موت آتی ہے تو اسے رضائے الٰہی اور اس کے انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اسی کو پسند کرتے ہے۔ چنانچہ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ کافر ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے پس جو چیز اس کے سامنے ہوگی اس سے زیادہ اسے اور کوئی چیز ناپسند نہیں ہو سکتی لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا نہ پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ابو داود نے اس کو مختصراً کے ساتھ نقل کیا۔ عمرو، شعبہ، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد حضرت عائشہ صدیقہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔

6508- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ»

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

6509- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ» فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ أَفَاقَ

عروہ بن زبیر نے کتنے ہی اہل علم حضرات سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجۂ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حالتِ صحت میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی نبی کی روح کو قبض نہیں فرماتا، یہاں تک کہ جنت میں اسے اس کا مقام دکھا دیتا ہے اور پھر اسے اختیار دیتا ہے۔ جب آپ علیل ہوئے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو گھڑی بھر آپ پر غشی طاری رہی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہ چھت کی جانب اٹھائی اور کہا۔ ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ'' میں

6508- صحیح مسلم:6769

6509- راجع الحدیث:4463,4435

فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: »اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى« قُلْتُ: إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ: »اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى«

نے عرض کی کہ کیا آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپ ہم سے فرمایا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو آخری کلام فرمایا وہ یہی الفاظ ہیں۔ ''اے اللہ رفیق اعلیٰ''۔

42- بَابُ سَكَرَاتِ المَوْتِ

سکراتِ موت

6510 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، يَشُكُّ عُمَرُ - فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي المَاءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ« ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: »فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى« حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: »العُلْبَةُ مِنَ الخَشَبِ، وَالرَّكْوَةُ مِنَ الأَدَمِ«

ابو عمر کوان مولیٰ عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیالہ یا کونڈا رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ اس میں عمر بن سعد راوی کو شک ہے۔ چنانچہ آپ پانی میں اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو داخل کرتے اور پھر انہیں چہرہ مبارک پر ملتے اور کہتے۔ ''نہیں کوئی معبود مگر اللہ، بیشک موت میں سختی ہوتی ہے۔'' پھر دست مبارک کو کھڑا کر کے کہتے۔ ''رفیق اعلیٰ میں۔ حتیٰ کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور دست مبارک نیچے تشریف لے آیا۔''

6511 - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَعْرَابِ جُفَاةً، يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: »إِنْ يَعِشْ هَذَا لاَ يُدْرِكْهُ الهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ« . قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ اعرابی ننگے پاؤں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پوچھتے۔ ''قیامت کب قائم ہوگی''؟ چنانچہ آپ ان کے سب سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھ کر فرماتے۔ اگر یہ زندہ رہا تو بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی، ہشام کا بیان کہ اس سے مراد ان کی موت ہے۔

6512 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ

کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا

6510- راجع الحدیث:890

6512- انظر الحدیث:6513، صحیح مسلم:2200،2199، سنن نسائی:1929، 1930

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا المُسْتَرِيحُ وَالمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: «العَبْدُ المُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالعَبْدُ الفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ العِبَادُ وَالبِلاَدُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ»

مستریح اور مستراح منہ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! مستریح اور مستراح منہ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ بندہ مومن جب مرتا ہے تو وہ مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جانا چاہتا ہے اور بدکار آدمی جب مرتا ہے تو اس کے مرجانے سے اللہ کے بندے شہر، درخت اور جانور بھی راحت پانا چاہتے ہیں۔

6513- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، المُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ»

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستریح اور مستراح منہ یہ ہے کہ مومن آرام پانا چاہتے ہیں۔

6514- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتْبَعُ المَيِّتَ ثَلاَثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کے اعمال۔ پس اس کے اہل وعیال اور اس کا مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کے اعمال اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔

6515- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ، غُدْوَةً وَعَشِيًّا، إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الجَنَّةُ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح وشام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ جہنم میں ہو یا جنت میں پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ اسے اُٹھایا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

6513- راجع الحدیث: 6512

6514- صحیح مسلم: 7350، سنن ترمذی: 2379، سنن نسائی: 1936

6515- راجع الحدیث: 1379

6516- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا»

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز تک پہنچ چکے جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجی تھی۔

43- بَابُ نَفْخِ الصُّورِ

نفخ صور

قَالَ مُجَاهِدٌ: «الصُّورُ كَهَيْئَةِ البُوقِ» {زَجْرَةٌ} [الصافات: 19]: «صَيْحَةٌ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {النَّاقُورِ} [المدثر: 8]: «الصُّورِ» {الرَّاجِفَةُ} [النازعات: 6]: «النَّفْخَةُ الأُولَى» وَ{الرَّادِفَةُ} [النازعات: 7]: «النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ»

مجاہد کا قول ہے کہ الصور سنکھ کی قسم کا آلہ۔ زجرة چیخ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: الناقور صور۔ الراجفته پہلی مرتبہ صور پھونکنا۔ الراوفته دوسری مرتبہ صور کا پھونکنا۔

6517- حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ، وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى العَالَمِينَ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ المُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ اليَهُودِيِّ، فَذَهَبَ اليَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ المُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ»

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن اعرج دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو شخصوں کی آپس میں تو تکار ہوگئی۔ ایک ان میں سے مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو تمام جہانوں سے منتخب فرمایا۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام جہانوں سے حضرت موسیٰ کو منتخب فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلمان کو اس بات پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے منہ پر تھپڑ مارا۔ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور اپنے اور مسلمان کے درمیان واقعہ عرض کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ جب بروز قیامت بے ہوش ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا کنارا پکڑے ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ ان میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے اور ان سے پہلے ہوش میں آگئے یا انہیں اللہ نے بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ فرمایا۔

6516- راجع الحديث: 1393

6517- راجع الحديث: 2411

6518 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ، فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ« رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمام انسان بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں کھڑا ہوں گا تو حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں ہیں ___ اس کی حضرت ابو سعید خدری نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

44- بَابٌ: يَقْبِضُ اللهُ الأَرْضَ يَوْمَ القِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ کا زمین کو اپنے قبضے میں فرمانا

رَوَاهُ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6519 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقْبِضُ اللهُ الأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے داہنے دستِ قدرت سے زمین کو اپنے قبضے میں فرما لے گا اور آسمان کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، آج زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

6520 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تَكُونُ الأَرْضُ يَوْمَ القِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ، نُزُلًا لِأَهْلِ الجَنَّةِ« فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا القَاسِمِ، أَلاَ أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الجَنَّةِ

حضرت ابو سعید خدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے لپیٹ دے گا جیسے تم دسترخوان پر روٹی کو اکٹھی کر لیتے ہو اور ایسا جنتیوں کی ضیافت کے سبب ہوگا۔ پھر ایک یہودی آ گیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے، کیا میں آپ کو اہل جنت کی ضیافت کے متعلق کچھ بتاؤں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا

-6518 راجع الحدیث:2411

-6519 راجع الحدیث:4812 صحیح مسلم:6981 سنن ابن ماجہ:192

-6520 صحیح مسلم:6688

يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَ: تَكُونُ الأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً. كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالاَمٌ وَنُونٌ. قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُونٌ. يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا

تھا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہماری جانب توجہ فرمائی اور ہنسے حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا سالن لام نون کے ساتھ ہوگا پوچھا وہ کیا چیز ہوگی فرمایا بیل اور مچھلی اور اس کی کلیجی کے زائد حصے کو ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

6521- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ» قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ: «لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ»

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں کو بروز قیامت کے روز سفید اور چٹیل زمین پر جمع کیا جائے گا جو گندم کی سفید روٹی کی طرح ہوگی۔ حضرت سہل یا کسی دوسرے نے فرمایا کہ محشر میں کسی کا جھنڈا نہیں ہوگا۔

45- بَابٌ: كَيْفَ الحَشْرُ

حشر کی کیفیت

6522- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: روزِ حشر کے روز لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک رغبت رکھنے والوں اور ڈرنے والوں کا۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اونٹوں پر دو تین، چار اور دس دس تک سوار ہوں گے۔ باقی تیسرے گروہ کو آگ اکٹھا کرے گی یعنی ان کے ساتھ لیٹے گی، ان کے ساتھ رات گزارے گی، ان کے ساتھ صبح کرے گی اور ان کے ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

6523 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ البَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! کافر کا حشر کے روز منہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟

6521- صحیح مسلم: 6986

6522- صحیح مسلم: 7131، سنن نسائی: 2084

6523- ... 4760

قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ» قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

فرمایا کہ جس نے دنیا میں اسے دونوں پیروں سے چلایا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے۔ قتادہ نے کہا۔ ہمارے رب کی قسم، کیوں نہیں۔

6524 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلاَقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا» قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملو گے کہ برہنہ پاؤں، برہنہ جسم پیدل وہ اور غیر مختون ہوگے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ ہم اسے ان حدیثوں میں شمار کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہیں۔

6525 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى المِنْبَرِ، يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلاَقُو اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا»

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ دورانِ خطبہ منبر پر فرما رہے تھے: تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو گے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور غیر مختون ہوں گے۔

6526 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ} [الأنبياء: 104] الآيَةَ، وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلاَئِقِ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم برہنہ پاؤں اور برہنہ بدن ہوگے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ قیامت کے دن مخلوق میں سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے اور بے شک میری امت کے کچھ لوگ لے جائے جائیں گے جنہیں عذاب کے فرشتوں نے پکڑا ہوا ہوگا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہنے والا کہے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ پس

6524- راجع الحدیث: 3349' صحیح مسلم: 7129' سنن نسائی: 2080

6525- راجع الحدیث: 6524,3349

6526- راجع الحدیث: 3349

أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ: {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ} [المائدة: 117]- إِلَى قَوْلِهِ - {الحَكِيمُ} [البقرة: 32] قَالَ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ "

میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (پ ۷، المآئدہ ۱۱۸) اور میں ان پر پھر کہا جائے گا کہ یہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے اور برابر مرتد ہوتے رہے تھے۔

6527 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي القَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا« قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: »الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ«

قاسم بن محمد بن ابو بکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم برہنہ پاؤں، برہنہ بدن اور غیر مختون ہوگے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس طرف دھیان بھی نہیں کر سکیں گے۔

6528 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: »أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ« قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: »وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الجَنَّةَ لاَ يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم ایک قبّے میں تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے کہا ہاں فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ آدھے اہل جنت تم ہو ہم نے عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ یقینی امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے اور وہ یوں کہ مسلمان کے سوا کوئی جنت میں

6527- صحیح مسلم: 7127، سنن نسائی: 2083، سنن ابن ماجہ: 4276

6528- راجع الحدیث: 6642، صحیح مسلم: 528-530، سنن ترمذی: 2547، سنن ابن ماجہ: 4283

مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ البَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَحْمَرِ»

داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر سفید بال یا کسی سرخ بیل کی جلد پر کالے بال۔

6529 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ القِيَامَةِ آدَمُ، فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ، فَيُقَالُ: هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ " فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: «إِنَّ أُمَّتِي فِي الأُمَمِ كَالشَّعَرَةِ البَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الأَسْوَدِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت آدم کو بلایا جائے گا۔ چنانچہ وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ پس کہا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا جائے گا کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو نکالو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں کس طرح نکالوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر سو میں سے ننانوے نکال لو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یوں تو ہمارے سو میں سے بھی ننانوے نکالے جائیں گے تو باقی ہم میں سے کیا بچے گا؟ فرمایا کہ میری امت دوسری امتوں کے مقابلے میں یوں ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔

46- بَابُ

قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ} [الحج: 1] {أَزِفَتِ الآزِفَةُ} [النجم: 57]، {اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ} [القمر: 1]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ (پ ١٧، الحج ١) آنے والی آگئی۔ قیامت قریب آگئی۔

6530 - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ فرمایا جائے گا۔ "جہنم کے لیے نکالو۔" عرض کریں گے کہ کس حساب سے! فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ وہ ایسا وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے اور حمل والی کا حمل گر جائے اور لوگ بے ہوش نظر آئیں گے لیکن وہ

الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) " فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، قَالَ: «أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ» قَالَ: فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ البَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الحِمَارِ»

بے ہوش نہیں ہوں گے، ہاں اللہ کا عذاب شدید ہے۔ صحابہ کرام پر اس بات کا بہت زیادہ اثر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ ایک ہزار یاجوج وماجوج سے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہوگے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو۔ بے شک دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال یوں ہے جیسے کالے بیل کی کھال پر سفید بال یا گدھے کی اگلی ران کا سفید داغ۔

47- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 5] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ {وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ} [البقرة: 166] قَالَ: «الوُصُلاَتُ فِي الدُّنْيَا»

باب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لئے جس دن سب لوگ ربّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (پ ۳۰، المطففین ۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: وتقطعت بھم الا سباب فرمایا کہ تعلقات صرف دنیا میں ہیں۔

6531 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ} [المطففين: 6] قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ»

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز لوگ رب العالمین کے حضور حاضر ہوں گے، فرمایا کہ کوئی تو پسینے میں اپنے کانوں کی لو تک ڈوبا ہوگا۔

6532 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کا پسینہ

6531- انظر الحدیث: 4938 'صحیح مسلم: 7133 'سنن ترمذی: 2422م, 3336 'سنن ابن ماجہ: 4278

6532- صحیح مسلم: 7134

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ»

بہہ نکلے گا حتیٰ کہ بعض لوگوں کا پسینہ تو زمین میں ستر گز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ کو بند کر کے کانوں تک جا پہنچے گا۔

48- بَابُ القِصَاصِ يَوْمَ القِيَامَةِ "

بروز قیامت قصاص لیا جائے گا

وَهِيَ الحَاقَّةُ، لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الأُمُورِ. الحَقَّةُ وَالحَاقَّةُ وَاحِدٌ، وَالقَارِعَةُ، وَالغَاشِيَةُ، وَالصَّاخَّةُ، وَالتَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ "

قیامت کو الحاقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دن اجر ملے گا اور سب کاموں کا بدلہ ملے گا۔ الحقتہ اور الحاقتہ ہی معنی ہیں اور اسی طرح القارعتہ، الغاشیۃ اور الصاختہ قیامت کے نام ہیں۔ التعابن سے مراد اہل جنت اور اہل جہنم کو بھلا دیں گے۔

6533 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ»

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان جس چیز کا سب سے پہلے فیصلے کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔

6534 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ معاف کروالے کیونکہ اس دن روپے پیسے تو ہوں گے نہیں، چنانچہ اس سے پہلے کہ اس کی نیکیاں اس کے بھائی کو دی جائیں۔ اگر کسی کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے بھائی کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے۔

6535 - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے اور جو دنیا میں انہوں نے ایک

6533- انظر الحدیث: 6864' صحیح مسلم: 4357, 4358' سنن ترمذی: 1396, 1397' سنن نسائی: 4003-4007' سنن ابن ماجہ: 2615

6534- انظر الحدیث: 2449' سنن ترمذی: 2419

عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا»

دوسرے پر ظلم کیا ہوگا اس کا حساب ہوگا، حتیٰ کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنے ٹھکانے کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوگا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

49- بَابٌ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا

6536 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ» قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] قَالَ: «ذَلِكِ الْعَرْضُ».

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب ہوا اسے عذاب ہوگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ ترجمہ کنزالایمان: اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ (پ ۳۰، الانشقاق ۸) فرمایا کہ یہ تو صرف حاضری ہے۔

6536م - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَيُّوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت کی ________ ابن جریج، محمد بن سلیم اور ایوب اور صالح بن رستم، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6537 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے قیامت کے دن حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں

6536- راجع الحدیث:4939

6536م- انظر الحدیث:103

6537- انظر الحدیث:4939,103

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا} [الانشقاق: 8] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا ذَلِكِ العَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الحِسَابَ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ»

فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ (پ ۳۰، الانشقاق ۸۔۷) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو محض حاضری ہوگی ورنہ قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا اس کو عذاب ہوگا۔

6538- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: " يُجَاءُ بِالكَافِرِ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الأَرْضِ ذَهَبًا، أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ "

علی بن عبداللہ، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اتنا دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کے مقابلے میں بہت ہی آسان سوال کیا گیا تھا۔

6539- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلاَ يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ»

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر جلد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان بھی نہیں ہوگا۔ پھر نظر اٹھائے گا تو اپنے سامنے کوئی چیز نہیں دیکھے گا۔ پھر اور آگے نظر دوڑائے گا تو آگ ہی نظر آئے گی۔ پس جو تم میں سے کر سکے وہ آگ سے بچے خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دے کر۔

دوسری سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم سے مروی

6538- راجع الحدیث: 3334 'صحیح مسلم: 7017,7016

6539- انظر الحدیث: 1413 'صحیح مسلم: 2345 'سنن ترمذی: 2415 'سنن ابن ماجہ: 1843,185

6540 - قَالَ الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اتَّقُوا النَّارَ» ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ» ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلاَثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو۔ پھر چہرہ انور پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا۔ پھر فرمایا کہ آگ سے بچو۔ اس کے بعد چہرہ انور پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا۔ چنانچہ آپ نے تین دفعہ ایسا کیا اور ہمیں خیال ہوا کہ آپ اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو اچھی بات کہے۔

50- بَابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

جنت میں ستر ہزار بغیر حساب داخل ہوں گے

6541 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، هَؤُلاَءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلاَ عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لاَ يَكْتَوُونَ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس افراد۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک صرف تنہا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ میری امت ہے کہا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ

-6540 راجع الحدیث:6023,1412

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

6542 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہا عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما۔ پھر انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ پس آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

6543 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ - شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا - مُتَمَاسِكِينَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار ضرور جنت میں داخل ہوں گے۔ یا سات لاکھ، جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ایک تعداد کے اندر شک ہے، حتیٰ کہ ان کے پہلے سے آخری تک سب جنت میں داخل ہو جائیں گے، اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

6544 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان ایک منادی اعلان ندا کرنے کھڑا ہوگا کہ اے اہل جہنم! اور اے اہل

6542- راجع الحدیث:5811

6543- راجع الحدیث:3247

6544- انظر الحدیث:6548، صحیح مسلم:7112

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ: يَا أَهْلَ النَّارِ لاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الجَنَّةِ لاَ مَوْتَ، خُلُودٌ

جنت! اب موت نہیں، ہمیشہ رہنا ہوگا۔

6545 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَالُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ خُلُودٌ لاَ مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لاَ مَوْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں سے کہا جائے گا۔ کہ اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ موت نہیں آئے گی اور جہنمیوں سے کہا جائے گا۔ اے اہل جہنم! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں آئے گی۔

51- بَابُ صِفَةِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی حالت

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ {عَدْنٌ} [التوبة: 72]: خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَقَمْتُ، وَمِنْهُ المَعْدِنُ {فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ} [القمر: 55]: فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جنتی جو کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ عدن ہمیشہ رہنا۔ عدنت بارض سے مراد ہے میں نے قیام کیا اور معدن اسی سے بنا ہے۔ فی مقعد صدق جہاں سے سچائی نکلتی ہے۔

6546 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا کہ مجھے اس میں غریب لوگ کثرت سے نظر آئے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو اس میں مجھے عورتیں زیادہ نظر آئیں۔

6547 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا المَسَاكِينَ، وَأَصْحَابُ الجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ

حضرت اسامہ بن زیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین ہیں اور مالداروں کو روکا ہوا ہے جبکہ جہنمیوں کو جہنم کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی عورتیں زیادہ ہیں۔

-6546 راجع الحدیث: 3241

مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ

6548 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَارَ أَهْلُ الجَنَّةِ إِلَى الجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ لاَ مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ لاَ مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا ۔ چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں اور اے اہل جہنم! تمہیں موت نہیں۔ چنانچہ اہل جنت کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہوگی اور اہل جہنم کے غم کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔

6549 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ؟ فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر و مستعد ہیں ۔ چنانچہ فرمائے گا۔ کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ ہم کیوں راضی نہ ہوتے جبکہ ہمیں وہ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ پھر فرمائے گا کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا فرمانے والا ہوں۔ عرض کریں گے کہ اے رب! کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ چنانچہ فرمائے گا میں نے اپنی رضا مندی کو تمہارے لیے حلال کر دیا لہٰذا اس کے بعد تم پر کبھی ناراضگی نہیں ہوگی۔

6550 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلاَمٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدہ محترمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ

6548- راجع الحدیث:6544، صحیح مسلم:7113

6549- صحیح مسلم:7070، سنن ترمذی:2555

6550- راجع الحدیث:2809

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُ فِي الجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: وَيْحَكِ، أَوَهَبِلْتِ، أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الفِرْدَوْسِ

سے کتنی محبت تھی، لہذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو دیوانی ہو! کیا ایک ہی جنت، اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں او بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

6551- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الفُضَيْلُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ المُسْرِعِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا۔ کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ تیز رفتا سوار تین دن میں جتنی دور جا سکے۔

6552- وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا

حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔

6553- قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ الجَوَادَ المُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی پھرتیلے اور تیز رفتا گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے سائے میں ایک سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی وہ ختم نہ ہو۔

6554- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الجَنَّةَ مِنْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔ ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے۔ چنانچہ

6551- صحیح مسلم:7115

6552- صحیح مسلم:7069

6553- راجع الحدیث:6552

أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ - لاَ يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لاَ يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ

وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ ان کے چہرے چاندرات کے چاند کی مانند ہوں گے۔

6555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الغُرَفَ فِي الجَنَّةِ، كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے۔

6556 - قَالَ أَبِي: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: كَمَا تَرَاءَوْنَ الكَوْكَبَ الغَارِبَ فِي الأُفُقِ: الشَّرْقِيِّ وَالغَرْبِيِّ

میرے والد نے نعمان بن ابوعیاش سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سنا ہے لیکن وہ یہ اضافہ کرتے ہیں۔ جس طرح تم مشرقی اور مغربی افق پر غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔

6557 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ قیامت میں اس آدمی سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سب سے کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے فدیے میں دے دیتا۔ وہ ہاں میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔

6558 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ، قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شفاعت کے ذریعے کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ ثعاریر کی طرح ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ ثعاریر کیا ہے تو عمرو بن دینار نے فرمایا کہ سفید ککڑیاں۔ جن کے منہ جھڑ گئے ہوں گے۔ میں

6556- راجع الحديث: 3256، صحيح مسلم: 7071

6557- راجع الحديث: 3334

6558- صحيح مسلم: 470

الضَّغَابِيسُ، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ

نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا کہ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ذریعے نکالے جائیں گے فرمایا ہاں۔

6559- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ، فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الجَنَّةِ: الجَهَنَّمِيِّينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ عذاب پانے کے بعد جہنم سے نکالے جائیں گے۔ پس جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔

6560- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، يَقُولُ اللَّهُ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ - أَوْ قَالَ: حَمِيَّةِ السَّيْلِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس انہیں نکالا جائے گا تو وہ جھلس کر کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے۔ جیسے دریا کے کنارے دانہ تروتازہ اُگتا ہے آپ نے حمیل السیل فرمایا یا حمیۃ السیل۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ جب اُگتا ہے تو زرد اور لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

6561- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ نے فرماتے ہوئے سنا کہ دو جہنمیوں میں سے جس آدمی کو قیامت میں سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اس کے دونوں قدموں کی پشت پر چنگاری رکھی جائے گی، جس کے سبب اس کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

6559- انظر الحديث:7450

6560- راجع الحديث:22

6561- انظر الحديث:6562' صحیح مسلم:515-516' سنن ترمذی:2604

الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ، تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ، يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ

6562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ القِيَامَةِ رَجُلٌ، عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي المِرْجَلُ وَالقُمْقُمُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس دوزخی کو سب سے کم عذاب ہوگا اس کے دونوں پیروں پر دو چنگاریاں رکھی جائیں گی جن کے سبب اس کا دماغ یوں کھول رہا ہوگا جیسے ہانڈی یا دیگچی میں ابال آتا ہے۔

6563 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو چہرہ مبارک پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی۔ پھر دوزخ کا ذکر فرمایا کہ دوزخ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر۔ اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو اچھی بات کہہ کر بچ جائے۔

6564 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ کے حضور آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت فائدہ پہنچائے، چنانچہ وہ دوزخ میں ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچ جائے گی، جس کے سبب ان کا دماغ بھی کھولتا ہوگا۔

6565 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرتا تاکہ ہم

6562- راجع الحدیث:6561

6563- راجع الحدیث:6023,1413

6564- راجع الحدیث:3885

6565- راجع الحدیث:44'صحیح مسلم:474

الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ: ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ: سَلْ تُعْطَهْ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ، حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ

اس جگہ سے نجات پاتے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے سجدہ کیا۔ لہٰذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفارت فرمائیے۔ چنانچہ وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ تو وہ اپنی ایک لغزش کا ذکر کر کے فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا، تم محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ کہ ان کے اگلوں پچھلوں تمام لغزشیں معاف فرمادی گئی تھیں پس وہ میرے پاس آئیں گے، چنانچہ میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حالت میں رکھے گا۔ پھر فرمایا جائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ جو مانگو گے دیا جائے گا، جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی اور اس کے بعد حتیٰ کہ وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روکا ہو گا قتادہ یہ بیان کر کے فرماتے کہ جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہے۔

6566 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ محمد مصطفیٰ

6566- سنن ابو داؤد: 4740، سنن ترمذی: 2600

الحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الجَهَنَّمِيِّينَ

ﷺ کی شفاعت کے سبب دوزخ سے نکال لے جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

6567- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهَا: هَبِلْتِ، أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الفِرْدَوْسِ الأَعْلَى

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت ام حارثہ حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارث شہید ہو گئے تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کا میرے دل کو کیا مقام ہے، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ جلد آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم دیوانی ہوگئی ہو۔ کیا ایک ہی جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

6568- وَقَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ، أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - يَعْنِي الخِمَارَ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

نیز فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے اور تمہاری کمان کے برابر یا قدم رکھنے کی جنت میں جگہ دنیا اور اسکے سارے مال و متاع سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے تو فضا جگمگا اٹھے اور زمین و آسمان کی درمیانی جگہ معطر ہو جائے اور جنت کا ایک دوپٹہ بھی دنیا اور اس کے سارے مال و متاع سے بہتر ہے۔

6569 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَدْخُلُ أَحَدٌ الجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اسے جہنم کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جو برائی کرنے پر اسے ملتا تا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوتا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھادی جاتی ہے۔ جو نیکی کرنے پر اسے ملتی تا کہ اسے حسرت ہو۔

سعید بن ابو سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی

6568- راجع الحديث: 2796

6570 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لاَ يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے عرض کیکہ یارسول اللہ! قیامت میں آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ میرا خیال یہی تھا کہ اس کے متعلق سب سے پہلے تم مجھ سے پوچھو گے کیونکہ حدیث کے ساتھ تمہاری بے پناہ وابستگی میں نے دیکھی ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

6571 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا، فَيَقُولُ اللَّهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: تَسْخَرُ مِنِّي - أَوْ: تَضْحَكُ مِنِّي - وَأَنْتَ المَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الجَنَّةِ مَنْزِلَةً

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خوب معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ شخص جہنم سے اوندھے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ جا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے خیال آئے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا۔ اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے پس وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا۔ اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے۔ چنانچہ اس سے فرمایا جائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو کر کیونکہ تیرے لیے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنا ہے یا تیرے لیے دس دنیاؤں کے برابر ہے۔ وہ عرض گزار ہوگا کہ مجھے کیوں مذاق بنایا جارہا ہے حالانکہ تو حقیقی ملک ہے چنانچہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ دندان مبارک نظر آنے لگے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تو اہل جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عباس رضی

6570- راجع الحدیث: 99

6571- انظر الحدیث: 7511، صحیح مسلم: 461,460، سنن ترمذی: 2595، سنن ابن ماجہ: 4339

6572- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ العَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ سے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچا۔

52- بَابُ الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ

الصراط جہنم کے اوپر ہوگا

6573- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ القَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا جب سورج کے اوپر بادل نہ ہو تو کیا تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ چاندنی رات میں جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اس طرح قیامت کے دن اسے دیکھو گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے۔ پس سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہو جائیں گے، چاند کی پوجا کرنے والے اس کے ساتھ، بتوں کی پوجا کرنے والے ان کے ساتھ، یوں یہی امت باقی رہ جائے گی لیکن اس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس جس صورت کو وہ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا اور ان سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آئے اور ہمارا رب جب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہیں۔ اور فرمائے

6572- راجع الحديث: 3883

6573- راجع الحديث: 806

فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ، فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللَّهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ، فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ،

گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ تو واقعی ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کے اوپر پل رکھ دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں گزروں گا اور اس دن رسولوں کی یہی دعا ہوگی۔ اے اللہ! سلامتی سلامتی۔ اس کے ساتھ سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ ہوں گے تو سعدان کے کانٹوں کی طرح اعمال کے مطابق لوگوں کو اچک لیں گے۔ چنانچہ بعض لوگ اپنے اعمال کے مطابق ہلاک ہو جائیں گے اور بعض خراشوں کے ساتھ نجات پا جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے فرما چکے گا اور جہنم میں سے بعض لوگوں کا نکالنے کا ارادہ فرمائے گا اور وہ ان کے لیے ہی ارادہ فرمائے گا۔ جنہوں نے یہ گواہی دی ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! چنانچہ فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ انہیں نکالیں تو وہ انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچانیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ سجدوں کی نشانیوں کو کھائے۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے جبکہ وہ کوئلے جیسے ہو چکے ہوں گے، پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جس کو ماء الحیات کہتے ہیں۔ پس وہ پانی سے یوں تر و تازہ نکلیں گے جیسے دریا کے کنارے دانہ اگتا ہے۔ ایک شخص دوزخ کی جانب منہ کر کے کہے گا۔ اے رب! اس کی ہوا نے مجھے جھلسا دیا اور اس کی گرمی نے جلا دیا۔ پس جہنم کی طرف سے میرا منہ پھیر دے۔ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ میں تجھے یہ عطا کر دوں تو کوئی دوسرا سوال کر دے؟ وہ عرض کرے گا۔ اے رب! مجھے دروازہ جنت کے قریب کر دے۔ فرمایا جائے گا کہ تو نے کہا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ آدمی کی

فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ، فَلاَ يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الأَمَانِيُّ، فَيَقُولُ لَهُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا

اولاد پر افسوس ہے کہ کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ مسلسل یہ دعا کرتا رہے گا، حتیٰ کہ اس سے کہا جائے گا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تو کوئی اور سوال کرے؟ عرض کرے گا۔ کہ تیری عزت کی قسم، میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس عہد و پیمان کے بعد کہ اب وہ کوئی اور کوئی سوال نہیں کرے گا اس کو یہ بھی عطا فرما دے گا اور اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ دیکھے گا کہ جنت میں کیا ہے تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ اب کوئی اور سوال نہیں کروں گا افسوس! ابن آدم کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا، حتیٰ کہ ہنس پڑیگا۔ چنانچہ جب وہ ہنسے گا اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائیگا کہ اپنی آرزو بیان کر۔ چنانچہ وہ آرزوئیں بیان کریگا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ایسی ہی تمنا اور بیان کر۔ چنانچہ وہ آرزوئیں بیان کریگا حتیٰ کہ آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ تیرے لیے اور اتنا ہی اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ یہ شخص وہ ہے جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

6574 - قَالَ عَطَاءٌ، وَأَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لاَ يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس حضرت ابو سعید خدری بھی تشریف فرما تھے دونوں حضرات کی روایتوں میں کوئی فرق نہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہذا لک ومثلہ معہ پر پہنچے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

6574- راجع الحدیث:806

وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ

هَذَا لَكَ وَعَشَرَةٌ۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ مِثْلُهُ مَعَهُ

53- بَابٌ فِي الحَوْضِ

حوضِ کوثر کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الكَوْثَرَ} [الكوثر: 1] وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (پ ۳۰، الکوثر ۱) حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو حق کوثر پر مجھے سے ملنے تک صبر کرو۔

6575 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔

6576 - وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ تَابَعَهُ عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، وَقَالَ حُصَيْنٌ: عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ تم میں سے بعض لوگ مجھے دکھائے جائیں گے اور پھر وہ مجھ سے جدا کر دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟ اس طرح عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہے۔ حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

6577 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوضِ کوثر ہوگا، اتنے فاصلے پر جتنا فاصلہ جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

6575- انظر الحديث: 7049,6576 صحيح مسلم: 5937,5935,5934

6576- راجع الحديث: 6575 صحيح مسلم: 5936

أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ

6578 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الكَوْثَرُ: الخَيْرُ الكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ الَّذِي فِي الجَنَّةِ مِنَ الخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ کچھ لوگوں کا تو یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر بھی اسی بھلائی کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

6579 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلاَ يَظْمَأُ أَبَدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا حوضِ ایک مہینے کی مسافت جتنا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

6580 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ اليَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوضِ کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء کا یمن سے ہے۔ اس میں اتنے آبخورے ہیں جتنے آسمان کے تارے۔

6581 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے

6578- راجع الحدیث:4966

6579- صحیح مسلم:5928

6580- صحیح مسلم:5950

6581- راجع الحدیث:3570

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ المُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الكَوْثَرُ، الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِينُهُ - أَوْ طِيبُهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ

تھے۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ وہی کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی یا خوشبو، تیز مشک کی ہے۔ ہدبہ کو اس میں شک ہے۔

6582 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الحَوْضَ، حَتَّى عَرَفْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حوضِ کوثر پر میرے سامنے سے میری امت کے کچھ لوگ گزریں گے، حتیٰ کہ میں ان کو پہچان لوں گا۔ پس انہیں مجھ سے دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟

6583 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو میرے پاس سے گزرے گا وہ پیے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے سامنے سے کچھ ایسے لوگ گزریں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔

6584 - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ، فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا يُقَالُ: {سَحِيقٌ} [الحج: 31]: بَعِيدٌ،

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت نعمان بن ابو عیاش نے مجھ سے سن کر فرمایا کہ کیا تم نے خود یہ فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ اس میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپ فرمائیں گے۔ "یہ تو میرے ہیں۔" چنانچہ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کیا؟ پس میں کہوں گا۔ دور، دور۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ سحقا سے دوری مراد ہے۔ سحقا اس کو دور

6582- صحیح مسلم: 5951

6583- انظر الحدیث: 7050

6584- انظر الحدیث: 7051،6583

سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي

کر دیا۔

6585 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ الحَبَطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ القِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الحَوْضِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بروز قیامت میرے پاس سے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت گزرے گی۔ پس وہ حوضِ کوثر سے دور کر دے جائیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارا بعد کیا نیا کیا؟ یہ الٹی ایڑی گھوم گئے مرتد ہو گئے تھے۔

6586 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِدُ عَلَى الحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لاَ عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ: فَيُحَلَّئُونَ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن مسیب نے نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حوضِ کوثر میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس سے گزریں گے پھر وہ وہاں سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟ یہ الٹی ایڑی پھر کر مرتد ہو گئے تھی۔ شعیب، زہری، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم ﷺ۔ اس روایت میں فیجلون ہے جبکہ عقیل کی روایت عبداللہ بن ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6587 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ الحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک گروہ نظر آیا۔ حتیٰ کہ جب میں نے انہیں پہچان لیا تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص آ نکلے گا، پھر ان سے کہے گا کہ

6585- انظر الحديث:6586

6586- راجع الحديث:6585

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى. ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ القَهْقَرَى، فَلاَ أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ

چلو۔ میں کہوں گا کہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم، جہنم کی جانب۔ میں کہوں گا کہ کس سبب سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں پر پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک گروہ نظر آئے گا۔ حتیٰ کہ جب میں انہیں۔ پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص آ نکلے گا۔ چنانچہ وہ کہے گا کہ چلو۔ میں کہوں گا کہ کہاں؟ وہ کہے گا کہ خدا کی قسم! جہنم کی جانب۔ میں کہوں گا کہ کس سبب سے؟ وہ کہے گا کہ آپ کے بعد یہ اپنی ایڑیوں پر الٹے پھر کر مرتد ہو گئے تھے۔ میرے خیال میں بغیر چرواہے کے اونٹوں کی طرح ان میں سے کوئی نجات نہیں پائے گا۔

6588 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

حفص بن عاصم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے۔

6589 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

6590 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ نے شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم، میں اپنے

6588- راجع الحدیث: 1888,1196

6589- صحیح مسلم: 5925,5924

6590- راجع الحدیث: 1344

انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم، مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی خوف نہیں بلکہ مجھے خوف ہے تو تمہارے دنیا کی زیبائش میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔

6591- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ المَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حوضِ کوثر کا ذکر فرماتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینہ اور منورہ اور صفاء کے درمیان ہے۔

6592- وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ المُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: الأَوَانِي؟ قَالَ: لاَ. قَالَ المُسْتَوْرِدُ: تُرَى فِيهِ الآنِيَةُ مِثْلَ الكَوَاكِبِ

ابن عدی کی روایت میں اتنا زائد ہے جو انہوں نے شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور کا حوض صنعا اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے جتنا ہے۔ مستورد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اوانی کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو مستورد نے کہا۔ اس کے برتن ستاروں کی مثل ہیں۔

6593- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ

ابن ملیکہ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر ہوں گا، حتیٰ کہ میں دیکھوں کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے اور کچھ لوگوں کو میرے سامنے گرفتار کر لیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا، اے رب! یہ مجھ سے اور میرے امتی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ خدا کی قسم، یہ تو اپنی الٹی ایڑیوں پھرتے رہے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ دعا کیا کرتے۔ اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

6591- صحیح مسلم: 5938

6592- راجع الحدیث: 6591

6593- راجع الحدیث: 6579

تَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا {أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ} [المؤمنون: 66] : تَرْجِعُونَ عَلَى العَقِبِ

الٹے پاؤں پھروں اور اپنے دین کے متعلق فتنہ میں پڑوں۔ اعقابکم تنکصون پیچھے کی طرف پھرنا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

82- كِتَابُ القَدَرِ

1- بَابٌ فِي القَدَرِ

6594 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ، قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ: الرَّجُلَ - يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ: إِلَّا ذِرَاعٌ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تقدیر کے متعلق

تقدیر کے متعلق

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں، فرمایا۔ تم میں سے ہر کوئی چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں رکھا جاتا ہے، پھر خون کی بوٹی کی شکل ہیں، پھر گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں اسی طرح پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر اور بد بخت ہے یا نیک بخت پس خدا کی قسم، تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ یا دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص ایسا ہوتا ہے کہ اہلِ جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے جنت کے درمیان ایک دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے آدم راوی کا قول ہے کہ صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ۔

6595 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ، أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ، أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کی بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے۔ اے رب! یہ نر ہے یا

6594- راجع الحدیث:3208

6595- راجع الحدیث:318

أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

مادہ؟ بد بخت۔ نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

2-بَابٌ: جَفَّ القَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

علم الٰہی کے سامنے قلم خشک ہوگیا

{وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ} [الجاثية: 23] وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَفَّ القَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَهَا سَابِقُونَ} [المؤمنون: 61] : سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔ (پ ۲۵، الجاثیہ ۲۳) حضرت ابو ہریرہ کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قلم تمہاری تقدیر لکھ کر خشک ہوگیا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لہا سابقون سے مراد ہے کہ نیک بختی ان پر غالب آگئی۔

6596- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُعْرَفُ أَهْلُ الجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ العَامِلُونَ؟ قَالَ: كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ: لِمَا يُيَسَّرُ لَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا جنتیوں کو جہنمیوں میں سے پہچان لیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی تو پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے یا جو راہ اس کے لیے آسان کی گئی ہے۔

3-بَابٌ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے

6597- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلاَدِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

6598- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عطاء بن یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

6596- انظر الحديث: 7551، صحيح مسلم: 6679، سنن ابو داؤد: 4709

6597- راجع الحديث: 1383

6598- راجع الحديث: 1384

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو بہتر جانتا ہے۔

6599- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ، كَمَا تُنْتِجُونَ البَهِيمَةَ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی بچہ نہیں مگر وہ فطرت یعنی اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔؟؟ اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی وغیرہ بنالیتے ہیں، جیسے چوپائے بچہ دیتے ہیں تو کیا تم ان میں سے کسی کو کن کٹا پاتے ہو؟ حتیٰ کہ تم خود ان کے کان نہ کاٹ دو۔

6600- قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جو چھوٹی عمر میں مر جائیں ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کے اعمال کو بہتر جانتا ہے۔

4- بَابُ {وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا} [الأحزاب: 38]

اللہ کا حکم ایک مقررہ اندازے پر ہے

6601- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسْأَلِ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی عورت کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ اسے اپنے لیے ہی خاص کرلے پلیٹ اس کے لیے فارح، بلکہ اس سے نکاح کرلے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

6602- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ

6599- راجع الحديث: 1358، صحيح مسلم: 6702

6600- راجع الحديث: 1384

6601- راجع الحديث: 2140، سنن ابو داؤد: 2176

6602- راجع الحديث: 1284

قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ، وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ، أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلٌّ بِأَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

کی ایک صاحبزادی کا بھیجا ہوا شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل بھی حاضر تھے۔ صاحبزادی کا صاحبزادہ لب دم تھا۔ آپ نے ان کے لیے کہلا بھیجا کہ اللہ کا ہے جو وہ لے اور اللہ کا ہے جو وہ عطا فرمائے۔ ہر ایک کا وقت آنا ہے لٰہذا صبر کرنا اور ثواب کا امید وار رہنا چاہیے۔

6603- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الجُمَحِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ المَالَ، كَيْفَ تَرَى فِي العَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ، لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

عبد اللہ بن محیریز جمحی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: ہمیں لونڈیاں ملتی ہیں ہم مال بھی چاہتے ہیں۔ لٰہذا عزل کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر گناہ نہیں اور اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی جان ایسی نہیں جس کا منظر عام پر آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے تو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

6604- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ، فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے میں قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

6605- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

6603- راجع الحدیث: 2229

6604- صحیح مسلم: 7192، سنن ابو داؤد: 4240

6605- راجع الحدیث: 1362

الأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: أَلاَ نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لاَ، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ. ثُمَّ قَرَأَ: {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] الآيَةَ

تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ ۳۰، والیل ۵)

5- بَابٌ: العَمَلُ بِالخَوَاتِيمِ

اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے

6606- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ القِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ القِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ القِتَالِ، فَكَثُرَتْ بِهِ الجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الجِرَاحِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب قتال شروع ہوا تو وہ شخص خوب شدت سے لڑا مگر شدید زخمی ہوا، لیکن پھر بھی جما رہا۔ پس نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے دیکھئے جس کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے حالانکہ وہ راہ خدا میں کیسی بہادری سے لڑ رہا ہے اور کیسا سخت زخمی بھی ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر بھی وہ ہے دوزخی۔ بعض لوگوں کو شک ہوتا حتیٰ کہ اس آدمی نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ترکش سے ایک تیر نکالا اور اسے گلے پر رکھ کر گلا چیر لیا۔ پس کئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی طرف دوڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا۔ فلاں نے گلا چیر کر خودکشی کر لی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا مگر مومن اور بے

6606- راجع الحديث: 3062

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَأَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

شک اللہ تعالیٰ بدکار آدمی کے ذریعے بھی اس دین کی مدد فرماتا ہے۔

6607- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ، فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالَ: قُلْتَ لِفُلَانٍ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے بہادروں میں سے ایک شخص کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کے پیچھے ہولیا جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جی جان سے لڑ رہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی۔ چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی حتیٰ کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔۔ پس وہ شخص جلدی سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض کی کہ آپ نے فلاں کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے جی جان سے لڑ رہا تھا۔ میرا گمان تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن ہوتا وہ دوزخی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

6607- راجع الحدیث: 2898

6- بَابُ إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ

تقدیر کے سپرد

6608 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نذر سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہ قضا کو رد نہیں کرتی۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

6609 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ القَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نذر آدمی کو وہ چیز نہیں دلاتی جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہو لیکن تقدیر اس کو وہ چیز کو دلاتی ہے جو اس کے لیے مقدر فرمائی گئی ہے۔ ہاں اس کے ذریعے بخیل کا مال نکل جاتا ہے۔

7- بَابُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

نہیں ہے طاقت اور نہیں ہے قوت مگر اللہ کی طرف سے

6610 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَجَعَلْنَا لاَ نَصْعَدُ شَرَفًا، وَلاَ نَعْلُو شَرَفًا، وَلاَ نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ابوعثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لہذا جب وہ کسی بلند جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی مین نیچے کی جانب اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ۔ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اسے پکارتے ہو جو سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے اور وہ ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

6608- انظر الحدیث: 6693,6692، صحیح مسلم: 4216,4215,4214,4213، سنن ابوداؤد: 3287، سنن نسائی: 3812,3811, 3810، سنن ابن ماجہ: 2122

6609- انظر الحدیث: 6694

6610- راجع الحدیث: 2992

8-بَابٌ: المَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

{عَاصِمٌ} [يونس: 27]: مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ: {سَدًّا} [الكهف: 94]: عَنِ الحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلاَلَةِ. {دَسَّاهَا} [الشمس: 10]: أَغْوَاهَا

6611 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ.

بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے

عاصم روکنے والا۔ مجاہد کا قول ہے سدا۔ عن الحق گمراہی میں ٹھکتے پھرنا۔ دساھا اس کو گمراہ کیا۔

حضرت ابوسعید خدری کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی کو خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا اور اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا اور اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ اور بچتا وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

9-بَابٌ

{وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ} [الأنبياء: 95] {أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ} [هود: 36] {وَلاَ يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا} [نوح: 27] وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَحِرْمٌ) بِالحَبَشِيَّةِ وَجَبَ

باب

ترجمہ کنز الایمان: اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ (پ ۱۷، الانبیآء ۹۵) کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لا چکے۔ (پ ۱۲، ھود ۳۶) اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔ (پ ۲۹، نوح ۲۷) منصور بن نعمان عکرمہ ابن عباس سے منقول ہے اور حرم حبشہ کی زبان میں لازم ہوا۔

6612 - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ، مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمائی کہ میں نے کسی چیز کو لمم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ جو حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں آدمی کا حصہ رکھا ہے جس وہ ضرور پالیتا ہے۔ چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے نفس کا تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے اس طرح شبابہ، ورقار،

6611- سنن نسائی:4213

يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

10- بَابُ

باب

{وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]

ترجمہ کنزالایمان: جو (خواب) تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۰)

6613 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60]، قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ قَالَ: {وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ} [الإسراء: 60] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۰) کے متعلق فرمایا کہ یہ آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو شب معراج بیت المقدس تک دکھایا گیا۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرہ الزقوم آیا ہے اس سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

11- بَابُ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

بارگاہ الٰہی میں آدم و موسیٰ علیہما السلام کی بحث

6614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلاَمِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلاَثًا قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں مگر آپ نے ہمیں خراب کیا اور جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا۔ اے موسےٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور یہ آپ کے لیے اپنے دستِ قدرت سے لکھا، کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے مقرر فرمادی تھی۔ یہ آدم علیہ السلام نے تین دفعہ فرمایا اور اس بحث میں وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے۔ سفیان ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی

6613- راجع الحدیث: 3888، 4716

6614- راجع الحدیث: 3409، صحیح مسلم: 6684، سنن ابوداؤد: 4701، سنن ابن ماجہ: 80

12-بَابُ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

6615- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ، إِلَى المُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاَةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ المُغِيرَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاَةِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ: أَنَّ وَرَّادًا، أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَسَمِعْتُهُ: يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ القَوْلِ

اللہ دے تو کوئی مانع نہیں

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجئے جو آپ نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا۔ "نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی مانع نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابل کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ابن جریج، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے حضرت معاویہ کی بارگاہ میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے ہے۔

13-بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ} [الفلق: 2]

6616- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ البَلاَءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ القَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ

بدبختی اور بری تقدیر سے اللہ کی پناہ مانگنا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ (پ ۳۰، الفلق ۱۔۲)

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سخت بلا، بدبختی کے آنے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

14-بَابُ {يَحُولُ بَيْنَ المَرْءِ

آدمی اور اس کے دل کے

6615- راجع الحديث:844

6616- راجع الحديث:6347

وَقَلْبِهِ} [الأنفال: 24]

درمیان حائل ہونے کا بیان

6617- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم کھایا کرتے۔ قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔

6618- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ: خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ: الدُّخُّ قَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: میں تیرے بتانے کے لیے ایک بات دل میں مخفی ہوں۔ اس نے کہا: الدخ فرمایا دور ہٹ، تو اپنے مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں؟ فرمایا کہ جانے دو۔ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔

15- بَابُ

باب

{قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا} [التوبة: 51]: قَضَى

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا۔ (پ ۱۰، التوبۃ ۵۱) مقرر فرمادی۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: {بِفَاتِنِينَ} [الصافات: 162]: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ {قَدَّرَ فَهَدَى} [الأعلى: 3]: قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا

مجاہد کا قول ہے: بفاتنین گمراہ ہونے والے۔ مگر جس کے بارے میں اللہ نے لکھ دیا کہ وہ دوزخ میں جائے گا، قدر فھدای بدبختی اور نیک بختی مقرر فرمائی۔ اور جانور کو چراگاہ تک پہنچاتا۔

6619- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ

یحیٰی بن یعمر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

6617- انظر الحدیث: 7391،6628، سنن ترمذی: 1540
6618- انظر الحدیث: 1354، راجع الحدیث: 3055
6619- راجع الحدیث: 3474

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ، وَيَمْكُثُ فِيهِ لاَ يَخْرُجُ مِنَ البَلَدِ، صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

اسے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو اس شہر میں ہو جس میں طاعون پھیلے تو اس میں ٹھہرا رہے اور اس سے نہ نکلے، صبر کرتا اور اجر کی امید رکھتا ہوا اور یہ جانے کہ وہی مصیبت پہنچتی ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے، مگر اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ اس کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔

16-بَابٌ

{وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللهُ} [الأعراف: 43] {لَوْ أَنَّ اللهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ المُتَّقِينَ} [الزمر: 57]

6620- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لَوْلاَ اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلاَ صُمْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا، وَالمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔ (پ ۸، الاعراف ۴۳) اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا تو میں پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور یوں گویا تھے:

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا"۔

☆☆☆☆☆

6620- راجع الحديث: 2836

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

83- كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

1- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الأَيْمَانَ، فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ، أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ، وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ} [المائدة: 89]

6621 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ اليَمِينِ، وَقَالَ: لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

6622 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسموں اور منتوں کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرگز اپنی کوئی قسم نہیں توڑی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کے متعلق آیت نازل فرمادی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں کسی بات پر قسم کھالیتا ہوں۔ لیکن بھلائی اس کے علاوہ دوسری بات میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والی بات کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا۔ اگر تمہارے مانگنے پر یہ تمہیں

6621- انظر الحدیث: 4614

6622- انظر الحدیث: 6722، 7146، 7147، صحیح مسلم: 3277، 3278، 4257، 4692، سنن ابوداؤد: 2929، سنن ترمذی: 1529، سنن نسائی: 3791، 3792، 3893، 3898، 3799، 3800

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

دے دی گئی تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا لو لیکن بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کر لو۔

6623- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَلْبَثَ، ثُمَّ أُتِيَ بِثَلاَثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا، أَوْ قَالَ بَعْضُنَا: وَاللَّهِ لاَ يُبَارَكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهُ، فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ - أَوْ: أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي-

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے سواریاں مانگنے کے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کے لیے کوئی جانور ہے بھی نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم آپ کے حضور حاضر رہے، پھر آپ کی خدمت میں تین خوبصورت اونٹنیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہمیں برکت نہیں ہوگی کیونکہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن پھر ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں واپس چلو اور یہ بات آپ سے عرض کرو۔ چنانچہ ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہیں میں نے نہیں بلکہ اللہ نے سوار کیا ہے اور خدا کی قسم ان شاء اللہ میں قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں یا بھلائی کے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

6624- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

6623- راجع الحدیث: 3133، صحیح مسلم: 4239، سنن ابو داؤد: 3276، سنن نسائی: 3789، سنن ابن ماجہ: 1107

6624- راجع الحدیث: 4375,338

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ہی سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن ہی سب سے پہلے ہوں گے۔

6625 - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ، لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ، آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے معاملات میں تمہارا اپنی قسموں پر ڈٹے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہے، اس کی نسبت کہ جو اللہ تعالیٰ نے کفارہ مقرر فرمایا ہے، وہ ادا کردو۔

6626 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ، فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا، لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر ڈٹا ہے وہ بہت بڑا گناہگار ہے۔ یعنی کفارہ دے دے۔

2- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَايْمُ اللَّهِ

نبی کریم ﷺ کا وَايْمُ اللَّهِ فرمانا

6627 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات نے ان کی امارت پر تنقید کی۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم نے اس کی عمارت پر طعن کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ امارت کے لیے بہت موزوں تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو مجھے سب سے محبوب ہیں اور اس کے بعد یہ ان لوگوں میں سے ہے جو مجھے سب سے محبوب ہے۔

6625- انظر الحدیث: 6626 صحیح مسلم: 4267

6626- راجع الحدیث: 6625 سنن ابن ماجہ: 2114م

6627- راجع الحدیث: 3730 صحیح مسلم: 6214 سنن ترمذی: 3816م

3- بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کس طرح قسم کھاتے تھے

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَهَا اللَّهِ إِذًا يُقَالُ: وَاللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَاللَّهِ

حضرت سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔" ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر نے نبی کریم ﷺ کے سامنے واللہ، باللہ، تاللہ کی جگہ لا واللہ کہا۔

6628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ وَمُقَلِّبِ القُلُوبِ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ ہوتی تھی۔ "دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔"

6629- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں اور جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

6630- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور جب قیصر ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد قیصر نہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

6631 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے امت محمد! اگر تم

6628- راجع الحديث:6617
6629- راجع الحديث:3121
6630- راجع الحديث:3027
6631- راجع الحديث:1044

عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔

6632- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الآنَ يَا عُمَرُ

ابو عقیل زہری بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ خدا کی قسم، اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی محبوب ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! یہ بات ہوئی۔

6633,6634 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالعَسِيفُ الأَجِيرُ - زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى

عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرات ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ دو شخصوں کا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت عطا ہو۔ فرمایا کہ بولو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ العسیف سے مزدور مراد ہے۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا۔ پھر میں اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے

6632- راجع الحديث:3694

6633,6634- راجع الحديث:2314

ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا. وَأُمِرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا. فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

لیے جلاوطن کیا جائے گا اور سنگسار کرنے کی سزا اس کی بیوی کے لیے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ملے گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے گئے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس اسلمی کو آپ نے حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کیا جائے گا چنانچہ عوت نے اعتراف کیا تو اسے سنگسار کر دیا۔

6635 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ، وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَغَطَفَانَ، وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دیکھو، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کو تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد کے قبائل سے بہتر سمجھا جائے تو کیا یہ نامراد و ناکام نہ رہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ ان سے بہتر ہیں۔

6636 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا، فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي. فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ

عروہ کو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مال آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے تو پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ نماز عشاء کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ذات الٰہی کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا

6635- راجع الحديث:1315

6636- راجع الحديث:2925

الصَّلَاةِ، فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ العَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ، فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، أَفَلاَ قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ: هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لاَ يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ، فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلُوهُ

بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا۔ اما بعد، عامل کا کیا حال ہے کہ اسے ہم عامل مقرر کرتے ہیں تو ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کی تحصیل ہے۔ اور یہ مجھے بطور ہدیہ دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ رہا اور پھر دیکھتا کہ کوئی اسے ہدیہ دیتا ہے یا نہیں۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم میں سے کوئی اس مال کے اندر خیانت نہیں کریگا مگر وہ بروز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہے تو بلبلا تا ہوا آئے گا، اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوئی آئے گی اور اگر بکری ہے تو ممیاتی ہوئی آئے گی۔ میں نے تم تک یہ بات پہنچادی۔ ابو حمید کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے اس حدیث کو میرے ساتھ حضرت زید بن ثابت نے بھی سنا تھا۔

6637 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تم جانتے ہو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

6638 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ المَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، يَقُولُ: هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الكَعْبَةِ، هُمُ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الكَعْبَةِ قُلْتُ: مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ، مَا شَأْنِي؟

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جبکہ کعبہ کے سائے میں آپ آرام فرما تھے رب کعبہ کی قسم، وہ نقصان میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم۔ وہ نقصان میں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بات کیا ہے؟ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات ملاحظہ

6637- راجع الحدیث:6485

6638- انظر الحدیث:1460

فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا

فرمائی ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ فرماتے ہی رہے اور میں آپ کو خاموش نہ کر سکا۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج طاری رہا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ زیادہ مال والے مگر جو اسے یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں، یوں خرچ کریں۔

6639 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میں آج اپنی نوے بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس جاؤں گا اور ان میں ہر ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ وہ سب ازواج کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے سوا کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی نامکمل بچہ جنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ان کے شہسوار بچے پیدا ہوتے اور سب کے سب راہ خدا میں جہاد کرتے۔

6640 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ لوگ اسے ایک کے بعد دیکھ رہے تھے اور اس کی خوبصورتی اور نازکی پر متعجب تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس پر حیران ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ شعبہ اور اسرائیل نے جو ابو اسحاق سے روایت کی ہے اس میں والذی نفسی بیدہ نہیں

6639- راجع الحدیث: 2819 سنن نسائی: 3840

6640- راجع الحدیث: 3249 سنن ابن ماجہ: 157

ہے۔

6641- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ، أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ، أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ اليَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ، أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ، أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَيْضًا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: لاَ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے مجھے آپ کے ساتھیوں کی ذلت سے زیادہ روئے زمین پر اور کسی کی ذلت عزیز نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بے شک ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہیں تو کیا ان کے مال سے بچوں کو کھلانے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرنا مگر دستور کے مطابق۔

6642- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ، إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الجَنَّةِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الجَنَّةِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الجَنَّةِ

عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس دوران کہ جب رسول اللہ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کر اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم اس بات پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔

6643 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے کو بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے

6641- راجع الحدیث: 2211

6642- راجع الحدیث: 6528

6643- راجع الحدیث: 5013

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} [الإخلاص: 1] يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ القُرْآنِ

ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا اور وہ شخص اس تلاوت کو کم شمار کرتا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6644- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ، وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

6645 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلاَدٌ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اس کے بچے ساتھ تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

4- بَابُ لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ

6646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ، يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب کے پاس پہنچے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کی قسم کھائی۔ آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے ممانعت فرماتا ہے۔ جس نے قسم کھائی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ

-6644 راجع الحدیث:419

-6645 راجع الحدیث:3786

کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

6647- حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُفَیْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، یَقُولُ: قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ یَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ذَاكِرًا وَلاَ آثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ: {أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ} [الأحقاف: 4]: یَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَیْلٌ، وَالزُّبَیْدِیُّ، وَإِسْحَاقُ الكَلْبِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا تو ایسی قسم نہیں کھائی مجاہد کا قول ہے او اثرۃ من علم اس سے علمی بات نقل کرنا مراد ہے اس طرح ابن عیینہ اور معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

6648- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِیزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِینَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا، یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

عبداللہ بن دینا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

6649- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ التَّمِیمِیِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَیْنَ هَذَا الحَیِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَیْنَ الأَشْعَرِیِّینَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِی مُوسَى الأَشْعَرِیِّ، فَقُرِّبَ إِلَیْهِ طَعَامٌ فِیهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَیْمِ اللَّهِ، أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِی، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّی رَأَیْتُهُ یَأْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ آكُلَهُ، فَقَالَ: قُمْ

ابو قلابہ اور قاسم تیمی کا بیان ہے کہ زہدم نے فرمایا کہ ہمارے اس قبیلہ جرم اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور اخوت تھی۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت بھی تھا اور ان کے پاس نبی تیم کا ایک سرخ رنگ کا شخص بھی موجود تھا، وہ ان کے آزاد کردہ غلاموں سے تھا تو اسے بھی کھانے کے لیے بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغیوں کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے

6647- صحیح مسلم: 4232، سنن ترمذی: 1533، سنن نسائی: 3775

6648- راجع الحدیث: 2679

6649- راجع الحدیث: 3133

فَلأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا، فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا، تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ، وَاللَّهِ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا، فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا، وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَاللَّهِ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

جس کے سبب مجھے کراہیت آئی اور میں نے قسم کھائی ہے کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اٹھو میں اس کے متعلق تیرے سامنے حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں اشعریوں کی اسی جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری ہے بھی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش ہوئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا۔ اشعریوں کی جماعت کہاں ہے؟ چنانچہ آپ نے ہمارے لیے پانچ بہترین اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم لے کر چلے گئے تو کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور ان کے پاس سواری کے لیے تھا بھی کچھ نہیں قسم کھائی تھی او ان کے پاس سواری تھی بھی نہیں پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرما دیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم کو بھول گئے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز بھلائی نہیں پائیں گے۔ چنانچہ ہم نے واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: بیشک ہم آپ کی خدمت میں سواریوں کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے پاس سواری کے لیے ہے بھی کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواریاں دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

5- بَابُ لاَ يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالعُزَّى وَلاَ بِالطَّوَاغِيتِ

لات وعزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ

6650 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

-6650 راجع الحدیث:4860

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ

تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات عزیٰ کہا تو اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

6- بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ

جو کسی چیز کی قسم کھائے حالانکہ قسم نہیں لی گئی

6651 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الخَاتِمَ، وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اسے پہنا کرتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بھی اس طرح ہی کیا۔ پھر آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اسے اتار دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں یہ انگوٹی پہنا کرتا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا کرتا تھا۔ پھر اسے پھینک کر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

7- بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الإِسْلاَمِ

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالعُزَّى فَلْيَقُلْ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الكُفْرِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لات وعزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اسے چاہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے اور اسے کافر نہیں کہا۔

6652 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائے تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہے۔

6651- راجع الحديث: 5865، صحيح مسلم: 5440، سنن نسائي: 5305

6652- راجع الحديث: 1363

بِغَيْرِ مِلَّةِ الإِسْلاَمِ فَهُوَ كَمَا قَالَ. قَالَ: وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. وَلَعْنُ المُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

اور فرمایا کہ جو شخص خود کو کسی چیز سے ہلاک کرے وہ جہنم میں اس کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے ار جس نے مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ بھی اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

8- بَابُ لاَ يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ، وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ؟

یہ نہ کہا جائے کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں

6653- وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ، فَلاَ بَلاَغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الحَدِيثَ

کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے اور پھر آپ کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمانے کا ارادہ فرمایا تو فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میرے سب آسرے ٹوٹ چکے ہیں لہٰذا اب میرے لیے خدا کا آسرا ہے اور پھر آپ کا۔ پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔

9- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ} [الأنعام: 109]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے۔ (پ ۲۲، فاطر ۴۲)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا. قَالَ: لاَ تُقْسِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم مجھے وہ ضرور بتایئے جو میں نے جواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے۔ ارشاد ہوا کہ قسم نہ کھاؤ۔

6654- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا

قبیصہ، سفیان، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء نے نبی کریم ﷺ سے راویت کی ہے محمد بن بشار، غندر، شعبہ، اشعث، معاویہ بن سوید بن مقرن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

6653- راجع الحديث: 3464

6654- راجع الحديث: 1239

شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسمیں پوری کرنے کا حکم فرمایا۔

6655- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ: عَنْ أُسَامَةَ: أَنَّ بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَسَعْدٌ، وَأُبَيٌّ، أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلاَمَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ، فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ، وَنَفْسُ الصَّبِيِّ جُئِّثُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

ابوسفیان نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس وقت حضرت اسامہ زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب تھے، کیونکہ ان کا صاحبزادہ جاں بلب تھا۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ انہیں سلام کہنا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا مال ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کا اس کے ہاں وقت معین ہے۔ لہذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنا چاہیے۔ صاحبزادی نے پھر قسم دے کر پیغام بھیجا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو بچے کو لا کر آپ کی گود میں دے دیا گیا اور بچے کا سانس اکھڑ چکا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہے رکھتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

6656 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے تین بچے نہیں مرتے تو جہنم کی آگ اسے نہیں چھوتی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

6657 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان

6655- راجع الحدیث: 1284

6656- صحیح مسلم: 6639، سنن ترمذی: 1060، سنن نسائی: 1874

6657- راجع الحدیث: 4918

غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ، وَأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ ہر کمزور اور ناتواں مگر وہ اللہ کے بھروسے پر اگر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دکھاتا ہے اور اہلِ جہنم کون ہیں؟ ہر موٹا لڑاکا اور متکبر۔

10- بَابُ إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ

جو اللہ تعالیٰ کو گواہ بنائے یا اللہ کی قسم کھائے

6658 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ: تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا -وَنَحْنُ غِلْمَانٌ- أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ فرمایا میرے زمانے کے لوگ، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ پھر تو ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم کے آگے اور ان کی قسم گواہی کے آگے آگے بھاگے گی۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ جب ہم بچے تھے تو ہمارے ساتھی ہمیں گواہی اور عہد کے ساتھ قسمیں کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

11- بَابُ عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کا عہد

6659- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ -أَوْ قَالَ: أَخِيهِ- لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77]،

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو اس لیے جھوٹی قسم کھائے کہ کسی مسلمان شخص کا مال کھا جائے یا اپنے بھائی کا مال فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تصدیق نازل فرمائی کہ۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)۔

6660- قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الأَشْعَثُ

سلیمان نے اپنی روایت میں کہا کہ اشعث بن قیس

6658- راجع الحديث: 2652

6659- راجع الحديث: 2357,2356

6660- راجع الحديث: 2357,2356

بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ. فَقَالَ الْأَشْعَثُ: نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي، فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا

نے کہا کہ حضرت عبداللہ آپ کو کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتا دیا تو اشعث نے کہ یہ آیت تو میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں ہے جس کے ساتھ میرا کنوئیں کے معاملے میں تنازعہ تھا۔

12- بَابُ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کا قسم کھانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ: وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے: ”میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں“۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم کے مابین ایک شخص باقی رہے گا تو عرض کرے گا۔ اے رب! میرا منہ جہنم کی جانب سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ تجھے دیا اور اس کا دس گناہ مزید ملے گا۔ حضرت ایوب نے عرض کی کہ تیری عزت کی قسم ہیں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

6661- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم مسلسل اور مطالبہ کرتی رہتی ہے کیا اور بھی ہیں حتیٰ کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (اپنی شان کے لائق) رکھے گا تو جہنم کہے گی۔ تیری عزت کی قسم، بس بس۔ اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصول سے مل جائیں گے۔ اسکی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

13- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمْرُ اللَّهِ

آدمی کا لعمر اللہ کہنا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {لَعَمْرُكَ} [الحجر: 72]: لَعَيْشُكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: لعمرك سے تیری حیات کی قسم مراد ہے۔

6661- راجع الحديث: 4848، صحیح مسلم: 7106، سنن ترمذی: 3272

6662 - حَدَّثَنَا الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ، - وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ وَفِيهِ - فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ

اویسی، ابراہیم، صالح، ابن شہاب۔ حجاج، عبد اللہ بن عمر النمیری، یونس، زہری، عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن عقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے متعلق روایت کی جبکہ بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان باندھا اور ان حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عفیفہ کی برات ظاہر فرما دی۔ چنانچہ ہر ایک نے ان میں سے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی سے بدلہ لینے کے متعلق فرمایا۔ پس حضرت اسید بن حفیر نے کھڑے ہو کر حضرت سعد بن عبادہ سے کہا۔ خدا کے حیی ہونے کی قسم ہم سب ضرور قتل کر کے چھوڑیں گے۔

14- بَابُ

باب

{لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ} [البقرة: 225]

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ (پ ۲، البقرة ۲۲۵)

6663 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: {لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ} [البقرة: 225] قَالَ: قَالَتْ: أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ: لاَ وَاللَّهِ، بَلَى وَاللَّهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۵ لا واللہ اور بلی واللہ وغیرہ قسمیں کھانے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

15- بَابُ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الأَيْمَانِ

جو بھول کر قسم کے خلاف ہو جائے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ} [الأحزاب: 5] وَقَالَ: {لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ} [الكهف: 73]

ترجمہ کنزالایمان: اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا۔ (پ ۲۰، الاحزاب ۵) اور فرمایا: کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو۔ (پ ۱۵، الکھف

6662- راجع الحديث: 2637,2593

6663- راجع الحديث: 4613

(۷۳

6664 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ، أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ

زرارہ بن دفیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: بے شک میرے امتیوں کو جو وسوسے یا خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔

6665 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ - كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، لِهَؤُلاَءِ الثَّلاَثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

عیسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے سمجھا تھا کہ فلاں رکن فلاں رکن سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! میں ان تینوں ارکان کی ترتیب کو یوں سمجھا تھا۔ پس نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ کرلو حرج نہیں ہے۔ اس دن ان کے متعلق جب بھی کسی نے پوچھا کی تو آپ نے یہی فرمایا کہ کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

6666 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حضور عرض کی: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوایا ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ تیسرے نے عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی ذبح کردی ہے؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

6664- راجع الحديث: 2528,2391

6665- راجع الحديث: 83

6666- راجع الحديث: 1722,84

6667 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ المَسْجِدَ فَصَلَّى، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ المَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلِمْنِي، قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ، فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں رونق افروز تھے۔ اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس اس نے واپس جا کر نماز پڑھی اور پھر سلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام ہو، واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے تیسری مرتبہ اس نے عرض کی کہ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن کریم سے میسر آئے وہ پڑھو، پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان حاصل ہو پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ تمہیں سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر سر اٹھالو حتیٰ کہ اطمینان سے پوری طرح بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو، پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

6668 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: هُزِمَ المُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ اليَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ احد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہوئی تو ابلیس چلایا کہ اے مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھال لو۔ پس اگلے حضرات پلٹے اور وہ پیچھے والوں سے لڑنے لگے ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان نے اپنے والد کو دیکھا تو چلائے یہ تو میرے والد ہیں میرے والد ہیں۔ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت

6667- راجع الحدیث: 6251,757

6668- راجع الحدیث: 3290

اللَّهَ

حذیفہ کو اس بات کا صدمہ رہا۔ حتیٰ کہ وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

6669- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ، عَنْ خِلاَسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا بیٹھے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کر لے کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

6670- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ، فَمَضَى فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ، فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے نماز جاری رکھی اور جب نماز ختم ہونے لگی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا یعنی سلام پھیرنے سے پہلے، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

6671 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ عَبْدَ العَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الظُّهْرِ، فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، قَالَ مَنْصُورٌ: لاَ أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لاَ يَدْرِي: زَادَ فِي صَلاَتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ، فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو اس میں کچھ زیادتی یا کمی کر دی۔ منصور کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ وہم ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ یہ دو سجدے اس کے لیے ہیں جسے یہ علم نہ ہو کہ اس نے اپنی نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی، تو وہ غالب گمان کے مطابق عمل کرے اور باقی نماز کو پوری کر کے آخر میں یہ دو

6669- راجع الحدیث:1933' سنن ترمذی:722' سنن ابن ماجہ:1673

6670- راجع الحدیث:829

6671- راجع الحدیث:

سجدے کر لے۔

6672 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ، وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا} [الكهف: 73] قَالَ: كَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ۔ ترجمہ کنزالایمان: کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو۔ (پ ۱۵، الکھف ۷۳) تو حضرت موسیٰ پر یہ پہلا اعتراض تھا۔

6673 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ، فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ، لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ، هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ، يَقِفُ فِي هَذَا المَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ، وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، بِمِثْلِ هَذَا الحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هَذَا المَكَانِ، وَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لاَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے مہمان تھے، لہٰذا انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ نماز سے لوٹنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ ان کے مہمان کھانا کھالیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی۔ پس لوگوں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کر دیا تو آپ نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک ایسا بچہ ہے جو دودھ کی دو بکریوں سے گوشت میں زیادہ ہے۔ پس ابن عون اس مقام پر آ کر شعبی کی حدیث میں ٹھہر جاتے اور پھر محمد بن سیرین کی حدیث بیان کرتے اور پھر یہ کہتے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ رخصت کا یہ حکم دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں؟ اس کی ایوب، ابن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6674 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عید کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ جس نے

6672- راجع الحديث:122,74

6673- راجع الحديث:951

6674- راجع الحديث:985

يَوْمَ عِيدٍ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ

قربانی کرلی ہے وہ دوسری قربانی کرے اور جنہوں نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلیں۔

16-بَابُ اليَمِينِ الغَمُوسِ

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

{وَلاَ تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ، فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا، وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 94] دَخَلًا: مَكْرًا وَخِيَانَةً

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۴)

دخلاً سے مراد کروخیانت ہے۔

6675 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ ہوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

فائدہ: ایمان یمین کی جمع ہے یمین بمعنی داہنی جانب، یسار کی مقابل بمعنی بائیں جانب، چونکہ اہل عرب عموماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے داہنا ہاتھ ملاتے تھے اس لیے قسم کو یمین کہنے لگے۔ یا یمین بنا یمن سے بمعنی برکت وقوت سے چونکہ قسم میں اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قوت دیتے ہیں اس لیے اسے یمین کہتے ہیں بمعنی بابرکت وقوت والی گفتگو۔ قسم تین قسم کی ہوتی ہیں: قسم لغو، قسم غموس، قسم منعقدہ۔ منعقدہ قسم توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ کے نام کی کھائی گئی ہو اور قسم غموس میں صرف گناہ ہے اور قسم لغو میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ نذور جمع ہے نذر کی بمعنی ڈرانا، اسی سے ہے نذیر کسی غیر واجب عبادت کو اپنے ذمہ واجب کرلینا نذر ہے خواہ کسی شرط پر معلق ہو یا نہ ہو گناہ کی نذر ماننے میں کفارہ قسم کا ہوتا ہے۔ قسموں اور نذروں کی مکمل بحث کتب فقہ میں ہے ہم بھی آئندہ بقدر ضرورت عرض کریں گے نذر کا ثبوت قرآن کریم سے ہے "إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا" اور قرآن کریم میں ہے "إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي" وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۳۲۱)

17-بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

6675- سنن ترمذی: 3021، سنن نسائی: 4883، 4022

الآخِرَةِ، وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [آل عمران: 77]

آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلاَ تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا، وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ، وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [البقرة: 224] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَلاَ تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ، إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [النحل: 95] {وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ، وَلاَ تَنْقُضُوا الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا، وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا} [النحل: 91]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۲۲۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو بیشک وہ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (پ ۱۴، النحل ۹۵) اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۹۱)

6676- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لیے کھائے تاکہ کسی کا مال ہڑپ کھا جائے تو جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔ پس اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

6677- فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي،

پس حضرت اشعث بن قیس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ابو عبدالرحمٰن تمہیں کیا بتا رہے تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں بات۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ آیت تو

6676- راجع الحدیث: 2357,2356

6677- راجع الحدیث: 2357,2356

فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔تم گواہ پیش کرو ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قسم کھائے اور ہو اس میں جھوٹا تاکہ ایک مسلمان کا مال نگل لے تو قیامت میں جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

18- بَابُ اليَمِينِ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَفِي المَعْصِيَةِ وَفِي الغَضَبِ

جس چیز کا مالک نہ ہو یا گناہ کے کام میں یا غصہ میں قسم کھانا

6678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الحُمْلاَنَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ، أَوْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا تاکہ آپ سے سواریاں مانگوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور اس وقت آپ حالتِ غضب میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ اپنے ساتھی سے جا کر کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ یا اللہ کا رسول ﷺ تمہیں سواریاں عطا فرما رہا ہے۔

6679 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنَا الحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا

عبدالعزیز ابراہیم، صالح، ابن شہاب۔ عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعے کو روایت کیا ہے جبکہ بہتان تراشوں نے اب پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی برائت ظاہر فرمائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان الذین جاء و بالا فلک والی (سورہ النور کی) دس آیتیں نازل فرمائی اور

6678- راجع الحديث: 4415,3133

6679- راجع الحديث: 2637,2593

قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ بِمَا قَالُوا، كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ} العَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا، بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي القُرْبَى} الآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا

ہر ایک میں میری برات ہے۔ پس حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو حضرت مسطح کو ان سے قرابت کے باعث مال دیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں کبھی اس پر ذرا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۲۲) حضرت ابو بکر نے کہا۔ کیوں نہیں، خدا کی قسم، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے چنانچہ انہوں نے حضرت مسطح کو خرچ دینا جاری کر دیا جس طرح پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم، اب کبھی نہ روکوں گا۔

6680 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا

زہدم کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو حالتِ غضب میں پایا۔ ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا مگر بھلائی جب اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو بھلائی کا پہلو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

19-بَابُ إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَتَكَلَّمُ اليَوْمَ، فَصَلَّى، أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أَوْ حَمِدَ، أَوْ هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

جب قسم کھائی کہ آج میں کسی سے کلام نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ اس کی نیت پر ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار باتیں افضل ہیں۔

6680- راجع الحديث:3133

الكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالحَمْدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ: {تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [آل عمران: 64] وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {كَلِمَةُ التَّقْوَى} [الفتح: 26]: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۱) سبحان اللہ (۲) الحمد اللہ (۳) لا الٰہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر ابو سفیان کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہرقل کے لیے لکھا کہ اس ایک بات کی جانب آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔

6681- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ، جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُلْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ابو طالب کا وقت وفات آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تا کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کروں۔

6682 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ وہ یہ ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

6683 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لاَ يَجْعَلُ لِلَّهِ نِدًّا أُدْخِلَ الجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور دوسرا میں نے کہا۔ حضور نے تو یہ فرمایا کہ جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتا تو جہنم میں داخل کیا گیا اور دوسری بات جو میں نے کہی وہ یہ ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ خدا کا کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

20- بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لاَ يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ

جو یہ قسم کھائے کہ اس مہینہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

6681- راجع الحديث: 1360

6682- راجع الحديث: 6406

6683- راجع الحديث: 1238,1181

تِسْعًا وَعِشْرِينَ

اور مہینہ انتیس دن کا ہوا

6684 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا؟ فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپ کے پیر مبارک میں موچ آگئی، لہٰذا انتیس دن تک اپنے بالا خانے میں رونق افروز رہے اور پھر اتر آئے لوگوں نے عرض گزار کی یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

21- بَابُ إِنْ حَلَفَ أَنْ لاَ يَشْرَبَ نَبِيذًا، فَشَرِبَ طِلاَءً، أَوْ سَكَرًا، أَوْ عَصِيرًا

نبیذ نہ پینے کی قسم کھائی، پھر طلاء یا سکر یا عصیر پی تو قسم نہ ٹوٹی

لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں۔

6685 - حَدَّثَنِي عَلِيٌّ، سَمِعَ عَبْدَ العَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ، فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ العَرُوسُ خَادِمَهُمْ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ: أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ، حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ، فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو اسید نے شادی کی اور اپنے ولیمہ کی ضیافت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جبکہ میزبانی کے فرائض ان کی دلہن ادا کر رہی تھیں۔ حضرت سہل نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس عورت نے حضور کو کیا پلایا؟ اس نے رات کے وقت کھجوریں بھگوئیں، حتیٰ کہ جب صبح ہوگئی تو ان کا شیرہ ہی حضور کو پلایا۔

6686 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کر لیا مسلسل اس میں نبیذ بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مخدوش ہوگئی۔

6684- راجع الحدیث: 378

6685- راجع الحدیث: 5176، صحیح مسلم: 5201، سنن ابن ماجہ: 1912

6686- سنن نسائی: 4251

مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا

22- بَابُ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ، فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ، وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ

جس نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور، روٹی اور کوئی چیز سالن کے ساتھ کھائی

6687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ: بِهَذَا

حضرت عابس بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محمد ﷺ کی آل نے گندم کی روٹی سالن کے ساتھ مسلسل دن تک نہیں کھائی حتیٰ کہ حق سے جا ملے۔ ابن شیر، سفیان، عبدالرحمٰن، ان کے والد ماجد حضرت عابس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی کہا۔

6688 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ: سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس کیا جا رہا تھا۔ لہٰذا میں نے آپ کی بھوک کا اندازہ لگایا، پس کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک پلے میں لپیٹ دیں پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں جلوہ فرمایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواباً عرض کیا، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے چلتا رہا، حتیٰ کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ گیا اور

6687- راجع الحدیث: 5423

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتَّى دَخَلاَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الخُبْزِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

انہیں صورت حال بتائی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم پیش کریں۔ انہوں نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے باہر جا کر رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ پس میں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کو چورنے کا حکم فرمایا تو انہیں چور دیا گیا۔ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان میں اپنی کپی سے گھی نچوڑ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان پر کہا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوانا چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی۔ حتیٰ کہ وہ کھا کر شکم سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس افراد کو اور اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی۔ اسی طرح تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہوتے رہے اور سارے آدمی ستر یا اسّی حضرات تھے۔

23- بَابُ النِّيَّةِ فِي الأَيْمَانِ

قسم میں نیت

6689 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا انحصار نیت پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شامل کی جائے گی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہوگی تو وہ اسی کے لیے شامل کی جائے گی جس کی جانب ہجرت کی۔

دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

24-بَابُ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ

6690 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فِي حَدِيثِهِ: {وَعَلَى الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة: 118] فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

جو نذر یا توبہ قبول ہونے پر اپنا سارا مال خیریت کرے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے بیٹوں میں سے انہیں راستہ بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس واقعے کے متعلق بتایا جس کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۱۸) انہوں نے واقعہ کے آخر میں کہا کہ میری طرف سے توبہ قبولیت کا شکر یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر کے اس سے الگ ہو جاؤں، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

25-بَابُ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ، تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ، وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ} وَقَوْلُهُ: {لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ} [المائدة: 87]

جب کھانے کو خود پر حرام کر لے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا۔ (پ ۲۸، التحریم ۱۔ ۲) اور فرمایا: اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۷)

6691 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

6690- راجع الحدیث: 2757

6691- راجع الحدیث: 4912

الحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ: تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لاَ، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ} [التحريم: 1] {إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ} [التحريم: 4]. لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ {وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا} [التحريم: 3]. لِقَوْلِهِ: بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا، وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: عَنْ هِشَامٍ: وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلاَ تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم ﷺ حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے یہ مشورہ کر لیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے کہ آپ کے منہ سے تو مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے یہی کہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ نہیں، تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے لیکن اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے۔ (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔ (پ ۲۸، التحریم ۱) اور اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے خطاب ہے اور آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ (پ ۲۸، التحریم ۳) میں اس بات کی جانب اشارہ ہے جب آپ نے فرمایا کہ بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ نے ہشام سے روایت کی ہے۔ "میں اسے آئندہ ہرگز نہیں پیوں گا اور قسم کھاتا ہوں، تم یہ نذر پوری کرنا۔

26- بَابُ الوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

وَقَوْلِهِ: {يُوفُونَ بِالنَّذْرِ} [الإنسان: 7]

نذر پوری کرنا

"اپنی منتیں پوری کرتے ہیں" (پ ۲۹ الدھر، آیت ۷)

6692 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَوَلَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لاَ يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلاَ يُؤَخِّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا۔ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو آگے یا مؤخر نہیں کر سکتی، ہاں نذر کے ذریعے بخیل کا مال خرچ کروا دیا جاتا ہے۔

6692- راجع الحديث: 6608

بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ

6693 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ، وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

عبداللہ بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی ہاں اتنا ہے کہ اس کے باعث بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے۔

6694 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى القَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ، فَيَسْتَخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ، فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نذر آدمی کے لیے کسی ایسی چیز کو لے کر نہیں آتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو بلکہ نذر تو اسی چیز کو لاتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے۔ پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلوا دیتا، لہٰذا وہ اس کے باعث وہ مال دے دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

27- بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَفِي بِالنَّذْرِ

نذر پوری نہ کرنے کا گناہ

6695 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي: ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا بَعْدَ قَرْنِهِ - ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ، يَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو لوگ ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد میں حضرت عمران فرماتے ہیں کہ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپنے زمانے کے بعد آپ نے ایسا دو دفعہ فرمایا یہ تین دفعہ۔ فرمایا کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں بنیں گے، اور گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی لی نہیں جائیگی ان پر موٹاپا ظاہر ہوتا ہوگا۔

28- بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ

اطاعت کی نذر ماننا

{وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ

ترجمہ کنزالایمان: اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو

6693- راجع الحدیث:6608

6694- راجع الحدیث:6609

﴿فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ [البقرة:270]

اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (پ ۳، البقرة ۲۷۰)

6696- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلاَ يَعْصِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کا کی اطاعت کرے گا تو اسے ضرور اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے نذر مانی کہ اس کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

29- بَابُ إِذَا نَذَرَ، أَوْ حَلَفَ: أَنْ لاَ يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَسْلَمَ

جب زمانہ جاہلیت میں کسی شخص سے نہ بولنے کی نذر مانی یا قسم کھائی اور پھر مسلمان ہو گیا

6697- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، قَالَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات دن خانہ کعبہ اعتکاف کروں گا۔ ارشاد فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

30- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

جو مر جائے اور اس نے نذر مانی ہو

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ، امْرَأَةً، جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلاَةً بِقُبَاءٍ، فَقَالَ: صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قباء میں نماز پڑھنے۔ کی نذر مانی تھی کہ اس کی جانب سے نماز پڑھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

6698- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الأَنْصَارِيَّ، اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کو والدہ ماجدہ کے پر ایک نذر تھی جس کے پورا کرنے سے پہلے وہ

6696- انظر الحدیث: 6700' سنن ابوداؤد: 3289' سنن ترمذی: 1526' سنن نسائی: 3815-3817' سنن ابن ماجہ: 2126

6697- راجع الحدیث: 2042

6698- راجع الحدیث: 2761

وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ

وفات پا گئیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں اس کے پورا کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس بعد میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔

6699 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي قَدْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْضِ اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ وفات پا گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے اوپر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اسے بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

31-بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

ایسی نذر ماننا جس پر قادر نہ ہو اور وہ گناہ کی ہو

6700 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلاَ يَعْصِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی تو اسے ضرور اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

6701 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے جو اپنی جان کو عذاب میں ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور وہ شخص اپنے دو بیٹوں کے سہارے درمیان میں چل رہا تھا۔ فزاری، حمید، ثابت نے حضرت انس سے اسکی روایت کی ہے۔

6702 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ

6699- راجع الحديث:1852

6700- راجع الحديث:6696

6701- راجع الحديث:1865

6702- راجع الحديث:1620

سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ

نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ رسی یا کسی دوسری چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

6703 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کی ناک میں رسی ڈال کر اسے کھینچ رہا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس رسی کو اپنی دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر چلے۔

6704 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ، نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے۔ اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور روزے سے رہے گا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ یہ بات کرے، سائے میں آئے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرلے اسی طرح عبدالوہاب، ایوب، عکرمہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

32- بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ

جو چند دنوں کے روزوں کی نذر مانے اور ان میں قربانی اور عید کے دن آجائیں

6705 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

ابوحرہ اسلمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا، کہ جب عید الاضحیٰ اور عید الفطر آئے تو کیا

6703- راجع الحدیث: 1620

6704- سنن ابوداؤد: 3300' سنن ابن ماجہ: 2136م

اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21] لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا

کرے؟ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزے نہیں رکھا کرتے تھے اور نہ ان کے روزوں کو مناسب جانتے تھے۔

6706 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ، فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مِثْلَهُ، لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ

زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ایک شخص نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ پوری زندگی ہر منگل یا ہر بدھ کا روزہ رکھوں گا۔ اگر اس دن عید الاضحیٰ آجائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نذر پوری کرنے کا حکم فرماتا ہے اور ہمیں یوم النحر کو روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے ایسا ہی فرمایا اور اس سے زائد کچھ نہ کہا۔

33- بَابٌ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ، وَالْغَنَمُ، وَالزُّرُوعُ، وَالْأَمْتِعَةُ

کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان شامل ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، لِحَائِطٍ لَهُ، مُسْتَقْبِلَةِ الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے جس سے عمدہ اور کوئی نہیں ملی۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اصل کو روک کر آمدنی صدقہ کر دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء باغ ہے جو مسجد کے سامنے ہے۔

6707 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَلَمْ

ابو الغیث مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ خیبر سے ہمیں غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ زمین، کپڑے اور سامان ملا تھا۔ چنانچہ بنی ضبیب کے ایک آدمی رفاعہ بن زید نامی

6706- راجع الحدیث: 1994

6707- راجع الحدیث: 4234، صحیح مسلم: 306، سنن ابو داؤد: 2711

نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً، إِلَّا الأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالمَتَاعَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ، يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ، لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا، يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي القُرَى، حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي القُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ المَغَانِمِ، لَمْ تُصِبْهَا المَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ - أَوْ شِرَاكَيْنِ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ - أَوْ: شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ -

نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک غلام ہدیہ کے طور پر پیش کیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ وادی القریٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ جب وادی القریٰ میں پہنچ گئے تو مدعم رسول اللہ ﷺ کے کھاوے کو اتار رہا تھا تو اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے سبب وہ ہلاک ہو گیا لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو پگڑی اس نے خیبر کے دن مالِ غنیمت سے بغیر تقسیم کے لے لی تھی وہ آگ بن کر ضرور اس پر جلے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ کا تسمہ یا آگ کے تسمے تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

84- كِتَابُ كَفَّارَاتِ الأَيْمَانِ

1-بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ} [المائدة: 89] وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ: {فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، أَوْ صَدَقَةٍ، أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196] وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ، وَعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي القُرْآنِ أَوْ أَوْ، فَصَاحِبُهُ بِالخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الفِدْيَةِ

6708 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: ادْنُ فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ، أَوْ صَدَقَةٍ، أَوْ نُسُكٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ، وَالمَسَاكِينُ سِتَّةٌ

2-بَابُ

قَوْلِهِ تَعَالَى: {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ، وَاللَّهُ مَوْلاَكُمْ وَهُوَ العَلِيمُ الحَكِيمُ} [التحريم: 2] مَتَى تَجِبُ الكَفَّارَةُ عَلَى الغَنِيِّ وَالفَقِيرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسموں کے کفارے کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹) جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فدیہ میں روزے، صدقہ اور قربانی کا حکم دیا۔ ابن عباس، عطاء اور عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں أَوْ کے ساتھ حکم ہے وہاں ایک چیز کا اختیار ہے اور نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فدیہ اختیار دیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ نزدیک آؤ۔ میں نزدیک ہو گیا فرمایا کیا جوئیں تمہیں ایذا دیتی ہیں عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اس کا روزے یا خیرات یا قربانی سے فدیہ دے دو۔ ابوشہاب کو ابن عون نے ایوب کے حوالے سے بتایا کہ تین روز کے روزے، بکری کی قربانی اور چھ مسکینوں کو کھانا۔

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (پ ۲۸، التحریم ۲) امیر اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے۔

6708- راجع الحديث: 1814

6709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ. قَالَ: اجْلِسْ فَجَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا۔ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تجھے کیا ہوا؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پس وہ بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ٹوکرا پیش کیا گیا۔ العرق ایک بڑے پیمانے کا نام ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر صدقہ کر آؤ۔ عرض کی کہ کیا اپنے سے زیادہ غریبوں کو دوں؟ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

3- بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ

جو کفارہ دینے میں کسی غریب کی مدد کرے

6710- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ - فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: أَعَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ فرمایا، تمہاری غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ انصار سے ایک شخص بھرا ہوا عرق لے کر حاضر خدمت ہوا۔ العرق ایک پیمانہ ہوتا تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں لے کر جاؤ

6709- راجع الحدیث:1936

6710- راجع الحدیث:1936

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں وادیوں کے درمیان کسی کے گھر والے ہم سے زیادہ حاجتمند نہیں پھر فرمایا جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

4- بَابُ يُعْطِي فِي الكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ، قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

کفارے میں دس مسکینوں کو دیا جائے قریبی ہوں یا دور کے

6711- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لاَ أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیکہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو؟ عرض کیکہ مجھے یہ کہاں میسر۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں سے بھرا ہوا ایک عرق پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور صدقہ کر آؤ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو دوں؟ ان دونوں وادیوں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب تو کوئی بھی نہیں پھر فرمایا کہ انہیں لے لو اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

5- بَابُ صَاعِ المَدِينَةِ، وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ المَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

نبی ﷺ صاع اور مد میں برکت اہلِ مدینہ میں نسل در نسل منتقل ہوتی آرہی ہے

6712- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جعید بن عبدالرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی

6711- راجع الحدیث:1936

6712- راجع الحدیث:1859

الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ، فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صاع ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا یعنی پھر اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد مبارک میں اضافہ کیا گیا۔

6713 - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الأَوَّلِ، وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكٌ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلاَ نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَفَلاَ تَرَى أَنَّ الأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک کی زکوۃ نبی کریم ﷺ کے مد سے ادا کرتے تھے یعنی پہلے مد سے اور قسم کا کفارہ بھی نبی کریم ﷺ کے مد سے ادا فرماتے۔ ابوقتیبہ کا بیان ہے کہ ہم سے امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مد آپ کے مد سے بہت بڑا ہے اور ہم اسے فضیلت نہیں سمجھتے مگر نبی کریم ﷺ کے مد میں اور امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم نے تمہارے پاس آ کر نبی کریم ﷺ کے مد سے کم وزنی مد جاری کر دیا تو تم کس کے ساتھ ادائیگی کرو گے میں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے مد کے ساتھ ادائیگی کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ حساب سے دیا جائے تو نبی کریم ﷺ کے مد پر ہی پہنچ جاتے ہیں۔

6714 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں۔ ان کے صاع میں اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

6- بَابٌ

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ} [المائدة: 89] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یا ایک بردہ۔ (غلام) آزاد کرنا۔ (پ ۷، المآئدہ ۸۹) اور کون سا غلام آزاد کرنا بہتر ہے۔

6714- راجع الحديث: 3312,2130

6715 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً، أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ، حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کے بدلہ اس کی شرم گاہ بچائے گا۔

7- بَابُ عِتْقِ المُدَبَّرِ وَأُمِّ الوَلَدِ وَالمُكَاتَبِ فِي الكَفَّارَةِ، وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

کفار میں مدبر، ام ولد، مکاتب کا آزاد کرنا اور ولد الزنا کو آزاد کرنا

وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِئُ المُدَبَّرُ وَأُمُّ الوَلَدِ

طاؤس کا قول ہے کہ کاتب اور ام الولد بھی کرتا ہے۔

6716 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ أَوَّلَ

زید بن عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری مرد نے کسی غلام کو مدبر کیا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے پس نعیم بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ پس میں زید بن عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

8- بَابُ اذا اعتق عبدا بينه وبين آخر

جب غلام آزاد کرے جو اس کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو

9- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ فِي الكَفَّارَةِ، لِمَنْ يَكُونُ وَلاَؤُهُ

جب کفارے میں غلام آزاد کیا جائے تو ولا کس کے لیے ہے؟

6717 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ بریرہ کو

6715- راجع الحدیث:3312,2517

6716- راجع الحدیث:2141' صحیح مسلم:4314

6717- راجع الحدیث:1493,456

عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الوَلاَءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

خرید لیں لیکن مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خرید لو کیونکہ ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

10-بَابُ الِاسْتِثْنَاءِ فِي الأَيْمَانِ

قسم میں استثناء

6718 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلاَثَةِ ذَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لاَ يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اشعریوں کے ایک گروہ کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواریاں نہیں دونگا اور میرے پاس دینے کیلئے سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر آپکی بارگاہ میں اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں برکت نہیں دیگا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سواریاں دیدیں۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ قسم کھائی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم واپس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو یہ بات یاد کروائی۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دی ہیں بلکہ اللہ نے عطا فرمائی ہیں۔ بیشک خدا کی قسم، اگر اللہ نے چاہا تو میں کسی بات پہ قسم نہیں کھاتا، پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دیکر بھلائی کی طرف ہو جاتا ہوں۔

6719 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَقَالَ: إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ - أَوْ: أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ.

ابو النعمان بن حماد سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں اور اس جانب آ جاتا ہوں جس میں بھلائی ہو اور قسم کا کفارہ دے

6718- راجع الحديث: 6923,3133

6719- راجع الحديث: 6623,3133

6720 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً، كُلٌّ تَلِدُ غُلاَمًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ- قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي المَلَكَ- قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَنَسِيَ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلاَمٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ: قَالَ: لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَوِ اسْتَثْنَى . وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ: مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

دیتا ہوں۔

طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا پس ایک ساتھی نے ان سے کہا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ فرشتے نے کہا۔ انشاء اللہ کہیے مگر یہ بھول گئے پھر اپنی تمام ازواج کے پاس گئے مگر صرف ایک کے گھر لڑکا پیدا ہوا او روہ بھی نامکمل حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو قسم نہ ٹوٹتی اور ان کی مراد بھی پوری ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہتے۔ ابو الزناد نے بی اعراج سے حدیث ابوہریرہ کے مانند روایت کی ہے۔

11- بَابُ الكَفَّارَةِ قَبْلَ الحِنْثِ وَبَعْدَهُ

قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد کفارہ دینا

6721- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ القَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ الجَرْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ، قَالَ: فَقُدِّمَ طَعَامٌ، قَالَ: وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ: وَفِي القَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ، أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى، قَالَ: فَلَمْ يَدْنُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْنُ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَطْعَمَهُ أَبَدًا، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ، وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ- قَالَ أَيُّوبُ:

زہدم جرمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور ان کے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان بھائی چارگی اور دوستی کے تعلقات تھے۔ چنانچہ ان کے سامنے کھانا رکھا گیا اور کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں ایک شخص تیم کا بھی تھا جس کا رنگ سرخ اور آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ کھانے کے قریب نہ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسکے کہا کہ قریب آجاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اس سے نفرت کرتا ہوں اور قسم کھائی کہ اب اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ فرمایا نزدیک آؤ کہ میں تمہیں قسم کے متعلق بتاؤں۔ اشعریوں کے ایک گروہ کیساتھ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

6720- راجع الحديث:2819' صحیح مسلم:4263

أَحْسِبُهُ قَالَ: وَهُوَ غَضْبَانُ - قَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا. فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَقِيلَ: أَيْنَ هَؤُلاَءِ الأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا. فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، قَالَ: فَانْدَفَعْنَا. فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا. ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا. نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ. وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا. ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ. فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لاَ تَحْمِلَنَا. ثُمَّ حَمَلْتَنَا. فَظَنَنَّا - أَوْ: فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ - قَالَ: انْطَلِقُوا. فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ. إِنِّي وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا. تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ.

سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوا جبکہ آپ صدقے کے اونٹ تقسیم فرمارہے تھے۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضور اس وقت غصے میں تھے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں نہیں دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم چلے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اونٹ پیش کئے گئے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ وہ اشعری کہاں ہیں۔ پس ہم حاضر خدمت ہوگئے تو آپ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ عطا فرمانے کا حکم دیا۔ پھر ہم چلے گئے مگر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کیلئے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ پھر ہمیں بلا کر سواریاں عطا فرمادیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم ہم کبھی کامیابی نہیں پائیں گے ہمارے ساتھ واپس چلو تاکہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ان کی قسم یاد کروائیں۔ پس ہم نے واپس لوٹ کر عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپکی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تھے تو آپ نے سورایاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے ہمیں سوریاں دے دیں۔ ہمارا خیال ہے یا ہمیں لگتا ہے کہ حضور اپنی قسم کو بھول گئے ہیں۔ فرمایا جاؤ تمہیں اللہ نے سواریاں دیدی ہیں بیشک خدا کی قسم اگر اللہ نے چاہا تو میں کوئی قسم نہیں کھاتا پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں مگر اس بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارے دیتا ہوں۔ اسی طرح حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ نے قاسم کے مطابق روایت کی ہے۔

6721م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، بِهَذَا.

قتیبہ، عبدالوہاب، ایوب، ابوقلابہ اور قاسم تیمی نے زہدم سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

6721م - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

عبدالوہاب، ایوب، قاسم نے زہدم سے حدیث

6721م- انظر الحدیث:3133

الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ، بِهَذَا

مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

6722 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ، وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، وَحُمَيْدٌ، وَقَتَادَةُ، وَمَنْصُورٌ، وَهِشَامٌ، وَالرَّبِيعُ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت نہ مانگو کیونکہ اگر یہ تمہیں بغیر طلب دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں طلب کرنے پہ دی گئی تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور جب تم قسم کھاؤ پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اس طرف ہو جاؤ جس طرف بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ اشہل نے بھی ابن عون سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز اسی طرح یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

6722- راجع الحدیث:6622

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

85- كِتَابُ الفَرَائِضِ

بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ، وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ، وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ، إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ، فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ، آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا، وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ، وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ، فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا، أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ} [النساء: 12]

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

میراث کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو- پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۱۱-۱۲)

6723 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات میرے عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے جبکہ میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہوگیا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا کردوں؟ میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں پس آپ نے مجھے کوئی جواب عطا نہیں فرمایا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

2- بَابُ تَعْلِيمِ الفَرَائِضِ

فرائض کا علم حاصل کرنا

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي: الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ گمان کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرلو یعنی جو لوگ گمان سے باتیں کرینگے۔

6724 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گمان سے بچتے رہنا کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور برائیاں تلاش نہ کرو، تجسس نہ کرو کسی سے بغض وعناد نہ رکھو اور تعلقات منقطع نہ کرو بلکہ اے اللہ بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

حضور ﷺ کا فرمان کہ "ہماری کوئی میراث نہیں جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے"

6725 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس

-6723 راجع الحدیث:5651,194

-6724 راجع الحدیث:5143

-6725 راجع الحدیث:3711,3092

عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ،

رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی میراث مانگنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کی زمین سے اپنا حصہ مانگتے تھے۔

6726- فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لاَ أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم وراثت نہیں چھوڑتے۔ بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آل محمد اب بھی اسی مال سے کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! میں کوئی حکم نہیں چھوڑوں گا۔ بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس طرح کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کرونگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ نے اس سے کفارہ کشی فرمائی اور آخری وقت تک کلام نہیں کیا۔

6727- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری کوئی میراث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

6728- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ، فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ؟

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے بتایا اور ان کی حدیث کا کچھ حصہ مجھے محمد بن جبر بن مطعم نے بتایا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں گیا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچا پھر انکا دربان یرفاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنے کی اجازت ہے فرمایا، ہاں۔ پھر کہا کیا آپ حضرت

6726- راجع الحدیث:3711,3093

6727- راجع الحدیث:4034

6728- راجع الحدیث:3094

قَالَ: نَعَمْ. قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا. قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ} [الحشر: 7]- إِلَى قَوْلِهِ - {قَدِيرٌ} [الحشر: 6] فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ. فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ فرمایا ہاں، حضرت عباس نے کہا۔ اے امیر المومنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ فرمایا کہ میں آپ کو اس خدا کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری کوئی میراث نہیں، جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے اس سے رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مراد لیتے تھے۔ صحابہ کی جماعت نے کہا کہ واقعی حضور نے یہ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا آپ دونوں حضرات کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ واقعی ایسا ہی فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ حضرات کو اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فئے کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا جبکہ یہ خصوصیت کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (پ ۲۸، الحشر ۶) چنانچہ یہ حق خالصتاً رسول اللہ ﷺ ہی کا تھا لیکن خدا کی قسم، آپ حضرات کو چھوڑ کر حضور ﷺ نے اس سے نفع نہ اٹھایا اور نہ کسی دوسرے کو آپ حضرات پر ترجیح دی بیشک وہ اس سے آپ کو عطا فرماتے رہے اور تقسیم بھی فرماتے رہے حتیٰ کہ اس مال سے یہی باقی بچا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ ان زمینوں سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے پھر جو باقی بچتا اسے اللہ کے دوسرے مال کی طرح تقسیم فرما دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیات مبارک میں اسی طرح کرتے

جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا. فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ. فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، لاَ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

رہے میں آپ حضرات کو خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے؟ سب نے کہا، ہاں، پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے کہا کہ میں آپ دونوں نے کو بھی خدا کا واسطہ دیتا ہوں، کیا آپ دونوں کو یہ معلوم ہے؟ دونوں نے کہا، ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلالیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں۔ چنانچہ میں اس پر قبضہ کر کے اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کیا کرتے تھے۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں ایک اور معاملہ مشترک تھا یعنی آپ اپنے بھتیجے کے مال سے حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنی بیوی کا حصہ اس کے والد ماجد کے مال سے مانگتے تھے۔ پس میں نے آپ حضرات سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اسے آپکے حوالے کر دوں؟ پس اگر آپ اس کے سوا مجھ سے کسی اور فیصلے کے خواہاں ہیں تو اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کہ میں قیامت تک اسکا اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ حضرات اس کے بندوبست سے عاجز آ گئے تو مجھے واپس دے دیجئے میں خود اس کا بندوبست کرلوں گا۔

6729 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری میراث کے دینار تقسیم نہیں کیے جائیں گے بلکہ جو میں چھوڑوں اس میں سے میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں کے مصارف سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔

6730 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جب وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس میراث کا سوال کرنے کیلئے بھیجیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہماری کوئی میراث نہیں، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

4-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ

حضور ﷺ کا فرمان کہ جو مال چھوڑے وہ اس کے گھر والوں کا ہے

6731 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے اوپر قرض ہو لیکن ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے ار جو وہ مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

5-بَابُ مِيرَاثِ الوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ

زید بن ثابت کا قول ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت بیٹی چھوڑے تو اس کے لیے نصف اور اگر وہ دو یا زیادہ ہوں تو ان کے لیے دو تہائی اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو دوسرے شرکاء کو دے کر باقی مال سے مرد کو عورت سے دگنا دیا جائے۔

6732 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کے حقداروں

6730- صحیح مسلم: 4554، سنن ابوداؤد: 2976

6731- راجع الحدیث: 2298، صحیح مسلم: 4133

6732- صحیح مسلم: 4119,4118,4117، سنن ابوداؤد: 2898، سنن ترمذی: 2098، سنن ابن ماجہ: 2740

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

لوگوں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔

6- بَابُ مِيرَاثِ البَنَاتِ

بیٹیوں کی میراث

6733 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا، فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى المَوْتِ، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا، وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لاَ قَالَ: قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لاَ قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں علیل ہوگیا اور موت کے قریب ہوگیا تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی کہ نصف؟ فرمایا کہ نہیں ۔ میں نے عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا، تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ ان پر خرچ کرتے ہو اسکا اجر دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو اس کا بھی میں نے عرض کی میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے اور میرے بعد بھی تم جو کام رضائے الٰہی کے لیے کرو گے تو اس کے سبب تمہاری منزلت اور درجات میں اضافہ ہوگا اور میرے بعد کتنے ہی لوگ تم سے نفع پائیں اور کتنے ہی لوگ تم سے نقصان اٹھائیں لیکن صدمہ ہے سعد بن خولہ کا رسول اللہ ﷺ کو صدمہ ہوتا رہا کیونکہ ان کا مکہ مکرمہ میں وصال ہوگیا تھا۔ سفیان اور سعد بن خولہ نے کہا جو نبی عامر بن لوئی کے ایک فرد تھے۔

6734 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ،

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس یمن میں معلم اور امیر بن کر تشریف لائے تو ہم نے ان سے ایک ایسے فوت شدہ کے

-6733 راجع الحدیث: 56

-6734 انظر الحدیث: 6741

بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ: تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالأُخْتَ النِّصْفَ

متعلق دریافت کیا جس نے ایک بیٹی اور ایک بہن پیچھے چھوڑی تو انہوں نے آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا۔

7- بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الِابْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنٌ

پوتے کی میراث جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بیٹے کا بیٹا خود بیٹے کے حکم میں ہے جبکہ انکے سوا اور اولاد نہ ہو پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہیں اور انہیں بھی اسی طرح ترکہ ملے گا جیسے انہیں اور وہ بھی اسی طرح دوسروں کو محروم کریں گے جیسے یہ لیکن بیٹے کی موجودگی میں پوتا میراث نہیں پائے گا

6735- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث اس کے مستحق افراد تک پہنچا دو اور جو مال باقی بچے وہ اس مرد کا ہے جو سب سے قریب ہو۔

8- بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ الِابْنِ مَعَ بِنْتٍ

بیٹی کے ہوتے ہوئے نواسی کی میراث

6736- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ، سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ، وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ المُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ہزیل بن شرجیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی حصے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی یہ ہی بتائیں گے۔ پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بات انہیں بتائی گئی۔ اگر

6735- راجع الحدیث: 6732

6736- انظر الحدیث: 6742 سنن ابو داؤد: 289 سنن ترمذی: 2093 سنن ابن ماجہ: 2721

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ ابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الحَبْرُ فِيكُمْ

میں جان بوجھ کر ایسا کہوں تو گمراہ ہوا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہا میں تمہیں وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کا چھٹا حصہ۔ یوں دو تہائی ہو گئے اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ پھر ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک تمہارے درمیان وہ موجود ہیں اس وقت تک مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

9- بَابُ مِيرَاثِ الجَدِّ مَعَ الأَبِ وَالإِخْوَةِ

باپ اور بھائی کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ: الجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {يَا بَنِي آدَمَ} [الأعراف: 26] {وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ} وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي؟ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَزَيْدٍ، أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ.

حضرات ابوبکر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ دادا بھی باپ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھا يَابَنِي ادَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ۔ اور یہ کسی سے منقول نہیں کہ کسی ایک نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ان کے زمانے میں اختلاف ہو۔ حالانکہ اسوقت نبی کریم ﷺ کے بکثرت صحابہ موجود تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ پوتا میرا وارث ہوگا نہ کہ میرا بھائی اور میں اپنے پوتے کی مراث نہیں پاؤنگا۔ حضرت عمر حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

6737 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میراث اس کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ اس کا ہے جو سب سے قریب ہو۔

6738 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا، أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبًا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کہ جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو اسے بناتا۔ لیکن اسلامی دوستی میں زیادہ فضیلت ہے یا فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر انہوں نے دادا کو باپ کی جگہ قرار دیا۔ یہ فرمایا کہ اس کا فیصلہ باپ کی جگہ کیا۔

10- بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الوَلَدِ وَغَيْرِهِ

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں خاوند کی میراث

6739 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ المَالُ لِلْوَلَدِ، وَكَانَتِ الوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: پہلے مال اولاد کے لیے اور وصیت والدین کے لیے تھی۔ پس اللہ تعالی نے جو پسند فرمایا اس میں سے منسوخ فرمادیا اور اب یہ مقرر فرمایا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا اور والدین میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ رکھا بیوی کے لیے آٹھواں اور خاوند کے لیے چوتھائی اور اولاد نہ ہو تو خاوند کے نصف اور بیوی کا چوتھائی ملے گا۔

11- بَابُ مِيرَاثِ المَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الوَلَدِ وَغَيْرِهِ

اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر و بیوی کی میراث

6740 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ المَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ فرمایا کہ بنی لحیان کی جس عورت کا بچہ گرادیا گیا ہے اسے ایک غلام یا لونڈی خون بہا دیا جائے پھر وہ عورت وفات پا گئی جس کو خون بہا دلایا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ میراث اس عورت کے بیٹے اور خاوند کو ملے گی اور خون بہا عصبہ کے

6738- راجع الحدیث: 3656,467

6739- راجع الحدیث: 2747

6740- راجع الحدیث: 5758 صحیح مسلم: 4366 سنن ابوداؤد: 4577 سنن ترمذی: 2111 سنن نسائی: 4832

مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ العَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

لیے ہے۔

12- بَابٌ: مِيرَاثُ الأَخَوَاتِ مَعَ البَنَاتِ عَصَبَةٌ

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو عصبہ ہیں

6741- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النِّصْفُ لِلِابْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: قَضَى فِينَا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا پھر سلیمان راوی نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک کا ذکر نہ کیا۔

6742- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ

ابو قیس نے ہزیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کیلئے نصف پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہے اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے۔

13- بَابُ مِيرَاثِ الأَخَوَاتِ وَالإِخْوَةِ

بہنوں اور ایک بھائی کی میراث

6743- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الفَرَائِضِ

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ میں علیل تھا۔ چنانچہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ ہو گیا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری کئی بہنیں ہیں۔ پس میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

6741- راجع الحدیث:6734

6742- راجع الحدیث:6736

6743- راجع الحدیث:194

14- بَابٌ

{يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ، إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ، وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ، وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [النساء:176]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔ (پ۵، النسآء ۱۷۶)

6744 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ} [النساء:176]

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر میں نازل ہونے والی آیت سورہ النساء کی آخری آیت ہے۔

15- بَابُ ابْنَيْ عَمٍّ: أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ، وَالْآخَرُ زَوْجٌ

وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ

عورت کے دو چچازاد بھائی ہوں، ایک ان میں سے اس کی اولاد سے اور دوسرا خاوند ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شوہر کے لیے نصف، ماں جائے بھائی کے لیے چھٹا حصہ اور باقی دونوں کے لیے برابر۔

6745 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے ترکہ پانے والے عصبہ کا ہے اور جس نے قرض اور اہل و عیال چھوڑے ہوں تو ان کا نگران

6744- راجع الحدیث:4364

6745- راجع الحدیث:2298

الْعَصَبَةِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ، فَلِأُدْعَى لَهُ الكَلُّ: العِيَالُ

میں ہوں لہٰذا اس کے لیے مجھے بلایا جائے۔

6746 - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا تَرَكَتِ الفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میراث اس کے وارثوں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے تو وہ سب سے قریبی مرد کا ہے۔

16- بَابُ ذَوِي الأَرْحَامِ

ذی رحم رشتے

6747 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: كَانَ المُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا المَدِينَةَ يَرِثُ الأَنْصَارِيُّ المُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ} [النساء: 33] قَالَ: نَسَخَتْهَا: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ)

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو رحم کے رشتوں کو چھوڑ کر انصاری مہاجر کی میراث پاتا، اس اخوت کے سبب جو نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان قائم فرمادی تھی جب آیت ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادیے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۳۳) نازل ہوئی تو اس نے حکم کو منسوخ کر دیا۔

17- بَابُ مِيرَاثِ المُلاَعَنَةِ

لعان کرنے والوں کی میراث

6748 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لاَعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی پر لعان کیا اور اس کے بچے سے انکار کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور لڑکا عورت کو دلایا۔

6746- راجع الحدیث:6732

6747- راجع الحدیث:2292

6748- راجع الحدیث:5315

18- بَابٌ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا

6749 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي، قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت عتبہ نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بچے کو اپنی تحویل میں لے لینا کیونکہ وہ میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔ حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرے باپ کی لونڈی سے انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور انہیں کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسکا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے حضرت عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ اس نے آخری وقت تک حضرت سودہ کو نہیں دیکھا۔

6750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الوَلَدُ لِصَاحِبِ الفِرَاشِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔

6749- راجع الحدیث: 2745,2053

6750- انظر الحدیث: 6818

19- بَابٌ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ

جو آزاد کرے ولا اس کے لیے ہے

گرے پڑے بچے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ آزاد ہے۔

6751- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّ الوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ الحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَقَوْلُ الحَكَمِ مُرْسَلٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بریرہ کو خریدا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کو ایک بکری دی گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ حکم راوی کا بیان ہے کہ اس کا خاوند آزاد تھا حکم کا قول مرسل ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے غلام دیکھا۔

6752- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

20- بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

سائبہ کی میراث

6753- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الإِسْلاَمِ لاَ يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ

ہزیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان سائبہ کر کے نہیں چھوڑا کرتے ہاں دور جاہلیت کے لوگ سائبہ کیا کرتے تھے۔

6754- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا، وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط رکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدا

6751- راجع الحدیث: 1493,456

6752- راجع الحدیث: 2169,2156

6754- راجع الحدیث: 2536,456

بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ: أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ: فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا، قَالَ: وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ. وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، أَصَحُّ

ہے۔ لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے یا یہ فرمایا کہ قیمت ادا کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اختیار بھی دے دیا۔ اس نے کہا کہ اگر مجھے اتنی دولت دی جائے تب بھی اس کے ساتھ نہ ہوں۔ اس کا خاوند آزاد تھا، یہ اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس کا قول کہ میں نے اسے غلام دیکھا۔ زیادہ صحیح ہے۔

21- بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

غلام آقا کی برائی کرے تو گناہ ہے

6755 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قَالَ: فَأَخْرَجَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ: وَفِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں ماسوائے اس صحیفہ کے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اسے نکالا تو اس میں زخموں کا بیان اور اونٹوں کا نصاب درج تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس میں تھا کہ کوہ عیر سے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں نئی بات نکالے یا دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے دوستی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے دن اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا مسلمانوں کا (قول و قرار) ذمہ ایک ہے، ادنیٰ مسلمان بھی اس کی کوشش کرے اور جس نے مسلمان کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، قیامت کے روز نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔

6755- راجع الحدیث: 1870,111

6756 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الوَلاَءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

22- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہو

وَكَانَ الحَسَنُ، لاَ يَرَى لَهُ وِلاَيَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الخَبَرِ

حسن کے خیال میں اس کے لیے والا نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے تمیم داری سے اس کا مرفوعاً ہونا منقول ہے۔ فرمایا کہ ان کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کے ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں اور لوگوں نے اس خبر کی صحت میں اختلاف کیا ہے۔

6757 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ المُؤْمِنِينَ: أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز تمہارے لیے رکاوٹ نہیں کیونکہ ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

6758 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الوَلاَءَ لِمَنْ أَعْطَى الوَرِقَ قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا. قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا،

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے والاء کی شرط رکھی ۔ جب میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جس نے چاندی دی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر خاوند کے متعلق اختیار دیا۔ اس نے

6756- راجع الحدیث:2535

6757- راجع الحدیث:2169,2156

6758- راجع الحدیث:2536,456

فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

عرض کی کہ اگر مجھے اتنا اتنا دیا جائے تب بھی اس کے پاس ایک رات نہ رہوں پس اس نے آزاد رہنا پسند کیا۔

23- بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الوَلاَءِ

کیا عورت والاء کی وارث ہوگی

6759- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ، أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم ﷺ سے کہا کہ وہ لوگ ولاء کی شرط رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

6760- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْطَى الوَرِقَ، وَوَلِيَ النِّعْمَةَ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جس نے چاندی دی اور نوازا۔

24- بَابُ مَوْلَى القَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَابْنُ الأُخْتِ مِنْهُمْ

قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہے اور بھانجا بھی

6761- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى القَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے یا جو کچھ آپ نے فرمایا۔

6762- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ القَوْمِ مِنْهُمْ - أَوْ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہن کا بیٹا اسی قوم سے ہے یا ان ہی میں شامل ہوتا ہے۔

25- بَابُ مِيرَاثِ الأَسِيرِ

قیدی کی میراث

قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ فِي أَيْدِي

حضرت شریح دشمن کے قبضے میں بھی قیدی کو میراث

6760- راجع الحدیث: 456، سنن ابوداؤد: 2916

6761- راجع الحدیث: 3528

6762- راجع الحدیث: 3528,3146

الْعَدُوِّ، وَيَقُولُ: هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ، وَعَتَاقَهُ، وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

دلاتے اور فرماتے کہ وہ اس کی زیادہ حاجت رکھتا ہے۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ قیدی کی وصیت اس کا آزاد کرنا ہے اور اپنے مال میں اس کے تصرف کو جائز سمجھو جب تک اپنے دین سے نہ پھرے کیونکہ وہ اسی کا مال ہے اس میں جو چاہے کرے۔

6763- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔

26- بَابُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کی میراث نہیں پا سکتا

وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

جو میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہو گیا اسے میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔

6764- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کی اور کافر مسلمان کا وارث نہیں۔

27- بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ، وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

نصرانی غلام اور مکاتب کی میراث اور اپنے بچے کا انکار کرنے کا گناہ

28- بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

جو بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

6765- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ میں ایک

6763- راجع الحدیث: 2398
6764- راجع الحدیث: 4283،1588
6765- راجع الحدیث: 2218،2053

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ

لڑکے کے متعلق تنازعہ ہوا حضرت سعد نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صورت ملاحظہ فرما لیجیے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی صورت ملاحظہ فرمائی تو عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت نظر آئی فرمایا اے عبد یہ لڑکا تمہارا ہے کیونکہ بچہ اسی کا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔

29- بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

جو کسی غیر کو اپنا باپ ہونے کا دعویٰ کرے

6766- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے لیے دعویٰ کرے اور اسے معلوم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

6767 - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر میں نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے دونوں کانوں کے ساتھ سنا اور دل میں یاد رکھا ہے۔

6768- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ سے منہ نہ پھیرو، جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کا باپ بنائے تو یہ کفر ہے۔

6766- راجع الحديث:4326

6767- راجع الحديث:4326

6768- صحيح مسلم:215

عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

30- بَابُ إِذَا ادَّعَتِ المَرْأَةُ ابْنًا

6769 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لاَ تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا المُدْيَةَ

جو عورت کسی کو اپنا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عورتیں تھیں دونوں کے ساتھ اپنا اپنا بیٹا تھا۔ پس بھیڑیا آیا جو ان میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ پس ان میں سے ایک کہتی تھی کہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا اور دوسری کہتی کہ تمہارے کو لے گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں لے گئیں۔ پس انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ وہ باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے ملیں اور انہیں واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ چھری لاؤ تا کہ میں اسے تمہارے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرما دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم تو مدیۃ کہا کرتے تھے۔

31- بَابُ القَائِفِ

6770 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

قیافہ شناسی

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ بڑے مسرور تشریف لائے اور چہرہ انور جگمگا رہا تھا فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ قیافہ شناس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے سے ہے۔

6769- راجع الحدیث: 3427

6770- راجع الحدیث: 3555، سنن نسائی: 3493

6771 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا المُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ، قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! تم نہ دیکھا کہ قیافہ شناس مدلجی آیا۔ پھر اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ جس سے ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں کھلے ہوئے تھے۔ پھر اس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے پاؤں دوسرے سے ہیں۔

☆☆☆☆☆

6771- راجع الحدیث:3555، صحیح مسلم:3603

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

86- كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

000- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ

جو حدود توڑے شراب پیے اور زنا کرے

1- بَابُ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ

شراب نہ پی جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الإِيمَانِ فِي الزِّنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ زنا سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہے۔

6772- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا النُّهْبَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جب کہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو اور اچکنے والا نہیں اچکتا لوگ اسے نظریں اٹھا کر دیکھیں جب کہ وہ مومن ہو۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر اس میں النھبۃ کا لفظ نہیں ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الخَمْرِ

جب شرابی کو زدوکوب کیا جائے

6773 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

حفص بن عمر، ہشام، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑی اور جوتے سے پٹائی کی اور حضرت ابو بکر نے چالیس کوڑے مارے۔

6772- راجع الحدیث: 2475

6773- انظر الحدیث: 6776، صحیح مسلم: 4427، 4429

3- بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

جس نے گھر میں حد کی پٹائی کا حکم دیا

6774- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ، أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ، شَارِبًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ: فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو گھر میں تھے کہ اس کی پٹائی کریں۔ پس لوگوں نے اسے زدوکوب کیا اور میں ان لوگوں میں تھا جو جوتوں سے پٹائی کر رہے تھے۔

4- بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

چھڑی اور جوتے سے پٹائی کرنا

6775 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ، أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ، وَهُوَ سَكْرَانُ، فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا جب کہ وہ نشے میں تھا تو یہ بات آپ پر شاق گزری اور جو گھر میں تھے انہیں حکم فرمایا کہ اس کی پٹائی کریں پس لوگوں نے اس کی چھڑیوں اور جوتوں سے پٹائی کی اور میں بھی پٹائی کرنے والوں میں تھا۔

6776 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کے متعلق چھڑی اور جوتوں سے سزا دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔

6777 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ:

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں

6774- راجع الحدیث:2316

6775- راجع الحدیث:2316

6776- راجع الحدیث:6773

6777- انظر الحدیث:6781، سنن ابو داؤد:4477،4478

اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ القَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: لاَ تَقُولُوا هَكَذَا، لاَ تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اس کی پٹائی کرتا تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کسی نے کہا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے حضور نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔

6778- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ

عمیر بن سعید نخعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر میں حد قائم کروں، پھر وہ مر جائے تو مجھے کوئی اندیشہ نہیں سوائے شراب پینے والے کے، کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں دیت ادا کر دوں گا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی ہے۔

6779- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الجُعَيْدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ

یزید بن خصیفہ کا بیان ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب ہم شراب کو لاتے اور حضرت ابو بکر کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں، تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور چادروں سے زدوکوب کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر سرکشی اور نافرمانی کرتا رہتا تو اسی کوڑے مارے جاتے۔

5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الخَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ المِلَّةِ

جس نے شرابی پر لعنت کی اور وہ خارج الاسلام نہیں ہے

6780- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا،

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں۔ جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور جو رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے شراب پینے پر

6778- سنن ابو داؤد: 4489,4488,4486، سنن ابن ماجہ: 2569

وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: اللَّهُمَّ العَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلْعَنُوهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کوڑے لگوائے۔ ایک دن اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! لعنت، اسے کتنی مرتبہ لایا گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو، میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

6781 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ، فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ جب کہ وہ نشے میں تھا تو آپ نے اس کی پٹائی کرنے کا حکم دیا۔ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اس کی پٹائی کر رہا تھا۔ جب وہ واپس ہوا تو ایک آدمی نے کہا۔ اسے کیا ہوا، اسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار نہ بنو۔

6- بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

جب چور چوری کرے

6782 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔

7- بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

چور پر لعنت کرنا جبکہ نام نہ لیا جائے

6783 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

6781- راجع الحدیث:6777

6782- انظر الحدیث:6809

6783- انظر الحدیث:6799

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ، وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ

چور پر لعنت کی کہ خود چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور کشتی کی رسی چراتا ہے اور ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اعمش راوی کا قول ہے کہ لوگوں کے خیال میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود اور الحبلے کئی درہم کی رسی مراد ہے۔

8- بَابٌ: الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

حدود کفارہ ہیں

6784- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ، فَقَالَ: بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا - وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

ابو دریس خولانی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ پھر یہ آیت پوری پڑھی۔ (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲)۔ پھر فرمایا کہ جو تم میں سے اس وعدے کو پورا کرے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے تو اسے سزا ملے گی جو اس کا کفارہ ہو جائیگی اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اگر وہ چاہے اسے بخش دے گا اور چاہے اسے عذاب دے گا۔

9- بَابٌ: ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

حد یا حق کے سوا مومن کی پیٹھ کی حفاظت

6785 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَبِي: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا، أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلَا شَهْرُنَا هَذَا، قَالَ: أَلَا، أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلَا بَلَدُنَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تم کون سے مہینے کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی مہینے کو۔ فرمایا کہ تم کون سے شہر کو حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنے اسی شہر کو۔ فرمایا کہ تم کونسے دن کو زیادہ حرمت والا سمجھتے ہو؟ عرض کی کہ اپنے

6784- راجع الحدیث:18

6785- راجع الحدیث:1742

هَذَا، قَالَ: أَلَا، أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً قَالُوا: أَلَا يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ: أَلَا، نَعَمْ. قَالَ: وَيْحَكُمْ، أَوْ وَيْلَكُمْ، «لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

اسی دن کو۔ فرمایا مال اور تمہاری عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام کیا ہے۔ جیسے تمہارے اس دن کی، اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تمہیں پیغام حق پہنچا دیا؟ یہ تین دفعہ فرمایا۔ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں پہنچا دیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس یا تمہاری خرابی، میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

10-بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالِانْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللَّهِ

حدیں قائم کرنا اور اللہ کی حرمات کا انتقام لینا

6786- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ، فَإِذَا كَانَ الإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللَّهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ، حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کو دو میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہوا اگر گناہ ہوتا تو آپ ایسے کام سے بہت دور رہتے۔ خدا کی قسم، آپ کے ساتھ خواہ کیسا ہی سلوک کیا گیا لیکن اپنی ذات کا انتقام کبھی نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کی حرمات کو توڑا جاتا تو خدا کے لیے انتقام لیتے تھے۔

11-بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ

امیر اور غریب پر حدود قائم کرنا

6787 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الحَدَّ عَلَى الوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ، وَالَّذِي

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ نے ایک عورت کے متعلق سفارش کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ غریبوں پر حدیں قائم کر دیتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے

6786- راجع الحدیث:3560

6787- راجع الحدیث:3475,2648

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

قبضے میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ نے ایسا کیا ہوتا تو ضرور میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

12- بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

جب مقدمہ سلطان تک پہنچے تو حد میں سفارش کرانے میں کراہیت

6788 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ المَرْأَةُ المَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملے نے بڑا پریشان کیا جس نے چوری کی تھی کہنے لگے کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے کہاں کہ رسول اللہ ﷺ کے لاڈلے حضرت اسامہ کے سوا کون جرات کر سکتا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی پس آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اسی لیے گمراہ ہوئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو محمد مصطفےٰ ﷺ اس کا ہاتھ بھی ضرور کاٹ دیتا (ﷺ)۔

13- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا} [المائدة: 38] وَفِي كَمْ يُقْطَعُ؟ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ، فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔۔(پ۶، المائدہ ۳۸) کتنا ہاتھ کاٹا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہتھیلی کے پاس سے کاٹا۔ ایک عورت نے چوری کی تو اس کے بارے میں قتادہ کا قول ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا یہی اس کی سزا ہے۔

6789 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

6788- راجع الحدیث: 3475,2648

6789- انظر الحدیث: 6791,6790' صحیح مسلم: 4374' سنن ابو داؤد: 4383' سنن ترمذی: 1445' سنن نسائی: 4934,4933، 4931' سنن ابن ماجہ: 2585

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن خالد اور زہری کے بھتیجے نے اور معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔

6790- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

عروہ بن زبیر اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

6791- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ

محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے گا۔

6792- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ مگر چمڑے کی یا دوسری ڈھال کی قیمت کی چوری پر۔

6792م- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ

عثمان، حمید بن عبدالرحمٰن، ہشام، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

6793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

6790- راجع الحدیث: 6789' صحیح مسلم: 4376' سنن ابو داؤد: 4384' سنن نسائی: 4932,4930

6791- راجع الحدیث: 6789' سنن نسائی: 4946

6792- صحیح مسلم: 4381

6792م- انظر الحدیث: 6794,6793

6793- راجع الحدیث: 6792

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔ وکیع، ابن ادریس ہشام نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔

6794- حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ المِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ، وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چمڑے کی یا دوسری ڈھال سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک قیمتی ہوتی تھی۔

6795- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا اور اس کی قیمت تین درہم ہوتی تھی۔

6796- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

6797 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

6798- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

6794- راجع الحدیث: 6792، صحیح مسلم: 4381

6795- انظر الحدیث: 6798,6797,6796، صحیح مسلم: 4382، سنن ابو داؤد: 4385، سنن نسائی: 4923

6796- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383، سنن ترمذی: 1446

6797- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383

6798- راجع الحدیث: 6795، صحیح مسلم: 4383

أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ

نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اسی طرح سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے اور لیث نے نافع سے قیمتہ کا لفظ روایت کیا ہے۔

6799- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی کہ خود چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور رسی چرائے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

14- بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

چور کی توبہ

6800- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَابَتْ، وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ آتی اور میں اس کی ضرورت نبی کریم ﷺ کے حضور پیش دیا کرتی پھر اس نے توبہ کی اور بڑی اچھی توبہ کی۔

6801- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ پس آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا بہتان نہیں لگاؤ گے جو تمہارے ہاتھوں اور پیروں نے گھڑا ہو اور نیکیمیں میری

6799- راجع الحدیث:6783

6800- راجع الحدیث:2648

6801- راجع الحدیث:18

أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ

نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اسکے لیے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اسے معاف فرمائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جب چور نے توبہ کرلی اس کے بعد اسکا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ نیز جن پر حدیں قائم ہوئیں، سب کا یہی معاملہ ہے کہ جب توبہ کرلی تو ان کی گواہی قابل قبول ہوگی۔
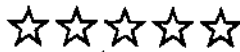
☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

000- كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

ان کفار و مرتدوں کے احکام میں جو مسلمان سے لڑتے ہیں

15-بَابُ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

ان کفار و مرتدوں کے بیان میں جو مسلمان سے لڑتے ہیں

000-باب

باب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ} [المائدة: 33]

ارشاد باری تعالٰی ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور مُلک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کردیئے جائیں۔ (پ ٦، المآئدہ ٣٣)

6802 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ الجَرْمِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ، فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا، وَاسْتَاقُوا الإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

ابو قلابہ جرمی کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹ دے دیے جائیں، جن کا یہ پیشاب اور دودھ پئیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے پھر تو وہ مرتد ہو گئے اور حضور کے چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ حضور نے ان کے تعاقب میں کچھ افراد روانہ فرمائے جو انہیں لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال

6802- راجع الحديث:233

دی گئیں، پھر ان کی مرہم پٹی نہیں کی گئی حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

16-بَابُ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاربین کو داغ نہیں لگوائے حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے

6803 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ العُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرینہ والوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے لیکن داغ نہیں لگوائے حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

17-بَابُ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتدین اور محاربین کو پانی نہیں پلایا یہاں تک کہ وہ مر گئے

6804 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا فِي الصُّفَّةِ، فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبْغِنَا رِسْلًا، فَقَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَتَوْهَا، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ، فَكَحَلَهُمْ، وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت انس نے فرمایا کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی وہ صفہ پر رہنے لگے لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں دودھ کے جانور خرید دیجئے۔ فرمایا کہ مجھے یہ ہی صورت نظر آتی ہے کہ تم رسول اللہ کے اونٹوں میں جا کر رہو پس وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے حتیٰ کہ تندرست اور فربہ ہو گئے۔ پھر چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ پس ایک چلانے والے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ انہیں پکڑ لایا گیا پس آپ نے حکم دیا کہ ان کی آنکھوں میں سلائیاں گرم کر کے پھیر دی جائیں اور ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیے گئے لیکن انہیں داغ نہیں لگائے گئے پھر انہیں گرم زمین پر ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کا

6803- راجع الحديث:233

6804- راجع الحديث:233

قول ہے کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

18-بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ المُحَارِبِينَ

6805 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، أَوْ قَالَ: عُرَيْنَةَ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ، قَدِمُوا المَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَأُلْقُوا بِالحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: هَؤُلاَءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاربین کی آنکھیں نکلوادیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عکل کے کچھ لوگ یا عرینہ فرمایا میرے علم میں تو ہے کہ انہوں نے عکل فرمایا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنیوں کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ باہر چلے جائیں۔ پس وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہے حتیٰ کہ تندرست ہوگئے تو چرواہے کو قتل کر کے جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی تو ان کی تلاش میں آپ نے آدمی روانہ فرمائے۔ چنانچہ ابھی اگلا دن نہیں چڑھا تھا کہ لوگ انہیں لے کر آگئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ پھر وہ گرم جگہ پر ڈال دیے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں پلایا گیا ابو قلابہ کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اسلام لانے کے بعد کفر کیا نیز اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

19-بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الفَوَاحِشَ

6806 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ:

فواحش کو ترک کردینے کی فضیلت

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ایسے ہیں جن کو بروز قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سائے میں رکھے گا جس دن کہ خدا کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا عادل حکمران، جوانی میں اللہ کی عبادت کرنے والا، وہ

6805- راجع الحدیث:233

6806- راجع الحدیث:660

إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلاَءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسْجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ

آدمی جو تنہائی میں خدا کو یاد کرے اور روئے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کریں، وہ آدمی جس کو منصب اور حسن و جمال والی عورت اپنی جانب بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص کہ جب وہ صدقہ دے تو اتنا چھپا کر کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

6807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے اور جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

20- بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ

زانیوں کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ يَزْنُونَ} [الفرقان: 68] {وَلاَ تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری نہیں کرتے۔ (پ ۱۹، الفرقان ۶۸) اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۶۸)

6808 - أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَخْبَرَنَا أَنَسٌ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ

حضرت انس نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بتاؤں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں بتائے گا کہ اس نے حضور سے وہ بات سنی ہو۔ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یا فرمایا قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب پی جائے گی، زنا بڑھ جائے گا، مرد کم ہو جائیں گے، عورتوں کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد ہوگا۔

6809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا الفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ،

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ

6807- راجع الحدیث:6474

6808- راجع الحدیث:1814

6809- راجع الحدیث:6782

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي العَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور کوئی قتل نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے ایمان کس طرح جدا کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر پھر انہیں نکال لیا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں۔

6810 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو اور اس کے بعد توبہ کا عذر باقی ہے۔

6811 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي وَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِثْلَهُ. قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: دَعْهُ دَعْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ کہ تو اس اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ یحییٰ، سفیان، واصل ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آگے حدیث اسی طرح ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کا ذکر کیا جو سفیان، اعمش منصور اور واصل، ابو وائل، ابو میسرہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا اسے چھوڑو اسے چھوڑو۔

6810- انظر الحدیث: 2475، صحیح مسلم: 205

6811- راجع الحدیث: 4761,4477,4207

21-بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

شادی شدہ زانی کو رجم کرنا

وَقَالَ الحَسَنُ: مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي

امام حسن بصری کا قول ہے کہ جو اپنی بہن سے زنا کرے اس پر زنا کی حد قائم ہوگی۔

6812 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ المَرْأَةَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب انہوں نے جمعہ کے دن ایک عورت کو رجم کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق رجم کیا ہے۔

6813 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي

شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا کہ سورہ النور سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے علم نہیں۔

6814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے زنا کیا ہے پھر اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا جس کے مطابق اسے رجم کر دیا گیا اور وہ شادی شدہ تھا۔

22-بَابٌ: لاَ يُرْجَمُ المَجْنُونُ وَالمَجْنُونَةُ

مجنون مرد و عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا

وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ: أَمَا عَلِمْتَ: أَنَّ القَلَمَ رُفِعَ عَنِ المَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو علم نہیں کہ جنون والے کو جب تک فاقہ نہ ہو جائے بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اس سے قلم ساقط ہو جاتا ہے۔

6815 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی

6813- صحیح مسلم: 4419

6814- راجع الحدیث: 5270

6815- راجع الحدیث: 5271، صحیح مسلم: 4396

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ أُحْصِنْتَ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں رونق افروز تھے۔ اس نے آواز دیتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے چار دفعہ یہی بات دہرائی جب اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دے لی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ عرض کی کہ ہاں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔

6816 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ پس میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے رجم کیا۔ ہم نے مقامِ رجم پر اسے سنگسار کیا۔ جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگا پس ہم نے مقام حرہ پر پکڑ کر سنگسار کر دیا۔

23- بَابٌ: لِلْعَاهِرِ الحَجَرُ

زانی کے لیے پتھر ہیں

6817 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ: وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعد اور حضرت ابن زمعہ کے درمیان تنازعہ ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ بچہ تمہارا ہے کیونکہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا ہم سے قتیبہ نے لیث کے حوالے سے اتنا زائد بیان کیا کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔

6818 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے

6816- صحیح مسلم:4397

6817- راجع الحدیث:2218,2053

6818- راجع الحدیث:6750

الْحَجَرُ

لیے پتھر ہیں۔

24-بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

بلاط میں رجم کرنا

6819 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَأُتِيَ بِهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہودی مرد عورت کا ایک جوڑا لایا گیا جنہوں نے بدکاری کی تھی پس آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء نے یہ بتایا ہے کہ ایسے کا منہ کالا کیا جائے اور گدھے پر پیچھے منہ کر کے بٹھایا جائے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے توریت منگوایئے پس وہ لائی گئی تو ان میں سے ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے شروع و آخر کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھاؤ۔ دیکھا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ پس رسول اللہ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ان دونوں کو مقامِ بلط پر رجم کیا گیا۔ پس میں نے یہودی کو دیکھا کہ اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

25-بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

عیدگاہ میں رجم کرنا

6820 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِكَ

ابو سلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اقرار کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حتیٰ کہ اس نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ اس نے کہا، نہیں فرمایا کیا تم شادی

6819- راجع الحدیث:1329

6820- راجع الحدیث:5270

جُنُونٌ قَالَ: لَا. قَالَ: أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى. فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ فَرَّ. فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا. وَصَلَّى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ. وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَصَلَّى عَلَيْهِ. سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فَصَلَّى عَلَيْهِ يَصِحُّ؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ. قِيلَ لَهُ: رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لَا

شدہ ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اسے مصلی پر رجم کیا گیا۔ جب جب اسے پتھر لگے تو بھاگنے لگا۔ ہم نے اسے پکڑ کر رجم کیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا پس نبی کریم ﷺ نے اسے بھلائی کے ساتھ یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ یونس، ابن جریج، نے زہری سے نماز پڑھنا روایت نہیں کیا۔

26-بَابٌ: مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الحَدِّ، فَأَخْبَرَ الإِمَامَ، فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ، إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا

جس نے کوئی ایسا گناہ کیا جس پر حد نہیں پھر اس کی توبہ کے بعد امیر کو خبر دی اور فتویٰ پوچھا تو اس پر کوئی سزا نہیں

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ، صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے پر حد جاری نہیں فرمائی۔ ابن جریج کا قول ہے کہ رمضان میں جماع کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے سزا نہیں دی۔ حضرت عمر نے ہرنی والے کو سزا نہیں دی۔ اس سلسلے میں ابوعثمان، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6821 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ: لَا. قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رمضان شریف میں اپنی زوجہ سے صحبت کر بیٹھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا۔ چنانچہ آپ نے پوچھا۔ کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا، کیا تم دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

6822 - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ

عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں

6821- راجع الحديث: 1936

6822- راجع الحديث: 1935

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَتَى رَجُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: مِمَّ ذَاكَ. قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ: تَصَدَّقْ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ، وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي، مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ؟ قَالَ: فَكُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الحَدِيثُ الأَوَّلُ أَبْيَنُ، قَوْلُهُ: أَطْعِمْ أَهْلَكَ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی زوجہ سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ فرمایا کہ صدقہ دو۔ عرض کی کہ میرے پاس تو کوئی چیز بھی نہیں۔ پس وہ بیٹھ گیا تو ایک شخص گدھے کو ہانکتا ہوا آیا اور اس پر غلہ تھا عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ مجھے یہ علم نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کونسا غلہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہلاک ہونے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اسے لے کر صدقہ کر دے عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند پر؟ جبکہ میرے گھر والوں کے پاس تو کھانا بھی نہیں ہے۔ فرمایا تو خود کھالو۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں ہے کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

27- بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ

اگر کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور وضاحت نہ کرے تو کیا امام اس پر پردہ ڈالے

6823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ القُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھ پر حد قائم فرما دیجئے کیونکہ میں نے حد والا گناہ کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے اس سے کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ میں نے حد والا کام گناہ ہے لہٰذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم جاری فرما دیجئے۔ فرمایا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا

6823- صحیح مسلم: 6937

فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ

تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو معاف فرما دیا یا یہ فرمایا کہ تمہاری حد کو۔

28- بَابٌ: هَلْ يَقُولُ الإِمَامُ لِلْمُقِرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ

کیا امام اقرار کرنے والے کو یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے مس کیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا

6824 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَنِكْتَهَا. لاَ يَكْنِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ نے بغیر کنایہ کے پوچھا کہ کیا صحبت کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

29- بَابُ سُؤَالِ الإِمَامِ المُقِرَّ: هَلْ أَحْصَنْتَ

امام کا اقرار کرنے والے سے پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو

6825- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ،

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکارا: یا رسول اللہ! بیشک میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف سے رخ پھیر لیا اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دے لی تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا۔ کیا تمہیں جنون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض کی کہ ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا کہ اسے لے جا کر رجم کردو۔

6824- سنن ابو داؤد: 4427

6825- راجع الحدیث: 6815,5271

فَقَالَ: أَحْصَنْتَ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

6826 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ جَمَزَ، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا۔ جنہوں نے اسے رجم کیا۔ ہم نے مصلّی پر اسے رجم کیا اور جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگا پس ہم نے اسے حرہ کے مقام پر پکڑا اور رجم کر دیا۔

30- بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا

اعتراف زنا

6827,6828 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ، قَالاَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي؟ قَالَ: قُلْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي: أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، المِائَةُ شَاةٍ وَالخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: لَمْ يَقُلْ: فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ؟ فَقَالَ: الشَّكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَرُبَّمَا

عبید اللہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ خدا کے لیے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ پھر دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ کہو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا تو اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ پس میں نے ایک سو بکریاں اور ایک غلام اس کے فدیہ میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور عورت کو رجم کیا جائے گا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق کروں گا سو بکریاں اور خادم تجھے واپس کئے جاتے ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے

-6826 راجع الحدیث: 6816,5270

-6827,6828 راجع الحدیث: 2314

قُلْتُهَا، وَرُبَّمَا سَكَتُّ

گا اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا میں نے سفیان سے کہا کہ مجھ سے نہیں کہا کہ۔ مجھے بتائے کیا میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے زہری کے متعلق یہ شک ہے کیونکہ کبھی وہ کہتے اور کبھی خاموش ہو جاتے۔

6829 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ، حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: لاَ نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلاَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ، إِذَا قَامَتِ البَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ - قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ - أَلاَ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ خدشہ ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب کہنے والا کہے گا کہ ہمیں تو قرآن کریم میں رجم کا حکم ہی نہیں ملتا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے ایک نازل کردہ فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے خبردار ہو جاؤ کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنا حق ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا اعتراف کرے۔ سفیان کا قول ہے کہ مجھے یہ ارشاد بھی یاد ہے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے رجم کیا۔

31-بَابُ رَجْمِ الحُبْلَى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

شادی شدہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی اسے رجم کرنا

6830 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ المُهَاجِرِينَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى، وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ اليَوْمَ، فَقَالَ: يَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں مہاجرین کے کچھ لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں منیٰ میں ان کے مکان پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ ان کے آخری حج کے موقع کی بات ہے جب حضرت عبدالرحمٰن میرے پاس واپس آئے تو فرمایا۔ کاش! آپ بھی اس شخص کو دیکھتے جو آج امیرا المومنین کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے امیر

6829- راجع الحدیث:2462

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ؟ يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ، فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمٌ العَشِيَّةَ فِي النَّاسِ، فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ لَا يَعُوهَا، وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا، فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ، فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلُ العِلْمِ مَقَالَتَكَ، وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا وَاللَّهِ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - لَأَقُومَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا المَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الحَجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ المِنْبَرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا، قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: لَيَقُولَنَّ العَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ، فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى المِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ المُؤَذِّنُونَ قَامَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ

المومنین! آپ کی فلاں کے متعلق کیا رائے ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں فلاں کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا کیونکہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو ایک اچانک فیصلے کے تحت ہوگئی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے چاہا تو شام کو خطبے کے لیے کھڑا ہو کر لوگوں کو ایسے افراد سے ڈراؤں گا جو اپنے کاموں میں غضب چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے امیر المومنین! ایسا نہ کیجئے کیونکہ حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ جمع ہیں اور غوغا ہے۔ لہٰذا جب آپ کھڑے ہوں گے تو وہ آپ کے نزدیک جمع ہو جائیں گے۔ پس مجھے خوف ہے کہ جب آپ کھڑے ہو کر کچھ فرمائیں گے تو آپ کے ارشادات کو اچک لیں گے اور ان پر نادانی میں باتیں بنائیں گے اور بات کے دوسرے مطالب نکالیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے تک موقوف کر دیجئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کی جگہ ہے وہاں آپ کا سمجھدار اور شرفاء سے سامنا ہوگا، اس لیے جو کہنا ہے وہاں اطمینان سے کہیے گا۔ وہاں اہل علم آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کے دوسرے مطالب پر محمول نہیں کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مدینہ منورہ پہنچنے پر جب میں خطبے کے لیے کھڑا ہوں گا تو سب سے پہلے اسی بات کے متعلق کہوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم ذی الحجہ کے آخری ایام میں مدینہ منورہ پہنچے جب جمعہ کا دن آیا تو سورج ڈھلتے ہی ہم نے چلنے میں جلدی کی، حتیٰ کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر کے نزدیک بیٹھے ہوئے پایا۔ میں بھی ان کے پاس گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ جب میں

يَدَيْ أَجَلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ وَقَى شَرَّهَا، وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا، وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ:

نے انہیں آتے ہوئے دیکھا۔ تو حضرت سعید بن زید سے کہا کہ آج وہ ضرور ایسی بات کہیں گے جو اپنی خلافت میں آج تک نہیں کہی ہوگی۔ انہوں نے میری بات سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے یہ امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو پہلے نہ کہی ہو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو گئے جب مؤذن خاموش ہوئے تو یہ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد، میں ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں تھا۔ میں نہیں جانتا کہ شاید یہ میری آخری گفتگو ہو۔ جو اسے سمجھ لے اور یاد رکھے اس پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی سواری جا سکے وہاں تک یہ بات پہنچا دے اور جو اسے نہ سمجھ سکے تو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹ گھڑے بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے آیت رجم نازل کی جس کو ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ رسول اللہ نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے رجم کیا۔ مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ اللہ کی کتاب میں تو ہمیں رجم کی آیت ملتی ہی نہیں۔ پس جو فرض اللہ نے نازل فرمایا اسے چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں گے۔ رجم کرنے کا حکم قرآن کریم کے مطابق حق ہے، جو بھی شادی شدہ زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جبکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل ٹھہر جائے یا خود اقرار کرے پھر ہم اسے پڑھتے تو ہم نے اللہ کی کتاب میں پڑھا کہ اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنانا کفر ہے یا یہ کفر ہے کہ اپنے باپ کی نسبت سے منہ پھیرا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسے نہ بڑھانا جیسے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا گیا بلکہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا پھر مجھ تک

يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلاءِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ، لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلانِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلاءِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالا: لا عَلَيْكُمْ أَنْ لا تَقْرَبُوهُمْ، اقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الإِسْلامِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ، فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الأَمْرِ، فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ، وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي، إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا، وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ

یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں میں سے کسی نے کہا ہے کہ اگر عمر مر گیا تو میں فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ پھیلنے والا کہیں تمہیں دھوکا نہ دے کہ حضرات ابوبکر کی بیعت ایک اچانک بات تھی جو ہو گئی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بات تھی ہی اسی طرح اور اچانک بیعت کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور آپ سواریوں پر سفر کر کے جن تک پہنچ سکتے ہیں بتائیے کہ ان میں حضرت ابوبکر کی مثل کون ہے؟ جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں بیعت کرے گا تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے اور جس نے اس کے ہاتھ پر اس سے بیعت کی کیونکہ اس کا انجام یہ ہوگا کہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے اور اس کے متعلق ہم سے سنئے کہ جب اللہ نے اپنے نبی کو وصل عطا فرمایا تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر جمع ہوئے اور حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی ہماری مخالفت کی اور ان کے ساتھیوں نے جبکہ باقی تمام مہاجرین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے۔ پس میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پس ہم ان کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان میں سے دو نیک شخص ملے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ حضرات کس بات پر متفق ہوئے تھے پھر ان دونوں نے کہا۔ اے گروہ مہاجرین! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ہم نے کہا ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے اور ان کے پاس نہ جائیے بلکہ اپنا فیصلہ کر لیجئے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ پس ہم چل دیے حتیٰ کہ ان کے پاس سقیفہ بنی ساعدہ میں جا پہنچے۔ دیکھا تو ان کے درمیان ایک آدمی چادر

بِمَا قَالَ غَيْرَهَا، كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي، لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ. فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ. فَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الْاخْتِلَافِ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ، وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ. وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقُلْتُ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ، خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ: أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى، وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ، تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا

اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے کہا کہ انہیں کیا ہوگیا ہے انہوں نے کہا کہ بخار آیا ہے۔ جب ہمیں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی تو ان کے ایک خطیب نے تشہد پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر کہا، امابعد، ہم اللہ کے انصار اور اسلام کا لشکر ہیں اور اے گروہ مہاجرین! آپ بہت قلیل تعداد میں اور اپنی قوم سے الگ ہو کر ہم میں آ ملے ہیں۔ کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ہٹا کر خود خلیفہ بن جائیں؟ جب وہ خاموش ہوا تو میں نے بولنے کا ارادہ کیا اور میں نے ایک اچھی بات اپنے ذہن میں سوچ لی تھی میں چاہتا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے گفتگو کروں اور اس غصے کا ازالہ کر دوں جو انہیں اس تقریر سے آیا ہوگا۔ جب میں نے بولنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریے، چنانچہ میں نے گفتگو کر کے انہیں ناراض کرنا پسند نہ کیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم اور سنجیدہ تھے اور جو کچھ میں نے تقریر کرنے کے لیے سوچا تھا وہ انہوں نے اسی وقت سب کہہ دیا یا اس سے بھی بہتر حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے انہوں نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ درست اور واقعی آپ ان کے اہل ہیں لیکن خلافت اس قبیلہ قریش کے سوا دوسرے کے لیے رکھی ہی نہیں گئی کیونکہ نسبت اور خاندان کی کے لحاظ یہی قبیلہ پورے عرب میں ممتاز ہے پس میں تمہارے لیے ان دو شخصوں میں سے ایک پر راضی ہوں ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔ پھر انہوں نے میرا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ان کی گفتگو میں اس کے علاوہ اور کوئی

بات ناپسند نہ ہوئی۔ خدا کی قسم اگر مجھے آگے کر کے میری گردن اڑا دی جائے جبکہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہوا ہو، تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان لوگوں کا امیر بنوں جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں۔ اب بھی میرا یہی موقف ہے سوائے اس کے کہ بوقت موت میرا النفس مجھے بہکا دے اور کوئی دوسرا خیال دل میں لاؤں۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں وہ لکڑی ہوں جس کے ساتھ اونٹ اپنا جسم رگڑ کر خارش دور کرتے ہیں اور میں باڑ ہوں جو درختوں کے گرد لگائی جاتی ہے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوا اور ایک آپ میں سے۔ اس پر خوب شور وغل ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ مجھے کہ میں اختلاف کا خدشہ ہوا پس میں نے کہا کہ اے حضرت ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ پس انہوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کر لی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی ان سے بیعت کر لی اور ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا میں نے کہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ اہم ہمارے سامنے اور کوئی بات نہ تھی ہمیں خوف تھا کہ کہیں ہم لوگوں سے جدا ہو کر نہ رہ جائیں ہوسکتا ہے کہ ابھی انہوں نے بیعت نہ کی ہو اور ہمارے بعد وہ اپنے میں سے کسی شخص سے بیعت کر لیں پس یہی ہوتا کہ ہم اپنی مرضی کے خلاف ان سے بیعت کرتے یا ان کی مخالفت کرتے اور اس طرح فساد ہو جاتا پس جو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص سے بیعت کرے اس کی اتباع نہ کرنا اور نہ اس کی جس نے ایسے سے بیعت کی، اس

ڈر سے کہ قتل کردیے جائیں گے۔

32-بَابُ البِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو کوڑے لگائے جائیں اور جلاوطن کیے جائیں

{الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ المُؤْمِنِينَ الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لاَ يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى المُؤْمِنِينَ} قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الحَدِّ

ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔ (پ ۱۸، النور ۲۔ ۳) اور ابن عیینہ نے کہا کہ حد میں ترس نہ آئے۔

6831- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ: جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ غیر شادی شدہ زانی کو ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کرنے کا حکم فرمارہے تھے۔

6832- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، غَرَّبَ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلاوطن کیا اور پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

6833- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الحَدِّ عَلَيْهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اس پر حد قائم کرتے ہوئے ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

6831- راجع الحديث:2314

6833- راجع الحديث:2314

33-بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِيْنَ

6834- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا

مخنثوں کو گھر سے نکال دینا

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان مخنثوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کریں اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ چنانچہ فلاں کو نکال دو اور فلاں کو بھی نکال دو۔

34-بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ

6835,6836- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِكِتَابِ اللَّهِ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ، فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

جو امام کی عدم موجودگی میں حد قائم کرنے کا حکم دے

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرے فریق نے عرض کی کہ اس نے صحیح کہا، یا رسول اللہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمایئے میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا

6834- راجع الحدیث:5886

وطنی ہے اور اے انیس! تم صبح کے وقت اس کی بیوی سے جا کر پوچھنا تا کہ اسے رجم کیا جائے حضرت انیس نے صبح کو معلوم کیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔

35-بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ غَيْرَ}، {مُسَافِحَاتٍ} [النساء: 25]: زَوَانِي، {وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ} [النساء: 25]: أَخِلَّاءَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک میں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو اُنکے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور اُن کے مہر انہیں دو قید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو اُن پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے یہ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۵، النسآء ۲۵)

000-بَابُ إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ

جب لونڈی نے زنا کیا

6837,6838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ؟ قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لاَ أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جس نے زنا کیا اور شادی شدہ نہیں تھی فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو۔ پھر اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض ہی سہی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ آپ نے تیسری بار ایسا فرمایا کہ چوتھی مرتبہ۔

36-بَابُ لاَ يُثَرَّبُ عَلَى الأَمَةِ

لونڈی اگر زنا کی مرتکب ہو تو اسے ملامت

6837,6838- راجع الحديث: 2154,2153

إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

6839 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ کی جائے اور نہ جلاوطن کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے کوڑے مارو لیکن ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور ملامت نہ کرو پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی سہی۔ اسی طرح اسمٰعیل بن امیہ۔ سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

37-بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ، إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الإِمَامِ

ذمیوں اور شادی شدہ کے احکام جب کہ زنا کے مرتکب ہوں اور امام کے سامنے پیش ہوں

6840 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَالمُحَارِبِيُّ، وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: المَائِدَةِ، وَالأَوَّلُ أَصَحُّ

شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے رجم کرنے کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا سورۃ النور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ یہ مجھے علم نہیں۔ اسی طرح علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے اسے روایت کیا ہے۔ بعض حضرات نے سورۃ المائدہ کا نام لیا ہے لیکن پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

6841 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم رجم کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا

6839- راجع الحدیث:2152

6840- راجع الحدیث:6813

6841- راجع الحدیث:3635,1329

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

کہ اسے ذلیل کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توریت لے آئے اور اسے کھولا گیا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس کے شروع و آخر سے پڑھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم موجود ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کر دیا گیا میں نے اس مرد کو دیکھا کہ عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھک جاتا تھا۔

38- بَابُ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا، عِنْدَ الحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

جب کوئی حاکم اور لوگوں کے سامنے اپنی عورت یا دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کسی کو اس عورت کے پاس پوچھنے کے لیے کسی کو بھیج سکتا ہے

6842.6843- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالعَسِيفُ: الأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ دو شخص اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ فرمایئے۔ دوسرے نے عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں نے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے

6842,6843- راجع الحدیث: 2314

لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أُنَيْسًا الأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الآخَرِ: فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی واپس لوٹا دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائیگا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

39- بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

سلطان کے علاوہ جو اپنے گھر والوں یا دوسروں کو ادب سکھائے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے اور دوسرا اس کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے روکے، اگر نہ مانے تو اس سے لڑے۔ حضرت ابو سعید نے ایسا کیا۔

6844- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک گرون پر رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا جہاں پانی نہیں ہے۔ چنانچہ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری کوکھ میں گھونسے مارے اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے آرام کے علاوہ کوئی چیز حرکت کرنے میں رکاوٹ نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

6845- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت

6844- راجع الحديث: 334

6845- راجع الحديث: 4607،334

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَبِي الْمَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ

کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے زور سے ٹلے مارے اور فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو روک دیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے سبب موت میرے قریب تھی کیونکہ مجھے تکلیف پہنچ رہی تھی۔ آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

40-بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو اسے قتل کر دے

6846 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ، عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اسے ختم کئے بغیر سانس نہ لوں۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب آتا ہے؟ حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

41-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

تعریض کے متعلق

6847- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہا کہ سرخ، فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا، ہاں، فرمایا کہ یہ کہاں سے ہوا؟ عرض کی کہ شاید یہ اس کی کسی رگ کے سبب ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کا یہ رنگ بھی شاید اس کی کسی رگ کے سبب ہو۔

6846- انظر الحدیث: 7416، صحیح مسلم: 3743

6847- راجع الحدیث: 5305

42- بَابٌ: كَمُ التَّعْزِيرُ وَالأَدَبُ

تعریض اور ادب کے لیے کتنی سزا ہو

6848- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

سلیمان یسار نے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نہ مارے جائیں سوائے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے۔

فائدہ: تعزیر بنا ہے عزر سے، عزر کے معنے ہیں عظمت، حقارت، مدد اور منع وروک، اس کا استعمال زیادہ تر بمعنی روک اور منع ہے بلکہ مدد کو بھی عزر اور مدد دینے کو تعزیر اس لیے کہتے ہیں اس سے دشمن کو ایذا رسانی سے روکا جاتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ" سزا کو تعزیر اسی لیے کہتے ہیں کہ اس سے جرم رکتے ہیں۔ شریعت میں تعزیر اس کو کہتے ہیں جو شرعاً مقرر نہ ہو حاکم اپنی رائے سے دے۔ خاوند کا بیوی کو، باپ کا بچوں کو، استاد کا شاگردوں کو سزا دینا تعزیر ہی ہے "وَاضْرِبُوْهُنَّ" فرمایا نبی کریم نے اپنے بچوں سے ڈنڈا اچھی نہ ہٹاؤ، نیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے جو اپنی چھی سوٹی ٹانگے رکھے کہ بیوی بچے اسے دیکھتے رہیں اور درست رہیں۔ (مرقات) حق یہ ہے کہ جن جرموں میں تعزیر کا حکم ہے وہاں ضرور تعزیر دے اور جن جرموں میں اس کا حکم نہیں وہاں تعزیر دینا واجب نہیں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا، فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ باجماعت نماز پڑھی عرض کیا ہاں فرمایا معافی ہوگئی "إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" اور تعزیر مجرم کے لحاظ سے دی جائے مجرم سرکش کو تعزیر بھی سخت دے شریف آدمی کو جو اتفاقاً گناہ کر بیٹھا تعزیر معمولی بھی کافی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۵ ص ۵۳۳)

6849- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

عبدالرحمٰن جابر نے اس آدمی سے روایت کی ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو دس سے زیادہ ضربوں کی سزا نہ دی جائے سوائے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

6850- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بکیر کا بیان ہے کہ میں سلیمان یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمٰن بن جابر آ گئے۔ پس انہوں نے سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی۔ پھر سلیمان بن یسار نے ہماری

6848- انظر الحدیث: 6850,6849 صحیح مسلم: 4435 سنن ابو داؤد: 4492,4491

6849- راجع الحدیث: 6848

6850- راجع الحدیث: 6848

بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن جابر نے اور انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو ماسوائے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرتے ہوئے۔

6851- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اس پر بھی جب کچھ لوگ وصال کے روزوں سے نہ رکے تو آپ نے بھی ان کے ساتھ وصال کا روزہ رکھنا شروع کر دیا پھر ایک دن اور ملایا، پھر چاند نظر آ گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ دیر سے نظر آتا تو میں کتنے ہی دن ملاتا جاتا۔ ان کے نہ ماننے کے سبب سے آپ نے یہ بطور تنبیہ فرمایا تھا۔ اسی طرح شعیب اور یحییٰ بن سعید اور یونس نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔ نیز عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

6852- حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ غلے کے ڈھیر کو اس جگہ پر بغیر ناپ تول کے بیچ دیا کرتے۔ لہٰذا اسے ان کے

6851- راجع الحدیث: 1965

6852- راجع الحدیث: 2123، صحیح مسلم: 3824، سنن ابو داؤد: 3498، سنن نسائی: 4622

اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ، حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

ٹھکانوں پر لے جاتے تھے۔

6853 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ

عروہ زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا خواہ کیسی ہی آپ کو اذیت دی گئی ہو۔ ہاں جب خدا کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو اللہ کے حکم سے انتقام لیتے تھے۔

43-بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

اگر کسی شخص کی بے حیائی اور بے شرمی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پھر قرینہ سے یہ بات ظاہر ہو جائے

6854 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ المُتَلاَعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا، كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لعان کرنے ولوں کے پاس موجود تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی گئی تھی کیونکہ شوہر کا کہنا تھا کہ اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے یہ بھی یاد رکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا تو مرد سچا ہے اور اگر ایسا سرخ رو بچہ جنا تو یہ جھوٹا ہے۔ میں نے زہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا بچہ جنا جس کو ناپسند کیا جاتا تھا۔

6855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بغیر شہادت کے رجم کرتا؟ فرمایا کہ نہیں، وہ عورت تو علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

6853- راجع الحديث: 3560' صحیح مسلم: 6001

6854- راجع الحديث: 423

6855- راجع الحديث: 5310' صحیح مسلم: 3739' سنن ابن ماجه: 2560

6856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ

قاسم بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کے حضور لعان کرنے والوں کا ذکر ہوا تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ایک بات کی اور چلے گئے۔ ان کی قوم کا ایک شخص آیا بتایا کہ اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ کسی کو پایا ہے۔ چنانچہ حضرت عاصم نے کہا کہ انہیں بڑے بول کے سبب اس میں مبتلا کیا گیا ہے۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے بارے میں آپ کو بتایا جس کو اپنی زوجہ کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے جبکہ وہ شخص جس کے بارے میں اپنی زوجہ کے پاس دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا، موٹی پنڈلیوں والا اور موٹا شخص تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! حقیقت کو ظاہر فرما۔ پس عورت نے اس شخص سے مشابہت رکھنے والا بچہ جنا جس کو انہوں نے اپنی زوجہ کے پاس دیکھنے کا ذکر کیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان لعان کروایا۔ چنانچہ مجلس میں ایک آدمی نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو کرتا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ وہ عورت تو اسلام میں علانیہ فحاشی کا مظاہرہ کیا کرتی تھی۔

44- بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ

شادی شدہ عورت پر زنا کی تہمت لگانا

{وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 5] {إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۵) بیشک وہ جو عیب لگاتے

6856- راجع الحدیث: 5310

الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النور: 23]

ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (پ ۱۸، النور ۲۳)

6857 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ اليَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ المُحْصَنَاتِ المُؤْمِنَاتِ الغَافِلَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات مہلکات سے بچو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، اس جان کا قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا مگر حق کے ساتھ، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا جنگ میں سے پیٹھ دکھانا اور پاکباز، ایمان دار انجان عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

45- بَابُ قَذْفِ العَبِيدِ

غلاموں پر تہمت لگانا

6858 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا اس سے وہ بری ہو تو بروز قیامت اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے جب کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔

46- بَابٌ: هَلْ يَأْمُرُ الإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ

وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

کیا امام کسی شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں کسی پر حد لگائے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے۔

6859,6860 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ خدا کے

6857- راجع الحدیث: 2766

6858- صحیح مسلم: 4289,4287' سنن ابو داؤد: 5165' سنن ترمذی: 1947

6859,6860- راجع الحدیث: 2314

الْجُهَنِيِّ، قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، المِائَةُ وَالخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

لیے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے دوسرے فریق نے کھڑے ہو کر عرض کی جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہ اس نے سچ کہا واقعی ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایئے اور رسول اللہ! مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو اس نے عرض کی کہ میرا بیٹا اس کے گھر مزدوری کرتا تھا۔ پس اس نے اس کی زوجہ کے ساتھ زنا کیا تو میں نے سو بکریاں اور ایک خادم اس کا فدیہ دیا پھر میں نے اہل علم مردوں سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے وار اس عورت کو رجم کیا جائے۔ پس آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس لوٹائے جائیں گے اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور انیس! صبح اس عورت سے معلوم کرنا، اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔ پس اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

87- كِتَابُ الدِّيَاتِ

1- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ} [النساء: 93]

6861 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} [الفرقان: 68] الآيَةَ

6862 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ العَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ المُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

6863 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خون بہا کا بیان

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے۔ (پ ۵، النسآء ۹۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ پھر اپنی اولاد کو قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مذکورہ باتوں کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ ۱۹، الفرقان ٦٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے دین میں ہمیشہ فراخی میں رہتا ہے یعنی یہ آسانی عمل کرتا رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

6861- راجع الحدیث: 4477

6862- انظر الحدیث: 6863

6863- راجع الحدیث: 6862

إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الأُمُورِ، الَّتِي لاَ مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا، سَفْكَ الدَّمِ الحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ

مہلک امور میں سے جن کے واقع ہونے کے بعد نکلنے کا راستہ نہ ہو۔ بغیر جواز کے حرام خون بہانا ہے۔

6864 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جن باتوں کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے ہوں گے۔

6865 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ، حَدَّثَهُ: أَنَّ المِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الكِنْدِيَّ، حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ، حَدَّثَهُ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، وَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقْتُلْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، آقْتُلُهُ؟ قَالَ: لاَ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

عطاء بن یزید نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو بنی زہرہ کے حلیف اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور ہم ایک دوسرے سے لڑیں پھر وہ میرا ہاتھ کاٹ دے اور ایک درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ کیا اس کے ایسا کہنے کے بعد میں اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹا اور اس نے کاٹنے کے بعد ایسا کہا تو کیا پھر بھی اسے قتل نہ کروں؟ فرمایا کہ اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اسے قتل کیا تو وہ قتل سے پہلی والی تمہاری جگہ پر ہوگا اور تم اس کی جگہ والی جگہ پر جو اس کے یہ کلمہ کہنے سے پہلے تھی۔

6866 - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ: إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کی وجہ سے پوشیدہ رکھتا ہو، پھر وہ اپنے ایمان کو ظاہر کردے، پھر تم اسے قتل

6864- راجع الحديث:6533

6865- راجع الحديث:4019

فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ

کردو، حالانکہ یہ اسی طرح تھا جیسے تم اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتے تھے۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَنْ أَحْيَاهَا} [المائدة: 32]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جس نے ایک جان کو جلا لیا (پ ۶، المآئدہ ۳۲)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ {فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا} [المائدة: 32]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ تو اسے زندہ بچا کر گویا تمام انسانوں کو بچایا۔

6867- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی جان قتل نہیں کی جاتی مگر اس میں سے ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر ہوتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے قتل کیا۔

6868- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي: عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

محمد بن زید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگو۔

6869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن جریر نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش ہونے کے لیے کہو میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں بعض بعض کی گردن مارنے لگو۔ اس کو حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

6867- راجع الحديث: 3335

6868- راجع الحديث: 121

6869- راجع الحديث: 6166,121

6870 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، - أَوْ قَالَ: - اليَمِينُ الغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ

شعبی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ جان دانستہ جھوٹی قسم کھانا اس میں شعبہ راوی کو شک ہے۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے ہم سے کہا۔ کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، دانستہ جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے یا یہ فرمایا کہ کسی جان کو قتل کرنا ہے۔

6871 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَبَائِرُ . ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَكْبَرُ الكَبَائِرِ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، -أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ-

عبیداللہ بن ابوبکر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی جان کو قتل کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات کہنا ہے یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا ہے۔

فائدہ: گناہ کبیرہ یا تو وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو، یا وہ جس پر شریعت نے کچھ سزا مقرر کی ہو، یا وہ جس سے دین کی توہین ہو، یا ہر گناہ چھوٹے گناہ کے لحاظ سے کبیرہ ہے، یا جس چھوٹے گناہ پر ہمیشگی کی جائے وہ کبیرہ ہے، یا ایک ہی گناہ ایک کے لے صغیرہ اور دوسرے کے لیے کبیرہ "حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ"، یا ایک کے لحاظ سے صغیرہ دوسرے کے لحاظ سے کبیرہ۔ مسلمان کی توہین گناہ صغیر ہے، علماء مشائخ کی توہین گناہ کبیرہ، نبی، یا قران، یا کعبہ کی توہین کفر، گناہ کبیرہ اور نفاق کی علامت میں عموم مِنْ وَجْهٍ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ ص ۷۴)

6872 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

ابوظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ کے

6870- راجع الحديث:6675

6871- راجع الحديث:2653

يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: فَصَبَّحْنَا القَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الأَنْصَارِيُّ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ اليَوْمِ

ایک قبیلے کی طرف روانہ فرمایا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اگلی صبح ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک انصاری جب ان کے ایک شخص کے مقابل ہوئے اور ہم نے اس پر حملہ کیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہا انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! وہ تو جان بچانے کے لیے ایسا کہہ رہا تھا فرمایا کہ تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟ ان کا بیان ہے کہ حضور بار بار مجھ سے یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگا کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

6873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ نَسْرِقَ، وَلاَ نَزْنِيَ، وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلاَ نَنْتَهِبَ، وَلاَ نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

صنابحی کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں پر بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں،، زنا نہ کریں، اس جان کو قتل نہ کریں جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، غارت گری نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں، اگر یہ کیا تو جنت ملے گی اور اگر ان میں سے کوئی گناہ کیا تو معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

6874- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا

6873- راجع الحديث: 4439,18

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔

6875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا القَاتِلُ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

امام حسن بصری کا بیان ہے حضرت احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اس شخص کی مدد کرنے کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لیے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آئی لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کر دینے کا حریص تھا۔

3-بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ وَالعَبْدُ بِالعَبْدِ وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ} [البقرة: 178]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پ ۲، البقرة ۱۷۸)

4-بَابُ سُؤَالِ القَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ، وَالإِقْرَارِ فِي الحُدُودِ

قاتل سے سوال کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کر لے اور حدود میں اقرار ہے

6876 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ،

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ تیرے ساتھ

6875- راجع الحديث: 31

6876- راجع الحديث: 2413

فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا؛ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ، حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ پس اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ برابر اس سے دریافت فرماتے رہے حتیٰ کہ اس نے اقرار کرلیا۔ پس اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا گیا۔

5- بَابُ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

جب پتھر یا لاٹھی سے قتل کیا جائے

6877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ: فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ

ہشام بن زید بن انس کا بیان ہے کہ ان کے جدامجد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک لڑکی مدینہ منورہ میں زیور پہن کر باہر نکلی تو کسی یہودی نے اسے پتھر مارا۔ پس لڑکی کو نبی کریم ﷺ کی میں پیش کیا گیا اور اس میں زندگی باقی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے انکار میں سر اٹھایا اس سے پھر دریافت کیا گیا کہ تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر اٹھا کر انکار کیا تیسری دفعہ اس سے دریافت کیا گیا کہ کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ پس اس نے اثبات میں سر جھکا دیا پس اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ دو پتھروں کے درمیان رکھ کر اسے قتل کر دیا گیا۔

6- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [المائدة: 45]

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ۶، المآئدہ ۴۵)

6878- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی

6877- راجع الحديث: 5295

6878- صحیح مسلم: 4351، 4352، 4353، سنن ابوداؤد: 4352، سنن ترمذی: 1402، سنن

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے اس کے کہ ان تین میں سے کوئی ایک بات ہو یعنی جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا۔

7- بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

جس نے پتھر سے مار ڈالا

6879- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ، فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ: أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ

ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی یہودی نے زیور کے سبب ایک لڑکی کو پتھر سے مار دیا پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی جبکہ اس کے اندر زندگی باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا۔ پھر دوسری دفعہ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے سر کے ساتھ نفی کا اشارہ کیا پھر تیسری دفعہ دریافت کیا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے بھی اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کروایا۔

8- بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے

6880- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ، بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنوخزاعہ نے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال بنوخزاعہ نے بنی لیث کے آدمی کو قتل کر دیا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے ان کے آدمی کو قتل کیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اللہ

6879- راجع الحديث: 5295,2413

6880- صحیح مسلم: 3293

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلاَ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ شَيْبَانَ فِي الفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: القَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ القَتِيلِ

تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو بھی روک دیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ اس میں قتل کرنا نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے ہوگا۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ سن لو کہ اس وقت وہ اسی طرح حرام ہے۔ یہاں کا کانٹا نہ توڑا جائے، درخت نہ کاٹا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور جس کا آدمی قتل کر دیا گیا تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ خون بہا لے یا قصاص پس اہلِ یمن میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی جس کو ابوشاہ کہا جاتا تھا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے یہ باتیں لکھ دیجئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ پھر قریش سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! سوائے اذخر کے کیونکہ ہم اسے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اچھا سوائے اذخر کے۔ عبید اللہ نے شیبان سے الفیل کے متعلق اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے ابونعیم سے القتل کا لفظ نقل کیا ہے۔ عبید اللہ نے اما ان یقاد کے بعد اھل القتیل کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

6881 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ: {كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ} [البقرة: 178] فِي القَتْلَى - إِلَى هَذِهِ الآيَةِ - {فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ} [البقرة: 178] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالعَفْوُ أَنْ

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا۔ (ترجمہ کنزالایمان:) تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ (پ ۲، البقرة

يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي العَمْدِ قَالَ: {فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ} [البقرة: 178] أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ

۱۷۸)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ العفو سے مراد قتل عمد میں بھی دیت کا قول کر لینا ہے فاتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ تقاضا بھلائی کے ساتھ ہوا اور ادا کرنا اچھے طریقے سے۔

9- بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

جو ناحق کسی کے خون کا مطالبہ کرے

6882- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلاَثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةَ الجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيقَ دَمَهُ

نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تین شخص بہت ناپسند ہیں حرم میں حد سے نکلنے والا، مسلمان کہلا کر جاہلیت کے طریقوں کو اپنانے والا اور بغیر کسی حق کے کسی آدمی کے خون کا مطالبہ کرنے والا تاکہ اس کا خون بہا دے۔

10- بَابُ العَفْوِ فِي الخَطَإِ بَعْدَ المَوْتِ

قتل خطا کو معاف کر دینا

6883- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: هُزِمَ المُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ح

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جب غزوہ احد میں مشرکوں کو ہزیمت ہوئی۔

6883م- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ يَعْنِي الوَاسِطِيَّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ: يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، حَتَّى قَتَلُوا اليَمَانِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ احد کے دن ابلیس لوگوں میں چلایا کہ پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے پیچھے والوں پر حملہ آور ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت یمان کو قتل کر دیا جبکہ حضرت حذیفہ پکار رہے تھے کہ یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے ان میں بعض لوگ تو یوں بھاگے کہ طائف جا کر پناہ لی۔

11- بَابٌ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور

6883م- راجع الحديث: 3290

مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا}

مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (پ ۵، النساء ۹۲)

12- بَابُ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

جب قتل کا اقرار کر لیا تو پھر اسے قتل کیا جائے گا

6884- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا، أَفُلاَنٌ، أَفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِاليَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ: بِحَجَرَيْنِ

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر ایک لڑکی کا سر کچل دیا جب اس لڑکی سے معلوم کیا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا۔ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ جب اسی یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اثبات کا اشارہ کر دیا۔ پس اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اقرار کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو یہودی کا سر بھی پتھر سے کچھ دیا گیا۔ ہمام کا بیان ہے کہ دو پتھروں سے کچلا گیا۔

13- بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

عورت کے بدلے مرد کو قتل کرنا

6885- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس یہودی کو قتل کر دیا جس نے زیور کے سبب ایک لڑکی کو قتل کیا تھا۔

6884- راجع الحدیث: 2413

14-بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ: تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ، فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کا قصاص

اہل علم کا کہنا ہے کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عورت کا قصاص مرد سے ہر قتل عمد میں یا زخمی ہونے کی صورت میں لیا جائے گا۔ عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم نخعی اور ابوالزناد نے اپنے اصحاب سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حضرت ربیع کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قصاص دینا ہوگا۔

6886- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ: لاَ تُلِدُّونِي فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: لاَ يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ، غَيْرَ الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے مرض کے وقت نبی کریم ﷺ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے فرمایا کہ نہ ڈالو۔ ہم نے کہا کہ مریض کو دوائی ناپسند ہونے کے سبب فرمایا ہوگا۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کہ جتنے گھر میں موجود ہیں ان سے کے منہ میں دوائی ڈالی جائے سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کیونکہ اس وقت وہ تم میں موجود نہ تھے۔

15-بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

جواز خود حق حاصل کرے یا بغیر اجازت سلطان قصاص لے

6887 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخر میں ہیں اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

6888- وَبِإِسْنَادِهِ: لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ،

اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

6886- راجع الحدیث: 4458

6887- راجع الحدیث: 896,238

6888- انظر الحدیث: 6902

وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور اندر آنے کی اجازت نہ لی ہو، پھر تو اسے پتھر مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

6889 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

یحییٰ نے حمید سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں جھانکا تو آپ نے اسے مارنے کے لیے تیر کا پھل اٹھایا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

16- بَابُ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ

جب کوئی ہجوم میں مرجائے یا قتل ہوجائے

6890 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ اليَمَانِ، فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب غزوہ احد میں مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو ابلیس چلایا کہ اے اللہ بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس آگے والے اور پیچھے والے مدمقابل ہوگئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی نرغے میں ہیں۔ چنانچہ یہ پکارتے رہے کہ اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو والد ہیں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! کسی نے ان کی نہ سنی حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ باقی تمام عمر حضرت حذیفہ کو اس کا صدمہ رہا حتیٰ کہ وہ اللہ سے جاملے۔

17- بَابُ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلاَ دِيَةَ لَهُ

جب کوئی غلطی سے خود کو قتل کر بیٹھے تو اس کی دیت نہیں ہے

6891 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

6889- راجع الحدیث:6242

6890- راجع الحدیث:3290

6891- راجع الحدیث:2477

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ السَّائِقُ قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ

نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہانکنے والا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور نفع لینے دیتے۔ پس اسی رات کی صبح کو یہ وفات پا گئے پس لوگوں نے کہا کہ اس کے عمل ضائع ہو گئے کیونکہ اس نے خود کو خود قتل کیا ہے جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہو گئے ہیں۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ جس نے کہا وہ غلط کہا۔ اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے، وہ تو مشقت کرنے والا مجاہد ہے، اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔

18- بَابُ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ

جب کوئی کسی کو کاٹے اور اس شخص کے دانت گر جائیں

6892- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الفَحْلُ؛ لَا دِيَةَ لَكَ

زرارہ بن اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے سبب اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ کو اونٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہذا تمہیں

6892- صحیح مسلم: 4342، سنن ترمذی: 1416، سنن نسائی: 4773,4774,4775,4776، سنن ابن

6893-حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ، فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیت نہیں ملے گی۔

صفوان بن یعلی کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی غزوہ کے لیے نکلا تھا کہ ایک شخص نے دانتوں سے کاٹا جس کی وجہ سے اس کے اگلے دو دانت گر گئے پس نبی کریم نے اس کی دیت کو باطل قرار دیا۔

19-بَابُ السِّنِّ بِالسِّنِّ

دانت کے بدلے دانت

6894-حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالقِصَاصِ

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا جس کے سبب اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔

20-بَابُ دِيَةِ الأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

6895 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھوٹی انگلی اور انگوٹھا۔

6895م-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

محمد بن بشار، ابن ابو عدی، شعبہ، قتادہ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی طرح ہی سنا ہے۔

21-بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ، هَلْ يُعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ

کئی افراد نے ایک شخص کو قتل کیا تو کیا سب سے قصاص لیا جائے گا

وَقَالَ مُطَرِّفٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا

مطرف نے شعبی سے دو شخصوں کے متعلق نقل کیا کہ

6893- راجع الحدیث:2265,1848

6894- راجع الحدیث:2703

6895- سنن ابو داؤد:4558' سنن نسائی:4863,4862' سنن ابن ماجہ:2652

6895م- راجع الحدیث:6895

عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ، فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالاَ: أَخْطَأْنَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا، وَأُخِذَا بِدِيَةِ الأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا

ایک نے دوسرے شخص کے خلاف چوری کرنے کی گواہی دی تو حضرت علی نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ ایک شخص کو لے کر آیا اور دونوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہوگئی چنانچہ آپ نے ان دونوں کی شہادت کو باطل قرار دیا اور پہلے کو دیت دلوائی اور فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم نے دانستہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

6896- وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ غُلاَمًا قُتِلَ غِيلَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ، مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعار کے تمام باشندے بھی اس میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ چار افراد نے ایک بچے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر نے وہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر، حضرت ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے وہی فرمایا۔ حضرت ابو بکر، حضرت ابن زبیر، حضرت علی اور حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے تھپڑ کا قصاص دلوایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا مارنے کا قصاص دلوایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں کا قصاص دلوایا اور قاضی شریح نے کوڑوں اور نوچنے کا قصاص دلوایا۔

6897 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: لاَ تَلُدُّونِي قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے مرض میں دوا پلائی جبکہ آپ ہماری جانب اشار فرمارہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ۔ پس ہم نے کہا کہ آپ اس لیے منع فرمارہے ہیں کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کی کہ دوا سے نفرت کے سبب فرمایا ہوگا۔ پس رسول اللہ نے فرمایا کہ گھر میں کوئی

أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ كُمْ

ایک بھی باقی نہ مگر سب کو دوا بلاؤ سوائے حضرت عباس کے کہ وہ تمہارے پاس موجود نہ تھے۔

22- بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ، وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ، فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ: إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً، وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هَذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اشعث بن قیس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہونے چاہئیں ورنہ اس کی قسم ہوگی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ معاویہ نے اس کا قصاص نہیں لیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کے لیے لکھا جنہیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا اس مقتول کے متعلق جس کی لاش گھی فروخت کرنے والوں کے گھروں کے پاس سے ملی تھی کہ اگر اس کے ورثاء کو گواہ مل جائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی پر ظلم نہ کرنا کیونکہ اس مقدمے کا فیصلہ قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔

6898- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: - زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ - سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ: قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ: الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ: تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: فَيَحْلِفُونَ قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ انصار سے ایک شخص جنہیں سہل بن ابوحثمہ کہا جاتا تھا انہوں نے اسے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ افراد خیبر کی جانب گئے وہاں جا کر وہ الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں ایک کو مقتول پایا لہٰذا جن لوگوں میں اس کی لاش ملی تھی ان سے کہا گیا کہ آپ نے ہمارے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ہم خیبر کی جانب گئے تو ہم نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا۔ آپ نے فرمایا کہ بڑا آدمی بات کرے پھر ارشاد ہوا کہ تم گواہ پیش کرو گے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں فرمایا کہ پھر تو قسم ہوگی۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم تو یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ پس رسول

6898- راجع الحدیث: 2702

اللہ ﷺ نے یہ ناپسند فرمایا کہ اس کا خون ضایع جائے چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں سے ایک سو مقتول کے ورثاء کو عطا فرمادیئے۔

6899- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ، مِنْ آلِ أَبِي قِلاَبَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي القَسَامَةِ؟ قَالَ: نَقُولُ: القَسَامَةُ القَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الخُلَفَاءُ. قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، عِنْدَكَ رُءُوسُ الأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ العَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ، أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ القَوْمُ: أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ، وَسَمَرَ الأَعْيُنَ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَاسْتَوْخَمُوا

ابورجاء نے حضرت ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز تخت پر لوگوں سے گفتگو کرنے بیٹھے اور لوگوں کو اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا قسامت کے متعلق کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ قسامت کے ذریعے قصاص لینا حق ہے اور خلفائے راشدین نے بھی اس کے ذریعے قصاص لیا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا اے ابوقلابہ ! آپ کیا کہتے ہیں؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا میں نے کہا۔ اے امیر المومنین! امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے موثر سردار اور شرفاء موجود ہیں۔ اگر ان میں سے پچاس آدمی گواہی دیں کہ فلاں شادی شدہ شخص نے دمشق میں زنا کیا ہے اور انہوں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس شخص کو رجم کردیں گے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ ان میں سے پچاس افراد گواہی دیں کہ فلاں شخص نے حمص میں چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے جبکہ انہوں نے اسے دیکھا نہ ہو۔ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ نے کسی شخص کو ہرگز قتل نہیں کیا سوائے تین کے ایک وہ جو قصاص میں قتل کیا جائے۔ دوسرا جس نے شادی شدہ ہو کر زنا کیا۔ تیسرا وہ جو اللہ اور رسول سے لڑا اور مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ نے چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں حضرت انس کی

6899- راجع الحدیث:233

الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا، قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا. فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ جِئْتَ بِالحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا، فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِمَنْ تَظُنُّونَ، أَوْ مَنْ تَرَوْنَ، قَتَلَهُ قَالُوا: نَرَى أَنَّ اليَهُودَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى اليَهُودِ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: آنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ اليَهُودِ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ

حدیث سناتا ہوں۔ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام پر آپ سے بیعت کی۔ حتیٰ کہ آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی اور ان کے بدن میں خرابی پیدا ہوگئی۔ لہذا انہوں نے رسول اللہ سے اس بات کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اور چلے گئے چنانچہ وہ اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے تو صحت یاب ہوگئے پس انہوں نے رسول اللہ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گئے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی تو آپ نے ان کے کے پیچھے لوگ دوڑائے۔ چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر لے آئے پس آپ نے ان کے بارے میں حکم فرمایا تو ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا، حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہوسکتا ہے۔ مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے قتل کیا اور چوری کی۔ اس پر عنبہ بن سعید نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے آج تک ایسا نہیں سنا۔ میں نے کہا کہ اے عنبہ! کیا تم میری حدیث کی تردید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نے تو حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے جیسے یہ سامنے ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، یہ گروہ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گا۔ جب تک یہ ہستیاں ان میں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ اس کے متعلق رسول اللہ کی سنت بھی موجود ہے کہ انصار کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس باتیں کرتے رہے۔ ان میں سے ایک شخص باہر چلا گیا اور قتل کر دیا گیا جب اس کے بعد وہ حضرات باہر نکلے تو دیکھا کہ

يَنْتَفِلُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ اليَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ، فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ، فَأَخَذُوا اليَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ، وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّأْمِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ، فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي المَقْتُولِ، فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالُوا: فَانْطَلَقَا وَالخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ، أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الجَبَلِ، فَانْهَجَمَ الغَارُ عَلَى الخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا، وَأَفْلَتَ القَرِينَانِ، وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي المَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالقَسَامَةِ، ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ، وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ

ان کا ساتھی لہولہان تڑپ رہا ہے پس وہ رسول اللہ کی جانب لوٹے اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ باتیں کررہا تھا وہ ہم سے پہلے باہر نکل آیا تھا۔ اب ہم نے اسے دیکھا تو وہ لہولہان تڑپ رہا ہے۔ پس رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا۔ تم اس کو قتل کرنے کا کس کے بارے میں گمان یا خیال رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خیال ہے اسے یہودیوں نے قتل کیا ہوگا آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کر یہودیوں کے پچاس افراد اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا؟ عرض کی کہ وہ تو ہم سب کو بھی قتل کر کے قسم کھا جائیں گے۔ فرمایا تو کیا تم میں سے پچاس افراد قسم کھا جائیں گے کہ دیت کا تمہیں حق حاصل ہو جائے؟ عرض کی کہ ہم تو قسم نہیں کھا سکتے۔ پس آپ نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی میں نے کہا ہذیل نے دورِ جاہلیت میں اپنے ایک شخص سے ترک کلام و ترک معاملات کیا ہوا تھا۔ وہ بطحاء میں کسی یمنی کے گھر میں اترا تو ان میں سے جب کسی شخص کو اس کی خبر ہوئی تو تلوار لے کر اس پر پل پڑا اور قتل کر دیا۔ ہذیل آئے اور اس یمنی کو پکڑ کر زمانہ حج میں حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ہمارے ایک شخص کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ انہوں نے تو اس کا ترک کلام و معاملات کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہذیل میں سے پچاس افراد اس بات کی قسم کھائیں کہ انہوں نے ترک کلام و معاملات نہیں کیا تھا۔ پس ان میں سے انچاس افراد قسم کھا گئے اور ان کا ایک شخص جب شام سے آیا، پھر اس سے قسم کھانے کے لیے دریافت کیا گیا تو اس نے ایک ہزار درہم اپنی قسم کا فدیہ دے دیا اور انہوں نے اس کی جگہ دوسرا شخص شامل کر لیا اور اسے مقتول کے

بھائی کے پاس لے گئے اور اس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ملا دیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دونوں اور وہ قسم کھانے والے پچاس افراد روانہ ہو گئے حتیٰ کہ جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو بارش ہونے لگی۔ پس وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ غار ان پچاس افراد پر آ گرا۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور وہ سارے ہلاک ہو گئے اور ہاتھ ملانے والے دونوں بچ گئے۔ ان دونوں کی جانب بھی ایک پتھر آیا جس سے مقتول کے بھائی کا پیر ٹوٹ گیا اور ایک سال کے بعد وہ بھی مر گیا۔ میں (ابو قلابہ) نے کہا کہ عبدالملک بن مران نے ایک شخص کو قسامت کے طریقے پر قصاص دلوایا اور پھر اپنے کئے پر نادم ہوا اور ان قسم کھانے والے پچاس افراد کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے نام دفتر سے خارج کر دے جائیں اور انہیں شام کی طرف ملک بدر کر دیا۔

23- بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ

جو کسی کے گھر میں جھانکے اور اہل خانہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کے لیے دیت نہیں ہے

6900- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ، أَوْ بِمَشَاقِصَ، وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ

عبید اللہ بن ابو بکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا تو آپ تیر یا تیر کا پھل لے کر اس کی جانب کھڑے ہوئے اور اسے مارنے کے درپے ہوئے۔

6901- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت ایک آلہ تھا جس سے سر مبارک کھجا رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا۔ اگر مجھے

6900- راجع الحديث:6242

رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي، لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ البَصَرِ

پتہ ہوتا کہ تو مجھے دیکھے گا تو میں اسے تیری آنکھ میں مار دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنے کے سبب ہی سے تو اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

6902 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت تمہیں جھانک کر دیکھے اور تم اس کی آنکھ میں کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر مواخذہ نہیں۔

24- بَابُ العَاقِلَةِ

عاقلہ

6903- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي القُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي القُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ایک دفعہ یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو اگایا اور جان کو پیدا کیا، ہمارے پاس اور کچھ نہیں مگر جو قرآن کریم میں ہے سوائے اس سمجھ کے جو کسی شخص کو کتاب کے بارے میں دی گئی ہو اور جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

25- بَابُ جَنِينِ المَرْأَةِ

عورت کا حمل

6904 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسرے کو پتھر مارے، جس کے سبب ایک کا حمل کر

6902- صحیح مسلم:5608، سنن نسائی:4876

6903- راجع الحدیث:111

6904- راجع الحدیث:5759,5758

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ، رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ غلام یا لونڈی ایک بردہ دیت میں دیا جائے۔

6905 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلاَصِ المَرْأَةِ، فَقَالَ المُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔

6906 - فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ

پس حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی گواہی دی کہ وہ بھی نبی کریم ﷺ کے اس فیصلے کے وقت حاضر تھے۔

6907 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ؟ فَقَالَ المُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا. فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی کہ آپ حضرات میں سے کون ہے جس نے نبی کریم ﷺ سے حمل ساقط کر دینے کے متعلق فیصلہ سنا ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے۔ آپ نے ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا کہا کہ ایسا گواہ لائیے جو اس بات کی شہادت دے۔ پس حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

6908 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلاَصِ المَرْأَةِ مِثْلَهُ

محمد بن عبداللہ، محمد بن سابق، ہشام بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ انہوں نے عورت کا حمل ساقط کرنے کے متعلق اسی طرح مشورہ کیا۔

6905- انظر الحديث:7317,6908,6907

6906- انظر الحديث:7318,6908,6905

6907- راجع الحديث:6905' سنن ابوداؤد:4571

6908- راجع الحديث:6905

26- بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ، لَا عَلَى الْوَلَدِ

6909- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

عورت کا حمل اور یہ کہ دیت باپ پر ہے اور باپ کے عصبہ پر بیٹے پر نہیں ہے

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی ایک عورت کا حمل گرانے پر ایک غلام یا لونڈی تاوان دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر جس عورت کے خلاف تاوان دینے کا فیصلہ ہوا تھا وہ فوت ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی مراث اس کے بیٹوں اور خاوند کے ملے گی اور تاوان عصبہ ادا کریں گے۔

6910- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہذیل کی دو عورتوں میں لڑائی ہوگئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو پتھر مارے، جس سے ایک عورت کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ پس ان کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی دی جائے اور عورت کی دیت کا اس کے وارثوں کو حکم فرمایا۔

27- بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ: ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا، وَلاَ تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا

جو غلام یا بچے کو عاریتاً لے

منقول ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک قرآن کریم پڑھانے والے کو لکھا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس لونڈی بھیج دیجئے لیکن کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

6911- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ،

عبدالعزیز کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

6909- راجع الحدیث: 6740,5758

6910- راجع الحدیث: 5758، صحیح مسلم: 4367، سنن ابو داؤد: 4576، سنن نسائی: 4833

6911- راجع الحدیث: 2768

قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلاَمٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا، وَلاَ لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا

جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے اسے اپنی بارگاہ کے لیے قبول فرمایئے وہ فرماتے ہیں کہ میں سفر وحضر میں آپ کی خدمت کرتا رہا لیکن خدا کی قسم، جو کام میں نے کیا اس کے متعلق کبھی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

28- بَابٌ: المَعْدِنُ جُبَارٌ وَالبِئْرُ جُبَارٌ

کان اور کنوئیں میں دب کر مرنے والا

6912 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: العَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے زخمی کرنے پر تاوان نہیں۔ کنویں یا کان میں کام کرنے والا مر جائے یا زخمی ہو تو تاوان نہیں اور کافروں کا دبایا ہوا مال ملے تو اس میں سے خمس ادا کرنا ہوگا۔

29- بَابٌ: العَجْمَاءُ جُبَارٌ

چوپائے خون کر دیں تو معاف ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لاَ يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ العِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ: لاَ تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ: لاَ تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ، أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الحَكَمُ، وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ المُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ، لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا، فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ

ابن سیرین کا قول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانور کے لات مارنے کا تاوان نہیں دلاتے تھے اور لگام پھیرنے کا دلاتے تھے۔ حماد کا قول ہے کہ جانور کے لات مارنے کا تاوان نہ دلایا جائے مگر جب کوئی چھیڑے شریح کا قول ہے کہ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ لات مار دے تو مالک پر تاوان نہیں ہے حکم اور رحماد کا قول ہے کہ کرائے والا جب گدھے کو ہانکے اور اس پر بیٹھی ہوئی عورت گر پڑے تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔ شعبی کا قول ہے کہ ہانکنے والا جب جانور کو اتنا ہانکے کہ تھکا دے اور وہ کوئی نقصان

6912- راجع الحدیث: 1499' صحیح مسلم: 4440' سنن ترمذی: 1377

کر دے تو یہ ضامن ہوگا اور اگر یہ پیچھے ہوا اور آہستہ آہستہ ہانکے تو ضامن نہیں ہوگا۔

6913 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: العَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانور کسی کو مار دیں تو تاوان نہیں اور کنویں یا کان میں کام کرنے والا دب کر مر جائے تو تاوان نہیں۔ اور دبا ہوا مال ملے تو خمس ادا کرنا ہوگا۔

30-بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

جو بغیر کسی جرم کے ذمی کو قتل کر دے

6914- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الحَسَنُ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی ایسے کو قتل کرے جس کے ساتھ معاہدہ تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

31-بَابٌ: لاَ يُقْتَلُ المُسْلِمُ بِالكَافِرِ

کافر کے بدلے مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا

6915- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، أَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: ح حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي القُرْآنِ؟ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي القُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ، وَأَنْ لاَ

احمد بن یونس، زہیر، مطرف، عامر، ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ صدقہ بن الفضل، ابن عیینہ، مطرف، شعبی، ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن کریم میں نہ ہو؟ اور ان عیینہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے یوں کہا کہ جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو اگاتا اور جان کو پیدا کرتا ہے، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے مگر وہ سمجھ جو کسی کو کتاب کے بارے میں دی گئی ہو اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے عرض کی کہ صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ

6913- صحیح مسلم:4444

6914- راجع الحدیث:3166

يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

دیت اور غلام آزاد کرنے کے احکام اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے کوئی مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا۔

32- بَابُ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الغَضَبِ

جب مسلمان غصے میں یہودی کو طمانچہ مارے

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6916- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ

یحییٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام میں کسی کو کسی پر فضیلت نہ دو۔

6917 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: ادْعُوهُ . فَدَعَوْهُ، قَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِاليَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى البَشَرِ، قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: لاَ تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي، أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

یحییٰ مازنی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اے محمد! آپ کے صحابہ میں سے ایک انصاری نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ فرمایا کہ اسے بلاؤ پس انہیں بلایا گیا تو فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا؟ عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں نے کہا، اچھا تو وہ تمہارے نزدیک محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی افضل ہیں۔ اس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے طمانچہ مار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر فضیلت نہ دو کیونکہ بروز قیامت جب تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا ایک پایہ پکڑا کر کھڑے ہوں گے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور والی بیہوشی کے بدلے آج بیہوش نہیں ہوئے۔

6916- راجع الحديث:2412

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

88- كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّينَ وَالْمُعَانِدِينَ وَقِتَالِهِمْ

باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے اور جہاد کرنے کا بیان

1- بَابُ إِثْمِ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ، وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کی دنیا اور آخرت میں سزا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: 13] {لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ} [الزمر: 65]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳) اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۵)

6918 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} [الأنعام: 82] شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، أَلاَ تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ: {إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} [لقمان: 13]

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پ ۷، الانعام ۸۲) تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو یہ بات بڑی دشوار نظر آئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے وہ جو اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں کرتا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں، کیا تم حضرت لقمان کا یہ قول نہیں سنتے۔ ترجمہ کنزالایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

6919 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ ح وحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ،

اسمٰعیل بن ابراہیم، سعید جریری، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا

6918- راجع الحدیث:32

6919- راجع الحدیث:2654

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْبَرُ الكَبَائِرِ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ- ثَلاَثًا- أَوْ: قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا، یہ تین دفعہ فرمایا یا فرمایا کہ جھوٹ بولنا۔ آپ مسلسل یہی فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے کہا، کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

6920 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الكَبَائِرُ؟ قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اليَمِينُ الغَمُوسُ قُلْتُ: وَمَا اليَمِينُ الغَمُوسُ؟ قَالَ: الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! کبیرہ گناہ کونسے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عرض کی: پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ یمین غموس میں نے عرض کی کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا: جو قسم کھا کر مسلمان بھائی کا مال ہڑپ جاہے اور وہ اس قسم میں جھوٹا۔

6921 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلاَمِ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا جو کام ہم نے زمانہ جاہلیت میں کئے ان پر ہمارا مواخذہ ہوگا فرمایا کہ جس نے اسلام میں آکر نیکی کی تو زمانہ جاہلیت میں کئے گئے اعمال پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اگر اسلام میں داخل ہو کر برائی کی تو اگلے اور پچھلے تمام اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

2- بَابُ حُكْمِ المُرْتَدِّ وَالمُرْتَدَّةِ وَاسْتِتَابَتِهِمْ

مرتد اور مرتدہ کا حکم

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ: تُقْتَلُ المُرْتَدَّةُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا

ابن عمر، زہری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ مرتدہ عورت قتل کی جائے گا اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔

6920- راجع الحديث:6675

كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنْظَرُونَ إِلاَّ الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ} [آل عمران: 87] وَقَالَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ} [آل عمران: 100] وَقَالَ: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا} [النساء: 137] وَقَالَ: {مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ} [المائدة: 54] وَقَالَ: {وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ لاَ جَرَمَ} [النحل: 106]- يَقُولُ: حَقًّا - {أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ} [النحل: 109]- إِلَى - {لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [الأنعام: 165] {وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں بہکے ہوئے۔ (پ ۳۔۴، آل عمران ۸۶۔۹۰) اور فرمایا: اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے۔ (پ ۴، آل عمران ۱۰۰) اور فرمایا: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے نہ انہیں راہ دکھائے۔ (پ ۵، النسآء ۱۳۷) اور فرمایا: تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ (پ ۶، المآئدہ ۵۴) اور فرمایا: ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لئے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں پھر بیشک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ} [البقرة: 217]

بخشنے والا ہے مہربان ۔ (پ ۱۴، النحل ۱۰۶-۱۱۰) اور ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (پ ۲، البقرة ۲۱۷)

6922- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں زندیق پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت ہے بلکہ انہیں قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

6923- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ، فَكِلاَهُمَا سَأَلَ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ العَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ، فَقَالَ: لَنْ، أَوْ: لاَ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، إِلَى اليَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقَى لَهُ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دو شخصوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو. جو اشعریوں میں سے تھے۔ ایک میرے داہنی طرف تھا اور دوسرا بائیں جانب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرما رہے تھے۔ ان دونوں نے عہدے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کی کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے انہوں نے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے علم نہیں تھا کہ یہ عہدوں کے طلب گار ہیں۔ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو ہونٹوں کے نیچے دبائی ہوئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جو خود عامل بننا چاہتا ہو ہم اسے عامل نہیں بنایا کرتے، لیکن اے ابو موسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! تم یمن

6922- راجع الحديث: 6878,3017

وِسَادَةً، قَالَ: انْزِلْ، وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لاَ أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي

چلے جاؤ۔ پھر ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ جب یہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کے لیے بستر بچھایا اور تشریف رکھنے کے لیے کہا۔ اس وقت ان کے پاس ایک شخص بندھا ہوا پڑا تھا۔ دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا، پھر یہودیت کی جانب لوٹ گیا پھر کہنے لگے کہ تشریف رکھیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ جب تک یہ قتل نہ کر دیا جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کا یہی فیصلہ ہے تین دفعہ یہی کہا۔ پس انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات رات کے قیام کا ذکر کرنے لگے تو ایک نے کہا کہ میں قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور سونے میں بھی قیام کرنے کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

3- بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبَى قَبُولَ الفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ

جو فرائض قبول نہ کرے اور ارتداد کی طرف نسبت کیا جائے اسے قتل کرنا

6924- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ العَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے وصال فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے حضرت ابوبکر! آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچایا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کو لینا ہے۔

6925- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں

-6924 راجع الحدیث: 1399

-6925 راجع الحدیث: 1399، 1400

بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

اُن سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم، اگر وہ اونٹ کا بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ اس لیے تھا کہ میں نے دیکھا کہ جہاد کے لیے اللہ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں جان گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

4- بَابُ إِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: السَّامُ عَلَيْكَ

جب ذمی وغیرہ نبی ﷺ کو برا کہے لیکن صراحتاً نہیں بلکہ السام علیکم کہہ کر

6926 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا السام علیک پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ تجھ پر موت ہو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم اسے قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو انہیں وعلیکم کہہ دیا کرو۔

6927 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کچھ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: "تیرے اوپر موت ہو"۔ پس میں نے کہا۔ "تمہارے اوپر موت ہو اور لعنت۔" چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی

6926- راجع الحديث:6258

اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ

کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے میں نے عرض کی کہ جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے وعلیکم کہہ دیا تھا۔

6928 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اليَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامٌ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی تم میں سے جب کسی کو سلام کریں اور وہ سام علیک کہیں تو تم علیک کہہ دیا کرو۔

5- بَابٌ

باب

6929 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا اب بھی میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کو ان کی قوم نے مارا اور لہو لہان کر دیا تو وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے۔ اے رب! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔

6- بَابُ قَتْلِ الخَوَارِجِ وَالمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

خارجیوں اور ملحدوں کا حجت قائم کرنے کے بعد قتل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ} [التوبة: 115] وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الكُفَّارِ، فَجَعَلُوهَا عَلَى المُؤْمِنِينَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا چاہیے۔ (پ ۱۱، التوبہ ۱۱۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے میں خارجی بدترین مخلوق تھے اور فرمایا کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہوں نے انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

6928- راجع الحدیث:6257، صحیح مسلم:5619

6929- راجع الحدیث:3477

6930 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خِدْعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرا دیا جائے تو یہ مجھے آپ پر جھوٹ بولنے سے زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے تو لڑائی دھوکا ہوتی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جلد آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو کم عمر اور بے وقوف ہوں گے وہ حضور ﷺ کی حدیثیں بیان کریں لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو بروز قیامت ثواب ملے گا۔

6931 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَسَأَلاَهُ عَنِ الحَرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي مَا الحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَصْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَتَمَارَى فِي الفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے حروریہ کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ حروریہ کیا ہے، ہاں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایسی قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے لیکن یہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، یا ان کے نرخرے سے۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے پھر شکاری اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو، اس کے پروں کو، پھر اسے جڑ کے اوپر شک گزرتا ہے کہ شاید اسی پر تھوڑا بہت خون لگا ہوا ہو۔

6930- راجع الحدیث: 3611

6931- راجع الحدیث: 3610,3344

6932 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الحَرُورِيَّةَ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

زید بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حروریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

7- بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الخَوَارِجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَأَنْ لاَ يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

جو خوارج کو تالیف کے لیے قتل نہ کرے اور اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت کرینگے

6933 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ، فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ، أَوْ قَالَ: ثَدْيَيْهِ، مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ، أَوْ قَالَ: مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا، قَتَلَهُمْ، وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرمارہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آگیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے مقابلے میں اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے سامنے میں حقیر جانے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اس کے پروں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باڑ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی علامت وہ شخص ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ: {وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ} [التوبة: 58]

وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی علامت کے آدمی کو لایا گیا جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی تھی راوی کا بیان ہے کہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔ (پ ۱۱، التوبہ ۱۱۵)

6934- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ العِرَاقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ القُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

یسیر بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے پوچھا کہ کیا آپ نے خوارج کے متعلق نبی کریم ﷺ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے عراق کی طرف اپنا دست مبارک بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ

فرمان نبی ﷺ کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا

6935- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

6934- صحیح مسلم: 4269,4268,4267

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِينَ

6936 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ، فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

تاویل کرنے والوں کے متعلق

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں سنا۔ پس میں نے کئی حروف کو اس طرح پڑھتے ہوئے انہیں سنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ پس میں نے نماز میں ہی انہیں مارنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے سلام تک انتظار کیا اور پھر ان کی گردن میں ان کی یا اپنی چادر ڈال کر کہا۔ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تو یہ سورت مجھے پڑھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس میں انہیں کھینچتا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! (ﷺ) میں نے انہیں سورۃ الفرقان ایسے انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی، حالانکہ مجھے بھی آپ نے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عمر! انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام پڑھو! پس انہوں نے اسی طریقے سے پڑھا جس طریقے سے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے پڑھا تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ قرآن کریم سات انداز پر نازل ہوا ہے پس اسی قرات میں پڑھو جس کے لیے آسان ہو۔

6936- راجع الحدیث: 2419

6937- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: {يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پ ۷، الانعام ۸۲) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر یہ بات بڑی شاق گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات نہیں ہے جو تم خیال کرتے ہو بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی۔" ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱، لقمان ۱۳)

6938 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا: ذَلِكَ مُنَافِقٌ، لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَقُولُوهُ: يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ لاَ يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ القِيَامَةِ بِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

محمود بن ربیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک شخص نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ اس نے لا الہ الا اللہ محض رضائے الٰہی کے لیے پڑھا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یہی بات ہے۔ فرمایا تو کوئی شخص اسے قیامت میں لے کر نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم حرام فرما دے گا۔

6939 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلاَنٍ، قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِحِبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ

ابو عبدالرحمٰن اور حبان بن عطیہ کسی بات پر بحث کرنے لگے تو ابو عبدالرحمٰن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ تمہارے صاحب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خونریزی پر کسی چیز نے آمادہ کیا ہے۔ کہا کہ بے ادبی نہ کرو! بتاؤ وہ کیا

-6937 راجع الحديث: 424,32

-6938 راجع الحديث: 424

-6939 راجع الحديث: 3983,3007

عَلَى النِّسَاءِ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: مَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأْتُونِي بِهَا فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، وَقَدْ كَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا بَعِيرَهَا، فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَلَفَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا، وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ، فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: صَدَقَ، لَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ

بات ہے؟ کہا کہ میں نے انہیں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دریافت کیا کہ وہ بات کیا ہے؟ کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت ابومرثد کو روانہ فرمایا۔ ہم تینوں سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ حتیٰ کہ تم روضہ حاج پہنچ جاؤ۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ابوعوانہ نے حاج کا لفظ ہی کہا تھا۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کے لیے لکھا گیا ہے۔ پس تم وہ خط لے آؤ۔ چنانچہ ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلے، حتیٰ کہ ہم نے اسے اسی جگہ پالیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی اور وہ خط اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے متعلق لکھا تھا۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھالیا اور اس کے سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو کوئی خط نظر نہیں آتا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: یقیناً یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم وہ خط نکال دو ورنہ میں تمہیں برہنہ کردوں گا وہ نیفے کی طرف جھکی اور اس نے کمر سے چادر باندھ رکھی تھی۔ پس اس نے خط نکال کر دے دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماردوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ کام جو تم نے کیا، اس پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ بات ہرگز نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس قوم پر کوئی احسان کردوں جس کے سبب وہ میرے

خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ: أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

اہل وعیال اور مال کی حفاظت کریں کیونکہ آپ کے صحابہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کی قوم کا وہاں کوئی فرد نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور ان سے بھلائی کے سوا کچھ نہ کہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، لہٰذا اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ فرمایا کہ کیا یہ اصحاب بدر سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے باخبر ہوتے ہوئے ان سے فرمایا کہ تم جو چاہو کرو لیکن میں نے تمہارے لیے جنت واجب فرمادی ہے پس نادم ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

89- كِتَابُ الإِكْرَاهِ

مجبور کئے جانے کا بیان

000-باب

باب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ} [النحل: 106] وَقَالَ: {إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً} [آل عمران: 28]: وَهِيَ تَقِيَّةٌ. وَقَالَ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ} [النساء: 97]- إِلَى قَوْلِهِ - {عَفُوًّا غَفُورًا} [النساء: 43] وَقَالَ: {وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ القَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا} [النساء: 75]: فَعَذَرَ اللَّهُ المُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لاَ يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، وَالمُكْرَهُ لاَ يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا، غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ الحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ، وَالحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جمع ہوا ہو ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ (پ ۱۴، النحل ۱۰۶) اور فرمایا: مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔ (پ ۳، آل عمران ۲۸) اور یہ تقیہ ہے۔ اور فرمایا: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ پلٹنے کی مگر وہ جو دبا لئے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۹۷-۹۹) اس آیت میں اللہ نے اپنے احکام کی پیروی نہ کرنے پر بھی انہیں معذور شمار فرمایا کیونکہ جس کو جبراً مجبور کر دیا جائے وہ کمزور ہوتا ہے اور اسے اس فعل پر مجبور کیا جاتا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ تقیہ کا حکم قیامت تک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر کسی کو مجبور کر کے طلاق دلوا دیں تو یہ طلاق نہیں پڑے گی۔ ابن عمر، ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا یہی قول ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

6940- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازوں میں یوں دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! معز پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف جیسے قحط کے سال مسلط فرما۔

1- بَابُ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالقَتْلَ وَالهَوَانَ عَلَى الكُفْرِ

جو کفر پر مار کھانے، قتل ہو جانے، ذلت سہنے کو اختیار کرے

6941- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں جس میں ہوں گی اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔ اللہ اور اس کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور جس شخص کے ساتھ محبت کرے تو محبت نہ کرے مگر رضائے الٰہی کے لیے اور کفر کی طرف لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

6942 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعْتُ قَيْسًا، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ مُوثِقِي عَلَى الإِسْلَامِ، وَلَوِ انْقَضَّ أُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ، كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے مسلمان ہو جانے کے سبب حضرت عمر مجھ کو باندھ دیا کرتے تھے اور تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کیا اگر اس کے سبب کوہ احد بھی پھٹ جائے تو کچھ نہیں۔

6943 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ،

قیس نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے

6941- راجع الحديث:16

6942- راجع الحديث:3862

6943- راجع الحديث:3612

قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ فَقُلْنَا: أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلاَ تَدْعُو لَنَا؛ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ، يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرُ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لاَ يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

شکایت کی جبکہ آپ اپنی چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سائے میں جلوہ فرما تھے ہم نے عرض کی کہ آپ ہمارے لیے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے اور دعا کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ تم سے جو پہلے لوگ تھے انہیں زمین میں گڑھا کھود کر اور پھر اس گڑھے میں بٹھایا جاتا پھر آرہ لا کر ان کے سر پر رکھا جاتا اور اسے چلا کر آدمی کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو چیر ڈالتے تھے لیکن یہ آزار بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا پاتے تھے۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہیں ہوگا اور نہ بھیڑیے کا خوف اپنی بکریوں کے متعلق لیکن تم عجلت کر رہے ہو۔

2- بَابُ فِي بَيْعِ المُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الحَقِّ وَغَيْرِهِ

مجبور کا اپنا حق وغیرہ بیچنا

6944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ: ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ

کیسان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہود کی جانب چلو۔ پس ہم آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہیں پکارا۔ اے گروہ یہود، اسلام قبول کر لو محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ فرمایا کہ میرا مقصد یہی ہے۔ پھر دوسری دفعہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا۔ اے ابوالقاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ پھر آپ نے تیسری دفعہ حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ بیشک میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس

وَرَسُولِهِ

کوئی مال ہو وہ اسے فروخت اور یہ بات جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

3- بَابُ لاَ يَجُوزُ نِكَاحُ المُكْرَهِ

مجبور کا نکاح جائز نہیں

{وَلاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى البِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 33]

ترجمہ کنزالایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تا کہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۸، النور ۳۳)

6945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعٍ، ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا

عبدالرحمن اور مجمع جو دونوں یزید بن جاریہ انصاری کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کردی اور وہ شوہر دیدہ تھیں چنانچہ انہیں یہ شادی پسند نہ تھی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ چنانچہ آپ نے اس نکاح کو منسوخ فرما دیا۔

6946 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو هُوَ ذَكْوَانُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَإِنَّ البِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ؟ قَالَ: سُكَاتُهَا إِذْنُهَا

ابن ابی ملیکہ نے ابوعمر ذکوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! عورتوں سے شادی کے متعلق اجازت لی جاتی ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی کہ جب کنواری لڑکی سے اجازت لی جاتی ہے تو وہ حیا کے سبب چپ ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

4- بَابُ إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ

مجبور کا کسی کو غلام دینا یا خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فَإِنْ نَذَرَ المُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا، فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ

بعض لوگوں کا قول ہے کہ خریدار اگر اس میں سے نذر مانے تو ان کے نزدیک جائز ہے اور اسی طرح اگر مدبر

6947- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قَالَ: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ أَوَّلَ

کیا جائے تب بھی۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور مال ہی نہیں تھا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ پس حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ قبطی غلام پہلے سال ہی مر گیا تھا۔

5- بَابٌ مِنَ الإِكْرَاهِ كُرْهًا وَكَرْهًا وَاحِدٌ

الاکراہ سے کُرھا اور کَرھا دونوں ایک ہی ہیں

6948- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَبُو الحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلاَ أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا} [النساء: 19] الآيَةَ. قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ: إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجْهَا، فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے شیبانی نے کہا کہ مجھ سے عطاء ابوالحسن سوائی نے حدیث بیان کی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا ذکر فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی۔ (پ ۴، النسآء ۱۹) کے متعلق فرمایا کہ عہد جاہلیت میں جب کوئی شخص مر جاتا تو شوہر کے ولی عورت پر زیادہ حق رکھتے اگر وہ چاہتے تو اس کے ساتھ شادی کر لیتے، وہ چاہتے تو کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کر دیتے اور چاہتے تو نہ کرتے۔ پس وہ عورت کے ولی سے زیادہ حقدار شمار ہوتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

6- بَابُ إِذَا اسْتُكْرِهَتِ المَرْأَةُ

اگر عورت زنا پر مجبور کی گئی تو اس پر

6947- راجع الحديث: 6716,2141

6948- راجع الحديث: 4579

عَلَى الزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [النور: 33]

6949 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الخُمُسِ، فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الحَدَّ وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الأَمَةِ البِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الحُرُّ: يُقِيمُ ذَلِكَ الحَكَمُ مِنَ الأَمَةِ العَذْرَاءِ بِقَدْرِ قِيمَتِهَا وَيُجْلَدُ، وَلَيْسَ فِي الأَمَةِ الثَّيِّبِ فِي قَضَاءِ الأَئِمَّةِ غُرْمٌ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ الحَدُّ

6950 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ المُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا، فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ

حد قائم نہیں ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے۔(پ ۱۸، النور ۳۳)

لیث نے کہا کہ مجھے نافع نے بتایا کہ صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں خبر دی کہ امارت کے ایک غلام نے خمس کے مال کی ایک لونڈی سے زبردستی صحبت کرلی، حتیٰ کہ اس کی بکارت ختم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اسے شہر بدر کر دیا لیکن لونڈی کو درے نہیں لگائے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر کنواری لونڈی سے آزاد مرد جماع کرلے تو لونڈی کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگئی ہے حاکم اس آدمی سے اتنی رقم وصول کرے گا اور اسے درے لگائے گا اور ثیبہ لونڈی ہو تو آئمہ کرام کے فیصلے کے مطابق تاوان نہیں ہے لیکن اس پر حد قائم کی جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت فرمائی اور جب ایک شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ عورت کو میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ آپ نے انہیں بھیج دیا۔ جب وہ آپ کے پاس آنے لگا تو یہ اٹھیں، وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا کی۔ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ چنانچہ منہ سے ایسی آواز آنے لگی جیسے کوئی اسے ذبح کر رہا ہے اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔

6949- راجع الحديث:5137

6950- راجع الحديث:2217

7- بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: إِنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ یہ میرا بھائی ہے جبکہ اس کے قتل وغیرہ کا خوف ہو

وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ، فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ، وَيُقَاتِلُ دُونَهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلاَ قَوَدَ عَلَيْهِ وَلاَ قِصَاصَ. وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ عَبْدَكَ أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ، أَوْ تَهَبُ هِبَةً، وَتَحُلُّ عُقْدَةً، أَوْ لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلاَمِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ، وَسِعَهُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ لَتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَنَقْتُلَنَّ ابْنَكَ أَوْ أَبَاكَ، أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ، لَمْ يَسَعْهُ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ. ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ: لَنَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوِ ابْنَكَ، أَوْ لَتَبِيعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ، أَوْ تُقِرُّ بِدَيْنٍ أَوْ تَهَبُ، يَلْزَمُهُ فِي الْقِيَاسِ، وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ: الْبَيْعُ وَالْهِبَةُ، وَكُلُّ عُقْدَةٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ. فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ، وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلاَ سُنَّةٍ

اسی طرح ہر وہ شخص جس پر زبردستی کی جائے اور وہ خوفزدہ ہو تو وہ اس سے ظلم کو دور کرتا ہے لہذا اس پر قصاص نہیں ہے۔ اگر اس سے کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا مردار کھانا ہوگا یا اپنا غلام فروخت کرنا ہوگا یا قرض کا اقرار کرنا ہوگا یا ہبہ کرنا ہوگا یا کوئی اور کام کرنے کو کہا جائے ورنہ تیرے باپ یا مسلمان بھائی کو قتل کر دیں گے، تو اس کی اجازت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تجھے شراب پینی پڑے گی یا تجھے مردار کھانا ہوگا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا باپ یا اقرباء میں کسی کو قتل کر دیں گے تو اس کے لیے اجازت نہیں کیونکہ وہ شخص مجبور نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو ضرور قتل کر دیں گے ورنہ اس غلام کو فروخت کر دے یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے ساتھ ایسا کرنا اس کے لیے لازمی ٹھہرایا ہے۔ لیکن ہم یہ بہتر سمجھتے اور کہتے ہیں کہ بیع ہبہ وغیرہ ایسے تمام عقود باطل ہیں۔ ان حضرات نے ذی رحم محروم اور دوسروں میں کتاب وسنت کی سند کے بغیر تفریق کی ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ: هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي اللهِ وَقَالَ النَّخَعِيُّ: إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِيَّةُ الْحَالِفِ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنِيَّةُ الْمُسْتَحْلِفِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ کے بارے میں کہا کہ یہ میری بہن ہے اور یہ اللہ کے دین میں ہونے کے لحاظ سے ہے نخعی کا قول ہے کہ جب قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کو دیکھا جائیگا اور اگر وہ مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

6951- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: المُسْلِمُ أَخُو المُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے دوسروں کے حوالے کرے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے۔

6952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ، أَوْ تَمْنَعُهُ، مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ﷺ جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جو وہ ظالم ہوتا ہے تو اس کی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کہ اس کی یہی مدد ہے۔

☆☆☆☆☆

6951- راجع الحديث: 2442

6952- راجع الحديث: 2443

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

90- کِتَابُ الحِیَلِ

حیلوں کا بیان

1- بَابٌ فِي تَرْكِ الحِيَلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے کو چھوڑنا اور ہر کسی کے لیے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی

6953- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بیشک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر کسی کو اس کی نیت کے متعلق ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت شادی کے لیے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کے لیے شمار ہوگی جس کے لیے ہجرت کی۔

2- بَابٌ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں حیلہ

6954- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا، حتیٰ کہ وضو کرلے۔

3- بَابٌ فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لاَ يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلاَ يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

زکوۃ میں حیلہ، زکوۃ ادا کرنے کے خوف سے جمع شدہ اشیاء کو علیحدہ اور علیحدہ اشیاء کو جمع نہ کرے

6955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ

ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے

6953- راجع الحديث:1

6954- راجع الحديث:135

6955- راجع الحديث:1448,1650

أَنَسًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

لیے اتنی زکوٰۃ فرض کی جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے خوف سے جمع شدہ اشیاء کو علیحدہ اور علیحدہ اشیاء کو اکھٹا نہ کیا جائے۔

6956- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ. قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لاَ أَتَطَوَّعُ شَيْئًا، وَلاَ أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ: دَخَلَ الجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتَانِ، فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا، أَوْ وَهَبَهَا، أَوِ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ، فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ

مالک بن ابو عامر نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک پراگندہ بالوں والے اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے ارشاد فرمایئے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کو خوشی سے رکھ لو۔ عرض کی: مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں بتائیں۔ اس نے کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی زیادتی کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے متعلق کہا کہ دو حصے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو دانستہ ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے بھاگنے کے لیے کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

6957- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بروز قیامت تمہارا جمع شدہ ہوا مال چنکبرا سانپ ہوگا مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن

6956- راجع الحديث: 46

6957- راجع الحديث: 1403

يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ، فَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ، حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ

وہ اسے بلا کر کہے گا۔ میں تو تیرا مال ہوں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ مسلسل اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ وہ آدمی ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا۔

6958 - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ، فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ، فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا، فَلاَ بَأْسَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کے وہ مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا، بروز قیامت وہ جانور اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی آدمی کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے کے خوف سے ان اونٹوں کو اونٹوں کے عوض فروخت کر دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے عوض حیلہ کرتے ہوئے تو کچھ نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

6959 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا بَلَغَتِ الإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا وَاحْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكَاةِ، فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ، فَلاَ شَيْءَ فِي مَالِهِ

عبید اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی والدہ کی اس نذر کے متعلق فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی ور پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی جانب سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر زکوٰۃ ساقط کرنے یا زکوٰۃ سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرتے ہوئے سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کر دے یا فروخت دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر اسے ضائع کر دے اور وہ مرجائے تو اس کے مال پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

4- بَابُ الحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

نکاح کا حیلہ

6960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

6958- راجع الحدیث:6957,1402

6959- راجع الحدیث:2761

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَ فِي المُتْعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: المُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو اس کے نکاح میں اس لیے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط باطل ہوگی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

6961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ الحَسَنِ، وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ

امام محمد حنیف کا بیان ہے کہ ان کے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہ جانتے تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے دن اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الاِحْتِيَالِ فِي البُيُوعِ، وَلاَ يُمْنَعُ فَضْلُ المَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الكَلَإِ

خرید و فروخت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے، اضافی پانی سے اس لیے نہ روکے کہ اضافی گھاس سے روکے گا

6962- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اضافی پانی سے اس لیے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

6961- راجع الحدیث:4216
راجع الحدیث:2353

الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

6- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

ملی بھگت ناپسندیدہ ہے

6963- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملی بھگت سے ممانعت فرمائی ہے۔

7- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الخِدَاعِ فِي البُيُوعِ

خرید وفروخت میں دھوکہ بازی منع ہے

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَأَنَّمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أَتَوُا الأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں جس طرح لوگوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ دیانت سے کام کریں تو معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

6964- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي البُيُوعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

8- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الِاحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي اليَتِيمَةِ المَرْغُوبَةِ، وَأَنْ لاَ يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنا اور پورا مہر نہ دینے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے

6965- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: {وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ} قَالَتْ: هِيَ اليَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا، فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَنُهُوا

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ (پ ۴، النسآء ۳) کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ دولت اور

6963- راجع الحديث: 2142

6964- راجع الحديث: 2117

6965- راجع الحديث: 2494

عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ}[النساء: 127]فَذَكَرَ الحَدِيثَ

خوبصورتی کے سبب اس کی طرف میلان رکھے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے مگر یہ کہ مہر ادا کرنے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) کے متعلق فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

9-بَابُ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الجَارِيَةِ المَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ القِيمَةَ وَلاَ تَكُونُ القِيمَةُ ثَمَنًا

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ، پس کہہ دیا کہ وہ مرگئی، حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا، پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اس کی ہے، قیمت واپس دی جائے تو وہ اسی کی ہے اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ، لِأَخْذِهِ القِيمَةَ. وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهَى جَارِيَةَ رَجُلٍ لاَ يَبِيعُهَا، فَغَصَبَهَا، وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ، حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا، فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةَ غَيْرِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے سبب لونڈی غاصبکی ہوگی اور بہانہ کیا کہ وہ مرگئی، حتیٰ کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی، لہٰذا غاصب کے لیے دوسرے کی لونڈی جائز ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا ہوگا۔

6966 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے وہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت ہر دھوکا باز کے لیے جھنڈا ہوگا جس کے سبب وہ پہنچانا جائے گا۔

10-بَابٌ

باب

6967 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

6966- راجع الحديث:3188

6967- راجع الحديث:2458

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ اچھی دلیل بیان کرے اور میں جو اسے سن کر اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لیے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

11- بَابٌ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں حیلہ

6968- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلاَ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: إِذَا سَكَتَتْ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ تُسْتَأْذَنِ البِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ، فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُورٍ: أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَثْبَتَ القَاضِي نِكَاحَهَا، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا، وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر لیے کہ اس نے رضا مندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے، حالانکہ خاوند کو معلوم ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح درست ہے۔

6969- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ، تَخَوَّفَتْ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ، قَالاَ: فَلاَ تَخْشَيْنَ، فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ قَالَ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک عورت کو خدشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کر دے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ اس نے انصاری کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت مجمع کے لیے مدد کا پیغام بھیجا جو حضرت جاریہ کے فرزند تھے۔ دونوں نے کہا کہ تم خوف نہ کرو کیونکہ خنساء بنت خذام کا نکاح اس

6968- راجع الحدیث:5136

سُفْيَانُ: وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ خَنْسَاءَ

کے والد نے کر دیا تھا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس نکاح کو فسخ فرما دیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

6970 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا، فَأَثْبَتَ القَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ، وَلاَ بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیوہ کا نکاح نہ کرو جب تک وہ نہ کہے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کرو جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کر کے کسی ثیبہ کی شادی کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے پھر قاضی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

6971 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: البِكْرُ تُسْتَأْذَنُ قُلْتُ: إِنَّ البِكْرَ تَسْتَحْيِي؟ قَالَ: إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا، فَأَبَتْ، فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا، فَأَدْرَكَتْ، فَرَضِيَتِ اليَتِيمَةُ، فَقَبِلَ القَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلاَنِ ذَلِكَ، حَلَّ لَهُ الوَطْءُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کی خواہش کرے اور وہ انکار کرے۔ پس یہ حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے۔ جب یتیم لڑکی کو اس بات کا معلوم ہوا تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کر لی حالانکہ خاوند اس کا باطل ہونا جانتا ہے اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے۔

12- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ احْتِيَالِ المَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا پسندیدہ نہیں اور نبی کریم ﷺ پر

6970- راجع الحدیث:5136

6971- راجع الحدیث:5137

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

6972 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ، وَيُحِبُّ العَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى العَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ، فَسَقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ، قُلْتُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَقُولِي لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: لاَ، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذَلِكِ، وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ، قُلْتُ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى البَابِ، فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: لاَ قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: لاَ حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: سُبْحَانَ

اس بارے میں حکم نازل ہوا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں معمول سے زیادہ ٹھہرے۔ چنانچہ میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قومی عورت نے ان کے لیے شہد کی کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی۔ پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان سے عرض کرنا کہ یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات بہت شاق گزرے گی کہ ان سے بدبو آئے۔ چنانچہ حضور یہ ضرور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مکھی نے غرفط عرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی یہی کہنا۔ جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دروازے پر ہی تھے لیکن میں نے چاہا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو انہوں نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں نے عرض کی کہ یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا، ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے غرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

6972- راجع الحديث: 4912، 5431

اللّٰہِ، لَقَدْ حَرَمْنَاهُ. قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور ﷺ کے لیے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

13- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا پسندیدہ نہیں

6973 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ مقام سرغ پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ سے واپس لوٹ آئے۔ ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

6974 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: رِجْزٌ، أَوْ عَذَابٌ، عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ، ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی واپس آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ آئے تو وہاں

6973- راجع الحدیث: 5730,5729

6974- راجع الحدیث: 3473

بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ

سے فرار کر کے نہ نکلے۔

14- بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَهَبَ هِبَةً، أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ، وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ، ثُمَّ رَجَعَ الوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا. فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ، وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

بعض لوگون کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کر لے۔ حتیٰ کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ اس طرح اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔

6975 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہبہ کی ہوئی کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لیے نہیں۔

6976 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشُّفْعَةُ لِلْجِوَارِ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا، فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَ الجَارُ بِالشُّفْعَةِ، فَاشْتَرَى سَهْمًا مِنْ مِائَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى البَاقِيَ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الأَوَّلِ، وَلَا شُفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شفعہ کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حدود بندی ہوگئی، راستے تبدیل کر دیئے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہوگئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمسایوں کے لیے ہے۔ پھر شدت سے پیش کئے ہوئے دعوے کی جانب متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے خوف کرے لہٰذا اس نے مکان کا ایک بٹا سو حصہ خرید لیا۔ پھر باقی مکان خریدا اور پڑوی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس کے متعلق یوں حیلہ کرے۔

6975- راجع الحديث:2622,2589

6976- راجع الحديث:2213

6977 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، قَالَ: جَاءَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ، لِلْمِسْوَرِ: أَلاَ تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لاَ أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةٍ وَإِمَّا مُنَجَّمَةٍ، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا بِعْتُكَهُ أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا، لَمْ يَقُلْ هَكَذَا، قَالَ: لَكِنَّهُ قَالَ لِي هَكَذَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبَ البَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحُدُّهَا، وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيُعَوِّضُهُ المُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلاَ يَكُونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ

عمر بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ چنانچہ ابو رافع نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دوں یا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں فروخت نہ کرتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسی طرح کہا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی فروخت کا ارادہ کرے تو شفعہ کے خوف سے یہ حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا۔ کہ فروخت کرنے وہ مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے اور خریدار اس کے عوض اسے ہزار درہم ادا کر دے تو شفعہ کرنے والے کو اس میں شفعہ کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

6978 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ لَمَا أَعْطَيْتُكَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے

6977- راجع الحدیث:2258

6978- راجع الحدیث:2258

اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ، وَلاَ يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

15- بَابُ احْتِيَالِ العَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

حاکم کا تحفہ کی خاطر حیلہ کرنا

6979- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ، حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى العَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ، فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلاَ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَاللَّهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب اس نے آکر حساب دیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لیے کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو۔ پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا اما بعد جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفہ دیا گیا۔ یہ کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا حتیٰ کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم، تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے۔ جو ڈکراتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہو گی۔ پھر اپنا دستِ مبارک بلند فرمایا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ یہ میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

6980- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ،

حضرت ابورافع سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا

6979- انظر الحديث: 925

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ، وَتِسْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَيَنْقُدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الأَلْفَ. فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَإِلَّا فَلاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ. فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ، وَهُوَ تِسْعَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ، لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ، فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا، وَلَمْ تُسْتَحَقَّ، فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعُ الْمُسْلِمِ، لاَ دَاءَ وَلاَ خِبْثَةَ وَلاَ غَائِلَةَ

قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے عوض ایک دینار ادا کرے۔ اگر شفعہ نے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو بیچنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر جو دینار پر اضافہ تھا باطل ہوگئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگر چہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم واپس لوٹانے ہوں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان۔

6981 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ، سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالٍ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں آپ کو یہ مکان نہ دیتا۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

91- كِتَابُ التَّعْبِيرِ

1- بَابُ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

6982- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ، اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ} [العلق: 1]- حَتَّى بَلَغَ- {عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تعبیرات کا بیان

رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کا آغاز یوں ہوا۔ کہ حالتِ نیند میں سچے خواب نظر آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روشن صبح کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غارِ حرا میں تشریف لے جاتے عبادت کرتے اور وہاں کئی دن رہتے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جانب واپس تشریف لاتے اور اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے کر پھر تشریف لے جاتے حتیٰ کہ ان کے پاس حق آ گیا جبکہ وہ غارِ حرا میں تھا۔ یعنی ان کے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا کہ پڑھیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے پکڑ کر مجھے دبایا، حتیٰ کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ حتیٰ کہ اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا، اتنا کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔۔ یہاں تک کہ پہنچے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ (پ ۳۰، العلق ۱-۵)

چنانچہ آپ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف

6982- راجع الحدیث: 4956,3

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا، أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا، حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ، وَتَقِرُّ نَفْسُهُ، فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَالِقُ الْإِصْبَاحِ} [الأنعام:

فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، پس آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا، حتیٰ کہ آپ کا خوف دور ہوا۔ پھر فرمایا کہ اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟ اور انہیں ساری بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ آپ کو ذلیل نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بات کہتے ہیں، سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے۔ عہد جاہلیت میں یہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ نے چاہا۔ یہ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے کہا آپ چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے کہ انہوں نے کیا دیکھا۔" پس نبی کریم ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ انہیں بتایا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم آپ کو آپ کے وطن سے نکالے گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں۔ کوئی شخص یہ حق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ دشمنی رکھی گئی۔ اگر میں آپ کا زمانہ پاتا تو پوری مدد کرتا۔ پھر چند دن کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا نزول بھی بند ہو گیا جس سے نبی کریم ﷺ کو بہت رنج پہنچا، جس کی ہمیں خبریں پہنچیں، چنانچہ کئی دفعہ آپ پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر تشریف لے گئے کہ وہاں سے خود کو گرا دیں، جب آپ پہاڑ پر اپنے آپ کو گرانے کے لیے چڑھتے تو حضرت جبرئیل دکھائی دیتے اور کہتے۔ اے محمد مصطفیٰ آپ تو اللہ

96: ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ القَمَرِ بِاللَّيْلِ

تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے اضطراب ختم ہو جاتا اور دل کو قرار آتا لہٰذا آپ واپس لوٹ آتے جب بھی آپ پر نزولِ وحی کا سلسلہ کچھ روز کے لیے موقوف ہوتا تو آپ کی یہی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے جاتے تو حضرت جبرئیل اسی طرح آپ سے کہتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فالق الاصباح سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی چاندنی کا چمکنا مراد ہے۔

2- بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کے خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ المَسْجِدَ الحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لاَ تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا}

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن و امان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی۔ (پ ۲۶، الفتح ۲۷)

6983 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک شخص دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

3- بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب

6984- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

6983- سنن ابن ماجہ:3893

6984- [illegible]:3292

6985 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لہذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

4- بَابٌ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ

6986 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، - وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، لَقِيتُهُ بِاليَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ وَعَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں طرف تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر ا عبداللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6987 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

6988 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

6985- سنن ترمذی:3453

6986- راجع الحدیث:3292

6988- انظر الحدیث:7017' صحیح مسلم:5869' سنن ابو داؤد:5018' سنن ترمذی:2271

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَرَوَاهُ ثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَشُعَيْبٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق، عبداللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

6989 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

5- بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

خوشخبریاں

6990- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے خوشخبریوں کے۔ عرض کی گئی کہ خوشخبریاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

6- بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (پ ۱۲، یوسف ۴۔۶)

6990- راجع الحدیث:5747

6991- راجع الحدیث:1158

6992- راجع الحدیث:3387,3373

عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ}. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ} قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ. مِنَ الْبَدْوِ: بَادِيَةٍ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔ (پ ۱۳، یوسف ۱۰۰۔۱۰۱) ابو عبداللہ نے کہا: فاطر و البدیع، والمبتداع والباری والخالق سب ہم معنی ہیں۔ البدو کا لفظ بادیۃ سے ہے۔

7- بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ} [الصافات: 103] قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ، وَتَلَّهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کردکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ (پ ۲۳، الصافات ۱۰۲۔۱۰۵)۔ مجاہد کا قول ہے کہ اسلما سے یہ مراد ہے کہ دونوں نے تسلیم کرلیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ وتلہ اور چہرے کو زمین کی جانب کردیا۔

8- بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

6991- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

کسی افراد کا ایک ہی خواب دیکھنا

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے وہ کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

9- بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالفَسَادِ وَالشِّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ المُحْسِنِينَ. قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَهُمْ بِالآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ} وَقَالَ الفُضَيْلُ: عِنْدَ قَوْلِهِ {يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ. مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ان میں ایک بولا میں نے خواب دیکھا کہ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بیشک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں، یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتادوں گا یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے فرمایا کہ اس

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ. وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ. وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ} {قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ} {ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ} [يوسف: 49] وَادَّكَرَ: افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ. أُمَّةٍ: قَرْنٍ. وَتُقْرَأُ: أَمَهٍ: نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ: الأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ. تُحْصِنُونَ: تَحْرُسُونَ

کے سوا کسی کو نہ پوجو یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا رہا دوسرا وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا اس سے کہا اپنے رب۔ (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں رہا اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ کہ انہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی اے درباریوں میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جوان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجوائے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگا تار تو جو کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو مگر تھوڑا جتنا کھالو پھر اس کے بعد سات کرے برس آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا جو بچالو پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ دیا جائے گا اور اس میں رس نچوڑیں گے اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا۔ (پ ۱۲، یوسف ۳۹۔۵۰)۔
وادکر یہ لفظ ذکر کا باب افتعال ہے۔ امۃ ایک مدت، بعض نے اسے امۃ پڑھا ہے بمعنی نسیان ۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ یعصرون انگور اور تیل نچوڑیں گے۔ تحضنون تم حفاظت کرتے ہو۔

6992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ

سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف رہے اور پھر مجھے بلانے والا آتا تو میں ضرور اس کی بات مان لیتا۔

10- بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

جس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا

6993- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے سوتے میں دیکھا وہ جلد مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور ﷺ کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

6994- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

6995- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین

6993- انظر الحدیث:110، صحیح مسلم:5880، سنن ابو داؤد:5023

6994- انظر الحدیث:2264، صحیح مسلم:2264

6995- راجع الحدیث:3292

رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي

دفعہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

6996 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الحَقَّ تَابَعَهُ يُونُسُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ

ابوسلمہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

6997 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

11- بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

رات کا خواب

رَوَاهُ سَمُرَةُ

اس کو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔

6998 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ المِقْدَامِ العِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ البَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، حتیٰ کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

6999 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے رات

6996- راجع الحديث:6993,3292

6998- راجع الحديث:2977

6999- راجع الحديث:3440,1852

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا، تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: المَسِيحُ الدَّجَّالُ

کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے شخص کو دیکھا جس کے خوبصورت گیسو تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی شخص کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگھریالے بالوں والے شخص کو دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پھولا ہوا انگور تھی سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ چنانچہ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

7000 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي المَنَامِ وَسَاقَ الحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعْمَرٌ: لاَ يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

12- بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

دن کا خواب

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

7000- انظر الحديث: 7046، صحیح مسلم: 5887، سنن ابو داؤد: 4663,3269,3267، سنن ابن ماجہ: 3918

7001 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک دن آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کو نیند آگئی۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔

7002- قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا البَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ - شَكَّ إِسْحَاقُ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الأُولَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ البَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ، فَهَلَكَتْ

ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمالے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔ پھر اسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے دور میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جان بحق ہو گئیں۔

7001- راجع الحدیث: 2789,2788

7002- راجع الحدیث: 2789,2788

13- بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

عورتوں کا خواب

7003 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ، امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا المُهَاجِرِينَ قُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے بانٹ دیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے اور ہم نے انہیں اپنے گھر میں لے آئے چنانچہ وہ اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ جس میں انہوں نے وفات پائی تھی۔ جب غسل دے کر انہیں ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ پس میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بندگی عطا فرمائی ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ اور کس کو بزرگی دے گا؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کی بھلائی کا امیدوار ہوں لیکن خدا کی قسم اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

7004 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا، وَقَالَ: مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَلِكِ عَمَلُهُ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا میں ازخود اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس بات کا صدمہ ہوا تو میں سو گئی۔ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایک چشمہ جاری ہے۔

7003- راجع الحدیث:1243

7004- راجع الحدیث:[illegible]

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا۔ "یہ ان کا عمل ہے۔"

14- بَابٌ: الحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

برے خواب شیطان کی جانب سے ہیں جو ایسا دیکھے تو بائیں طرف تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے

7005- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الحُلُمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ، فَلَنْ يَضُرَّهُ

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی اور شہسواروں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو خواب نظر آئے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں طرف تھتکار دینا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

15- بَابُ اللَّبَنِ

دودھ دیکھنا

7006 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا حتیٰ کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا باقی بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

16- بَابُ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے

7007 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

7005- راجع الحديث:3292

7006- راجع الحديث:82

7007- راجع الحديث:82

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا حتیٰکہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا باقی بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیکہ یا رسول اللہ! (ﷺ) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

17- بَابُ القَمِيصِ فِي المَنَامِ

خواب میں قمیض دیکھنا

7008 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا: مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

ابوامامہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیض پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیض تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچی۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیض گھسٹ رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

18- بَابُ جَرِّ القَمِيصِ فِي المَنَامِ

خواب میں قمیض گھسٹتی ہوئی دیکھنا

7009 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ،

ابوامامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیضیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و زیادہ اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیض کو گھسیٹ رہے تھے۔

7008- راجع الحديث:23

وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

لوگوں نے عرض کی کہ آپ اس سے کیا مراد ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

19- بَابُ الخُضَرِ فِي المَنَامِ، وَالرَّوْضَةِ الخَضْرَاءِ

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا

7010 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا، وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ، وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ، وَالمِنْصَفُ الوَصِيفُ، فَقِيلَ: ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالعُرْوَةِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالعُرْوَةِ الوُثْقَى

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا۔ میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو لوگوں نے یہ کہا ہے۔ یہ اہل جنت میں سے ہیں میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو ان کو معلوم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سر سبز باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر ایک کنڈا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں الوصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو، پس میں چڑھا حتیٰ کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں گے۔

20- بَابُ كَشْفِ المَرْأَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا

7011 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ،

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک شخص اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے اس کے اوپر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وہ

7010- راجع الحدیث:3813

7011- راجع الحدیث:5078,3895

فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

21- بَابُ ثِيَابِ الحَرِيرِ فِي المَنَامِ

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا

7012 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ المَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ، ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ: اكْشِفْ، فَكَشَفَ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے دو دفعہ خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی بار دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری دفعہ تم مجھے دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

22- بَابُ المَفَاتِيحِ فِي اليَدِ

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا

7013 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الكَلِمِ: أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الأُمُورَ الكَثِيرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الكُتُبِ قَبْلَهُ، فِي الأَمْرِ الوَاحِدِ، وَالأَمْرَيْنِ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد نامی کسی بزرگ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور یعنے لمبے مضامین جو پہلے کتابوں میں سماتے تھے اور ایک دو امور کے متعلق ہوتے تھے، وہ آپ کے لیے جمع فرما دیے تھے۔

7012- راجع الحدیث:3895

7013- راجع الحدیث:2977

23- بَابُ التَّعْلِيقِ بِالعُرْوَةِ وَالحَلْقَةِ

7014 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ، وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ، فِي أَعْلَى العَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ، فَاسْتَمْسَكْتُ بِالعُرْوَةِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الإِسْلاَمِ، وَذَلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ العُرْوَةُ عُرْوَةُ الوُثْقَى، لاَ تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ

خواب میں کنڈا یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا

عبداللہ بن محمد، ازہر ابن عون۔ خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی قوت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک ملازم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ تھامے رہو گے۔

24- بَابُ عَمُودِ الفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا

25- بَابُ الإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الجَنَّةِ فِي المَنَامِ

خواب میں کریب اور جنت میں داخل ہونا

7015 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ، لاَ أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔

7016 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

پس میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ نبی کریم ﷺ

7014- راجع الحدیث:3813

7015- راجع الحدیث:1156,440

7016- راجع الحدیث:1156,1122

إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے۔

26-بَابُ القَيْدِ فِي المَنَامِ

خواب میں قید ہونا

7017 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ عَوْفًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ، رُؤْيَا المُؤْمِنِ وَرُؤْيَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لاَ يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدٌ: - وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ - قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلاَ يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ: وَكَانَ يُكْرَهُ الغُلُّ فِي النَّوْمِ، وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ القَيْدُ، وَيُقَالُ: القَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَرَوَى قَتَادَةُ وَيُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَأَبُو هِلاَلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَبْيَنُ وَقَالَ يُونُسُ: لاَ أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي القَيْدِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لاَ تَكُونُ الأَغْلاَلُ إِلَّا فِي الأَعْنَاقِ

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قریب قیامت مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کامل کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کہا گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی جانب سے خوف دلانا (۳) اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق کا دیکھنا پسند نہ کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم ﷺ ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

27-بَابُ العَيْنِ الجَارِيَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا

7018 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں

7017- راجع الحدیث: 6988 صحیح مسلم: 5868

ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ العَلاَءِ، وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ قُلْتُ: لاَ أَدْرِي وَاللَّهِ، قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَا يُفْعَلُ بِي وَلاَ بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ

سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ قرعہ اندازی میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی رہائش کے لیے ہم نکلے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے یے قرعہ اندازی کی تھی۔ علیل ہو گئے اور ہم نے تیمارداری کی لیکن وہ فوت ہو گئے تو ہم نے ان کے کپڑوں کا کفن دے دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے کہا۔ اے ابو سائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ تمہیں کیسے علم ہوا؟ میں نے عرض کی کہ خدا کی قسم، مجھے تو کچھ بھی علم نہیں۔ فرمایا کہ جہاں تک ان کی بات ہے تو انہوں نے وفات پائی اور میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں از خود اپنی عقل سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ حضرت ام العلا رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے جاری رہے گا۔

28- بَابُ نَزْعِ المَاءِ مِنَ البِئْرِ حَتَّى يَرْوَى النَّاسُ

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

7019 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

7019- راجع الحدیث:3676,3633

كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آ گئے پس ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی طاقتور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

29- بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ البِئْرِ بِضَعْفٍ

کنویں سے ایک ڈول اور دو ڈول ضعف کے ساتھ نکالنا

7020- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَفْرِي فَرْيَهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم ﷺ کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا۔ میں نے کسی طاقتور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

7021- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے

7020- راجع الحدیث: 3633

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، وَعَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا۔ پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا چست نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرح پانی نکالے۔ حتیٰ کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

30-بَابُ الِاسْتِرَاحَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں آرام کرنا

7022 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي، فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَتَى ابْنُ الخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالحَوْضُ يَتَفَجَّرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا۔ وہ مسلسل نکالتے رہے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض اسی طرح جاری تھا۔

31-بَابُ القَصْرِ فِي المَنَامِ

خواب میں محل دیکھنا

7023 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس میں کوئی عورت محل کے ایک طرف وضو کر رہی تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

7022- راجع الحديث:3664

7023- راجع الحديث:3242

الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ؟

کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

7024- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کے محل کے پاس تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی شخص کے لیے پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر مجھے تمہاری غیرت کا علم ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

32- بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں وضو کرنا

7025- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے حصے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لیے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لیے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

33- بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

7026- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی

7024- راجع الحدیث: 5226,3679

7025- راجع الحدیث: 3242

7026- راجع الحدیث: 3440

الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي المُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک شخص، دو شخصوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری شخص پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا، جو پکے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور ابن قطن نامی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

34- بَابُ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا

7027- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمُ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ حتیٰ کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

35- بَابُ الأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي المَنَامِ

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا

7028- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خواب دیکھا

7027- راجع الحديث: 82

7028- راجع الحديث: 440

نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَأَنَا غُلاَمٌ حَدِيثُ السِّنِّ، وَبَيْتِي المَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلاَءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ، فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، يُقْبِلاَنِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: لَنْ تُرَاعَ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ، لَوْ كُنْتَ تُكْثِرُ الصَّلاَةَ. فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، لَهُ قُرُونٌ كَقَرْنِ البِئْرِ، بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلاَسِلِ، رُءُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ اليَمِينِ.

7029 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَافِعٌ: فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ

36- بَابُ الأَخْذِ عَلَى

کرتے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اور پھر انہیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں ان دنوں نوعمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تجھ میں کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر مجھ میں کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے میں، میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا۔ وہ مجھے لے کر جہنم کی جانب چل دیئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ خوف نہ کرو تم اچھے شخص ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہے۔ پس وہ مجھے لے چلے حتیٰ کہ جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گول تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی بھی دو منڈیریں تھیں۔ منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑ کر لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی جانب ہیں۔ میں نے اس میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے داہنی طرف سے لے کر واپس لوٹ آئے۔

پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں

7029- راجع الحديث: 1121، 1122

الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

7030 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مَنْ رَأَى مَنَامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مَنَامًا يُعَبِّرُهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي، فَانْطَلَقَا بِي، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ، فَأَخَذَا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ

7031 - فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ، أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلاَةَ مِنَ اللَّيْلِ

دائیں ہاتھ چلنا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں، میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد میں ہی رہا کرتا تھا ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ پس میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک مجھ میں کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا تا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کی تعبیر معلوم کروں۔ پس میں سوگیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا۔ خوف نہ کرو تم تو اچھے شخص ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم کی جانب لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس میں کئی لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں جانب سے لے گئے۔ جب صبح ہوتی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا۔

حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک شخص ہے، اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

37- بَابُ الْقَدَحِ فِي النَّوْمِ

خواب میں پیالہ دیکھنا

7032 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر

7030- راجع الحدیث:1121,440

7031- راجع الحدیث:1121

يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

38- بَابُ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي المَنَامِ

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے

7033 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ،

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا۔

7034 - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا العَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِاليَمَنِ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے اس دونوں کو پھونک ماری اور وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

39- بَابُ إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحَرُ

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے

7035 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَإِذَا

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ایسی جگہ کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو

7033- راجع الحدیث:3620

7034- راجع الحدیث:7033,3621

7035- راجع الحدیث:3622

هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

یثرب کہتے تھے۔ چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد ہمیں عطا فرمایا۔

40- بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

"خواب میں پھونک مارنا"

7036- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے بعد میں آنے والے اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

7037 - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ اليَمَامَةِ

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے۔ وہ مجھ پر شاق گزرے اور مجھے ان سے رنج پہنچا۔ پس میری جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخصوں سے لی جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

41- بَابُ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

جب یہ دیکھا کہ اس نے کھڑکی سے چیز نکال کر دوسری جگہ پہنچا دیا ہے

7038 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ:

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک سیاہ رنگ کی عورت

7036- راجع الحدیث: 4379,3621

7037- انظر الحدیث: 4379,3621

7038- سنن ترمذی: 2290، سنن ابن ماجہ: 3924

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ - وَهِيَ الجُحْفَةُ - فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

کو خواب میں دیکھا جس کے بال منتشر تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو جحفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا ادھر بھیج دی گئی ہے۔

42- بَابُ المَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

سیاہ عورت کو دیکھنا

7039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَدِينَةِ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الجُحْفَةُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خواب کے متعلق روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے متعلق دیکھا کہ میں نے ایک سیاہ عورت دیکھی جس کے بال منتشر تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی طرف بھیج دی گئی جس کو جحفہ کہتے ہیں۔

43- بَابُ المَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

منتشر بالوں والی عورت کو دیکھنا

7040 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ المَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ المَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الجُحْفَةُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک سیاہ عورت کو دیکھا جس کے بال منتشر تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی طرف بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے۔

44- بَابُ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي المَنَامِ

جب خواب میں تلوار لہرائی

7041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، - أُرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں

7039- راجع الحديث:7038

7040- راجع الحديث:7038

7041- راجع الحديث:3622

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ

دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ یہ تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوہ احد میں پہنچا۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں ہو گئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے فرمایا۔

45- بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

جو جھوٹا خواب بیان کرے

7042 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ، وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَوْلَهُ: مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَوْلَهُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، وَمَنْ تَحَلَّمَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایسا خواب بیان کرے کہ اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے لاتعلق رہتے ہیں تو بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا۔ سفیان نے موصولاً ایوب نے اور قتیبہ، ابوعوانہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا۔ شعبہ، ابوہاشم رمانی، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات کان لگا کر سنی۔

7042م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ، وَمَنْ تَحَلَّمَ، وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ. تَابَعَهُ هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس نے ناحق دوسرے کی بات کان لگا کر سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی، آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ، نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

7042- سنن ابو داؤد: 5024، سنن نسائی: 5375

7042م- راجع الحدیث: 2225

7043 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ مِنْ أَفْرَى الفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعوٰے کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھی نہ ہو۔

46- بَابُ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلاَ يُخْبِرْ بِهَا وَلاَ يَذْكُرْهَا

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرنے

7044 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي، حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلاَ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتْفِلْ ثَلاَثًا، وَلاَ يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

عبدربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں، حتیٰ کہ میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑھ جاتا ہوں، حتیٰ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین دفعہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی ضرر نہیں دے گا۔

7045 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الهَادِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلاَ

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے لہٰذا چاہیے کہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور اسے بیان کر دے اور جب اس کے خلاف دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ ضرر نہیں دے گا۔

7044- راجع الحدیث: 3292

يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

47- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ

جو یہ سوچے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی

7046- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي المَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلاَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُرْهَا قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ العَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالقُرْآنُ، حَلاَوَتُهُ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فَالحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیکہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک معلق ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر میں نے دوسرے شخص کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر سے تیسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر نے عرض کیکہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک معلق رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے دوسرا شخص پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا پھر تیسرا شخص پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو جوڑ

لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: لَا تُقْسِمْ

دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتایئے میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ باتیں درست اور کچھ غلط بتائی ہیں۔ عرض کیکہ خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے جو میں نے غلط بتائی ہیں۔ فرمایا کہ قسم نہ دو۔

48- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا

7047- حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ،

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا۔ چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے کہا کہ چلیئے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا۔ چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلئے۔ پس ہم چل دیئے، حتیٰ کہ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبڑے کو اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا۔ ابو رجاء کے متعلق عوف کا

وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ المَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ

بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے کہ چیز کو وہ دوسری طرف متوجہ ہوتا اور ادھر بھی ایسا ہی کرتا جیسا اس جانب پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک جانب کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری جانب درست ہوجاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے، ہم چل دیئے حتیٰکہ ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور وغوغے کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر برہنہ مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انہیں نیچے سے آگ کی لپٹ پہنچتی اور وہ چیختے چلاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا چلیے۔ ہم چل دیئے۔ حتیٰ کہ ایک نہر پر پہنچے۔ روای کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو آکر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ حتیٰ کہ ایک نہایت ہی بدصورت شخص کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے پس ہم چل دیئے حتیٰ کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک دراز قد شخص تھا۔ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے سبب میں اس

لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ: قَالَا لِي: ارْقَ فِيهَا قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ: قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ: قَالَا لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا، وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ

کے سر کو نہ دیکھ سکا اس آدمی کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے حتیٰ کہ ایک بہت بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا، جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے اور راستے کھولنے کے لیے کہا تو وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ چنانچہ ہم اس میں داخل ہوئے تو اس میں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا جسم تو اتنا خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی آدھا بدن اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی جانب بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے، مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں لہٰذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلانے اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر

الكَرِيهُ المَرْآةِ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا الوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَوْلَادُ المُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوْلَادُ المُشْرِكِينَ، وَأَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ

سے اٹھتا تو جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ برہنہ مرد عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے، وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے وہ سود کھانے والا تھا۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ مالک نام کا جہنم کا نگران فرشتہ ہے اور وہ طویل القامت شخص جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ فطرت السلام پر فوت ونے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمانوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ فرماتے کہ مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

92- كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

1- بَابُ

باب

مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً} [الأنفال: 25] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا۔ (پ ۹، الانفال ۲۵) اور جو نبی کریم ﷺ فتنوں سے ڈرتے رہتے تھے۔

7048- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي، فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي، مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے حوض پر انتظار کرونگا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑلیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے امتی۔ چنانچہ کہا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم الٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

7049- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ، حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي، يَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، حتیٰ کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کردیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا اے رب یہ میرے اصحابی ہیں تو کہا جائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کیا؟

7050,7051- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

7048- راجع الحدیث:6579,6593

7049- راجع الحدیث:6576,6575

7050,7051- [illegible]

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ، وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا، لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ -وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا، فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي

اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اس پر آئے گا وہ اس سے پئے گا اور جو اس سے پی لے گا۔ تو پھر اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزاریں جائیں گے جنہیں میں پہنچانتا ہوں اور وہ مجھے پہنچانتے ہیں۔ پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کی زبانی اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے ہیں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا تبدیلی کی۔ پس میں کہوں گا دور ہوں، دور ہوں۔ جنہوں نے میرے بعد تبدیلی کی۔

2- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جلد تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو حتیٰ کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

7052- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ ان کا حق انہیں پورا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

7052- راجع الحديث: 3603

أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ

7053- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی نکلا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

7054- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ العُطَارِدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے امیر کا کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

7055- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ مَرِيضٌ، قُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ، سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ،

جنادہ بن ابو امیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ علیل تھے۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفع پہنچایا ہوا اور وہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی۔

7056- فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا، وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ، إِلَّا

چنانچہ بیعت کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ نشاط ہو یا ناگواری اور تنگ دستی ہو یا کشادگی اور خواہ ہمارے

7053- انظر الحدیث:7143,7054' صحیح مسلم:4767

7054- راجع الحدیث:7053

7055- راجع الحدیث:18' صحیح مسلم:4748

7056- راجع الحدیث:7200' صحیح مسلم:4745' سنن نسائی:4165,4164,4163,4162,4161,4160' سنن ابن ماجہ:2866

أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ

اور کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو حاکم بنایا گیا اس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ اس کا کفر واضح ہوا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمہارے پاس صاف دلیل ہو۔

7057 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي؟ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

حضرت انس بن مالک نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہ کیا۔ فرمایا کہ جلد تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا حتیٰ کہ مجھ سے ملاقات کرو۔

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلاَكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ

فرمانِ نبوی ﷺ کہ میری امت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے

7058 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلاَنٍ، وَبَنِي فُلاَنٍ، لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هَؤُلاَءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس میں اپنے دادا جان کے ساتھ بنی مروان کی جانب گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا۔ ''شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں۔ ہم نے

7057- راجع الحديث:3792

7058- راجع الحديث:3605,3604

4- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

7059 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ، أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

7060 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ القَطْرِ

5- بَابُ ظُهُورِ الفِتَنِ

7061 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عرض کی کہ آپ کو زیادہ علم ہے۔

فرمان نبوی ﷺ کہ جس شر کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آ گیا ہے

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا پرنور چہرہ سرخ تھا، فرما رہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر کے اندر عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آ گئی، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ برائی کی زیادتی ہو جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا: "کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں"؟ لوگوں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ

7059- راجع الحديث: 3346

7060- راجع الحديث: 1878

7061- راجع الحديث: 6037,85

سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ: القَتْلُ القَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریب ہوتا جائے گا عمل کم ہوتا جائیگا بخل پیدا ہو جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔

7062,7063- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالاَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا، يَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ وَالهَرْجُ: القَتْلُ

شفیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے کچھ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت غالب آجائے گی، علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

7064- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللهِ، وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا: فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا، يُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ وَالهَرْجُ: القَتْلُ

شفیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قریب والے دن ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھالیا جائے گا اور ان میں جہالت غالب آجائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

7065- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: -إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ،

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پس حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایسا سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں

7062,7063- صحیح مسلم: 6732,6731,6730,6729، سنن ترمذی: 2200، سنن ابن ماجہ: 4051,4050،
انظر الحدیث: 7066, 7065,7064، راجع الحدیث: 7062

7064- راجع الحدیث: 7062

7065- راجع الحدیث: 7062

وَالهَرْجُ: بِلِسَانِ الحَبَشَةِ القَتْلُ

قتل کو کہتے ہیں۔

7066- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ، قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الهَرْجِ يَزُولُ فِيهَا العِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالهَرْجُ: القَتْلُ بِلِسَانِ الحَبَشَةِ

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے خیال میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھالیا جائے گا اور ان میں جہالت ظاہر ہوگی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

7067- وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الأَشْعَرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: تَعْلَمُ الأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الهَرْجِ؟ نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ

ابوعوانہ عاصم، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو ان دونوں کے متعلق معلوم ہے جن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے ایام ہوں گے۔ آگے پہلی حدیث کے مطابق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

6- بَابٌ: لاَ يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت شر انگیز ہوگا

7068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الحَجَّاجِ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں پہنچنے والی اذیتوں کی آپ سے شکایت کی۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئیگا مگر اس کے بعد میں آنے والا اس سے شر انگیز ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب جا ملو میں نے اسے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

7069- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

ہند بنت حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ

7066- راجع الحدیث: 7062

7068- سنن ترمذی: 2206

الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ الفِرَاسِيَّةِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ - يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کا جگائے۔ اس سے مراد آپ کی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

7- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

7070- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

7071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

7072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي، لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی جانب ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شاید شیطان کب اسے چلوا دے اور اس طرح یہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

7070- صحیح مسلم: 276

7071- صحیح مسلم: 278، سنن ترمذی: 1459، سنن ابن ماجہ: 2577

7072- صحیح مسلم: 6611

7073 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ: نَعَمْ

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص تیروں کو لیے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا: ہاں۔

7074 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا، فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا، لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص تیروں کو لیے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لو تا کہ کسی مسلمان کو لگنے کا اندیشہ نہ رہے۔

7075 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا، - أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اس کے پاس تیر ہو تو اس کے پھل کو سنبھال لے یا یہ فرمایا کہ اسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تا کہ کسی بھی مسلمان کو اس سے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

8- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگے

7076 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔

7073- راجع الحدیث: 451

7074- راجع الحدیث: 451، صحیح مسلم: 6605

7075- راجع الحدیث: 454

7076- راجع الحدیث: 48، صحیح مسلم: 219، سنن نسائی: 4120، سنن ابن ماجہ: 69

7077 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگو۔

7078 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، - وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: أَلاَ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هَذَا، أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الحَرَامِ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَأَبْشَارَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الحَضْرَمِيِّ، حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: أَشْرِفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالُوا: هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ

ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکر۔ اور ایک اور آدمی جو میرے خیال میں محمد بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ بتاؤ کیا میں نے تم تک یہ بات پہنچادی؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو حاضر ہیں یہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو حاضر نہیں ہیں کیونکہ بسا اوقات جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے

7077- راجع الحدیث: 1742,121

لگو۔ جس دن ابن حضرمی کو جلایا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلایا تھا تو اس نے کہا کہ ذرا ابو بکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابو بکرہ تو یہ ہیں جو آپ کو دیکھ رہے ہیں عبدالرحمٰن ابو بکرہ کا بیان ہے کہ مجھے میری اور والدہ ماجدہ نے حضرت ابو بکرہ کے حوالے سے بتایا کہ اگر وہ لوگ میرے گھر میں گھس آتے تو میں انہیں ایک تنکا بھی نہیں مارتا۔

7079 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

7080 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے جدامجد حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف واپس نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

9- بَابُ تَكُونُ فِتْنَةٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا

7081 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

محمد بن عبید اللہ، ابراہیم، سعد، ان کے والد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب

7079- راجع الحدیث:1739

7080- راجع الحدیث:121

7081- راجع الحدیث:3601

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً، أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ

ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا او کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

7082- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے کھڑے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا شخص! کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا تو اسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ ان دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

10- بَابُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

7083- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلاَحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلاَهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ: فَهَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِأَيُّوبَ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ،

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے دور میں ایک دن میں ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس سبب سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدمقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن

7082- انظر الحدیث: 3601

7083- صحیح مسلم: 7184، سنن نسائی: 4128,4127، سنن ابن ماجہ: 3965

فَقَالاَ: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الحَدِيثَ: الحَسَنُ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

عبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

7083م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، بِهَذَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، وَهِشَامٌ، وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ.

سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے۔ بکار بن عبدالعزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے۔ غندر، شعبہ، منصور ربعی بن حراش، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

11- بَابٌ: كَيْفَ الأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرے

7084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الخَوْلاَنِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ

ابو ادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا کہ کہیں وہ مجھ پر حاوی نہ ہو۔ چنانچہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو بھی لے آیا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا: ہاں! لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ بغیر دیکھے بھالے راستے پر چلیں گے، ان کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ ناپسند۔ میں نے عرض کی کہ اس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ

7084- راجع الحدیث:3606

وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو ان کی بات قبول کرے گا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمیں ان کی صفات بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ دیکھوں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ عرض کی کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، حتیٰ کہ تمہیں موت آ جائے مگر اسی حالت میں رہنا۔

12- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الفِتَنِ وَالظُّلْمِ

جو فتنہ اور ظلم کرنے والوں کی کثرت کو برا جانے

7085 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، وَغَيْرُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ المَدِينَةِ بَعْثٌ، فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ، فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ، - فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ - قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ المُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ المُشْرِكِينَ، يُكَثِّرُونَ سَوَادَ المُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ المَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} [النساء: 97]

لیث کا بیان ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا کہ اہل مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی شدت کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ قلبی طور پر مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے پر ابھارتے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور ان میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرتی پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ (پ۵، النسآء ۹۷)۔

7085- انظر الحدیث: 4596

13-بَابُ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

7086 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ، وَلاَ أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا اليَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلاَنًا وَفُلاَنًا

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دو باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر قرآن سے بھی اسے سمجھ لیا پھر سنت سے بھی اسے سیکھ لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک نشان کی طرح رہ جائے گا۔ اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور اس کے صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تیرے پاؤں پر چنگاری گرے اور پھٹنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کچھ نہ ہو صبح ہونے پر لوگ تجارت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانت دار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں شخص کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا دانشمند ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ تجارت کروں کیوں کہ اگر وہ مسلمان ہوا تو اسلام اسے زور دے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوا تو لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے تجارت کرتا ہوں۔

14-بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الفِتْنَةِ

7087 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

فتنوں کے سبب جنگل میں رہنا

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے

7086- راجع الحديث:6497

7087- [illegible] 4197:

الأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ، ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي البَدْوِ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ، وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً، وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا، حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ، فَنَزَلَ المَدِينَةَ

گئے تو اس نے کہا۔ اے ابن اکوع! کیا آپ کفر کی طرف الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے زبدہ میں جا رہے، وہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں ان کے ہاں اولاد ہوئی، حتیٰ کہ فوت ہونے سے وہ چند دن پہلے مدینہ منورہ میں آئے ہوئے تھے۔

7088 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

عبداللہ بن ابوصعصعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت جلد مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور برساتی مقامات پر چلا جائے گا۔ اس کا یہ فرار اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے ہوگا۔

15- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

7089 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ المِنْبَرَ فَقَالَ: لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لاَفٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ، كَانَ إِذَا لاَحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی کثرت ہوگی تو ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لیے بیان کرونگا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظ فرمانے لگے تو حضرات صحابہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا جس کو بحث و تکرار کے وقت بعض لوگ اسے اس کے باپ کے سوا کسی دوسرے کا کہتے تھے اس نے عرض کی

7088- راجع الحديث:19

7089- راجع الحديث:6076

بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ هَذِهِ الآيَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: 101]

کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کے شر سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں حتیٰ کہ میں نے انہیں دیوار کے سے دور دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (پ ۷، المائدہ ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

7090- وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لاَفًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ: عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوأَى الْفِتَنِ

عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر آدمی اپنے سر کو کپڑوں میں چھپا کر رو رہا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

7091 - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَمُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا. وَقَالَ: عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ

خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، معمر، ان کے والد، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا میں فتنوں کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

16- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

فرمان نبوی ﷺ کہ فتنہ مشرق سے نکلے گا

7092 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ

7090- راجع الحدیث:7089,93

7091- راجع الحدیث:7089,93

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ المِنْبَرِ فَقَالَ: الفِتْنَةُ هَا هُنَا الفِتْنَةُ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، - أَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّمْسِ-

تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر کی طرف رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

7093 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ المَشْرِقِ يَقُولُ: أَلاَ إِنَّ الفِتْنَةَ هَا هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ مشرق کی طرف رخ کر کے فرما رہے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

7094 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ عرض کی گئی کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری دفعہ فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

7095 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری جانب آ رہے تھے تو ہمیں تمنا ہوئی کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ان کی طرف آگے جا کر عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں فتنہ کے وقت قتال کرنے کے بارے

7093- راجع الحدیث:3104، صحیح مسلم:7221

7094- راجع الحدیث:1037

7095- راجع الحدیث:3130

حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الفِتْنَةِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ} [الأنفال: 39] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الفِتْنَةُ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ المُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى المُلْكِ

میں کوئی حدیث سنائیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے۔ (پ ۲، البقرۃ ۱۹۳) آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں فتنے کا علم ہے، تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفےٰ ﷺ مشرکین سے قتال فرمایا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے، ان کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے لیے نہ تھی۔

17- بَابُ الفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ

فتنے سمندر کی موجوں کی طرح امڈیں گے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ عِنْدَ الفِتَنِ، قَالَ امْرُؤُ القَيْسِ:

[البحر الكامل]

الحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً ... تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ

حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ... وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ

شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ ... مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

ابن عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤالقیس نے کہا:

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

7096 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ، إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ قَالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ» قَالَ: لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ

شفیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی کا اس اہل وعیال، مال، اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا کفارہ اس کی نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے ذریعے ہوجاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندر کی

بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ عُمَرُ: أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ عُمَرُ: إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْتُ: أَجَلْ. قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ

موجوں کی اُمڈے گا۔ کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس کا کیا خوف جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا پھر وہ کبھی بند کیا جاسکے گا؟ میں نے کہا: ہاں! ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اور یہ اس لیے تھا کہ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم نے ان سے دروازے کے متعلق پوچھنے سے ڈرے۔ پس ہم نے اس سے پوچھنے کے لیے مسروق سے کہا تو اس نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمر۔

7097 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ، وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ، فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی جانب تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم ﷺ کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، رفع حاجت سے فارغ ہوئے اور کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہو گئے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں مبارک کھول کر کنویں میں لٹکا لیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریئے حتیٰ کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ

7097- راجع الحدیث: 3674

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَامْتَلَأَ القُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا، فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ البِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي، وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ، اجْتَمَعَتْ هَا هُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

عنہ، حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم ﷺ کے دائیں طرف اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے تو میں نے ان سے ٹھہرنے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف آ گئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہاں ٹھہریئے حتیٰ کہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کرلوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو اور ایک آفت جو انہیں پہنچے گی۔ پس وہ اندر داخل ہوئے تو انکے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہیں سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آ جائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

7098- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: قِيلَ لِأُسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ، بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ: أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اس کے متعلق کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے میں ہی فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اس سے تم بہتر ہو جب کہ میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ، فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلاَنُ، أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَى عَنِ المُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی جلانے والا گدھا گھومتا ہے۔ پس دوزخی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے منع کرتے تھے وہ جواب دے گا میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا لیکن خود کرتا نہ تھا اور برے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

18- باب

وہ قوم جو عورت کو حکمران بنائے کبھی فلاح نہیں پاسکتی

7099 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الجَمَلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے فائدہ پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے کاموں کو عورت کے حوالے کریں۔

7100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الأَسَدِيُّ، قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى البَصْرَةِ، بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الكُوفَةَ، فَصَعِدَا المِنْبَرَ، فَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ المِنْبَرِ فِي أَعْلاَهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الحَسَنِ، فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، فَسَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى البَصْرَةِ،

ابوحصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم یہ تینوں حضرات بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو روانہ کیا۔ پس وہ ہمارے پاس کوفہ تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما منبر کے اوپر والی طرف بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اس کی نیچے والی سیڑھی پر تھے یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ سے نیچے۔ پس ہم ان کے پاس جمع

7099- راجع الحدیث: 4425

وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلاَكُمْ، لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ

ہو گئے۔ تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہوگئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مرد کی اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

000- باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے آزمائش

7101 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَامَ عَمَّارٌ، عَلَى مِنْبَرِ الكُوفَةِ، فَذَكَرَ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ مَسِيرَهَا، وَقَالَ: إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور ان کے سفر کا ذکر فرمایا: بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن ان کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

7102,7103,7104 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ، حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ، فَقَالاَ: مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى المَسْجِدِ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما ان دونوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لشکر اکٹھا کرنے کی خاطر کوفہ بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپکا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو سوائے آپ کی اس کام میں عجلت کرنے کے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو سوائے اس کام میں تاخیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔

7105,7106,7107 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود،

7101- راجع الحدیث: 3772,3771

7102,7103,7104- انظر الحدیث: 7106

7105,7106,7107- راجع الحدیث: 7104,7103,7102

حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنَ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ، قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلاَ مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُوسِرًا: يَا غُلاَمُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالأُخْرَى عَمَّارًا، وَقَالَ: رُوحَا فِيهِ إِلَى الجُمُعَةِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اس سے کہہ دوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی نقص نہیں دیکھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود جب سے آپ نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں تاخیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو پس حضرت مسعود نے جو مالدار شخصیت تھے فرمایا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ ان میں سے ایک حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے لیے چلیے۔

19-بَابُ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرمائے

7108 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ العَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اس وقت عذاب اس قوم کے ہر شخص کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

20-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

فرمان نبوی ﷺ کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے

7109 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

7108- صحيح مسلم:7163

7109- راجع الحديث:2704

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، وَلَقِيتُهُ بِالكُوفَةِ وَجَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ، فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَسَنُ، قَالَ: - لَمَّا سَارَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالكَتَائِبِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرَى كَتِيبَةً لاَ تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ المُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ - قَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، جَاءَ الحَسَنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

اللہ عنہ سے میری ملاقات کوفہ میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسٰی بن موسیٰ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابن شبرمہ اس بات سے خائف ہوئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر لے کر حضرت معاویہ کی جانب پیش قدمی کی تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل فوج کو مار نہ بھگائے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان سے مل کر صلح کے لیے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروادے۔

7110 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَّ حَرْمَلَةَ، مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ - قَالَ عَمْرٌو: قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ - قَالَ: أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلَكِنَّ هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا۔ عمرو بن دینار نے کہا انہوں نے بتایا۔ بہت جلد وہ تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب کو کس چیز نے پیچھے روک رکھا ہے؟ تم ان کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ آپ کے ساتھ رہوں لیکن میں اس معاملے میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا۔ پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرملہ کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔

21- بَابُ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

جب کوئی لوگوں سے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر برخلاف کرے

7111 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ المَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ، حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ القِتَالُ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ، وَلاَ بَايَعَ فِي هَذَا الأَمْرِ، إِلَّا كَانَتِ الفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور بیشک ہم نے اس شخص کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول کیلئے بیعت کی اور مجھے نہیں معلوم کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی شخص سے لڑنے کی ٹھانی جائے اور مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے جو شخص اس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا مگر میرے اور اس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

7112 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي المِنْهَالِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَوَثَبَ القُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ، أَلاَ تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ العَرَبِ، كُنْتُمْ عَلَى الحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالقِلَّةِ وَالضَّلاَلَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ،

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر کے اور خوارج بصرہ پر قابض ہو گئے۔ چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب روانہ ہوا حتیٰ کہ ہم ان کے کاشانۂ دولت میں داخل ہوئے اور وہ اپنے سائبان کے نیچے بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد ان سے گفتگو کرنے لگے اور ان کے ارشادات سننے کے آرزو مند ہوئے۔ چنانچہ عرض کی: اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کن دھندوں میں پڑے ہوئے ہیں؟ تو پہلی بات جو میں نے ان کی گفتگو میں وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار ہوں کہ صبح ہوتے ہی مجھے قریش کے ان لوگوں پر اشتعال آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگوں کا کیا حال

7111- راجع الحديث:3188

7112- انظر الحديث:7271

وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ، وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللَّهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا

تھا یہ آپ کو معلوم ہے آپ ذلت خیر کی قلت اور گمراہی میں مبتلا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے ذریعے آپ کو اس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپ کے درمیان فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ آدمی جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ نہیں لڑ رہا مگر دنیا کیلئے۔

7113 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمَانِ، قَالَ: إِنَّ المُنَافِقِينَ اليَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَاليَوْمَ يَجْهَرُونَ

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک آج کے منافقین ان سے زیادہ سرانگیز ہیں جو نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں تھے کہ ان دنوں وہ نفاق کو پوشیدہ رکھتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں۔

7114 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الكُفْرُ بَعْدَ الإِيمَانِ

ابو شعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد کافر ہونا ہے۔

22- بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ القُبُورِ

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

7115 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

23- بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الأَوْثَانُ

زمانہ بدلے گا حتیٰ کہ بتوں کی پوجا ہوگی

7116 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَخْبَرَنِي

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

7115- راجع الحديث: 85، صحيح مسلم: 7230

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الخَلَصَةِ وَذُو الخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ

قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قبلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذی الخلصۃ پر ملیں گے ذوالخلصہ اس بت کا نام ہے جس کی دور جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

7117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قحطان سے ایک ایسا شخص نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

24-بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

آگ کا نکلنا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إِلَى المَغْرِبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی اولین علامات میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

7118 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

7119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ،

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگلنے لگے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ عبید اللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

7117- راجع الحدیث:3517

عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

25- بَابٌ

قیامت کی بعض علامات

7120 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ، سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ: حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرلو کیونکہ بہت جلد لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی جانب سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

7121 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ: وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ - يَعْنِي آمَنُوا - أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں قتال نہ کرلیں۔ ان کے درمیان سخت لڑائی ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور حتیٰ کہ بہت جھوٹے دجال نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے، زمانہ قریب ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور حتیٰ کہ تمہارے پاس مال بہت زیادہ ہوجائے کہ یہ بہتا پھرے، حتیٰ کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور حتیٰ کہ جب کسی شخص کو مال دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ اور حتیٰ کہ لوگ بلند عمارتوں پر فخر کریں اور حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے۔ کاش! میں اس کی جگہ ہوتا ور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔ چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا

لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہ دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر نیکی نہ کی ہو اور قیامت اس طرح آئے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن نہ ان میں کوئی چیز خریدنے پائیں گے۔ اور نہ انہیں لپیٹ سکیں گے اور قیامت یوں آئے گی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا قیامت اس طرح آئے گی ہوگی کہ کوئی جانوروں کو حوض پر لے جائے گا لیکن پانی نہ پلا پائے گا اور قیامت یوں آئیگی کہ کسی نے کھانے کے لیے منہ کی جانب لقمہ اٹھایا ہوگا لیکن اسے کھانے نہ پائے گا۔

26- بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجال کا ذکر

7122- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ. قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ، وَنَهَرَ مَاءٍ، قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم ﷺ سے دجال کے بارے میں دریافت کیا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا میں نے عرض کی کہ اس لیے معلوم کرتا ہوں کہ لوگ کہتے ہیں۔ اس کے ہمراہ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر کام اس سے بھی آسان ہے۔

7123- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، امام بخاری نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔

7124- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

-7122 صحیح مسلم: 7306,7305,7304,5589' سنن ابن ماجه: 4073

-7123 راجع الحديث: 3057' صحیح مسلم: 7289

-7124 راجع الحديث: 1881

طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ الدَّجَّالُ، حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ المَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے ایک طرف آ پڑے گا۔ پھر مدینہ منورہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے سبب ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی جانب چلا جائے گا۔

7125 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔

7126 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ البَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرہ گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

7127 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جیسی اس کی شان ہے، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو مگر میں تمہیں وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی یعنی وہ (دجال) کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا ہونے سے پاک ہے۔

7125- راجع الحدیث:1879

7126- راجع الحدیث:1879

7127- راجع الحدیث:3057,1354

7128- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ - أَوْ يُهَرَاقُ - رَأْسُهُ مَاءً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ العَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالُوا: هَذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو طواف خانہ کعبہ کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اس طرف توجہ کی تو ایک موٹے فربہ شخص کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا۔ گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے، جو لوگوں میں سب سے زیادہ بنوخزاعہ کے ایک آدمی ابن قطن سے مشابہت رکھتا تھا۔

7129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَعِيذُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

7130 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي الدَّجَّالِ: إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس آگ پانی اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

7131 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم و نے فرمایا کوئی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت

7128- انظر الحدیث:3440

7129- راجع الحدیث:832' صحیح مسلم:1323

7130- راجع الحدیث:3450

7131- انظر الحدیث:7408' صحیح مسلم:7290' سنن ابو داؤد:4317,4316' سنن ترمذی:2245

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلاَ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

27- بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ المَدِينَةَ

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا

7132- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ المَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي المَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اس پر حرام ہوگا۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بنجر زمین پر اترے گا تو ایک دن اس کے پاس ایک ایسا شخص جائے گا جو اس وقت کا سب سے اچھا شخص ہوگا یا اچھے لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے بارے میں کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اس شخص کو قتل کر کے زندہ کردے گا۔ وہ شخص کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے متعلق اور زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی، پس دجال اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہ پا سکے گا۔

7133 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى أَنْقَابِ المَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ، لاَ يَدْخُلُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے، نہ ان سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

7132- راجع الحديث: 1882

الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ

7134- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ الْمَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ: وَلاَ الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کی جانب دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دے رہے ہوں گے لہٰذا دجال اس کے نزدیک نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

28- بَابُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

یاجوج اور ماجوج

7135- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخُبْثُ

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے۔ اسمٰعیل، ان کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنتِ ابوسلمہ، ام حبیبہ بنتِ ابوسفیان، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمارہے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ قریب آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے اور اپنی ایک انگشتِ مبارک اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

7136- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ، رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے وہیب راوی نے نوے کے عدد حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا حلقہ۔

7134- انظر الحدیث: 1881 سنن ترمذی: 2242

7135- راجع الحدیث: 3346

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

93- كِتَابُ الأَحْكَامِ

1-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ {أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59]

7137- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

7138- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلاَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

احکام کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (پ ۵، النسآء ۵۹)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی بیشک اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس امام لوگوں کی طرف سے نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت

7137- راجع الحدیث: 2957، صحیح مسلم: 4726

7138- راجع الحدیث: 893، سنن ابوداؤد: 2928

لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

2-بَابٌ: الأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

7139- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلاَ تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ

7140- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

امراء قریش میں سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ ان کے پاس قریش کا ایک جماعت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ بہت جلد بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر کہا۔ امابعد، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں نہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں ایسے لوگ جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لیے قریش کا حق ہے جو ان سے دعداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا۔ جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو شخص بھی باقی رہے۔

3-بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالحِكْمَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ} [المائدة: 47]

حکمت کے مطابق فیصلہ کرنے والے کا اجر

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (پ ٦، المائدہ ٤٧)

7141- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

قیس بن ابو حازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

7139- راجع الحدیث: 3500

7140- راجع الحدیث: 3501

7141- راجع الحدیث: 73

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

4-بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

گناہ کے کام میں امام کی بات سننی اور ماننی نہیں چاہیے

7142 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگر چہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا سر منقی جیسا ہو۔

7143 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر الگ ہو پھر مرجائے تو جاہلیت کی موت مرا۔

7144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى المَرْءِ المُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام امور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اس کا حکم ماننا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ گناہ کا حکم کرے تو نہ اس کی سنی جائے اور نہ اس کا حکم مانا جائے۔

-7142 راجع الحدیث:693

-7143 راجع الحدیث:7053

7145 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا، وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا، ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا، فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ، فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ، وَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي المَعْرُوفِ.

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوجی لشکر روانہ کیا اور انصار کے ایک شخص کو اس کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ پس وہ امیر ان پر کسی سبب سے ناراض ہوگیا اور کہا۔ کیا نبی کریم ﷺ نے آپ لوگوں کو میرا حکم ماننے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایندھن جمع کرلو۔ پھر تم خوب آگ بھڑکا لو تو اس میں داخل ہوجانا چنانچہ انہوں نے ایندھن جمع کیا، پھر اس میں آگ لگادی، پھر جب اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہوکر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس الجھن میں تھے کہ آگ بجھ گئی اور ادھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو کبھی اس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

5- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا

جو امارت کا طالب نہ ہو تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے

7146 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ،

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہارے طلب کرنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر بغیر طلب تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اس کے علاوہ میں دیکھو تو اپنی قسم کا

7145- راجع الحديث:4340

7146- راجع الحديث:6622

وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

کفارہ دیدو اور وہ کام کرو جس میں بھلائی ہو۔

6- بَابُ مَنْ سَأَلَ الإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

جو امارت طلب کرے تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا

7147 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لاَ تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہارے طلب کرنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر طلب تمہیں دی جائے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اس کے علاوہ میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

7- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ

امارت کی حرص بری ہے

7148 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ القِيَامَةِ، فَنِعْمَ المُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الفَاطِمَةُ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت جلد تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور بہت جلد قیامت کے دن ندامت ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمرو بن حکم نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

7149 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو شخص ہم تینوں نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے پس ایک آدمی

7147- راجع الحديث:6622

7148- سنن نسائي:5400,4222

7149- راجع الحديث:2261، صحيح مسلم:4694

وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَهُ. فَقَالَ: إِنَّا لاَ نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ، وَلاَ مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ

نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو والی نہیں بناتے جو امارت طلب کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص رکھے۔

8- بَابُ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

جو حاکم بنایا گیا پھر رعیت کی خیر خواہی نہ کرے

7150 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، عَنِ الحَسَنِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ، عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ

عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان کے مرضِ وفات میں عیادت کی۔ حضرت معقل نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران بنایا ہوا اور وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے، مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

7151 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، قَالَ: زَائِدَةُ ذَكَرَهُ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ المُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ اس حال میں مرے ان کے حقوق غصب کئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔

9- بَابُ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اس پر سختی فرمائے گا

7152 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت

7150- صحیح مسلم:4707,4706,363,362,361

7151- راجع الحدیث:7150

7152- راجع الحدیث:6499

خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ، فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالُوا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ، قَالَ: نَعَمْ جُنْدَبٌ

جندب رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے، لوگوں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: جو سنانے کے لیے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے سنوا دے گا اور جو لوگوں پر سختی فرمائے تو بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر سختی فرمائے گا لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہ کھائے مگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو، تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: کیا حضرت جندب! فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

10- بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا۔

7153 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ . فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ، وَلاَ صَلاَةٍ، وَلاَ صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

سالم بن ابو الجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک شخص ملا تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ شخص کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے بہت زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

7153- راجع الحديث: 6171,3688

11- بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ

7154 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلاَنَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي . فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي، قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضَى، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ

ذکر کیا گیا کہ حضور ﷺ کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرمارہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رورہی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا: جایئے، آپ کو میری مصیبت کا کیا معلوم۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے تشریف لے گئے۔ پھر اس کے پاس سے ایک شخص گزرا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اس نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا۔ چنانچہ اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ! خدا کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کی ابتداء میں ہوتا ہے۔

12- بَابُ الحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ، دُونَ الإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ

7155 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الأَمِيرِ

حاکم کا اپنے امام کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار۔

7156 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ

-7154 راجع الحديث: 1252

-7155 سنن ترمذی: 3851,3850

-7156 راجع الحديث: 2261

الْقَطَّانُ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیجا۔

7157- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا۔ پس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے جبکہ وہ شخص حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر یہودی ہو گیا ہے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

13- بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ

کیا حاکم حالتِ غضب میں فیصلہ کرے یا فتویٰ دے

7158- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ، وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ، بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند کے لیے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو شخصوں کے درمیان اسوقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخصوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

7159- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم، میں فلاں آدمی کی وجہ سے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز

7157- راجع الحدیث: 2261

7158- صحیح مسلم: 4466,4465 سنن ابو داؤد: 3589 سنن ترمذی: 1334 سنن نسائی: 5436,5421 سنن ابن ماجہ: 2316

أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا الْحَاجَةِ

پڑھاتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وعظ فرماتے ہوئے اس دن سے زیادہ ہرگز کبھی غضبناک نہیں دیکھا پھر فرمایا کہاے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ متنفر کرنے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لیے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

7160 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لِيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے، حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اسے طلاق دینا ہی چاہو تو طلاق دے دینا۔

14- بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ، إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتُّهَمَةَ

قاضی اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے جبکہ اسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ہند سے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لو جو تمہارے لیے ہے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ کام عام ہے۔

7161- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنتِ عتبہ ربیعہ نے حاضر

7160- راجع الحدیث: 4908' صحیح مسلم: 3644' سنن ابو داؤد: 2181' سنن ترمذی: 1176' سنن نسائی: 3397' سنن ابن ماجہ: 2023

7161- راجع الحدیث: 2211

قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ. ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: لاَ حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ

خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا کی ذلت مجھے آپ کے گھر والوں کی ذلت سے زیادہ پسند نہیں تھی۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا محبوب نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہیں، تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

15- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ، وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي

مُہر لگے ہوئے خط پر گواہی اور یہ کہ کس طرح گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لیے خط لکھنا اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلاَّ فِي الْحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ، لأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ، وَإِنَّمَا صَارَ مَالاً بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْجَارُودِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ: شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ، وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالْحَسَنَ، وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، وَبِلاَلَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ، وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُورٍ، يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ: الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ

اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے سوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطاء ہو تو جائز ہے کیونکہ ان کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نادانستہ اور دانستہ کے قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے متعلق لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لیے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی جانب سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن عبدالکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن یعلیٰ قاضی بصرہ ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ، عبداللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں

بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ، قِيلَ لَهُ: اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ، وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ: أَنَّ لِي عِنْدَ فُلاَنٍ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ، وَأَبُو قِلاَبَةَ: أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا، لِأَنَّهُ لاَ يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ، وَإِلَّا فَلاَ تَشْهَدْ

کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا ہے وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا آدمی جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبداللہ ہے ہم سے ابونعیم نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضی بصرہ کی جانب سے خط لایا اور میں نے ان کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفہ میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھی امام حسن بصری اور ابوقلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کا نا پسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے اہل خیبر کے لیے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور زہری نے اس عورت کی گواہی کے متعلق کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو۔

7162- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ، قَالُوا: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے قیصر روم کے لیے مکتوب لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کی کہ وہ بغیر مہر لگا ہوا خط نہیں پڑھتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

16- بَابٌ: مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ القَضَاءَ

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الحُكَّامِ أَنْ لاَ يَتَّبِعُوا الهَوَى، وَلاَ يَخْشَوُا النَّاسَ، وَلاَ يَشْتَرُوا

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کا اتباع نہ کریں لوگوں سے نہ

7162- راجع الحدیث:65

بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا. ثُمَّ قَرَأَ: {يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الأَرْضِ، فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالحَقِّ، وَلاَ تَتَّبِعِ الهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ، إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الحِسَابِ}، وَقَرَأَ: {إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ، فَلاَ تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ، وَلاَ تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الكَافِرُونَ} [المائدة: 44]، {بِمَا اسْتُحْفِظُوا} [المائدة: 44]: اسْتُودِعُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، وَقَرَأَ: {وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ القَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ، فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا}، فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلاَ مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ القُضَاةَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ القَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً، كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ: أَنْ يَكُونَ فَهِمًا، حَلِيمًا، عَفِيفًا، صَلِيبًا، عَالِمًا، سَئُولًا عَنِ العِلْمِ

ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔ (پ ۲۳، ص ۲۶) اور یہ آیت پڑھی بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔ (پ ٦، المائدہ ۴۴) اس سے مراد حفاظت کرنا اور کتاب اللہ کی طرف بلانا ہے اور یہ آیت پڑھی: اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا۔ (پ ١٧، الانبیآء ٧٨-٧٩) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کے باعث معذور رکھا گیا۔ مزاحم کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ قاضی کے لیے پانچ خصلتیں ہوں۔ اگر ان میں سے ایک بات اس میں نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ ہیں۔ صاحب فہم، بردبار، پاکیزہ علمی تحقیق رکھنے والا عالم ہو۔

17-بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا
وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

افسروں اور گورنروں کی روزی
قاضی شریح قضا کی اجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وصی اپنی محنت کے لحاظ سے کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کھایا۔

7163-حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلاَفَتِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا، فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ، قُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، قَالَ عُمَرُ: لاَ تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي العَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ، فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا المَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَإِلَّا فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

حویطب بن عبدالعزی کا بیان ہے کہ انہیں عبداللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا مجھے یہ بات نہیں بتائی گئی کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ پس میں نے کہا کہ جی بالکل ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں۔ اس لیے چاہتا ہوں کہ میری اجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو جب رسول اللہ ﷺ مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجیے کہ وہ مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ سے کسی اور کو عطا فرما دیجیے جو مجھ سے زیادہ کر ضرورت مند ہو فرمایا کہ اسے لے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر اور طلبگار نہ ہو تو اسے لے لو ورنہ اس سے اپنے نفس کی پیروی نہ کرو۔ زہری

7164- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي العَطَاءَ، فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ

سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان

7163- راجع الحدیث: 1473' صحیح مسلم: 2406,2405,2404' سنن ابو داؤد: 2944,1647' سنن نسائی: 2606,2603

مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا المَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اس کے منتظر یا طلبگار نہ وہ تو اسے لے لو ورنہ اس سے نفس کی پیروی نہ کرو۔

18- بَابُ مَنْ قَضَى وَلاَعَنَ فِي المَسْجِدِ

جو مسجد میں فیصلہ اور لعان کرے

وَلاَعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى شُرَيْحٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي المَسْجِدِ وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِاليَمِينِ عِنْدَ المِنْبَرِ وَكَانَ الحَسَنُ، وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِنَ المَسْجِدِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کیے۔ مروان نے زید بن ثابت نے منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

7165 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اس وقت پندرہ برس تھی۔ ان کے درمیان تفریق کر دادی۔

7166 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلٍ، أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلاَعَنَا فِي المَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ ان دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

19- بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي المَسْجِدِ، حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ

جو مسجد میں حکم دے حتیٰ کہ مسجد سے باہر

7165- راجع الحديث:423

مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ

حد قائم کرے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

7167- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور پکارتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس کی جانب سے سرخ پھیر لیا۔ جب اس نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں فرمایا کہ اسے لے جا کر رجم کردو۔

7168- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى .رَوَاهُ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اس آدمی سے سنا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے مقام مصلّٰی پر رجم کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری ابوسلمہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے رجم کے متعلق روایت کی۔

20- بَابُ مَوْعِظَةِ الإِمَامِ لِلْخُصُومِ

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

7169- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلاَ يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ لفاظی سے پیش کرے۔ پس میں اس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کردوں۔ پس میں جس کو اس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اسے نہ لے کیوں کہ وہ جہنم کی آگ کا ایک

7167- راجع الحدیث: 6815,5271

7168- راجع الحدیث: 6815,5270

أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

ٹکڑا ہے۔

21- بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الحَاكِمِ، فِي وِلاَيَتِهِ القَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْمِ

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا قبل قاضی حاکم کے سامنے شہادت کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے

وَقَالَ شُرَيْحٌ القَاضِي، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ، فَقَالَ: ائْتِ الأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ، زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ، وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ: لَوْلاَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الحَكَمُ أَرْبَعًا

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ان سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جا تا کہ میں تیری گواہی دوں عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حد والا کام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں، چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہوگی کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا خوف نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا ماعز نے نبی کریم ﷺ کے حضور چار دفعہ زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے اسے رجم کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حماد کا قول ہے کہ زانی جب حاکم کے پاس ایک مرتبہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم کا قول ہے کہ جب چار مرتبہ اقرار کرے۔

7170 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ. فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي، فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن فرمایا: جس کے پاس اس کے مقتول کو قتل کرنے کی گواہی ہو تو اس کا مال اسی کو ملے گا۔ پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو شہادت دے لہٰذا بیٹھ گیا پھر مجھے خیال آیا کہ اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ

7170- راجع الحدیث: 2100

لِي، فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلاَحُ هَذَا القَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا، لاَ يُعْطِيهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ. قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، وَقَالَ أَهْلُ الحِجَازِ: الحَاكِمُ لاَ يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وِلاَيَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ القَضَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ القَضَاءِ قَضَى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ، لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الأَمْوَالِ، وَلاَ يَقْضِي فِي غَيْرِهَا. وَقَالَ القَاسِمُ: لاَ يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ، مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ، وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ المُسْلِمِينَ، وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ

سے کروں۔ چنانچہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اس کے ہتھیار تو میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال ولا دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم رکھا جائے جو اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو اس نے ہتھیار مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے ان سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے ہتھیار دلائے۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم کے مطابق فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے دوران یا پہلے اس کا گواہ ہو اور اگر مخالف اس کے پاس مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اعتراف کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر ان کی موجودگی میں اقرار نہ کروایا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے اس کے مطابق فیصلہ کر دے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور ان میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ وہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ گواہی سے مراد حق کا معلوم کرنا ہے جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے امور میں نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے معلوم کیے بغیر اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے ہاں جبکہ اس کا علم شہادتوں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں خدشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں

تہمت کا خیال آجائے اور ان کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کا خوف ہے اور نبی کریم ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کیا ہے اسی لیے ایک دفعہ فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔

7171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتِ انْطَلَقَ مَعَهَا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا، فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ. قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ. قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب نے علی بن حسین سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے ان کے پاس سے انصار کے دو آدمی گزرے تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر ابن ابو عتیق، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

22- بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ: أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا

والی ایک جگہ کے دو امیر بنائے تو انہیں ایک دوسرے کی اطاعت اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

7172 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی جانب روانہ کیا اور فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا، شدت نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے علاقے میں بتع نامی شراب تیار کی جاتی ہے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نضر، ابوداؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابو بردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ

7171- راجع الحدیث: 2035

7172- راجع الحدیث: 2361، 3038

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

23- بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ

حاکم کا دعوت قبول کرنا

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

7173 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُكُّوا العَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ

ابو وائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

24- بَابُ هَدَايَا العُمَّالِ

عمال کے تحفے

7174 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسْدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ المِنْبَرَ - فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ العَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَيَنْظُرُ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لاَ يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلاَثًا، قَالَ سُفْيَانُ: قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَزَادَ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي، وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي، وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن الاتبیہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ عامل کا کیا حال ہے؟ ہم نے اسے بھیجا تو آ کر کہتا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لیے ہے۔ بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ بروز قیامت کے اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلا رہا ہوگا۔ گائے ہے تو ڈکرا رہی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی۔ پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمائے حتیٰ کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین دفعہ فرمایا۔ کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا

7173- راجع الحدیث: 5174,3046

7174- راجع الحدیث: 925

سَمِعَ أُذُنِي. خُوَارٌ: صَوْتٌ، وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُونَ: كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ

دیا؟ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا ہشام، ان کے والد حضرت ابوحمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی اسے میرے ساتھ سنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سنا۔ آواز، ڈکرانا اور الجوار تجارون سے ہے یعنی گائے جیسی آواز۔

25-بَابُ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

7175 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو سَلَمَةَ، وَزَيْدٌ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے۔

26-بَابُ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ

لوگوں میں معروف شخص

7176,7177 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ: إِنِّي لاَ أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ. فَرَجَعَ النَّاسُ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے آزاد کروائے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تمہیں خوب جانتے ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ

7175- راجع الحديث:692

7176,7177-راجع الحديث:2307

فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بخوشی اجازت دی ہے۔

27- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ

سلطان کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور جانے پر برائی کرنا ناپسندیدہ ہے

7178 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا، فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے سلطان کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے پاس سے آجاتے ہیں تو اس کے برخلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

7179 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے برا دوغلہ شخص ہے جو ان کے سامنے کچھ کہے اور ان کے پیچھے کچھ۔

28- بَابُ القَضَاءِ عَلَى الغَائِبِ

غائب کا فیصلہ

7180 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابو سفیان ایک کنجوس شخص ہیں تو مجھے ان کے مال میں سے لینے کی حاجت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

29- بَابُ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الحَاكِمِ لَا

جب قاضی اس کے بھائی کا حق اسے دے تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال

7179- راجع الحديث: 3494

7180- راجع الحديث: 2211

يُحِلُّ حَرَامًا وَلاَ يُحَرِّمُ حَلاَلًا

اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

7181 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں ار میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق اپنی بات بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور میں اسے سچا سمجھ لوں اور اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اسے لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔

7182 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہذا تم اسے اپنی تحویل میں لے لینا فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے پس حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے کر حاضر خدمت ہوئے حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے ور اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے

7181- راجع الحديث:2458

7182- راجع الحديث:3053,2745

وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ. فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى

بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ اس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا حتیٰ کہ اللہ سے جا ملیں۔

30- بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

کنوئیں وغیرہ کا حکم

7183- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] الآيَةَ.

7184- فَجَاءَ الأَشْعَثُ، وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ، فَقَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ ، قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَلْيَحْلِفْ . قُلْتُ: إِذًا يَحْلِفُ. فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ} [آل عمران: 77] الآيَةَ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کا مال ہضم کرنے کے لیے قسم کھائے اور ہو اس قسم میں جھوٹا تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، ال عمرآن ۷۷)

پس حضرت اشعث بن قیس آگئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر ہی رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے بارے میں نازل ہوئی ہے اور میرا ہی ایک آدمی سے کنوئیں سے متعلق جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳، ال عمرآن ۷۷)

31- بَابُ: الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

کم یا زیادہ مال کا فیصلہ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ: الْقَضَاءُ

ابن عیینہ نے ابن شرمہ سے روایت کی ہے کہ کم اور

7183- راجع الحديث: 2357,2356

7184- راجع الحديث: 2357,2356

فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ

زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

7185- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ عمدہ طریقے سے بات پہنچانے والا ہو۔ چنانچہ میں اسے سچا جان کر اس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کردوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چاہے اسے لے یا چھوڑ دے۔

32- بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

امام کا لوگوں کے مال اور جائداد کو بیچنا

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ

نبی کریم ﷺ نے نعیم بن نحام کی طرف سے مال فروخت فرمایا۔

7186- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس کے سوا اس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اسکی قیمت اس صحابی کیلئے بھیج دی۔

33- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا

جو لاعلمی کے تحت امراء کے متعلق بات کرنے کو طعن نہیں کہتا

7187- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ،

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم

7185- راجع الحدیث:2458

7186- راجع الحدیث:3241,2230

7187- انظر الحدیث:3730

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ، وَقَالَ: إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا پس ان کی امارت پر طعن کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی امارت پر کیا طعنہ زنی کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے س کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے، حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لیے موزوں شخص تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے محبوب لوگوں میں سے تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے محبوب لوگوں میں سے ہے۔

34- بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ

بہت زیادہ جھگڑالو

{لُدًّا} [مريم: 97]: عُوجًا

لدا سے مراد ہے جھگڑالو، الٹی کھوپڑی والا۔

7188 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

35- بَابُ إِذَا قَضَى الحَاكِمُ بِجَوْرٍ، أَوْ خِلاَفِ أَهْلِ العِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

جب حاکم جبر کرتے ہوئے یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے وہ مسترد کیا جائے

7189 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی جانب بھیجا تو وہ لوگ عمدگی سے نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہوگئے بلکہ انہوں نے کہا۔ ہم

-7188 راجع الحديث:2457

-7189 راجع الحديث:4339

أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لاَ أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلاَ يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ

پھر گئے ہم دین سے پھر گئے چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کرونگا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا پس ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو دفعہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اسے سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

36- بَابُ الإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

امام کا کسی قوم کے پاس آ کر ان میں صلح کروانا

7190 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ المَدَنِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلاَةُ العَصْرِ، فَأَذَّنَ بِلاَلٌ وَأَقَامَ، وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلاَةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ القَوْمُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لاَ يُمْسَكُ عَلَيْهِ التَفَتَ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، أَنِ امْضِهْ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَشَى القَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم مدنی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی عمرو کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے جب نماز عصر کا وقت ہوگیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات شاق گزری قریب کہ آپ حضرت ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور پھر اس صف میں چلے گئے جو ان کے قریب تھی راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو فارغ ہونے تک کسی جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو انہوں نے اطراف میں توجہ کی اور نبی کریم ﷺ کو اپنے

7190- راجع الحدیث: 684 سنن ابو داؤد: 941 سنن نسائی: 792

ذَٰلِكَ تَقَدَّمَ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ، فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

پیچھے دیکھا مگر نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں۔ اور اشارہ ہاتھ سے کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ دیر ٹھہرے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم ﷺ نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کی کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی امامت کرے اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جب نماز میں کوئی معاملہ پیش آئے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہیں کیونکہ تالیاں بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

37- بَابُ يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

کاتب کے لیے امانت دار اور عاقل ہونا مستحب ہے

7191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذَٰلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ،

عبیداللہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے سبب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے خوف ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اس طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا، لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ

7191- راجع الحدیث: 4984،2807

قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، لاَ نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَتَبَّعِ القُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلاَنِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَتَبَّعْتُ القُرْآنَ، أَجْمَعُهُ مِنَ العُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ: {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ} [التوبة: 128]. إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ، أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ، فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: اللِّخَافُ: يَعْنِي الخَزَفَ

عنہ اس کے بارے میں مسلسل اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی وہی ہوگیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان اور عقلمند شخص ہو۔ اور تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسرے جگہ لے جانے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم جمع کرنا میں نے عرض کی کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم، یہ بہتر ہے چنانچہ وہ مسلسل مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے ہوگی جو ان دونوں حضرت کی تھی چنانچہ میں نے آیات قرآنی کو تلاش کرنا شروع کردیا اور میں نے کھجور کے پتوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کردیا چنانچہ مجھے سورہ التوبہ کی آخری آیت لقد جاء کم رسول انفسکم سے آخر تک خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ سے ملی تو میں نے اسے اسی سورت میں لگا دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ ان کی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے وفات دی تو حضرت حفصہ بنت ابوبکر کے پاس رہا محمد بن عبید کا بیان ہے کہ للخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

38- بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں امینوں کے لیے خط لکھنا۔

7192 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى، ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ، مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ، وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ، فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَتَحْلِفُونَ، وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟، قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ، قَالَ سَهْلٌ: فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ

عبید اللہ بن یوسف، مالک، ابولیلیٰ۔ اسمٰعیل، مالک ابولیلیٰ بن عبید اللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور ان کے قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک کا شکار ہوکر خیبر کی جانب گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے آئے اور اپنی قوم میں آپہنچے پس ان سے ذکر کیا اور وہ اور ان کے بھائی حویصہ جو ان میں سب سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور یہی ان میں تھے وہ جو خیبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے محیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو چنانچہ حویصہ نے بات کی اور پھر محیصہ نے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا وہ دیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لیے تیار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مکتوب گرامی روانہ فرمایا انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بننے کے لیے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی تمہیں قسم دیں گے عرض کی وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت کی سو اونٹنیاں ادا کر دیں، حتیٰ کہ ان کے گھر میں داخل کر دیں گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے

7192- راجع الحدیث: 2702

لات ماری تھی۔

39- بَابٌ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ

7193,7194- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِاللَّهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا. فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

کیا حاکم کے لیے جائز ہے کہ حالات سے آگاہی کے لیے ایک ہی شخص کو بھیجے

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور اس اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس! صبح تم اس عورت کے پاس جانا اور اسے رجم کر دینا چنانچہ حضرت انیس صبح کے وقت گئے اور اسے رجم کر دیا۔

40- بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ

7195- وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ

حکام کے مترجم اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت

7193,7194- راجع الحدیث: 2314

7195- سنن ابو داؤد: 3645، 3650' سنن ترمذی: 2715

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ اليَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ، وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ، إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ: مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ؟ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ: فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ یہود کی کتابت سیکھیں، حتیٰ کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ ان کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے! حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے بارے میں بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ برا فعل کیا ہے ابوجمرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس کے پاس دو مترجم ہوں۔

7196- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابوسفیان حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں پیروں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

41- بَابُ مُحَاسَبَةِ الإِمَامِ عُمَّالَهُ

امام کا اپنے عمال کا محاسبہ کرنا

7197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ،

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن اتبیہ کو بنی سلیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں واپس آیا اور اس سے حساب لیا گیا تو کہا: یہ مال آپ کا ہے اور یہ

7196- راجع الحدیث:7

فَلَمَّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَاسَبَهُ قَالَ: هَذَا الَّذِي لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ، وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ، وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا، فَوَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ. ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ تمہارا تحفہ تمہارے پاس آ جاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: امابعد، میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے امور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے۔ پس تم میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا، یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو تحفہ اس کے پاس آ جاتا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا۔ ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر بروز قیامت اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اونٹ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ڈکراتی ہوگی اور بکری ممیاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی بتاؤ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

42- بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ

الْبِطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ

امام کے مشیروں کی دخل اندازی

البطانۃ یعنی رازدار دوست۔

7198 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَقَالَ سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، بِهَذَا، وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوسعید

7198- راجع الحدیث: 6611 سنن نسائی: 4214

مِثْلَهُ. وَقَالَ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَوْلَهُ. وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَوْلَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ. حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول روایت کیا ہے۔ اور زاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے۔ ابن ابوحسین اور سعید بن زیاد، ابوسلمہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول روایت کیا ہے۔ عبید اللہ بن ابوجعفر، صفوان، ابوسلمہ، حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

43- بَابٌ: كَيْفَ يُبَايِعُ الإِمَامُ النَّاسَ

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

7199- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي المَنْشَطِ وَالمَكْرَهِ،

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور مانیں گے خواہ اچھی ہو یا ناپسندیدہ۔

7200- وَأَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لاَ نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ

اور حاکم سے حکومت کے لیے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

7201- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، وَالمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الخَنْدَقَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الخَيْرَ خَيْرُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَهْ. فَأَجَابُوا:

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سردیوں میں صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔ پس لوگوں نے جواب دیا:

[البحر الرجز]

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

7199- راجع الحدیث: 18، صحیح مسلم: 4745، سنن نسائی: 4165،4160، سنن ابن ماجہ: 2866

7200- راجع الحدیث: 7056

7201- راجع الحدیث: 2834

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا.

7202 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے۔ جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

7203 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذَلِكَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب لوگ عبدالملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جتنی میری استطاعت ہوئی اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

7204 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي: فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جتنی میری استطاعت ہوئی مسلمانوں کی خیر خواہی ہی کرتا رہوں۔

7205 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبدالملک سے بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے لیے لکھا۔ اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جتنی میری استطاعت ہو اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

7203- راجع الحديث: 7272,7205

7204- راجع الحديث: 57' صحيح مسلم: 199' سنن نسائي: 4200

7205- راجع الحديث: 7203

رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ

7206 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى المَوْتِ

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرات نے نبی کریم ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

7207 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلَى هَذَا الأَمْرِ، وَلَكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمُ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمْرَهُمْ، فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولَئِكَ الرَّهْطَ وَلاَ يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي، حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ المِسْوَرُ: طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَضَرَبَ البَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ، فَقَالَ: أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ، انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا، فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ، فَشَاوَرَهُمَا، ثُمَّ دَعَانِي، فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا، فَدَعَوْتُهُ، فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ، فَدَعَوْتُهُ، فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا المُؤَذِّنُ

حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لیے اکٹھا ہوئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو خلافت کی تمنا نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کردوں۔ چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبدالرحمٰن کے حوالے کردیا چنانچہ جب حضرت عبدالرحمٰن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کی توجہ حضرت عبدالرحمٰن کی جانب ہوگئی، حتیٰکہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک شخص بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ ان دنوں حضرت عبدالرحمٰن سے مشورہ کرتے رہے حتیٰ کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اس رات حضرت عبدالرحمٰن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا حتیٰ کہ میں جاگ اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جا کر حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلالاؤ۔ پس میں دونوں حضرات کو بلالایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلالاؤ چنانچہ میں نے انہیں بلایا، وہ آئے حتیٰ کہ کافی رات گئے تک حضرت عبدالرحمٰن ان سے سرگوشی

7206- راجع الحدیث:2960

7207- راجع الحدیث:1392

بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ، وَاجْتَمَعَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ المِنْبَرِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ، وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ، فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلاَ تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا. فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَالخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ المُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ، وَأُمَرَاءُ الأَجْنَادِ وَالمُسْلِمُونَ

کرتے رہے پھر حضرت علی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی آرزو رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمٰن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ نامزد کرنے میں خدشہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آئے حتیٰ کہ ان دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھادی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس اکٹھا ہوئے تو مہاجرین وانصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلایا گیا اور لشکر کے سپہ سالاروں کو بھی بلالیا گیا جو پچھلے حج کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب سب اکٹھا ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھا پھر کہا۔ اما بعد، اے علی! میں نے لوگوں کو بخوبی دیکھا تو نظر آیا کہ اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لانا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آپ سے اللہ اور اس کے رسول کے طریقے پر اور ان کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں، پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے خواہ وہ مہاجرین تھے یا انصار، لشکر کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان۔

44- بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

جو دو مرتبہ بیعت کرے

7208 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ أَلاَ تُبَايِعُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ بَايَعْتُ فِي الأَوَّلِ، قَالَ: وَفِي الثَّانِي

یزیز بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمان اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے ہیں عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوسری بار کرلو۔

7208- راجع الحديث: 2960

45- بَابُ بَيْعَةِ الأَعْرَابِ

7209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ، فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

اعرابیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اس نے کہا۔ ''میری بیعت واپس کر دیجئے'' چنانچہ آپ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

46- بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

7210 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدا مجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک دور پایا تھا ان کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجئے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ ان کے سر پر دست مشفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی جانب سے ایک ہی بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

47- بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ البَيْعَةَ

7211 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جو بیعت کرے پھر واپس کرنا چاہے

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ

7209- راجع الحدیث: 1883' صحیح مسلم: 3342' سنن ترمذی: 3920' سنن نسائی: 4196

7210- راجع الحدیث: 2502,2501

7211- راجع الحدیث: 7209,1883

وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا وہ پھر آیا اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

48- بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

جس نے صرف دنیا کے لیے بیعت کی

7212- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ، فَأَخَذَهَا، وَلَمْ يُعْطَ بِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے قریب زائد پانی ہو اور وہ اسے مسافروں کو نہ پینے دے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام سے محض دنیا کے لیے بیعت کی ہو۔ اگر امام اس کی غرض کے مطابق مال دیتا رہے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر فروخت کرے کہ اسے اتنی قیمت تو مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اسے سچا جان کر خرید لیتا ہے۔ حالانکہ اسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

49- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کی بیعت

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

7213- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

ابوادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

7212- راجع الحديث: 2358

7213- راجع الحديث: 18

الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ: تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ. فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول ﷺ نے ہم سے اس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ دانستہ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

7214- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ: {لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]. قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

7215- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا} [الممتحنة: 12]، وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ، فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا، فَقَالَتْ: فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَمَا وَفَتِ

حضرت بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ (پ ۲۸، الممتحنہ ۱۲) اور ہمیں نوحہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اس

7214- راجع الحدیث: 2713 سنن ترمذی: 3306

7215- راجع الحدیث: 1306

امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ العَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ

کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی زوجہ کے سوا دیگر عورتیں بخوبی ادا نہ کر سکیں۔

50- بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً

جو بیعت توڑ دے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔ (پ۲۶، الفتح ۱۰)

7216- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الإِسْلَامِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الغَدَ مَحْمُومًا، فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے۔ چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا: بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی کو رہنے نہیں دیتی۔

51- بَابُ الِاسْتِخْلَافِ

خلیفہ مقرر کرنا

7217- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَارَأْسَاهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آہ سر پھٹا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا ہوا میں زندہ رہا تو تمہاری مغفرت کی دعا کروں گا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ میری ماں مجھ کو گم کر دے اور خدا کی قسم میرا یہ خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو اسی دن شام کو آپ اپنی کسی

7216- راجع الحديث:1883

7217- راجع الحديث:5666

مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَاكَ، لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ: الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ - أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ -

دوسری بیوی سے نشاط لے رہے ہوں گے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ میں آہ سر پھٹا کہوں گا۔ بیشک میں نے تو پکا ارادہ کر لیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو بلا کر خلافت کا عہد لوں تا کہ کہنے والے کہتے رہیں اور آرزو کرنے والے آرزو کرتے پھریں۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں مانے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے۔

7218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: رَاغِبٌ رَاهِبٌ، وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا، لَا لِي وَلَا عَلَيَّ، لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ اپنا خلیفہ کیوں مقرر نہیں فرماتے؟ فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو مجھ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔ پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ رغبت اور ڈر ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری پر نجات پاؤں، نہ ثواب ملے نہ عذاب، لہٰذا زندگی میں یا موت کے بعد کیوں اس کا بوجھ اٹھاؤں؟

7219 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرَنَا، يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ، فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے اور یہ نبی کریم ﷺ کے وصال کا دوسرا دن تھا۔ پس انہوں نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے کوئی کلام نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ عرصہ دراز ظاہری حیات سے وابستہ رہیں گے اور ہمارے بعد وصال فرمائیں گے اب جبکہ محمد

7218- صحیح مسلم:4690

7219- انظر الحدیث:7269

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَانِيَ اثْنَيْنِ، فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ العَامَّةِ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ: اصْعَدِ المِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ المِنْبَرَ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً

مصطفیٰ ﷺ کا وصال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو۔ یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو چلایا۔ بیشک حضرت ابو بکر ہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آیئے۔ وہ مسلسل یہی کہتے رہے، حتیٰ وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

7220 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ المَوْتَ، قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور وہ کسی کے متعلق آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اسے دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر میں آئی اور آپ کو نہ پایا؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آ جانا۔

7221 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لِوَفْدِ بُزَاخَةَ: تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ، حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ

طارق بن شہاب نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سوجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

7220- راجع الحديث:3659

000- باب

7222,7223 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا، فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا. فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

قریش سے بارہ امراء ہوں گے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امیر بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا۔ سب قریش سے ہوں گے۔

52- بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

جھگڑا کرنے والوں اور مشکوک لوگوں کو پہچاننے پر انہیں گھروں سے نکال دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

7224- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلادوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو یہ علم ہو کہ ایک بڑی سی ہڈی مل جائے گی یا کھر کا درمیانہ گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شامل ہو جائے۔

53- بَابٌ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ

کیا امام مجرموں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے

7222,7223- صحيح مسلم:4683

7224- راجع الحديث:644

وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ

7225- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا

منع کر سکتا ہے

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس دن تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔

☆☆☆☆☆

7225- راجع الحدیث: 2757

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

94- كِتَابُ التَّمَنِّي

تمناؤں کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

آرزو کرنے کے متعلق اور شہادت کی آرزو کرنا

7226 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ، مَا تَخَلَّفْتُ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ

ابوسلمہ اور سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکنے کو برا جانتے ہیں مگر اسباب کی کمی کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکتے اور کوئی ایسی چیز میرے پاس نہیں ہے جس پر انہیں سوار کروں تو میں کبھی۔ (غزاوات میں شریک ہونے سے) پیچھے نہ رہتا۔ میری خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

7227 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ . فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا، أَشْهَدُ بِاللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین دفعہ دہراتے۔

7226- راجع الحديث:36

7227- راجع الحديث:36

2- بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا

7228- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا، لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ- لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ- أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ

بھلائی کی آرزو

فرمان نبوی ﷺ: اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر بھی سونا ہوتو میں چاہتا ہوں کہ تین روز بھی میرے پاس نہ گزریں مگر ان دیناروں میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو، سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لوں، جبکہ اس کے قبول کرنے والے مجھے مل جائیں۔

3- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ

7229- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا

7230- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ،

فرمانِ نبوی ﷺ کہ مجھے اپنے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور ۴ ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنالیں سوائے ان کے جن کے پاس قربانی ہو، راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آگئے اور ان کے پاس

7228- راجع الحديث: 2389

7229- راجع الحديث: 294

7230- راجع الحديث: 1651,1557

وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ اليَمَنِ مَعَهُ الهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَحَلَلْتُ. قَالَ: وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ العَقَبَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ: لاَ، بَلْ لِأَبَدٍ. قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ المَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لاَ تَطُوفُ، وَلاَ تُصَلِّي، حَتَّى تَطْهُرَ. فَلَمَّا نَزَلُوا البَطْحَاءَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الحَجِّ

قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس چیز کی نیت کر لی جس کی رسول اللہ ﷺ نے کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنا معاملہ پہلے جانتا ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچے پر حضرت عائشہ حائضہ تھیں، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے حتیٰ کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحاء میں اترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ حج اور عمرہ کر کے اور میں صرف حج کر کے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ذی الحجہ میں ایام حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

4- بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَ كَذَا وَكَذَا

نبی کریم ﷺ کا قول مبارک: کاش! یوں ہوتا

7231- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک شب نبی کریم ﷺ کو نیند نہ آئی تو فرمایا۔ کاش! آج کی شب میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص میری نگرانی کرے۔ اسی اثناء میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ

7231- راجع الحدیث: 2885

سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟، قَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلَالٌ:

[البحر الطويل]

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ سو گئے، حتیٰ کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ
لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

پس میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات بتائی۔

5- بَابُ تَمَنِّي القُرْآنِ وَالعِلْمِ

قرآن کریم اور علم کی آرزو

7232 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔

7232م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهَذَا

قتیبہ نے بھی جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

6- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي

کون سی آرزو مکروہ ہے

{وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا} [النساء: 32]

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (پ ۵، النسآء ۳۲)

7233 - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا أَبُو

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

7232م- راجع الحديث: 5026

7233- راجع الحديث: 5671، صحيح مسلم: 6757

الأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ تَتَمَنَّوُا المَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ

روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔ "موت کی آرزو نہ کیا کرو"۔ ورنہ ضرور میں موت کی آرزو کرتا۔

7234- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ، لَدَعَوْتُ بِهِ

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

7235- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ المَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہوسکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر برا ہے تو ہوسکتا ہے کہ شاید توبہ کرلے۔

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

آدمی کا یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے

7236- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ، وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، إِنَّ الأُلَى - وَرُبَّمَا قَالَ: المَلاَ - قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی اٹھاتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے شکم مبارک کی سفیدی کو چھپا دیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا، فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، إِنَّ الأُلَى وَرُبَّمَا قَالَ: المَلاَ، قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا"۔ لفظ ابینا کے وقت آپ

7234- راجع الحدیث:5672

7235- راجع الحدیث:5673,39

7236- راجع الحدیث:2836

آواز بلند فرما لیتے۔

8- بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ العَدُوِّ

دشمن سے مقابلے کی تمنا کرنا مکروہ ہے

وَرَوَاهُ الأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

7237 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ العَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ العَافِيَةَ

• ابوالنضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب نے ان کے لیے خط لکھا۔ جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کیا کرو۔

9- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

اگر کا جائز استعمال

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً} [هود: 80]

ترجمہ کنزالایمان: اگر میرا تم پر بس چلتا۔ (آیت)

7238 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ المُتَلاَعِنَيْنِ فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو رجم کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

7239 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعِشَاءِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي - لَأَمَرْتُهُمْ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز کے لیے تاخیر فرمادی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی

7237- راجع الحديث: 2818,2735

7238- راجع الحديث: 6855,5310

بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَقَدَ النِّسَاءُ وَالوِلْدَانُ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ المَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ، وَقَالَ عَمْرٌو، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، يَمْسَحُ المَاءَ عَنْ شِقِّهِ، وَقَالَ عَمْرٌو: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امت کی یا لوگوں کی دشواری کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج ، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں اتنی تاخیر فرما دی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا۔ آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا۔ ابن المنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔

7240- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

عبدالرحمٰن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

7241- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ المُتَعَمِّقُونَ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے

7240- راجع الحديث: 887

7241- راجع الحديث: 1961 صحيح مسلم: 2566

تَعَمَّقُهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب رکھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7242- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ. قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: أَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ آئے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھہر کر نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

7243- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الجَدْرِ، أَمِنَ البَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي البَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ. قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، قَالَ: فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الجَدْرَ فِي البَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الأَرْضِ

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں، میں نے عرض کی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں داخل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لیے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا، جس کے سبب مجھے خوف ہے کہ ان کے دل نا پسند کریں گے ورنہ میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

7244- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

7242- راجع الحدیث:1965

7243- راجع الحدیث:1584,136

7244- راجع الحدیث:3779

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ، - أَوْ شِعْبَ الأَنْصَارِ -

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری دوادی یا گھاٹی میں تو میں انصا کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

7245 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الشِّعْبِ

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے گھاٹی کے بارے میں روایت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

7245- راجع الحدیث:4330

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

95- كِتَابُ أَخْبَارِ الآحَادِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الأَذَانِ وَالصَّلاَةِ وَالصَّوْمِ وَالفَرَائِضِ وَالأَحْكَامِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلَوْلاَ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ} [التوبة: 122]. وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا} [الحجرات: 9]. فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلاَنِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الآيَةِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا}، وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ

7246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اکیلی خبروں کا بیان

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۲) اور ایک شخص پر بھی گروہ کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (پ ۲۶، الحجرات ۹) پس دو شخص بھی اس کے معنی میں داخل ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو۔ (پ ۲۶، الحجرات ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کے بعد ایک امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی طرف پھیر دے۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند نوجوان نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بیس دن تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم ﷺ بڑے نرم دل تھے۔ جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت فرمایا کہ ہم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی جانب چلے جاؤ اور ان میں جا کر رہو۔

وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ. - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لاَ أَحْفَظُهَا. - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

انہیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینا۔ پھر کئی باتیں فرمائیں، جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہیے کہ تمہاری امامت کرے۔

7247- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا - وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لیے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

7248- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ بِلاَلًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک بلال کچھ رات ندا کرتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

7249- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے مزید کیے۔

7247- راجع الحدیث: 621

7248- راجع الحدیث: 617

7249- راجع الحدیث: 404,401

7250- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو اليَدَيْنِ؟ ، فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ، ثُمَّ رَفَعَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں، پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا ان سے بھی طویل، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا، پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھالیا۔

7251- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا ، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ مسجد قباء صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر آج رات قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کعبۃ اللہ کے سامنے چہرہ کرو پس اس طرف رخ کرلیا حالانکہ ان کے چہرے شام کی جانب تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے۔

7252 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا} [البقرة: 144]، فَوُجِّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ نے تقریباً سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کو علم تھا کہ کعبہ کی جانب چہرہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

7250- راجع الحدیث: 714,482

7251- راجع الحدیث: 403

7252- راجع الحدیث: 399,40

عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ

(پ ۲، البقرہ ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی جانب چہرہ مبارک پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی جانب رخ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

7253- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الأَنْصَارِيَّ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ - وَهُوَ تَمْرٌ -، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنَسُ، قُمْ إِلَى هَذِهِ الجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ

عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت ابوطلحہ انصاری، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ چنانچہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو کر ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا ایک دستہ لیا اور مٹکوں کے نیچے مار مار کر سب توڑ دیے۔

7254 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا: بہت جلد میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم ﷺ کے صحابہ اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

7255 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ ہیں۔

7253- راجع الحدیث:5582,2464

7254- انظر الحدیث:3745

7255- راجع الحدیث:3744

أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ

7256 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص تھا کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوتا وہ اسے بتادیتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوسکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتادیتا۔

7257- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: لاَ طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي المَعْرُوفِ.

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک آدمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس کے اندر داخل ہوجاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اس میں داخل ہوجاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ گناہ کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔

7258,7259 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم ان کے والد ماجد صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات کو بتایا کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے نبی

7256- راجع الحديث: 4913,89

7257- راجع الحديث: 4340

7258,7259- راجع الحديث: 2314

رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

7260- وحَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ. فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، - وَالعَسِيفُ: الأَجِيرُ - فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ العِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الوَلِيدَةُ وَالغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ابن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نے کھڑے ہو کر عرض کی:۔ یارسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اس کے مخالف نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اس نے سچ کہا، اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت عطا فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو رجم کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے گا اور اے انیس! یہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص تھے تم صبح اس عورت کے پاس جانا! اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دینا چنانچہ اگلی صبح حضرت انس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

2- بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضور ﷺ نے خبر لانے کے لیے

7260- راجع الحدیث: 2314

وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ

7261 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ المَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ المُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثَلاَثًا، فَقَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنَ ابْنِ المُنْكَدِرِ، وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَإِنَّ القَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَقَالَ: فِي ذَلِكَ المَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا - فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا - قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ مِنْهُ، كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ، يَوْمَ الخَنْدَقِ، قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ، وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اکیلے روانہ فرمایا

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خندق کے دن نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر انہیں پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس ابن المنکدر سے یاد کیا ہے اور ان سے ایوب نے کہا۔ آپ ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں کیونکہ آپ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے دن کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

3- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ} [الأحزاب: 53] فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ

7262 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۵۳)۔

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔

7261- انظر الحديث: 2847,2846

7262- راجع الحديث: 3693,3674

حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

پھر ایک شخص آیا اور اس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا کہ اسے اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔

7263 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَغُلاَمٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ ﷺ کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت عطا فرمادی۔

4- بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

نبی ﷺ امراء اور قاصدوں کو ایک ایک کر کے روانہ فرمایا کرتے تھے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دحیہ کلبی کو مکتوب مبارک دے کر حاکم بصرہ کے پاس روانہ فرمایا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

7264 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مکتوب مبارک کسریٰ کے لیے روانہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے

7263- راجع الحديث: 4913,89

7264- راجع الحديث: 64

إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

7265- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ: أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ، أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ - أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسلم کے ایک شخص سے فرمایا: اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ آج عاشورے کے دن جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے۔

5- بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ العَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

نبی ﷺ کی عرب کے وفود کو وصیت کہ یہ بات اپنے پیچھے والوں تک پہنچا دیں

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے۔

7266- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لِي: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الوَفْدُ؟ قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالوَفْدِ - أَوِ القَوْمِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الأَشْرِبَةِ، فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ کن کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا فرمایا کہ اس وفد اور قوم کو خوش آمدید۔ یہ نہ رسوا ہوں نہ نادم۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمایئے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے پینے کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا

7265- راجع الحديث:1924

7266- راجع الحديث:53

قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ - وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ - وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ: الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ ، قَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ.

کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونبے سبز لاکھی برتن، دال کے برتن اور کھودی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں النقیر کی جگہ المقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے پیچھے والوں تک بھی پہنچا دینا۔

6- بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک عورت کی خبر

7267- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا، مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ، فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا أَوِ اطْعَمُوا، فَإِنَّهُ حَلَالٌ - أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ - وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي

توبۃ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے مرسلا روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تقریباً دو یا ڈیڑھ صحبت اٹھائی ہے۔ پس میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ حاضر خدمت تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے راوی کو اس میں شبہہ ہے کہ لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

☆☆☆☆☆

7267- صحیح مسلم: 5007,5006؛ سنن ابن ماجہ: 26

بسم الله الرحمٰن الرحيم

96- كِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

000- باب

7268- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا} [المائدة: 3]، لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ اليَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ، وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا

7269- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ، الغَدَ حِينَ بَايَعَ المُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ، وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا الكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا

باب

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہود میں سے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی۔ ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ ۶، المائدہ ۳) تو ضرور ہم اسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے دن جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس صبح کو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا: اما بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اس چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ دکھایا۔

7268- راجع الحديث:45

7269- راجع الحديث:7219

7270- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے چمٹالیا اور کہا۔ اے اللہ! اس کو قرآن کریم سکھا دے۔

7271- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا، أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ يُغْنِيكُمْ - أَوْ نَعَشَكُمْ - بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَعَ هَاهُنَا يُغْنِيكُمْ، وَإِنَّمَا هُوَ نَعَشَكُمْ يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الاعْتِصَامِ

ابوالمنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں، اسلام اور محمد مصطفٰے ﷺ کے ذریعے غنی کردیا یا مالا مال کردیا۔

7272- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأُقِرُّ لَكَ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لیے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اپنی استطاعت کے مطابق آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔

1- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

فرمان نبوی ﷺ مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے

7273- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

7270- راجع الحديث:75

7271- راجع الحديث:7112

7272- راجع الحديث:7203

7273- راجع الحديث:2977

لِي يَدِي . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا، أَوْ تَرْغَثُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا ان سے نفع حاصل کر رہے ہو یا اسی کے مشابہ کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا۔

7274 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ، أَوْ آمَنَ، عَلَيْهِ البَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ القِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر اسے جتنے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا ان کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی قرآن کریم، ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری جانب فرمائی پس مجھے امید ہے کہ بروز قیامت میری پیروی کرنے والے ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

2- بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت رسول ﷺ کی اقتدا کرنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا} [الفرقان: 74] قَالَ: أَيِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا، وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلاَثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ

فرمانِ الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (پ ۱۹، الفرقان ۷۴) فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں وہ یہ کہ سنت کو سیکھیں اور اس کے بارے میں علم حاصل کریں۔ اور قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس کے بارے میں پوچھیں اور لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائیں۔

7275 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا المَسْجِدِ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ

ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے اسی بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ذرا بھی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں بانٹ دوں میں

7274- راجع الحدیث:4981

7275- راجع الحدیث:1594

الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟ . قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ. قَالَ: هُمَا الْمَرْءَانِ يُقْتَدَى بِهِمَا

نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں ؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں صاحبوں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

7276 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَأَلْتُ الأَعْمَشَ، فَقَالَ: عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ القُرْآنُ فَقَرَءُوا القُرْآنَ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

فائدہ: اعتصام عَصْمٌ سے بنا، معنے منع اور روک۔ پاک دامنی کو اسی لیئے عصمت کہتے ہیں کہ وہ گناہوں سے روک دیتی ہے۔ اس کے لغوی معنے ہیں مضبوط پکڑنا چھوٹنے اور بھاگنے سے روک لینا۔ اصطلاح شریعت میں حقانیت پر اعتقاد اور اس پر ہمیشہ عمل کرنے کو اعتصام کہا جاتا ہے۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے اور سنت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے فرمان اور وہ افعال اور احوال ہیں جو مسلمانوں کے لیئے قابل عمل ہیں، حضور کے یہ افعال شریعت کہلاتے ہیں اور احوال شریف طریقت۔ صوفیاء کے نزدیک حضور کے جسم شریف کے حالات شریعت ہیں، قلب کے حالات طریقت، روح کے احوال حقیقت، اور سر کے حالات معرفت، سنت ان سب کو شامل ہے۔ خیال رہے کہ حضور کی خصوصیات سنت نہیں لہذا نو بیویاں نکاح میں رکھنا، اونٹ پر طواف کرنا، منبر پر نماز پڑھانا وغیرہ اگر چہ حضور کے افعال کریمہ ہیں، لیکن ہمارے واسطے نا قابل عمل۔ ہر سنت حدیث ہے ہر حدیث سنت نہیں، اسی لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں سنت فرمایا حدیث نہ فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" یہ نہ فرمایا بِحَدِيثِي، نیز ہمارا نام بحمدہ تعالیٰ اہل سنت یعنی ساری سنتوں پر عامل اہل حدیث نہیں، کیونکہ ساری حدیثوں پر کوئی عمل نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی اہلِ حدیث ہوسکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ شریعت کے دلائل چار ہیں قرآن، سنت، اجماع امت اور قیاسِ مجتہد، لیکن کتاب وسنت اصل اصول ہیں اور اجماع و قیاس ان کے بعد کہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ مل سکے تو ادھر رجوع کرو، نیز قیاس قرآن وسنت کا مظہر ہے۔ اس لیئے مصنف نے صرف کتاب وسنت کا ذکر کیا ان دونوں کا ذکر نہیں کیا ورنہ وہ دونوں بھی اشد ضروری ہیں۔ خلافت صدیقی اور فاروقی اجماع امت سے ہی ثابت ہے اور ان کا انکار کفر۔ باجرہ اور چاولوں میں سود حرام ہے مگر کتاب وسنت میں اس کا ذکر نہیں، قیاس سے حرمت ثابت ہے اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاءالحق" حصہ اول و دوم ۲ میں دیکھو۔ کتاب وسنت سمندر ہے کسی امام کے جہاز میں بیٹھ کر اس کو طے کرو۔ کتاب وسنت طب ایمانی کی دوائیں ہیں کسی طبیب روحانی یعنی امام مجتہد کے مشورے سے انہیں استعمال کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۳۸)

-7276 راجع الحدیث: 6497

7277 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ مُرَّةَ الهَمْدَانِيَّ، يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ، وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی اور برے کام دین میں اختراع ہیں اور تم سے کیا گیا وعدہ پورا ہو کر رہے گا اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

7278,7279 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

7280 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

7281 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَتْ مَلاَئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ العَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا، فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ العَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہذا وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص

7277- راجع الحدیث:6098

7278,7279- راجع الحدیث:2314

كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ. فَقَالُوا: أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ جَابِرٍ، خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دستر خوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دستر خوان سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجئے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی محمد مصطفیٰ ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتیبہ لیث، خالد، سعید بن ابو ہلال نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے۔

7282 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو! سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں طرف جھکے تو گمراہ ترین ہو جاؤ گے۔

7283 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ، إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوا، فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آکر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے میں تمہیں صاف طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس

7283- راجع الحدیث: 6482

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ

کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے خوب غارت گری کی۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

7284,7285 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ. فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ.

عبید اللہ بن عبداللہ بن عقبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہٰذا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے پانے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے قتال رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انہوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے ضرور قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے تو یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبداللہ، لیث نے عناقا کہا

7284,7285- انظر الحدیث: 1400,1399

اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

7286- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ القُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ؟ قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ، قَالَ: يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الجَزْلَ، وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ، حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الحُرُّ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بِالعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ} [الأعراف: 199]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلاَهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں رہا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی ہوتے تھے خواہ وہ عمر رسیدہ ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمہاری اس امیر کی بارگاہ تک پہنچ ہے؟ اگر ایسا ہے تو میری حاضری کی اجازت لے لینا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب! نہ آپ ہمیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا اور ارادہ کیا کہ ان پر جھپٹیں مگر حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ۹، الاعراف۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر اس کے حکم سے ذرا آگے نہ بڑھے اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رک جانیوالے تھے۔

7287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں پس انہوں نے

7286- راجع الحديث: 4642

7287- راجع الحديث: 86

وَالنَّاسُ قِيَامٌ، وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَنْ نَعَمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ- أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ، فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی علامت ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری جانب وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کی طرح سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے علم نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہمارے پاس صاف نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے علم نہیں کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

7288- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے ہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سے سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمہیں کسی بات سے روکوں تو اس سے رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو مقدور بھر اس کی تعمیل کرو۔

3- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ

زیادہ سوال اور بیکار تکلف برا ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ایسی

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: 101]

باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔ (پ ۷، المائدہ ۱۰۱)۔

7289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا، مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے اس چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہیں تھی لیکن آل کے سوال کرنے کے سبب حرام کردی گئی۔

7290 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بوریئے کا ایک حجرہ تیار کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکارنا شروع کیا تا کہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں۔ فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں حتیٰکہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہٰذا اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے ہے فرض نماز کے۔

7291 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ:

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا۔ جب لوگوں نے سوالات کی کثرت کردی تو آپ کو جلال آ گیا اور فرمایا۔ جو چاہو پوچھ لو چنانچہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر

7289- صحیح مسلم: 6071,6070,6069' سنن ابو داؤد: 4610

7290- راجع الحدیث: 731

7291- راجع الحدیث: 92

يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ. ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ. فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

عرض کی: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولی شیبہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر جلال کے آثار دیکھے تو عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

7292 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد کہا کرتے۔ "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ کی بزرگی تجھے نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ فضول باتیں کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے اور بغیر حاجت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

7293 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

7294 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج غروب ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر رونق افروز ہوئے

7292- راجع الحديث:844

7294- راجع الحديث:93' صحيح مسلم:6075

خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى المِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ البُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي سَلُونِي، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا، فِي عُرْضِ هَذَا الحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ

اور قیامت کا ذکر فرمایا اور ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ بہت رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہا ہوگا؟ فرمایا کہ جہنم میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کی۔ ہم اللہ کے رب ہونے۔ اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

7295 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ فُلاَنٌ، وَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ} [المائدة: 101] الآيَةَ

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔ (پ ۷، المائدہ ۱۰۱)۔

7295- راجع الحدیث: 4621,93

7296 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ مسلسل پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

7297 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ، لاَ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي} [الإسراء: 85]

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک کا شاخ سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق دریافت کرو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے نہیں پوچھو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابو القاسم! ہمیں روح کے متعلق بتایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر یوں دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا حتیٰ کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵)۔

4- بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اتباع کرنا

7298 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔

7297- راجع الحدیث: 125

7298- راجع الحدیث: 5865

خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ، وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا. فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي العِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالبِدَعِ

تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت بری ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {يَا أَهْلَ الكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الحَقَّ} [النساء: 171]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ۔ (پ ۵، النسآء ۳۲)

7299 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُوَاصِلُوا. قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، قَالَ: فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَأَخَّرَ الهِلاَلُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو دن ملا دیئے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ دن اور نظر نہ آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

7300 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک صحیفہ لٹک رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ

7299- راجع الحدیث: 1965

7300- راجع الحدیث: 1870

كِتَابُ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا، وَإِذَا فِيهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا، وَإِذَا فِيهَا: مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلًا

صحیفہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالتے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ شخص بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

7301 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ، وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً»

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے بچتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے بچتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا خوف مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

7302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَادَ الخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ، أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین شخص یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہلاک ہو جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی جانب اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی جانب۔ پس

7301- راجع الحدیث: 6101

7302- راجع الحدیث: 4367

لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلاَفِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ} [الحجرات: 2] إِلَى قَوْلِهِ {عَظِيمٌ} [الحجرات: 3]، قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بلند ہوگئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات ۲۔۳) ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انہوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی دھیمی آواز سے کرتے کہ سننے میں نہ آتی حتیٰ کہ سمجھی جاسکے۔

7303- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أُمِّ المُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ البُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی علالت کے دوران رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی۔ ''حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔'' آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے

7303- راجع الحديث: 679,189

الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ« ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حضرت یوسف کے ہم نشینوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے آپ سے بھلائی نہ پائی۔

7304 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ العَجْلاَنِيُّ، إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ، سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ، وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ المَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى القُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ: »قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا« فَدَعَا بِهِمَا، فَتَقَدَّمَا، فَتَلاَعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دیکھے اور اسے قتل کردے تو کیا آپ اسے قصاص میں قتل کردیں گے؟ اے عاصم! مجھے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر کے بتایئے چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا پوچھنا پسند نہ فرمایا اور برا جانا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات کے پوچھنے کو پسند نہیں فرمایا پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا پس یہ حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل فرمادی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق وحی نازل فرمادی ہے۔ چنانچہ

7304- راجع الحدیث:423

وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »انْظُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ، فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا« فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ

آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آ گئے تو ان سے لعان کروایا۔ پھر حضرت عویمر نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا لہذا وہ اس عورت سے علیحدہ ہو گئے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پا گئی نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ خیال رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد مثل حرۃ بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں اس شخص نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ کا بڑی بڑی آنکھوں والا اور موٹے سرین والا ہو تو میرے خیال میں آدمی نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے پس عورت کے پیٹ سے بھونڈی شکل والا بچہ پیدا ہوا۔

7305- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ، قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ، وَعَبَّاسٍ، فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا، فَقَالَ الرَّهْطُ: - عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ -: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا، وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ«

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کا دربان یرفا آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پس وہ اندر داخل ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے دونوں نے ایک دوسرے کے لیے سخت الفاظ کہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ

7305- راجع الحدیث: 3094

يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا المَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ} [الحشر: 6] الآيَةَ، فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ، وَلاَ اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا المَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا المَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ: هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا اللَّهَ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالاَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا

کر کے ایک کو دوسرے سے نجات دلا دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہریئے میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے"۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مراد لیتے تھے جماعت نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس بات کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فئے کے مال میں رسول اللہ ﷺ کو خصوصیت عطا فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورۃ الحشر ۲۸، آیت ۶) پس یہ خاص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور ان کے درمیان تقسیم فرماتے رہے حتیٰ کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم ﷺ اسی مال سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور باقی کو لے کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا اپنی حیات مبارکہ میں یہی معمول رہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے

جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ، لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا

فرمایا: میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر تصرف فرمایا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کا کہنا ہے کہ ابوبکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں صادق، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق پیروی کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنے خسر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اسے چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کے سپرد کر دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے اور آپ کے سپرد کرنے سے پہلے جیسے میں نے کیا آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہمارے سپرد کر دیجئے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کے سپرد کر دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کے سپرد کر دیا؟ جماعت نے کہا۔ ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کے سپرد کر دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور

فیصلہ چاہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں قیامت تک اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا اگر آپ اس سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے کیونکہ اس کا نظام سنبھالنے کے لیے میں کافی ہوں۔

6- بَابُ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا
رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے

اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

7306 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ آوَى مُحْدِثًا»

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا: ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات شروع کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے اواوی محدثا کہا۔

7- بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ القِيَاسِ

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کا ذکر

{وَلاَ تَقْفُ} [الإسراء: 36] «لاَ تَقُلْ» {مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ} [هود: 46]

ولا تقف یعنی وہ بات نہ کہو جو تم نہیں جانتے۔

7307 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ لاَ يَنْزِعُ العِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرما دینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھا لے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے

7306- راجع الحدیث: 1867

7307- راجع الحدیث: 100

قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ، فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ«. فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو

ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ سے بیان کی پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کو توثیق کراؤ جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں بتایا۔ پس انہوں نے متعجب ہو کر فرمایا: خدا کی قسم، عبداللہ بن عمر نے اسے یاد رکھا ہے۔

7308 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ، هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُولُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: »يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ«. قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ »شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ«

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے دریافت کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوعوانہ اعمش ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! دین کے سامنے میں اپنی رائے کو کمتر جانو اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے دن دیکھ لی تھی۔ اگر میری استطاعت ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو رد کر سکتا تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ یہ ہمیں ڈرائیں بلکہ اس لیے کہ جس کام کا ہمیں علم ہے اس میں آسانی پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شریک ہوا اور وہ بری صف آرائی تھی۔

8- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ جب تک وحی نازل نہ ہوتی کچھ نہ

7308- راجع الحدیث: 3181

يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الوَحْيُ، فَيَقُولُ: «لاَ أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلاَ بِقِيَاسٍ

فرماتے اور فرماتے میں نہیں جانتا حتیٰ کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ} [النساء: 105]

جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور ﷺ سے روح کے متعلق دریافت کیا گیا تو خاموش ہو گئے حتیٰ کہ وحی نازل ہوئی۔

7309 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ المُنْكَدِرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ - كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ - كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ - قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ: «آيَةُ المِيرَاثِ»

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں علیل پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر غشی طاری تھی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ پس میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں؟ میں اپنے مال میں کیا کروں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

9- بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلاَ تَمْثِيلٍ

حضور ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی

7310 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مرد تو آپ کے پاس حاضر ہو کر ارشادات عالیہ سن

7309- راجع الحدیث:5651

7310- راجع الحدیث:101

الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاَثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوِ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ»

جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی جانب سے کوئی دن معین فرمادیں، تاکہ اس دن ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں دن اور فلاں مقام پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ اکٹھی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کو اولاد میں سے تین بچے آگے گزر جائیں مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو کے متعلق کیا حکم ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات اس نے دوسری دفعہ بھی کہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ اور دو بھی، اور دو بھی، اور دو بھی،

10- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الحَقِّ» يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ العِلْمِ "

فرمان نبوی ﷺ میری امت کا ایک گروہ کبھی مغلوب نہ ہوگا غالب رہے گا، وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہل علم ہیں

7311 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ»

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ کبھی مغلوب نہ ہوگا غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

7312 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

حضرت معاویہ ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے اور اس امت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا، حتیٰ کہ قیامت

7311- راجع الحدیث: 3640، صحیح مسلم: 4929,4928

7312- راجع الحدیث: 3641,71

وَيُعْطِي اللهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ: حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ"

آ جائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

11- بَابُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا} [الأنعام: 65]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے

7313 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ: »أَعُوذُ بِوَجْهِكَ« ، {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65] قَالَ: »أَعُوذُ بِوَجْهِكَ«. فَلَمَّا نَزَلَتْ: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} [الأنعام: 65] قَالَ: »هَاتَانِ أَهْوَنُ - أَوْ أَيْسَرُ -«

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) تو آپ نے کہا کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں : یا تمہارے پاؤں کے تلے سے؛ تو آپ نے کہا کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ لیتا ہوں؛ پھر نازل ہوئی : یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) فرمایا یہ دونوں باتیں زیادہ سہل ہیں۔

12- بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهُمَا، لِيُفْهِمَ السَّائِلَ

جو معلوم کو واضح سے تشبیہہ دے کر اللہ کا حکم بیان کرے تو سائل کو سمجھ آ جائے

7314 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟« ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »فَمَا أَلْوَانُهَا؟«، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: »هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟«، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: »فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا«، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِرْقٌ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اس کا باپ ہونے سے انکار کرتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی بھورا بھی ہے۔ کہا کہ ان میں کچھ بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض کی کہ

7313- راجع الحدیث: 4628، سنن ترمذی: 3065

7314- راجع الحدیث: 5305، صحیح مسلم: 3747، سنن ابوداؤد: 2262

نَزَعَهَا، قَالَ: »وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ« ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

یا رسول اللہ! یہ رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اسی رگ نے بچے کو نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

7315- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: »نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟« ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: »اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالوَفَاءِ«

سعید جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ کیونکہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو ان کے اس قرض کو ادا کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ القُضَاةِ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ: {وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [المائدة: 45] »وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا« لاَ يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةِ الخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ العِلْمِ

قاضیوں کے اجتہاد سے متعلق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (پ ٦، المائدہ ٤٥) اور نبی کریم ﷺ نے اس صاحب حکمت کی مدح فرمائی ہے جو حکم بھرے فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی جانب سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء سے مشورے کرے اور اہل علم سے پوچھے۔

7316 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور راہ خدا میں مال لٹانے کی توفیق عطا فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اس سے فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

7315- راجع الحدیث:1852

7316- راجع الحدیث:73

7317 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ، هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ«، فَقَالَ: لاَ تَبْرَحْ حَتَّى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے املاص زناں کے متعلق دریافت کیا جو یہ ہے کہ عورت کے پیٹ پر پتھر مارا گیا جس سے اس کا بچہ گر گیا۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کچھ سنا ہو؟ میں نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اس وقت تک یہاں سے خلاصی نہ پائیں گے جب تک اپنی گواہ پیش نہ کریں۔

7318 - فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ، فَشَهِدَ مَعِي: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ« تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ

چنانچہ میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ ملے تو انہیں ساتھ لے آیا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اسی طرح ابن ابو الزناد نے ان کے والد ماجد، عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

14- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ«

فرمانِ نبوی ﷺ لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے

7319 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ القُرُونِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ« فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: »وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت پہلی امتوں کی باتوں کو نہ اپنا لے بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں میں وہی تو ہیں۔

7317- راجع الحدیث:6905

7320 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ، مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ»

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کی اتباع کرنے لگو گے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم ان کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہوتے۔

15- بَابُ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلاَلَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ} [النحل: 25] الآيَةَ

گمراہی کی جانب بلانا یا براطریقہ ایجاد گناہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں۔ (پ ۱۴، النحل ۲۵)

7321 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا - لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا»

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے سب سے قتل کرنا ایجاد کیا۔

16- بَابُ

مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ العِلْمِ، وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الحَرَمَانِ مَكَّةُ، وَالمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ، وَالأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمِنْبَرِ وَالقَبْرِ

باب

جس کا نبی ﷺ نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر اتفاق کیا اور علمائے حرمین کا جس پر اجماع ہے۔ اور مکہ اور مدینہ منورہ میں نبی ﷺ اور مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر شریف روضہ اطہر۔

7320- راجع الحديث: 3456

7321- راجع الحديث: 3335

7322- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا»

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس اس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے۔ تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اسی طرح گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

7323- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِمِنًى: لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ: إِنَّ فُلاَنًا يَقُولُ: لَوْ مَاتَ أَمِيرُ المُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلاَنًا، فَقَالَ عُمَرُ: «لَأَقُومَنَّ العَشِيَّةَ، فَأُحَذِّرَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ». قُلْتُ: لاَ تَفْعَلْ، فَإِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ، يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ، فَأَخَافُ أَنْ لاَ يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا، فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ، فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ دَارَ الهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم پڑھاتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں فرمایا۔ کاش! آپ امیر المومنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر میرا المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراوں گا جو ان کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کے پاس زیادہ تر عام لوگ اکٹھا ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو درست طور پر پیش نہیں کریں گے۔ للہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے کا

7322- راجع الحدیث: 7209,1883

7323- راجع الحدیث: 2462

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا، فَقَالَ: «وَاللهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ» . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ»

انتظار فرمایئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع کر کے جو مہاجرین و انصار ہیں بیان کریں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور ان کے درست مطلب لیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

7324 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ، فَقَالَ: «بَخْ بَخْ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي، وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ، وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ»

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے اور انہوں نے کیسری رنگ میں رنگ ہوئے دو کتان کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ پھر انہوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابوہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں میرا حال یہ تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان چلتا ہوا غش کھا کر گر پڑتا تھا۔ گزرنے والے میری گردن پر پیر رکھ کر گزر جاتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے تھے، حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک کے سبب یہ حال ہو جاتا تھا۔

7325 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ، «فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً، ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ» فَجَعَلَ النِّسَاءُ

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ عید کی نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم عمری کے سبب میں حاضر نہ ہو سکتا تھا۔ پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے نزدیک تھا۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان

7324- سنن ترمذی: 2367

7325- ...احمد الحدیث: 863,98

يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، «فَأَمَرَ بِلاَلًا فَأَتَاهُنَّ»، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی جانب اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصولی کر کے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

7326- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا»

عبداللہ بن دینار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

7327- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: «ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي، وَلاَ تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنے ذکر کو ناپسند کرتی ہوں۔

7328- وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، فَقَالَتْ: «إِي وَاللَّهِ»، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ: «لاَ وَاللَّهِ لاَ أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا»

ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرماتیں۔ خدا کی قسم، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

7329- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

7326- انظر الحديث: 1191، صحيح مسلم: 3383

7327- راجع الحديث: 1391

7328- راجع الحديث: 7327

مَالِكٍ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي العَصْرَ، فَيَأْتِي العَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ». وَزَادَ اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ: وَبُعْدُ العَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلاَثَةٌ

لیث نے یونس سے اتنا زائد روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

7330 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ الجُعَيْدِ، سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: «كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ اليَوْمَ، وَقَدْ زِيدَ فِيهِ» سَمِعَ القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الجُعَيْدَ

جعید بن عبدالرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا اور اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

7331 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ» يَعْنِي أَهْلَ المَدِينَةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

7332 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ «أَنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الجَنَائِزُ عِنْدَ المَسْجِدِ»

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ اس جگہ پر جہاں مسجد کے نزدیک جنازے رکھے جاتے ہیں۔

7333 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى المُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ

عمرو مولیٰ مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوہ احد ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت

7330- راجع الحدیث:6712,1859

7331- راجع الحدیث:2130

7332- راجع الحدیث:1329

إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا» تَابَعَهُ سَهْلٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ

ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں سنگلاخ کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے متعلق حضرت سہل نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7334 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ: «أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ المَسْجِدِ مِمَّا يَلِي القِبْلَةَ وَبَيْنَ المِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ»

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی جانب قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

7335 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي»

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

7336 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ «سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الخَيْلِ، فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا، وَأَمَدُهَا إِلَى الحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ» وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تربیت یافتہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تربیت یافتہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الواع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی مقابلہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

7337 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَابْنُ إِدْرِيسَ، وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادریس، ابن غنیۃ، ابوحیان روایت کی کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

7334- راجع الحديث:496

7335- راجع الحديث:1888,1196

7336- راجع الحديث:420

7337- راجع الحديث:4619,2869

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

7338- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ «سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

7339- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدْ «كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا المِرْكَنُ، فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سب اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

7340- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ،

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے۔

7340م- وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ»

اور نبی کریم ﷺ نے سلیم کے قبائل کے خلاف ایک ماہ تک دعائے قنوت پڑھی۔

7341,7342- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ المَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، فَقَالَ لِي: "انْطَلِقْ إِلَى المَنْزِلِ، فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَسَقَانِي سَوِيقًا، وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا، وَصَلَّيْتُ فِي

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ ﷺ نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے ان کی مسجد

7339- راجع الحدیث:250

7340- راجع الحدیث:2294

7340م- راجع الحدیث:1001

7341,7342- انظر الحدیث:3814

مَسْجِدِهِ

میں نماز پڑھی۔

7343- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، وَهُوَ بِالعَقِيقِ، أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الوَادِي المُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ " وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: «عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج رات رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھنے اور کہیے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عمرۃ فی حجۃ کے لفظ روایت کیے ہیں۔

7344 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ، وَذَا الحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ المَدِينَةِ». قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَلِأَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمُ». وَذُكِرَ العِرَاقُ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرن اہل نجد کے لیے، جحفہ اہل شام کے لیے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لیے مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل یمن کے لیے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ ان دنوں عراق نہ تھا۔

7345 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ المُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ "

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے۔ چنانچہ کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔

17- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ} [آل عمران: 128]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان:

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں

7346 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

-7343 انظر الحدیث: 1534

-7345 راجع الحدیث: 1535،483

-7346 راجع الحدیث: 4069

اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَلَكَ الحَمْدُ فِي الأَخِيرَةِ»، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ العَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا»، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ} [آل عمران: 128]

تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے: اللھم ربنا لك الحمد آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۲۸)

18- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ} [العنكبوت: 46]

ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۱۵، الکھف ۵۴)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت ۴۶)

7347- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ - عَلَيْهَا السَّلَامُ - بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟»، فَقَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ، يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "يُقَالُ: مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ"، وَيُقَالُ

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔ کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے دستِ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ اسی وقت واپس لوٹ گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے ہیں۔ ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت ۴۶) امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکنے والا آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ الثقب نارک اپنی

7347- راجع الحديث: 1127

{الطَّارِقُ} [الطارق: 2] : «النَّجْمُ» ، وَ {الثَّاقِبُ} [الطارق: 3] : «المُضِيءُ» ، يُقَالُ: «أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ»

آگ جلا۔

7348 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي المَسْجِدِ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا» ، فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ» ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ہمراہ چل دیئے حتیٰ کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ میرا مقصد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ۔ محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پھر ان سے تیسری دفعہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو بیچ دے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

19- بَابُ

باب

قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} [البقرة: 143] وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الجَمَاعَةِ، وَهُمْ أَهْلُ العِلْمِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل۔ (پ ۲، البقرہ ۱۴۳) اور نبی کریم ﷺ نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہل علم کی جماعت مراد ہے۔

7349 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

7348- راجع الحدیث:3167

7349- راجع الحدیث:3339

أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ، فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شُهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ، فَتَشْهَدُونَ ". ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا} [البقرة: 143]- قَالَ: عَدْلًا - {لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] ، وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ عرض کریں گے کہ ہاں یا رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت۔ لہٰذا تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔ (پ ۲، البقرہ ۱۴۳) جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

20- بَابُ إِذَا اجْتَهَدَ العَامِلُ أَوِ الحَاكِمُ، فَأَخْطَأَ خِلاَفَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر بغیر علم کے غلط یا خلافِ رسول ہو تو مردود ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

7350,7351- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ عَبْدِ المَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الأَنْصَارِيَّ، وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں

7350,7351- راجع الحديث: 2201

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟». قَالَ: لاَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَفْعَلُوا، وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا، وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ»

کے عوض ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا مساوی ہو یا انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

21- بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

جب حاکم نے اجتہاد کیا تو درست ہو یا غلط، اجر ملے گا

7352- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ». قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب، اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ پھر میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن مطلب عبداللہ بن ابوبکر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

22- بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً، وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلاَمِ

اس پر حجت جس کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ غیر حاضر تھے امور اسلام سے مکمل باخبر نہ تھے

7353- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری

7352- صحیح مسلم:4462، سنن ابوداؤد:3574، سنن ابن ماجہ:2314

7353- راجع الحدیث:2062

جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا»، قَالَ: فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ فَقَالَ: «قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا»، فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا یہ واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس یہ انصار کی مجلس کی جانب چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے نوعمری ہی اس کی گوہی دے سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم ہے دراصل مجھے بازار کی خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

7354- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الأَعْرَجِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللَّهُ المَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَ المُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ القِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَقَالَ: «مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي، ثُمَّ يَقْبِضْهُ، فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي» فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے میں ایک غریب شخص تھا، پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ لگا رہتا تھا، جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں معروف ہوتے۔ چنانچہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے ان سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

7354- راجع الحدیث: 118

23- بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً، لاَ مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

جس کی رائے ہے کہ حضور ﷺ کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں

7355- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ: أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: »إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر نبی کریم ﷺ کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

24- بَابُ الأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلاَئِلِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الدِّلاَلَةِ وَتَفْسِيرُهَا

وہ احکام جو دلائل سے جانے جاتے ہیں اور دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الخَيْلِ وَغَيْرِهَا، ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الحُمُرِ، فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ} [الزلزلة: 7] وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: »لاَ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ« وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ، فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ

نبی کریم ﷺ نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے، پھر جب آپ سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آیت ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷) سے استدلال فرمایا اور نبی کریم ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ اور نبی کریم ﷺ کے دسترخواہ پر گوہ کھائی گئی تو اس سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

7356- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر ہے۔ دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا سبب ہے تیسرا گھوڑا آدمی پر بوجھ ہے پس وہ

7355- صحیح مسلم: 7282، سنن ابوداؤد: 4331

7356- راجع الحدیث: 2371

سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ " وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةَ الفَاذَّةَ الجَامِعَةَ» {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} [الزلزلة: 8]

گھوڑا جو آدمی کے اجر کا سبب ہو، وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لیے گھوڑا رکھا، پھر چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے حساب سے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو دوڑیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تو یہ بھی اس کی نیکیاں شمار ہونگی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لیے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہے اور جس شخص نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور امارت دکھانے کے لیے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو لاجواب اور جامع ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزلۃ ۷۔۸)۔

فائدہ: ریا بنا ہے رؤیۃ سے بمعنی دیکھنا دکھانا، ریا بمعنی دکھانا، سمعۃ بنا ہے سمع سے بمعنی سننا سنانا یہاں بمعنی سنانا ہے۔ اصطلاح شریعت میں ریا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کرے اور دکھانا اپنی بڑائی و شیخی کے لیے ہو۔ ریا صرف عبادات میں ہے، اپنی مالداری، زور، نسب کا دکھاوا ریا نہیں بلکہ تکبر و غرور ہے، یوں ہی عبادت نہ کرنا مگر اس کا اظہار کرنا ریا نہیں بلکہ جھوٹ یا منافقت ہے جیسے کوئی روزہ رکھے نہیں مگر لوگوں کے سامنے روزہ دار بن کر آئے وہ ریا کار نہیں بلکہ جھوٹا ہے، یوں ہی اپنی عبادات لوگوں کو دکھانا تعلیم کے لیے یہ ریا نہیں بلکہ عمو تبلیغ و تعلیم ہے اس پر ثواب ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں صدیقین کی ریا مریدین کے اخلاص سے بہتر ہے اس کا یہ ہی مطلب ہے۔ ریا کے بہت درجے ہیں ہر درجے کا حکم علیحدہ ہے، بعض ریا شرک اصغر ہیں، بعض ریا حرام، بعض ریا مکروہ، بعض ثواب۔ مگر جب ریا مطلقًا بولی جاتی ہے تو اس سے ممنوع ریا مراد ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ ریا سے عبادت ناجائز نہیں ہوجاتی بلکہ نامقبول ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، اگر ریا کار آخر میں ریا سے توبہ کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی قضا واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی برکت سے گزشتہ نامقبول ریا کی عبادات بھی قبول ہوجائیں گی، مطلقًا ریا

سے خالی ہونا بہت مشکل ہے۔ کوئی شخص ریا کے اندیشہ سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرے۔ ریا کی بحث علم کلام اور کتب تصوف میں خصوصاً احیاء العلوم میں ملاحظہ کرو۔ سمعہ یعنی شہرت میں بھی یہی گفتگو ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۷، ص ۱۵۵)

7357- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

یحییٰ، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔

7357م - وحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا الفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحَيْضِ، كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَوَضَّئِي». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَوَضَّئِينَ بِهَا». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا

محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبدالرحمٰن بن شیبہ، ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرلو۔ اس نے پھر عرض کی کہ یارسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کرلو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو مطلب تھا وہ میں جان گئی لہٰذا اس عورت کو میں نے اپنی جانب کھینچ لیا، پھر اسے طریقہ سکھا دیا۔

7358- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ «أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا. فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ». وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَلاَ أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم ﷺ نے یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دستر خوان پر کھائی گئیں لیکن نبی کریم ﷺ نے انہیں ناپسندیدگی کے سبب نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ کے دستر خوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ ان کے کھانے کا حکم فرماتے۔

7357- انظر الحدیث: 314

7358- راجع الحدیث: 2575

7359 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ» وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا، فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ البُقُولِ، فَقَالَ: «قَرِّبُوهَا» . فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي» . وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ: بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ، وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ القِدْرِ فَلاَ أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الحَدِيثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کو جولہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور آپ کی بارگاہ میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے کہ طباق لایا گیا، جس میں تازہ سبزیاں تھیں۔ چنانچہ آپ کو ان میں سے بو آئی تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو جو سبزیاں اس میں تھیں ان کے بارے میں آپ سے عرض کر دی گئی۔ چنانچہ فرمایا کہ انہیں تم لے لو۔ پس آپ کے بعض صحابہ نے انہیں لے لیا جو آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ جب آپ نے ملاحظ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے کراہیت کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور ابوصفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح ہے۔

7360 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَعَمِّي، قَالاَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ» زَادَ لَنَا الحُمَيْدِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي المَوْتَ

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے بات کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اسے ایک کام کے لیے فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ ابوبکر کے پاس آجانا۔ حمید نے ابراہیم بن سعد کے واسطہ سے اتنا زائد بیان کیا ہے گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔

25- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: اہل کتاب سے

7359- راجع الحديث: 855

7360- راجع الحديث: 3659

«لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

7361- وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: «إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ»

7362- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ» وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا} [البقرة:136] وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمُ الْآيَةَ

7363- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ، تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا؟ أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ "

کوئی بات نہ پوچھو

ابوالیمان، شعیب، زہری، حمید عبدالرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی مدنی جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کی روایتوں میں جھوٹ کی ملاوٹ پاتے ہیں۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے، جس خالص کو تم پڑھتے ہو، اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتادیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں کمی زیادتی کردی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم آ گیا ان کے متعلق پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم تو ان میں سے ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم

7362- راجع الحدیث:4485

7363- راجع الحدیث:2685

سے اس چیز کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

26- بَابُ كَرَاهِيَةِ الخِلاَفِ

اختلاف میں ناپسندیدگی ہے

7364- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ البَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَّامًا»

ابو عمران نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ ملتفت رہے اور جب تمہارے دل اچاٹ ہو جائیں تو کھڑے ہو جاؤ۔

7365- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الجَوْنِيُّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اقْرَءُوا القُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ»، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَارُونَ الأَعْوَرِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کی طرف ملتفت رہیں اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو کھڑے ہو جاؤ۔ یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسے روایت کیا ہے۔

7366- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَفِي البَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ»، قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشانہ اقدس میں بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا

7364- راجع الحدیث:5060

7365- راجع الحدیث:5060

7366- راجع الحدیث:114

حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ، وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «قُومُوا عَنِّي». قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ»

غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے، پس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس زیادہ شور وغل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے کہ مصیبت پر مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ ﷺ اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو ان کے لیے لکھی جاتی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور وغل کرنا۔

27- بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ، وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ

حضور ﷺ کی ممانعت فرمانا تحریم کے سبب ہے سوائے اس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ کے اور کاموں کا حکم ہے

نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ» وَقَالَ جَابِرٌ: «وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ» وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: «نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا»

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے لیے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

7367- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان حضرات کی موجودگی میں سنا جو ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو تشریف لائے۔ جب ہم آ گئے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں

-7367 راجع الحدیث:1557

وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ، وَقَالَ: »أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ«. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا المَذْيَ، قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَحَرَّكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ«، فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ ان کے لیے حلال فرمایا گیا تھا۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کے دن ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے مذی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اس طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

7368 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ المُزَنِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ المَغْرِبِ«، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: »لِمَنْ شَاءَ«، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت نہ بنالیں۔

28- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ} [الشورى: 38]، {وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ} [آل عمران: 159] »وَأَنَّ المُشَاوَرَةَ قَبْلَ العَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ« : {فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ} [آل عمران: 159] »فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۸) اور فرمایا: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۵۹) اور مشورہ پختہ عزم کرنے اور ظاہر ہونے سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهِ «
وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ
أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ فَلَمَّا
لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا: أَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ
الْعَزْمِ، وَقَالَ: »لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ
فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ« وَشَاوَرَ عَلِيًّا، وَأُسَامَةَ
فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى
نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَجَلَدَ الرَّامِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى
تَنَازُعِهِمْ، وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ وَكَانَتِ
الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ
الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا، فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ
السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ، اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ
الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا
قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ " فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ
عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ
حُكْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ
فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ
وَأَحْكَامِهِ « وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
»مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ « وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ
مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَّافًا
عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر
بھروسہ کرو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۱۵۹) چنانچہ جب رسول
اللہ ﷺ عزم فرمالیتے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے
خلاف جانے کا حق نہیں اور نبی کریم ﷺ نے اپنے
صحابہ سے احد کے دن مشورہ فرمایا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا
جائے یا باہر نکل کر۔ چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کا مشورہ
دیا۔ جب آپ ہتھیار پہن چکے۔ اور پختہ عزم فرمالیا تو
لوگوں نے شہر میں رہنے کے لیے کہا لیکن آپ نے ارادہ
فرمالینے کے بعد ان کی جانب توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی
نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد
انہیں کھول کر رکھ دے، حتیٰ کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے
حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ فرمایا
جبکہ جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر تہمت
لگائی تھی اور ان کی باتیں سنیں، حتیٰ کہ قرآن کریم نازل ہوا
اور تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور ان کے
اختلاف کی طرف توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ
نے حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ کے بعد آئمہ بھی اہلِ علم
سے مباح امور میں مشورہ کیا کرتے تاکہ سہل پہلو کو حاصل
کرسکیں اور جب کتاب یا سنت کا حکم واضح ہوجاتا تو نبی
کریم ﷺ کی پیروی میں دوسرے کی جانب توجہ نہ
کرتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ دینے سے
انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کس طرح ان سے
لڑیں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں، حتیٰ کہ وہ کہدیں کہ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ چنانچہ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا
تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچالیا مگر حق کے ساتھ۔
چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں

ان سے ساتھ ضرور قتال کروں گا جو ان چیزوں میں کمی کریں گے جن کو رسول اللہ ﷺ نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشورے کی جانب توجہ نہیں فرمائی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ان لوگوں کے متعلق حکم موجود تھا۔ جنہوں نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا نیز دین اور اس کے احکام کو تبدیل کر دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو، اور قاری حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر تھے خواہ وہ عمر رسیدہ تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے آگے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

7369- حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، حِينَ اسْتَلْبَثَ الوَحْيُ، يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ: فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. فَقَالَ: «هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ؟»، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ عَلَى المِنْبَرِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَاللَّهِ مَا

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں تاخیر ہوگئی تھی چنانچہ ان دونوں سے اپنی زوجہ کو جدا کر دینے کے متعلق دریافت کیا اور مشورہ کیا۔ پس حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی زوجہ کی پاکیزگی کو جانتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس کے متعلق دشواری نہیں ڈالے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس لونڈی سے دریافت فرمالیجئے یہ سچ سچ بتادے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی اس نے عرض کی کہ میں نے اس کے سوا ان میں کوئی اور بات نہ دیکھی کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانوں کون

7369- راجع الحدیث: 4757,2637,2593

عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا » فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ

ہے جو میری جانب سے اسے سزا دے جس نے میری زوجہ کے متعلق مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم، میں اپنی زوجہ میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

7370- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الغَسَّانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي، مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ "، وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالأَمْرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذِنَ لَهَا، وَأَرْسَلَ مَعَهَا الغُلاَمَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا، سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے ان لوگوں کے متعلق کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو برا کہہ رہے ہیں، حالانکہ میں ان میں ہرگز کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہتان کا علم ہوا تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں؟ چنانچہ آپ نے اجازت عطا فرمادی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ! تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

☆☆☆☆☆

7370- راجع الحدیث: 2593

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

97- كِتَابُ التَّوْحِيدِ

توحید کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

نبی کریم ﷺ کا امت کو اللہ کی توحید کی طرف بلانا

7371- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى اليَمَنِ«

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔

7372 - وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ اليَمَنِ قَالَ لَهُ: »إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى، فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا صَلَّوْا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ«

عبداللہ بن ابوالاسود فضل بن العلاء اسمٰعیل بن امید، یحییٰ بن عبداللہ محمد بن صیفی نے ابومعبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی جانب جا رہے وہ اہل کتاب ہیں۔ پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی جانب بلانا ہے کہ وہ خدا کو ایک مانیں۔ جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے ہر دن اور رات میں۔ جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جاتی ہے۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوۃ لے لینا اور لوگوں کا اچھا مال چھانٹ کر لینے سے بچنا۔

7371- راجع الحديث:1395

7372- راجع الحديث:1395

7373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، وَالأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، سَمِعَا الأَسْوَدَ بْنَ هِلاَلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ؟» قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟» قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لاَ يُعَذِّبَهُمْ»

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تمہیں علم ہے کہ ان کا خدا پر کیا حق ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذاب نہ دے۔

7374- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ القُرْآنِ» زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوصعصعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کو کسی نے بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا: جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس شخص کے خیال میں یہ بہت کم قرات تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور اضافے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

7375- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلاَلٍ، أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ،

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۃ اخلاص پر ختم کرتے۔

7373- راجع الحدیث: 2856 صحیح مسلم: 145,144

7374- راجع الحدیث: 5013

7375- صحیح مسلم: 1887 سنن نسائی: 992

وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلاَتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟». فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ»

جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لیے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسے بتادو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى} [الإسراء: 110]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں

7376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ»

زید بن وہب نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

7377 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي المَوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»، فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد خدمت اقدس میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس لیے بلایا تھا کہ ان کے صاحبزادے کا وقت وفات نزدیک تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا سب اللہ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ پھر ان سے کہو کہ صبر کریں اور اسے باعث اجر جانیں۔ چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت

7376- راجع الحديث: 6013

7377- راجع الحديث: 1284

شَنٍّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؛ قَالَ: «هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ»

سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل دیئے۔ پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اکھڑ گیا تھا۔ چنانچہ آپ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

3- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ} [الذاريات: 58]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے

7378 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، يَدَّعُونَ لَهُ الوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ»

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرے۔ لوگ اس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں، پھر بھی وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

4- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {عَالِمُ الغَيْبِ فَلاَ يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا} [الجن: 26]، وَ {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} [لقمان: 34]، وَ {أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ} [النساء: 166]، {وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلاَ تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ} [فاطر: 11]، {إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ} [فصلت: 47]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ (پ۲۹، الجن ۲۶) اور فرمایا: اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے۔ (پ۲۲، فاطر ۱۱) اور فرمایا: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم۔ (پ۲۱، لقمان ۳۴)۔

قَالَ يَحْيَى: {الظَّاهِرُ} [الحديد: 3]: «عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا»، {وَالبَاطِنُ} [الحديد: 3]: «عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا»

یحییٰ کا قول ہے کہ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اپنے علم کے سبب ہر باطن کا جاننے والا ہے اپنے علم کے سبب۔

7379- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

7378- راجع الحديث: 6099

7379- راجع الحديث: 1039

بْنُ بِلاَلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَفَاتِيحُ الغَيْبِ خَمْسٌ، لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لاَ يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي المَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ، وَلاَ يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ"

عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص کو کس زمین پر مرنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

7380 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ، فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ» : {لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ} [الأنعام: 103] ، «وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الغَيْبَ، فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ» : لاَ يَعْلَمُ الغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ"

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو یہ کہے کہ محمد مصطفٰے ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں۔ (پ ۷، الانعام ۱۰۳) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

5- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {السَّلاَمُ المُؤْمِنُ} [الحشر: 23]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: سلامتی دینے والا امان بخشنے والا

7381- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ، حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہوا اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے اس کے بندے اور رسول ہیں۔

7380- راجع الحديث: 4612,3234

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {مَلِكِ النَّاسِ} [الناس: 2]

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: سب لوگوں کا بادشاہ

اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

7382 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ " وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

7- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ} [إبراهيم: 4]، {سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ} [الصافات: 180]، {وَلِلَّهِ العِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ} [المنافقون: 8]، وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اور جو اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم کھائے۔

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَقُولُ جَهَنَّمُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ " وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الجَنَّةَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لاَ وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ " وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے رب! میرا چہرہ جہنم کی جانب سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کرونگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور دس گنا زائد۔ حضرت ایوب نے عرض کی کہ میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

7383 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ المُعَلِّمُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لاَ يَمُوتُ، وَالجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ»

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مرجائیں گے۔

7384 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ يَزَالُ يُلْقَى فِي النَّارِ» ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لاَ يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ العَالَمِينَ قَدَمَهُ، فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قَدْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلاَ تَزَالُ الجَنَّةُ تَفْضُلُ، حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا، فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الجَنَّةِ "

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ۔ معتمر، ان کے والد قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ مسلسل جہنم میں ڈالے جارہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا ابھی اور ہیں؟ حتیٰ کہ رب العٰلمین اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم، بس بس۔ اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِالحَقِّ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین ٹھیک بنائے

7385 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت

7383- صحیح مسلم:6837

7384- راجع الحدیث:4848، صحیح مسلم:7108

7385- راجع الحدیث:1120، سنن نسائی:3460، سنن ابن ماجہ:2063,188

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ: «اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، قَوْلُكَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ لِي غَيْرُكَ».

یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے۔ اور جو ان کے درمیان ہے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے ور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے گردن جھکادی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرمادے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے، میرے لیے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا، وَقَالَ: «أَنْتَ الحَقُّ وَقَوْلُكَ الحَقُّ»

ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی، نیز آپ نے کہا تو سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔

9- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا} [النساء: 134]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ ۶، النسآء ۱۴۸)

وَقَالَ الأَعْمَشُ، عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الأَصْوَاتَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل فرمائی ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے۔ (پ ۲۸، المجادلہ ۱)

7386 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ: «ارْبَعُوا عَلَى

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم بلندی چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر آسانی کرو کیونکہ تم

7386- راجع الحديث: 2002

أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا» . ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الجَنَّةِ. -أَوْ قَالَ أَلاَ أَدُلُّكَ بِهِ-»

کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس کو پکارتے ہو جو سنتا دیکھتا اور قریب ہے۔ پھر آپ نے میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں؟

7387,7388 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الخَيْرِ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: «قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ»

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا: یوں کہا کرو: "اے اللہ! میں اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔

7389 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ نَادَانِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ "

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جوانہوں نے آپ کو جواب دیا۔

10-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ هُوَ القَادِرُ} [الأنعام: 65]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵)

7390 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي المَوَالِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ المُنْكَدِرِ، يُحَدِّثُ

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن

7387,7388- راجع الحدیث: 834

7389- راجع الحدیث: 3231

7390- راجع الحدیث: 1162

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيُّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الِاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ القُرْآنِ يَقُولُ: "إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ - ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ - خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - قَالَ: أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ"

کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام لے، فی الحال اور انجام میرے لیے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا: میرے دین میں، پھر دنیا میں اور انجام بہتر ہو تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اسے میرے لیے آسان کردے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے برا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام یا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقرر فرمادے خواہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کردے۔

11- بَابُ مُقَلِّبِ القُلُوبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ} [الأنعام: 110]

دلوں کا پھیرنے والا

ارشاد باری تعالی ہے ترجمہ کنزالایمان: اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو۔ (پ ۷، الانعام ۱۱۰)

7391 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ: «لاَ وَمُقَلِّبِ القُلُوبِ»

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

12- بَابٌ: إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {ذُو الجَلاَلِ} [الرحمن: 27]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ

»العَظَمَةِ«، {البَرُّ} [البقرة: 177] »اللَّطِيفُ«

ذوالجلال عظمت والا۔ البر لطف فرمانے والا۔

7392 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ« أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم۔ جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ احصینا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

13- بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا

7393 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: »بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ« . تَابَعَهُ يَحْيَى، وَبِشْرُ بْنُ المُفَضَّلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَ زُهَيْرٌ، وَأَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشر بن مفضل، عبید اللہ، سعید، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر اور ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا، عبید اللہ، سعید، ان کے والد ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

7394 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

ربعی کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ

7392- راجع الحدیث: 2736

7393- راجع الحدیث: 6320، سنن ترمذی: 3401، سنن ابن ماجہ: 3874

7394- راجع الحدیث: 6312

عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ»، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اکٹھا ہونا ہے۔

7395 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: «بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا» ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ»

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے۔ تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جن نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف اکٹھا ہونا ہے۔

7396 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے: اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے ان کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

7397 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أُرْسِلُ كِلاَبِي المُعَلَّمَةَ؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ المُعَلَّمَةَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ، فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور عرض کی کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے ٹھہرا لیا تو اسے کھالو اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھالو۔

7395- راجع الحديث:6325

7396- راجع الحديث:141

7397- راجع الحديث:5477,175

فَكُلْ»

7398- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَا هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ، يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لاَ نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لاَ، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللَّهِ، وَكُلُوا» تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور ان کا زمانہ شرک نزدیک گزرا ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کے نام لے کر کھایا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور سامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

7399- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ»

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور ان پر بسم اللہ اکبر کہا۔

7400- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ»

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عید الاضحیٰ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

7401- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ»

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

14- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر

وَقَالَ خُبَيْبٌ: «وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ فَذَكَرَ

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انہوں نے

7398- راجع الحدیث: 2057، سنن ابو داؤد: 2829

7399- سنن ابو داؤد: 2794

7400- انظر الحدیث: 985

الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالَى»

ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

7402- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ، حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً»، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ، فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ، أَنَّ ابْنَةَ الحَارِثِ، أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ:

[البحر الطويل]

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي،

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الحَارِثِ، «فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا»

عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا اور انہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ اکٹھا ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لیے استرا مانگا۔ جب وہ حرم سے انہیں قتل کرنے کے لیے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا۔

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

پس حارث کے بیٹے نے انہیں شہید کر دیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بتا دیا تھا جس دن انہیں شہید کیا گیا۔

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ} [آل عمران: 28]

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلاَ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ} [المائدة: 116]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔

7403- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللَّهِ»

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرتمند اور کوئی نہیں، اسی لیے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جسے اللہ سے زیادہ اپنی مدح محبوب ہو۔

7402- راجع الحديث: 3045

7403- راجع الحديث: 5220،4634

7404 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى العَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي»

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے بارے میں لکھتا ہے، جو عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت حاوی ہے۔

7405 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرے تو میں اسے جی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں گز بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کی قدر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری جانب آتا ہے تو میں دوڑ کر اسکی جانب جاتا ہوں۔

16-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے

7406 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {قُلْ هُوَ القَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} [الأنعام: 65]، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ» ، فَقَالَ: {أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ} [الأنعام: 65]،

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے۔ (پ ۷، الانعام ۶۵) تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ پھر جب فرمایا۔ یا تمہارے پاؤں کے تلے

7404- راجع الحديث:3194

7405- انظر الحديث:7537,7505,4628

7406- راجع الحديث:4628

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَعُوذُ بِوَجْهِكَ«. قَالَ: {أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا} [الأنعام: 65]. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَذَا أَيْسَرُ«

سے۔(پ ۷، الانعام ۶۵)۔تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے ۔(پ ۷، الانعام ۶۵)۔تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی کہ یہ سب سے سہل ہے۔

17-بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي} [طه: 39]، »تُغَذَّى«، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا} [القمر: 14]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی

7407- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »إِنَّ اللهَ لاَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ«

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر مخفی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دستِ مبارک سے اپنی چشم مبارک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

7408- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ«

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

18-بَابُ قَوْلِ اللهِ: {هُوَ اللهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ} [الحشر: 24]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا۔ (پ ۲۸، الحشر ۲۴)

7409- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا

ابن محیریز نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

7407- راجع الحدیث:3057

7408- راجع الحدیث:7131

7409- راجع الحدیث:2229' صحیح مسلم:3538' سنن ابو داؤد:2170' سنن ترمذی:1138

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ، وَلاَ يَحْمِلْنَ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ العَزْلِ، فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ». وَقَالَ مُجَاهِدٌ، عَنْ قَزَعَةَ، سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا»

عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے قیامت تک کسی کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد، قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا کوئی آدمی نہیں مگر اس کا خالق اللہ ہے۔

19-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ} [ص: 75]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان:
جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا

7410 - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَجْمَعُ اللَّهُ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ القِيَامَةِ كَذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بروز قیامت اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جمع فرمائیگا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسی ہستی کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے ۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ اے حضرت آدم! کیا آپ لوگوں کو ملاحظہ نہیں فرماتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپکے لیے فرشتوں نے سجدہ کیا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا گیا ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیے وہ فرمائیں گے کہ میں میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی ایک خطا کو بیان کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی جانب مبعوث فرمایا گیا۔ پس وہ

7410- راجع الحدیث: 4476,44

خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَنْطَلِقُ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الخَيْرِ ذَرَّةً"

حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی ایک خطا کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی خطا کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توریت عطا فرمائی وران سے کلام فرمایا۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے، وہ فرمائیں گے میں تمہارے لیے نہیں اور اپنی کسی خطا کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے اسکے رسول، اسکا کلمہ اور اسکی جانب کی روح ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے لیے نہیں۔ بلکہ تم محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لیے انکے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کرونگا۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت عطا فرمائی جائے گی۔ پس جب میں اپنے رب کو دیکھونگا تو اسکے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا پس مجھے سجدے میں رکھا جائیگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی۔ پس میں اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی پھر میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا۔ چنانچہ جب اپنے رب کو دیکھونگا تو سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پس مجھے سجدے میں رکھا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ

چاہے گا۔ پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہونگی۔ پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں چلاؤ نگا چنانچہ مجھے اس وقت تک سجدے میں رکھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر شفاعت کرونگا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی، جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا تو عرض کرونگا کہ اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روکا ہوا ہے اور جس کو اسکے اندر ہمیشہ رہنا لازم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جسکے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہوگی۔ پھر جہنم سے وہ نکلیں گے جنھوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور انکے دل میں گندم کے دانہ کے برابر بھی بھلائی ہوگی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہوگی۔

7411 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لاَ يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب پیدا فرمایا تو اس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اس

7411- راجع الحديث:4684

وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَقَالَ: عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ الأُخْرَى المِيزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ"

کے دست قدرت میں ہے اس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان جسے نیچے اور اوپر کرتا ہے۔

7412 - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ القِيَامَةِ الأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ " رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضہ میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

7413 - وَقَالَ أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الأَرْضَ»

ابو الیمان، شعیب زہری ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ زمین کو قبضہ میں لے گا۔

7414 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ. «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ» ، ثُمَّ قَرَأَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷) یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اضافے کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ

7413- راجع الحديث: 4812

7414- راجع الحديث: 4811

عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حیرانی سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

7415 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا القَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَنَا المَلِكُ، «فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ»، ثُمَّ قَرَأَ: {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا۔ اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، حتیٰ کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

20- بَابُ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ» وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ: «لاَ شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ»

باب

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم: خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

7416 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ عَنِ المُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی زوجہ کے پاس دیکھ لوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام تمام کردوں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو فرمایا: تم سعد کی غیرت پر حیران ہوتے ہو حالانکہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے سبب اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے

7415- راجع الحدیث: 4811، صحیح مسلم: 6980,6979

7416- راجع الحدیث: 6846

بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ العُذْرُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ المُبَشِّرِينَ وَالمُنْذِرِينَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الجَنَّةَ»

خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا مخفی اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں، اسی لیے اس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدح سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں، اس لیے اس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

21- بَابٌ

{قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ} [الأنعام: 19]، «فَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا، وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ»، وَقَالَ: {كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ} [القصص: 88]

باب

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرما دو کہ اللہ کی گواہی اور نبی کریم ﷺ نے قرآن کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز فرمان الٰہی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔ (پ ۲۰، القصص ۸۸)

7417- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: «أَمَعَكَ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور ان کے نام عرض کیے۔

22- بَابٌ

{وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ} [هود: 7]، {وَهُوَ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ} [التوبة: 129]

قَالَ أَبُو العَالِيَةِ: {اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ} [البقرة: 29]: «ارْتَفَعَ»، {فَسَوَّاهُنَّ} [البقرة: 29]: «خَلَقَهُنَّ» وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {اسْتَوَى} [البقرة: 29]: «عَلاَ» {عَلَى العَرْشِ} [الأعراف: 54] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {المَجِيدُ} [ق: 1]: «الكَرِيمُ»، وَ{الوَدُودُ} [البروج: 14]: «الحَبِيبُ»، يُقَالُ:

باب

ترجمہ کنزالایمان: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ (پ ۱۲، ہود ۷) اور اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے (پ ۱۱، التوبۃ ۱۲۹)۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ استوی الی السما سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فسواهن انہیں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ استوی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ المجید تو الکریم اور الحبیب کا ہم معنی ہے۔ حمید مجید جو کہا جاتا ہے یہ فعیل کے وزن پر ماجد سے

7417- راجع الحديث: 2310

»حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ، مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ«

اور محمود مشتق ہے حمد سے۔

7418 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ«، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ، فَقَالَ: »اقْبَلُوا البُشْرَى يَا أَهْلَ اليَمَنِ، إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ«، قَالُوا: قَبِلْنَا، جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ مَا كَانَ، قَالَ: »كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ«، ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا، فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ افراد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی مال بھی دیجئے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی، ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے دور جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے۔ لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

7419- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأَى لاَ يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى المَاءِ، وَبِيَدِهِ الأُخْرَى الفَيْضُ - أَوِ القَبْضُ - يَرْفَعُ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں دست قدرت بھرا ہوا ہے، رات دن کی عطائیں اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان او زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے دست قدرت میں فیض ہے،

7418- راجع الحديث:4365

7419- راجع الحديث:4684' صحيح مسلم:2306

وَيَخْفِضُ»

جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

7420- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اتَّقِ اللَّهَ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ». قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ، وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، وَعَنْ ثَابِتٍ: {وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ} [الأحزاب: 37]، «نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ»

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک کر رکھو۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اسی لیے نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخر یہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتھ آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا۔ (پ ۲۲، الاحزاب ۳۷)۔ حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔

7421- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: "نَزَلَتْ آيَةُ الحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ"

عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ نبی کریم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

7422- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ لَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا بے شک

7420- راجع الحدیث: 4787

7421- راجع الحدیث: 4791 سنن نسائی: 3252

7422- انظر الحدیث: 3194

قَضَى الخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي"

میری رحمت میرے غضب، پر سبقت رکھتی ہے۔

7423 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا«، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلاَ نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: »إِنَّ فِي الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ، وَأَعْلَى الجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الجَنَّةِ«

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کردے اور جس نے ہجرت کی یا اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتادیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

7424 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: »يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟«، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، ثُمَّ قَرَأَ: ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا " فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے جب سورج ڈوب ہوگیا تو فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳، یٰس ۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں۔

7423- راجع الحديث:2790

7424- راجع الحديث:3199

7425- حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: «أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ القُرْآنَ، حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ» . {لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ} [التوبة:128] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ.

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا۔ پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی اور اُن کے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اسے نہ پایا یعنی لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر سورہ التوبہ تک۔

7425م - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الأَنْصَارِيِّ

یحییٰ بن بکیر، لیث نے یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

7426- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الكَرْبِ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَلِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ رَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ»

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کرب کی حالت میں یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین، اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

7427- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ»

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسے عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔

7425- راجع الحديث:4679,2807

7426- راجع الحديث:6345

7427- راجع الحديث:2412

7428- وَقَالَ المَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالعَرْشِ»

ماجشون، عبداللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

23- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {تَعْرُجُ المَلاَئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ} [المعارج: 4]، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {إِلَيْهِ يَصْعَدُ الكَلِمُ الطَّيِّبُ} [فاطر: 10] وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِأَخِيهِ: اعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «العَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الكَلِمَ الطَّيِّبَ» يُقَالُ: {ذِي المَعَارِجِ} [المعارج: 3]: «المَلاَئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ»

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں۔ (پ ۲۹، المعارج ۴) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام (پ ۲۲، فاطر ۱۰) ابو حمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس آدمی کے متعلق مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

7429- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ: مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ العَصْرِ وَصَلاَةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی جانب چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے ان سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

7428- راجع الحديث: 2411

7429- راجع الحديث: 555

7430- وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الجَبَلِ» وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَلاَ يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ»

خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اس نیکی کرنیوالے کے لیے اسکی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچی مگر پاکیزہ روزی۔

7431- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الكَرْبِ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ "

ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کرب کی حالت میں یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

7432- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، أَوْ أَبِي نُعْمٍ - شَكَّ قَبِيصَةُ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِاليَمَنِ إِلَى

قبیصہ، سفیان، ان کے والد، ابن ابونعیم یا ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی جانب تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار افراد میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، ان کے والد، ابونعیم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اسے

7430- راجع الحديث:1410

7431- راجع الحديث:6345

7432- راجع الحديث:3344

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الحَنْظَلِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلاَثَةَ العَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلاَبٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الخَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ، وَيَدَعُنَا قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ، فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَلاَ تَأْمَنُونِي»، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الوَلِيدِ، فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا، قَوْمًا يَقْرَءُونَ القُرْآنَ، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الإِسْلاَمِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ»

اقرع بن حابس حنظلی، جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی جو بنی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے میں تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو ملتفت کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی ڈاڑھی گھنی گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کردوں۔

7433 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} [يس: 38]، قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ العَرْشِ»

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳، یٰس ۳۸) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے

ہے

24- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ} [القيامة: 23]

7434 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَهُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلاَةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَافْعَلُوا»

7435 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ اليَرْبُوعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا»

7436 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ البَدْرِ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ»

7437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ بہت جلد تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کا چاند کو دیکھتے ہو اور اس سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

یوسف بن موسےٰ، عاصم بن یوسف۔ یربوعی، ابوشہاب، اسماعیل بن ابوخالد قیس بن ابوحازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہت جلد تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بہت جلد تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

7434- راجع الحدیث: 554

7435- راجع الحدیث: 554

7436- راجع الحدیث: 554

7437- راجع الحدیث: 806

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» . قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ، لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» . قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ» . يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا - شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -. فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ ". قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ - أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ -، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، أَوِ الْمُجَازَى، أَوْ نَحْوُهُ، ثُمَّ يَتَجَلَّى، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے جبکہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہوجائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے یا اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آ کر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آ جائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس دن یہی ہوگا۔ اے رب بچا، بچا۔ اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہونگے۔ کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہونگے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ، مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ، مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ،
تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى
النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ،
قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ،
فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ،
ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ
مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ
دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ
النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا،
فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ: هَلْ
عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟
فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي رَبَّهُ
مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، قَدِّمْنِي إِلَى
بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ
عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي
أُعْطِيتَ أَبَدًا؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ،
فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، وَيَدْعُو اللَّهَ، حَتَّى يَقُولَ: هَلْ
عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ:
لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ
عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ
الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ،
ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ:
أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا

نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک
لیں گے چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہونگے جو ہلاک
کر دیئے جائیں گے اور اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے
یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہونگے۔ بعض
کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا
اور کوئی ایسی ہی حالت ہوگی۔ پھر تجلی فرمائے گا حتیٰ کہ
بندوں کے فیصلے فرما چکے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ
جس کو نکالنا چاہے گا اسے نکالے گا۔ چنانچہ فرشتوں سے
فرمائے گا کہ اس آدمی کو جہنم سے نکال لو جو اللہ کے ساتھ کسی
کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ رحم
فرمانا چاہے گا اور یہ ان سے ہونگے جو یہ گواہی دیتے
ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں
سجدے کی علامات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو کھائے۔ پس وہ
جہنم سے جلے ہوئے نکالے جائیں گے تو ان پر آبِ حیات
ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تر و تازہ اگ آئیں گے جیسے
بہتے پانی کی جگہ میں دانے اگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں
کے فیصلے فرما چکے گا اور صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا۔
اس کا چہرہ جہنم کی جانب ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت
میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے
رب! چہرہ جہنم کی جانب سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو
نے مجھے آزار میں مبتلا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے
جھلسا دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا
چاہے گا کریگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ چیز
عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ
عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم، میں اور کچھ نہیں مانگوں
گا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد پیمان
کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی جانب سے

تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ، فَيَقُولُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ، قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ: تَمَنَّهْ. فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى، حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ، يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ، قَالَ: اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ، وَمِثْلُهُ مَعَهُ".

پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی جانب چہرہ کریگا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے یہ پختہ عہد پیمان نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے عطا کیا اب اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد پیمان کریگا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور جو اس کے اندر راحت وچین ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ پختہ عہد پیمان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے عطا کیا اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابن آدم مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) ہنس پڑے گا جب وہ اس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور تمنا کر۔ اب وہ اپنے رب سے آرزو کرتا جائے گا حتیٰ کہ خود اللہ تعالیٰ سے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اس کی تمام تمنائیں میں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔

7438 - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ

عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کسی بات

7438- راجع الحدیث:806,22

وَتَعَالَى قَالَ: »ذَٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ« . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ: »وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ« ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: »ذَٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ« . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: »ذَٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ« قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَٰلِكَ: الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا الجَنَّةَ

انکار نہیں کیا، حتیٰ کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے ساتھ اور دس گنا، اے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک اچھی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنتیوں میں یہ شخص جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔

7439- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: »هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟«، قُلْنَا: لاَ، قَالَ: »فَإِنَّكُمْ لاَ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا« ثُمَّ قَالَ: " يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت محسوس نہیں ہوگی۔ مگر جتنی آج ان دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری ﷺ صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے حتیٰ کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ، پھر جہنم ان کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں

7439- راجع الحدیث: 4581,22

قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ، وَلاَ وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا، فَيُقَالُ: اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: فَارَقْنَاهُمْ، وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلاَ يُكَلِّمُهُ إِلَّا الأَنْبِيَاءُ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: السَّاقُ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ "، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: " مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ، عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلاَلِيبُ، وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ، تَكُونُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ، وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا، فِي إِخْوَانِهِمْ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوا

گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے، پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد اب تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، پس ان سے کہا جائے گا کہ پی لو۔ پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، حتیٰ کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت علیحدہ ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ حاجت تھی اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کے منتظر ہیں پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی بار دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پس اس سے کلام نہیں کریں گے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اسکے درمیان کوئی علامت ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے کہ ساق ہے وہ اپنی ساق کھول دے گا تو ہر مومن اس کے لیے سجدہ کریگا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لیے ریا اور نام کمانے کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ انکی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی۔ پھر پل کر لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے

يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ، وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا: {إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا} [النساء: 40]، " فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالمَلاَئِكَةُ وَالمُؤْمِنُونَ، فَيَقُولُ الجَبَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الجَنَّةِ: هَؤُلاَءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ الجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلاَ خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ "

اور چوڑے بل ہیں جو نجد کے ٹیڑھے کانٹوں کو طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اسکے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی مانند، بجلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں کی مانند اور سواریوں کی مانند گزر جائیں گے۔ چنانچہ بعض تو عافیت سے گزر جائیں گے اور بعض کٹ کر، چھل کر جہنم میں گر جائیں گے، حتیٰ کہ آخری شخص گھسٹ کر نکلے گا۔ تم اپنا حق معلوم ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لیے مومن اس دن اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جو وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں گے متعلق عرض کرینگے۔ اے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ انکی صورتوں کو آگ پر حرام کردیگا۔ پس وہ انکے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکل لو۔ پس یہ جس کہ پہچانیں گے اسے نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو۔ چنانچہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں جانتے تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ کنزالایمان: اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دونی کرتا۔ (پ ۵، النسآء ۴۰)۔ پھر انبیائے کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب جبار کی شفاعت باقی رہ گئی چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکال لے گا پس وہ ایسے

7440- وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلاَئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ اسکی نہر میں ڈالے جائیں گے جو جنت کے ایک کنارے پر ہے جسے آب حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اگتے ہیں، جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ پس جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر ان کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہل جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر انکے عمل کئے اور بغیر کوئی نیکی آگے بھیجے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر اور۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بروز قیامت مومن روک لے جائیں گے تو اس کے سبب وہ رنجیدہ ہونگے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنیوالا تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں، پھر اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے چکھ لیا جس سے انہیں منع فرمایا گیا تھا۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں

7440- راجع الحديث:44

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى: عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ، وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. - قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. - قَالَ قَتَادَةُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ،

کے لیے مبعوث فرمایا۔ پس وہ حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

چنانچہ وہ حضرات ابراہیم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر خلاف واقعہ تھے۔ بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ تو ریت دی، کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب عطا فرمایا۔

چنانچہ وہ حضرت موسےٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں اور اپنی ایک بھول کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ ایک شخص کو قتل کر دیا تھا بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں بلکہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے تھے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔

قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ. - قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ - حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ القُرْآنُ "، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الخُلُودُ، قَالَ: ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ: {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79] قَالَ: »وَهَذَا المَقَامُ المَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ«

پس میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا قتادہ کا بیان ہے کہ میں ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری دفعہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو

قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا لازم ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

7441 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الحَوْضِ»

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں اکٹھا کر کے فرمایا کہ صبر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جاملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

7442 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الحَقُّ، وَقَوْلُكَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الحَقُّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ، وَبِكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ قَيْسُ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے: اے اللہ ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمادے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ ابوالزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیم کی جگہ قیام ہے۔ مجاہد کا قول

7441- راجع الحدیث: 3146، صحیح مسلم: 2434

7442- راجع الحدیث: 1120

بْنُ سَعْدٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ «قَيَّامُ». وَقَالَ مُجَاهِدٌ: «الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ». وَقَرَأَ عُمَرُ: الْقَيَّامُ. «وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ»

ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو القیوم کہتے ہیں۔ حضرت عمر نے القیام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔

7443- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ»

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر جلد وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

7444- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ»

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

7445- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ، وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ} [آل عمران: 77] الْآيَةَ

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کیا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے۔ (پ ۳، آل عمران ۷۷)

7443- راجع الحديث: 6539

7444- راجع الحديث: 4878

7445- انظر الحديث: 2356، صحيح مسلم: 355

7446 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ: اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا۔ ایک وہ شخص جو اپنے سامان کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی۔ جو تم نے دی ہے اور ہو وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہضم کر سکے اور تیسرا وہ شخص جو اضافی پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ بروز قیامت اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے اضافی ضروری چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ تھی۔

7447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا: مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاَثٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو القَعْدَةِ، وَذُو الحَجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ ". قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الحَجَّةِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ البَلْدَةَ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ چوتھا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہوگئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہوگئے، حتیٰ کہ ہم سمجھے لگے کہ اب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کی

7446- راجع الحدیث: 2369,2358

7447- راجع الحدیث: 67

النَّحْرِ؟ « ، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: " فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلاَّلًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ. - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. - ثُمَّ قَالَ: أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ"

کہ اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ اب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ عیدالاضحیٰ کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی، اس شہر میں مہینے کے اندر حرمت ہے اور جلد تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق دریافت کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ چاہئے کہ حاضرین اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا دیا؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟

25- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ المُحْسِنِينَ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے

7448 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ »إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ« ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْتُ مَعَهُ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ

ابوعثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کے فرزند کا وقت وفات آیا تو اس نے آپ کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا آپ نے یہ کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت معین ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت

7448- راجع الحديث:1284

كَعْبٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنَّةٌ - فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي، فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ»

معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو بچہ رسول اللہ ﷺ کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھر پھڑا رہا تھا۔ میرے خیال میں یہ فرمایا کہ جیسے پرانی مشک اس پر رسول اللہ ﷺ اشکبار ہو گئے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

7449 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اخْتَصَمَتِ الجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الجَنَّةُ: يَا رَبِّ، مَا لَهَا لاَ يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ، وَقَالَتِ النَّارُ: - يَعْنِي - أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، قَالَ: فَأَمَّا الجَنَّةُ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ، فَيُلْقَوْنَ فِيهَا، فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، ثَلاَثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ، وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَتَقُولُ: قَطْ قَطْ قَطْ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور حقیر ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لیے ہی خاص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے، کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے۔ جہنم کہے گی کہ ابھی اور ہیں؟ تین دفعہ کہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے بعض سے مل جائیں گے۔ تو پھر وہ کہے گی، بس، بس، بس۔

7450 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ، بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں

7449- راجع الحدیث:4849

7450- راجع الحدیث:6559,4476

ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ»، وَقَالَ هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنت میں داخل کردے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے۔ ہمام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

26- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ أَنْ تَزُولاَ}

ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں

7451- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا المَلِكُ، «فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ» : {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91]

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷)

27- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الخَلاَئِقِ»

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے متعلق ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ، فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَكَلاَمِهِ، وَهُوَ الخَالِقُ المُكَوِّنُ، غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ، فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ»

اور یہ اس کا فعل وامر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

7452- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تھے۔ میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے

7451- راجع الحديث: 7415,4811

7452- راجع الحديث: 4569

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، «فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ» : {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ} إِلَى قَوْلِهِ {لِأُولِي الأَلْبَابِ} [آل عمران: 190]، «ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً»، ثُمَّ أَذَّنَ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ، «فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ»

کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے گفتگو فرمائی، پھر سو گئے۔ جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۷) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

28- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا المُرْسَلِينَ} [الصافات: 171]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے

7453- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ، كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

7454- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ: " أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ المَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيٌّ أَمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے شکم میں چالیس روز تک رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل، اور بد بخت ہے یا نیک بخت، یہ لکھ دیتا

7453- انظر الحديث: 3194

7454- راجع الحديث: 3208

سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ حَتَّى لاَ يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتَابُ، فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا"

ہے۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ جنتیوں جیسے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

7455- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَا جِبْرِيلُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا» . فَنَزَلَتْ: {وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا} [مريم: 64] إِلَى آخِرِ الآيَةِ، قَالَ: كَانَ هَذَا الجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! جتنی مرتبہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنزالایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔ (پ ۱۶، مریم ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفے ﷺ کی بات کا جواب دیا گیا ہے۔

7456 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ اليَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَسَأَلُوهُ، «فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى العَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ» : {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لے رہے تھے۔ پس یہودیوں کے کچھ لوگوں کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق نہ پوچھو۔ پس انہوں نے پوچھ ہی لیا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے

7455- راجع الحديث: 3218

7456- راجع الحديث: 125

الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا} [الإسراء: 85]. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ

ہوئے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ پس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے نہیں کہا تھا کہ اس کے متعلق نہ پوچھو۔

7457- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکلا ہو اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچادے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا اور اجر اور مال غنیمت ساتھ لیے ہوئے۔

7458 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں لڑتا ہے، دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لیے اور تیسرا محض دکھاوے کے لیے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

29- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} [النحل: 40]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا (پ ۱۴، النحل ۴۰)

7459 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن

7457- راجع الحديث: 3123,36

7458- راجع الحديث: 2810,123

7459- راجع الحديث: 7311,3640

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ»

شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر ہمیشہ غالب رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے گا۔

7460- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ» . فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ، سَمِعْتُ مُعَاذًا، يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّأْمِ

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، حتیٰ کہ قیامت آ جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

7461- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ»

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے صحابہ میں تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اللہ تیرے بارے میں حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

7462- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ،

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لے رہے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے

7460- راجع الحديث: 3641,71

7461- راجع الحديث: 3620

7462- راجع الحديث: 125

فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا القَاسِمِ مَا الرُّوحُ؟ «فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ»، فَقَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا)، قَالَ الأَعْمَشُ هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا

لگے کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہ کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے پس ان میں سے ایک شخص آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کا کی چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرات میں اسی طرح ہے۔

30-بَابُ

خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ لَوْ كَانَ البَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ البَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا} [الكهف: 109]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ (پ ۱۴، النحل ۴۰)

{وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلاَمٌ وَالبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ}، {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى العَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ العَالَمِينَ} " {سَخَّرَ} [التوبة: 79]: «ذَلَّلَ»

اور: اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (پ ۲۱، لقمان ۲۷)

اور: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر اِسْتِوَاء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (پ ۸، الاعراف ۵۴)

7463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

-7463 انظر الحديث: 3132,36

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ»

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

31- بَابُ فِي المَشِيئَةِ وَالإِرَادَةِ: {وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تَشَاءُ} [آل عمران: 26]، {وَلاَ تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ} [الكهف: 24]، {إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ} [القصص: 56] قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ {يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ اليُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ العُسْرَ} [البقرة: 185]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: تو جسے چاہے سلطنت دے (پ ۳، آل عمران ۲۶) اور: اور ہر گز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (پ ۱۵، الکھف ۲۴) اور: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (پ ۲۰، الکھف ۵۶) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی۔ نیز ترجمہ کنز الایمان: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (پ ۲۰، الکھف ۱۸۵)

7464- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے۔

7465- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں

7464- راجع الحديث: 6338

7465- راجع الحديث: 1127

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَقَالَ لَهُمْ: »أَلاَ تُصَلُّونَ« . قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: {وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا} [الكهف: 54]

نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ چاہے ہمیں اٹھا دیتا ہے۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴)۔

7466- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »مَثَلُ المُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا، فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ، وَكَذَلِكَ المُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالبَلاَءِ، وَمَثَلُ الكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ«

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں کی مانند ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت کی مانند ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

7467 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى المِنْبَرِ، يَقُولُ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسی نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے، پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے

7466- راجع الحديث:5644

7467- راجع الحديث:557

بِهِ حَتَّى صَلاَةِ العَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيتُمُ القُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ: رَبَّنَا هَؤُلاَءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا؟ قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لاَ، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض کی کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

7468 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ المُسْنَدِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: " أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا، فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ، فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ"

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گا، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے، پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرمادے۔

7469 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً، فَقَالَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ، وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ، فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلاَمٍ ". قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کی نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ ازواج تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل بچہ جنا۔

7468- راجع الحدیث:18

7469- راجع الحدیث:2819

كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ، فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیتے تو ان کی ہر زوجہ ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

7470 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: «لاَ بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» . قَالَ: قَالَ الأَعْرَابِيُّ: طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ القُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَنَعَمْ إِذًا»

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت لے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبراؤ نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا: گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے شخص پر اتنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

7471 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلاَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ» . فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ، وَتَوَضَّئُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى

عبداللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے۔ پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو وضو کیا، حتیٰ کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

7472 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالأَعْرَجِ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ المُسْلِمُ:

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں۔ اسمٰعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد، ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان بحث تکرار ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا اور قسم ہے

7470- راجع الحدیث:3616

7471- راجع الحدیث:595

7472- راجع الحدیث:2411

وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ، وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ«

اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کر دیا۔ چنانچہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا۔

7473 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ الْمَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلاَ الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ«

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ دجال اور طاعون اس کے قریب نہیں آنے پائیں گے۔

7474 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي، شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ«

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کروں۔

7475 - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا

7473- راجع الحدیث:7134,1881

7474- راجع الحدیث:6304

7475- راجع الحدیث:3664

عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ أَنْزِعَ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ«

ہو ہو یا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی چست نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، حتیٰ کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

7476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ - وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ - أَوْ صَاحِبُ الحَاجَةِ، قَالَ: »اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ«

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا یا کوئی حاجت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

7477- حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ، وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لاَ مُكْرِهَ لَهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مغفرت فرما، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس اسے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

7478- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الفَزَارِيُّ فِي

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ گزرے تو

7476- راجع الحدیث:1432

7477- راجع الحدیث:6339

7478- راجع الحدیث:74

صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ، قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسَى: لاَ. فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى، بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ. فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے متعلق اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی شخص ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی جانب وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کی لیے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔ پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پا لیا۔ پھر ان دونوں کا وہی قصہ بیان کیا جو اللہ تعالیٰ نے (سورۃ الکہف میں) بیان فرمایا ہے۔

7479- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ» يُرِيدُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

7479- راجع الحدیث: 3161,1589

الْمُحَصَّبِ»

7480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي العَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ، قَالَ: «فَاغْدُوا عَلَى القِتَالِ»، فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، فَكَأَنَّ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو العباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا: تو کل جنگ کر لو۔ چنانچہ اگلے دن یہ بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں نے بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

32- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ} [سبأ: 23]، "وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴) اور یہ نہیں کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیدا فرمایا۔

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ} [البقرة: 255] وَقَالَ مَسْرُوقٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: «إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ شَيْئًا، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ، عَرَفُوا أَنَّهُ الحَقُّ وَنَادَوْا»: {مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ} [سبأ: 23] وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " يَحْشُرُ اللَّهُ العِبَادَ، فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے (پ ۳، بقرة ۲۵۵) مسروق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمانوں والے اس میں سے سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا ڈر دور ہو جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے یہ جان کر کہ وہ حق ہے اور ندا کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ

7480- راجع الحديث: 4325

مَنْ قَرُبَ: أَنَا المَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ

بندوں کو جمع فرمائیگا، پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں میں جزاوسزا دینے والا ہوں۔

7481 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِذَا قَضَى اللَّهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ - عَلِيٌّ: وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا ": {فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ} [سبأ: 23]. قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ: أَنَّهُ قَرَأَ: (فُرِّغَ)، قَالَ سُفْيَانُ: هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو، فَلاَ أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لاَ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پروں کو مارنا شروع کردیتے ہیں، عجز و نیاز سے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دوسرے حضرات نے صفوان کہا ہے۔ پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے۔ چنانچہ جب ان کے دلوں کا ڈر جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں۔ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا۔ علی سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک شخص یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے فرغ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے علم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرات تو یہی ہے۔

7482 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنی کوئی چیز نہیں سنتا جتنا نبی کریم ﷺ کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کے

7481- راجع الحديث: 4701

7482- راجع الحديث: 5023

لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالقُرْآنِ»، وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ: أَنْ يَجْهَرَ بِهِ

ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

7483 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ "

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجنے کے لیے نکال دیجیے۔

7484 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الجَنَّةِ»

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک گھر کی خوشخبری دی جائے۔

33- بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ، وَنِدَاءِ اللَّهِ المَلاَئِكَةَ

اللہ کا حضرت جبرئیل کے ساتھ کلام اور فرشتوں کو ندا فرمانا

وَقَالَ مَعْمَرٌ: {وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى القُرْآنَ} [النمل: 6]، أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ، أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ، وَمِثْلُهُ: {فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ} [البقرة: 37]

معمر کا قول ہے کہ وانك لتلقى القرآن سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تلقاۃ انت سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے (پ ا، بقرۃ ۳۷)۔

7485 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ:

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل بھی

7483- راجع الحدیث:3348

7484- راجع الحدیث:6004,3816

7485- راجع الحدیث:3209

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا فَأَحِبَّهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ"

اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

7486- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ العَصْرِ وَصَلاَةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس وہ علم رکھتے ہوئے ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

7487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ المَعْرُورِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى، قَالَ: وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى"

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے ور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

34- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالمَلاَئِكَةُ يَشْهَدُونَ} [النساء: 166]

قَالَ مُجَاهِدٌ: {يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ} [الطلاق: 12] «بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالأَرْضِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں (پ ٦، النساء ١٦٦)

مجاہد کا قول ہے کہ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ سے مراد ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

7486- راجع الحديث: 555

7487- راجع الحديث: 1237

السَّابِعَةِ»

7488- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيُّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلاَنُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا"

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگادی، تیرے شوق اور تیرے خوف سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری جانب۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تونے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تونے بھیجا۔" پس اگر تم اس رات مرجاؤ تو فطرت اسلام پر مروگے اور اگر تم صبح کو اٹھے تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

7489 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ، سَرِيعَ الحِسَابِ، اهْزِمِ الأَحْزَابَ، وَزَلْزِلْ بِهِمْ» زَادَ الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی: اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان، ابن ابو خالد حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

7490 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ} [الإسراء: 110] بِهَا، قَالَ: «أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے آیت، ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵) کے متعلق فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ

7488- راجع الحديث: 247، صحيح مسلم: 6823

7489- راجع الحديث: 2932

7490- راجع الحديث: 4722

صَوْتَهُ سَمِعَ المُشْرِكُونَ، فَسَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى «: {وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]: »لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ المُشْرِكُونَ «، {وَلَا تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] »عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ «، {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110] »أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ، حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ القُرْآنَ«

آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو برا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے اور لانے والے کو بھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۸۵)۔ یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرلو۔ ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں حتیٰ کہ یہ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں۔

35- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ} [الفتح: 15]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں

{إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ} [الطارق: 13] »حَقٌّ« {وَمَا هُوَ بِالهَزْلِ} [الطارق: 14] »بِاللَّعِبِ«

انہ لقول فصل سے مراد ہے: حق۔ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں۔

7491- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ "

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

7492- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

7491- راجع الحدیث: 4826

7492- راجع الحدیث: 1894

7493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ایوب برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کی: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

7494 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ "

ابوعبداللہ اعز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی جانب نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں۔

7495 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ«

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے بڑھ جانے والے ہیں۔

7496 - وَبِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ: »أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ«

اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔

7497 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

ابوزرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز

7493- راجع الحدیث:279

7494- راجع الحدیث:1145

7495- راجع الحدیث:896,238

7496- راجع الحدیث:4684

7497- انظر الحدیث:3820' راجع الحدیث:3820

فَقَالَ: »هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ - أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ - فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلاَمَ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ، وَلاَ نَصَبَ«

یا پینے کی چیز لے کر آرہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی خوشخبری دیجئے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

7498 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ "

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

7499 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: »اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الحَقُّ، وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَقَوْلُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الحَقُّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ«

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض کرتے۔ اے اللہ! تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، انبیاء حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔"

7500 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے حضرت

7498- راجع الحديث:3244

7499- راجع الحديث:1120

7500- راجع الحديث:2637,2593

الأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى»: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ} العَشْرَ الآيَاتِ

عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پرداز لوگوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل میں خود کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں (پ ۱۸، النور ۱۱) دس آیات۔

7501 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَلاَ تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کر لے تو اتنا ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اسے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

7502 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَلَقَ

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو صلہ رحمی سامنے آ کھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ اس نے عرض کی کہ یہ قطع رحمی سے

7502- راجع الحديث:4830

اللَّهُ الخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ، فَقَالَ: أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَلِكِ لَكِ ". ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ} [محمد: 22]

تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑلوں جو تجھے توڑے۔ عرض کی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا: تو تیرے لیے یہی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (پ۲۶، محمد ۲۲)۔

7503 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِي "

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہوگئے۔

7504 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

7505 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي "

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے قریب رہتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے۔

7506 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ لَمْ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہا کہ جب وہ مرجائے تو اسے جلادیا جائے، پھر اس کی آدھی

7503- راجع الحدیث:846

7504- سنن نسائی:1834

7505- راجع الحدیث:7405

7506- راجع الحدیث:3481' صحیح مسلم:6914

يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ: فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي البَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي البَحْرِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لاَ يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ العَالَمِينَ، فَأَمَرَ اللَّهُ البَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ البَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ"

راکھ خشکی میں آدھی سمندر میں بہا دی جائے۔ کیونکہ خدا کی قسم، اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب دیا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے سارے ذرے اکٹھے کر دیئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر ذرے تھے اس نے جمع کر دیئے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے، تجھ سے خوف رکھتے ہوئے۔ پس اسے بخش دیا گیا۔

7507- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا - فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ - وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ - فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ؟ فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا، قَالَ: قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ - أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاَثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کیا پس عرض کی کہ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے سبب مواخذہ کرتا ہے، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا، پھر اس نے گناہ کیا تو کہا۔ اے رب! میں گناہ کر بیٹھا۔ دوبارہ بھی پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے سبب مواخذہ کرتا ہے، پس میں نے چاہا۔ پھر اس نے گناہ کیا راوی کا بیان ہے کہ اس نے عرض کی۔ اے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا۔ پس مجھے بخش دے۔ چنانچہ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے۔ جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث پکڑتا ہے۔ لہٰذا میں نے اپنے بندے کو تیسری مرتبہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔

7508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا

7507- صحیح مسلم: 6920,6919

عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ - أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ: كَلِمَةً: يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الوَفَاةُ، قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ - أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ - عِنْدَ اللهِ خَيْرًا، وَإِنْ يَقْدِرِ اللهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَقَالَ: نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي، فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللهُ: أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، - أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ - قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا " وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: »فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا«، فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: »أَذْرُونِي فِي البَحْرِ«، أَوْ كَمَا حَدَّثَ

اور ایک بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کروائی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب دے گا۔ پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، حتیٰ کہ جب میرے اعضاء کوئلے ہو جائیں انہیں پیس دینا اور جس دن تیز ہوا چلے تو مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان سے پختہ وعدہ لیا اور قسم ہے رب کی، انہوں نے ایسا ہی کیا اور تیز ہوا کے دن اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ شخص سامنے آکھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف نے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہی تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی نے دوسری مرتبہ کہا۔ فَمَا تَلَا فَاهُ غَيْرُهَا کہا۔ میں نے یہ حدیث ابوعثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی طرح حضرت سلیمان فارسی سے سنی ہے سوائے اس کے کہ وہ از رونی فی البحر کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا۔

7508م - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَقَالَ: »لَمْ يَبْتَئِرْ« وَقَالَ خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَقَالَ: »لَمْ يَبْتَئِزْ« فَسَّرَهُ قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ

موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے یبتر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتر کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ جمع نہیں کروائی۔

36- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام اور دیگر سے کلام فرمانا

7509 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں

7508م- راجع الحديث: 3478

7509- راجع الحديث: 44

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ شُفِّعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ أَدْخِلِ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ، ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ". فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بروز قیامت میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرمادے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھ رہا ہوں۔

7510 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلاَلٍ العَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ البُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لاَ تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هَؤُلاَءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ البَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حماد بن زید نے معبد بن ہلال عنزی سے روایت ہے کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنانے کے لیے شفاعت کی حدیث کا مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ شفاعت کی حدیث سے قبل ان سے کسی اور چیز کے متعلق نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابوحمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتاتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ دریا کی موجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے۔ وہ فرمائیں گے کہ اس کام کے لائق نہیں ہوں، تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی بارگاہ میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے نہیں ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ

7510- راجع الحدیث: 44، صحیح مسلم: 478

فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - أَوْ خَرْدَلَةٍ - مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ" فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ، فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيهْ، فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا، قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ،

حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے نہیں ہوں، لیکن تمہیں حضرت عیسےٰ کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسےٰ کے حضور جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں آپ کے کام کے لیے ہوں، مگر تمہیں محمد مصطفیٰ کے پاس جانا چاہیے۔ پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گے کہ یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا امام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت۔ پس فرمایا جائے گا۔ کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال لو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت، میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس

وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ، قَالَ: " ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "

کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش! ہم امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابوخلیفہ کے مکان میں روپوش ہیں۔ کیونکہ وہ ان سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے۔ چنانچہ ہم ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ اے ابوسعید! ہم آپ کی خدمت میں آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے متعلق جو حدیث انہوں نے بیان کی کسی دوسرے کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے فرمایا کہ بیان کرو۔ پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر آ کر ختم کر دی۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ ہم نے عرض کی کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا۔ فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے علم نہیں کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ہم نے عرض کی کہ اے ابوسعید بیان فرمائیے۔ پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اسی لیے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کروں گا، پھر اس کے

حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس فرمائے گا۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہا کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت مانی جائے گی میں عرض کروں گا کہ اے رب مجھے ان کی اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ پس فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی کبریائی اور عظمت کی قسم ہے میں ضرور جہنم سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

7511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الجَنَّةِ دُخُولًا الجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا، فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ: ادْخُلِ الجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ الجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الجَنَّةُ مَلْأَى، فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ فرمائے گا اور ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لیے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

7512- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ". قَالَ الأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر جلد وہ اپنے رب سے کلام کرے گا۔ جبکہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ داہنی طرف دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم، جو اس کے سامنے ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے۔ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ

7511- راجع الحديث: 6571

7512- راجع الحديث: 6539

مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

7513 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالخَلاَئِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا المَلِكُ أَنَا المَلِكُ، «فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» : {وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ} [الأنعام: 91] إِلَى قَوْلِهِ {يُشْرِكُونَ} [الزمر: 67]

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودیوں کے ایک عالم نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمین والوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا، اس کی بات سے تعجب کرتے اور تصدیق کرتے ہوئے پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔۔۔تا۔۔ پاک اور برتر ہے تک۔

7514 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: " يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليَوْمَ " وَقَالَ آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کس طرح فرماتے ہوئے سنا؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان، حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

37- بَابُ قَوْلِهِ: {وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان:

7513- راجع الحديث: 4811

7514- راجع الحديث: 2441

تَكْلِيمًا} [النساء: 164]

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا

7515- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " احْتَجَّ آدَمُ، وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالاَتِهِ، وَكَلاَمِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى"

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوئی۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

7516- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يُجْمَعُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ المَلاَئِكَةَ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اہل ایمان قیامت کے دن اکٹھا ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس مقام سے ہمیں نجات ملتی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کے تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمادیں تاکہ ہمیں نجات ملے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام کے لیے نہیں۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔

7517 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: " لَيْلَةَ أُسْرِيَ

شریک بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ

7515- راجع الحدیث:3409

7516- راجع الحدیث:7410,44

7517- راجع الحدیث:3570

بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى، فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ، فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ، فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ، حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ، مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ - يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ جِبْرِيلُ: قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ، فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ، وَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي، نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ، فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ، فَقَالَ: مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا، ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ، فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ، قَالَ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟

کی جانب وحی آنے سے پہلے تین شخص حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کونسے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر شخص کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا، حتیٰ کہ وہ دوسری رات آئے جس میں دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی، حتیٰ کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کیا کہ گلے سے دل کے نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا، حتیٰ کہ سینہ مبارک اور شکم اطہر کو خالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا حتیٰ کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا اس میں سنہری نور تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ سینہ مبارک اور حلق رگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی جانب چڑھے۔ پس اس کا ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارتے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ پوچھا کہ یہ بلائے گئے ہیں۔ کہا، ہاں۔ انہوں نے کہا کہ خوب آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا۔ جب تک انہیں نہ بتایا جائے۔ پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت آدم کو پایا تو حضرت جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو اے میرے بیٹے۔ آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں۔ آپ نے فرمایا جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات

قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ: قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللّٰهِ، فَقَالَ مُوسَى: رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ، ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ، حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى، فَأَوْحَى اللّٰهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ: خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسَى، فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ: أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ، فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ: يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا

کا منبع ہے پھر آگے چلے تو آسمان میں اور نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کے ما کانات بنے ہوئے تھے۔ اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ فرمایا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی جانب چڑھے۔ فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفٰے ہیں انہوں نے پوچھا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر تیسرے آسمان کی جانب چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی جانب چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی جانب چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر چھٹے آسمان کی جانب چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے پھر ساتویں آسمان کی جانب چڑھے اور وہاں بھی اس طرح کہا گیا ہر آسمان پر انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے یہ نام یاد رہے ہے کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں پانچویں آسمان والے کا مجھے نام یاد نہیں رہا۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں ملے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت کے سبب۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے اوپر لے جایا گیا، جس کے متعلق اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، حتیٰ کہ سدرہ المنتہیٰ کا مقام آ گیا۔ پھر اللہ رب العزت سے نزدیک ہوا، پھر اور قریب ہوا حتیٰ کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ بچاس

تَسْتَطِيعُ هَذَا، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الخَمْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ، فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ، كُلَّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ، وَلاَ يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الخَامِسَةِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا، فَقَالَ الجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لاَ يُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَيَّ، كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الكِتَابِ، وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسَى: قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ، ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُوسَى، قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الحَرَامِ"

نمازوں کی وحی فرمائی گئی۔ پھر نیچے اترے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسےٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہٰذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے تخفیف کروائیے۔ پس نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض کی کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی استطاعت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی تخفیف فرمادی گئی۔ پھر حضرت موسےٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہ الٰہی کی جانب لوٹاتے رہے حتیٰ کہ تعداد پانچ نمازوں تک آپہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی قلبی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم ﷺ ہر مرتبہ حضرت جبرئیل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبرائیل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں مرتبہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض کی کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہٰذا ہمارے لیے اور کمی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! عرض کی کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ فرمایا کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس یہ ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ

میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لیے تم پر پانچ فرض ہیں۔ پس آپ حضرت موسیٰ کی طرف لوٹے۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ کہا کہ ہمارے لیے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گناہ عطا فرمایا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اس سے کم نمازوں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! خدا کی قسم، مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے سبب شرم آتی ہے۔ کہا تو اللہ کا نام لے کر اتر جائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے۔

38-بَابُ كَلاَمِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الجَنَّةِ

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا

7518 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلاَ أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا"

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لیے حاضر مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی ہو حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں؟ عرض کریں گے کہ اے رب! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لیے حلال کی، لہٰذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

7519 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن گفتگو فرما رہے

-7518 راجع الحديث: 6549

-7519 راجع الحديث: 2348

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ: " أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ، فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ "، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ، لاَ تَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ

تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیہاتی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قرشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

39-بَابُ ذِكْرِ اللهِ بِالأَمْرِ، وَذِكْرِ العِبَادِ بِالدُّعَاءِ، وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالإِبْلاَغِ

اللہ تعالیٰ بندوں کو حکم کے ذریعے اور بندے اسے دعا عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ} [البقرة: 152]، {وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللهِ فَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ، فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ، ثُمَّ لاَ يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلاَ تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللهِ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ المُسْلِمِينَ} [يونس: 72] " غُمَّةٌ: هَمٌّ وَضِيقٌ " قَالَ مُجَاهِدٌ: «اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ»، يُقَالُ: افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ المُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلاَمَ اللهِ} [التوبة: 6] " إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ، فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ

ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (پ ۲، بقرہ ۱۵۲) اور: اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مجھے مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (پ ۱۱، المنسآء ۷۱۔۷۲) غمۃ سے تکلیف اور تنگی مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے۔ اقضوا الی جو تمہارے دلوں میں ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ

وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَهُوَ آمِنٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلاَمَ اللَّهِ، وَحَتَّى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ. النَّبَأُ العَظِيمُ: «القُرْآنُ». {صَوَابًا} [النبأ: 38]: «حَقًّا فِي الدُّنْيَا، وَعَمَلٌ بِهِ»

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔(پ۱۰، التوبۃ۶) اگر کوئی آدمی اسے سنے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا، پس وہ امن میں ہے، حتیٰ کہ اللہ کا کلام سنے اور اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ النبا العظیم سے قرآن مجید مراد ہے۔ صوابا دنیا میں حق پر رہنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔

40- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَلاَ تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا} [البقرة: 22]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ العَالَمِينَ} [فصلت: 9]، وَقَوْلِهِ: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ} [الفرقان: 68]، {وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِينَ، بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ} [الزمر: 66] وَقَالَ عِكْرِمَةُ: {وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ} [يوسف: 106]، {وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ} [الزخرف: 87]، وَ {مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ} «فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ» وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ العِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ " لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا} [الفرقان: 2] وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {مَا تَنَزَّلُ المَلاَئِكَةُ إِلَّا بِالحَقِّ}: «بِالرِّسَالَةِ وَالعَذَابِ» {لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ} [الأحزاب: 8]: «المُبَلِّغِينَ المُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ»، {وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} [يوسف: 12]: «عِنْدَنَا»، {وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ} [الزمر: 33]: «القُرْآنُ»

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو(پ ۲۴، حٰم السجدہ ۹) اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔(پ ۱۹، الفرقان ۶۸) اور: اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو۔ (پ ۲۴، الزمر ۶۶) عکرمہ کا قول ہے۔: اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے۔(پ ۱۳، یوسف ۱۰۶)۔ اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا عقیدہ ہے لین دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب کا مخلوق ہوتا جو مذکور ہے، وہ اس ارشاد الٰہی کے باعث ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی۔۔(پ ۱۸، الفرقان ۲)۔ مجاہد کا قول ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ رسالت اور عذاب لے کر۔ لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے

{وَصَدَّقَ بِهِ} [الزمر: 33]: " المُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ القِيَامَةِ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ "

والے رسولوں سے وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید لے کر۔ موصدق بہ ایمان لانے والا قیامت کے دن کہے گا کہ یہ مجھے عطا فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

7520 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ»

عمرو بن شرجیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ یہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔

41- بَابُ

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ، وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لاَ يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ} [فصلت: 22]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔ (پ ۲۴ حم السجدہ ۲۲)۔

7521 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " اجْتَمَعَ عِنْدَ البَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ - أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلاَ يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا، وَقَالَ الآخَرُ: إِنْ

ابو معمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سمجھ کی کمی تھی ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت

-7520 راجع الحديث: 4477,4207

-7521 راجع الحديث: 4816

كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا، فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلاَ أَبْصَارُكُمْ وَلاَ جُلُودُكُمْ} [فصلت: 22] " الآيَةَ

نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔ (پ ۲۴ حم السجدہ ۲۲)۔

42- بَابُ

باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ} [الرحمن: 29] وَ {مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ} [الأنبياء: 2]، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا} [الطلاق: 1] «وَأَنَّ حَدَثَهُ لاَ يُشْبِهُ حَدَثَ المَخْلُوقِينَ» لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ} [الشورى: 11] وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ: أَنْ لاَ تَكَلَّمُوا فِي الصَّلاَةِ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔ (پ ۲۷، الرحمٰن ۲۹) اور جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے (پ ۱۷، الانبیاء ۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے (پ ۲۸، الطلاق ۱) اور اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا گیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے (پ ۲۵، الشوریٰ ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

7522 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ، وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ، تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ»

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو اللہ کی تمام کتابوں سے زمانہ کے لحاظ سے نئی ہے جس کو تم پڑھتے ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

7523- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: "يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل

7522- راجع الحديث: 2685

7523- راجع الحديث: 7363,2685

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ، مَحْضًا لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ: أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا، فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الكُتُبَ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَوَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ فَلاَ وَاللَّهِ، مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ"

فرمائی، وہ اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتادیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کردی۔ ان میں تغیر وتبدل کر کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تا کہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آ گیا۔ حالانکہ خدا کی قسم، ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

43- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة: 16]

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے

وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ"

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (پ ۲۹، القیامت ۱۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

7524- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ} [القيامة: 16]، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ» - فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶) کے متعلق روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے آب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے سعید بن جبیر نے فرمایا میں تمہیں اس طرح حرکت کر

7524- راجع الحديث: 5

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لاَ تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ} [القيامة: 17]، قَالَ: «جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ»، {فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} [القيامة: 18] قَالَ: "فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ" قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ"

کے دکھاتا ہوں جیسے ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ ۲۹، القیامۃ ۱۶) فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا۔ پھر قرآت کی ترجمہ کنزالایمان: تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ (پ ۲۹، القیامت ۱۸) فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت جرائیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبرئیل جاتے تو نبی کریم پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

44- بَابُ

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ، إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ، أَلاَ يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الخَبِيرُ} [الملك: 14] {يَتَخَافَتُونَ} [طه: 103]: «يَتَسَارُّونَ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔ (پ ۲۹، الملک ۱۳۔ ۱۴) یتخافتون آہستہ باتیں کرنا۔

7525- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ هُشَيْمٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]، قَالَ: «نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ المُشْرِكُونَ، سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ». فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمان الٰہی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل ۱۱۰) کے متعلق فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کے لیے برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے

7525- راجع الحديث: 4722

وَسَلَّمَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ} [الإسراء: 110]: أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ المُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا القُرْآنَ: {وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]، عَنْ أَصْحَابِكَ فَلاَ تُسْمِعُهُمْ {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا} [الإسراء: 110]

نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرات کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ اس کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

7526 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110] فِي الدُّعَاءِ"

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت۔ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰) یہ دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

7527 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالقُرْآنِ»، وَزَادَ غَيْرُهُ: «يَجْهَرُ بِهِ»

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

45-بَابُ

باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ » فَبَيَّنَ أَنَّ قِيَامَهُ بِالكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ « . وَقَالَ: {وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَاخْتِلاَفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ} ، وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَافْعَلُوا الخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [الحج: 77]

فرمان نبوی ﷺ کہ ایک شخص کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ رات دن اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ دوسرا آدمی اسے دیکھ کر کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس فعل ہے اور فرمایا: "ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف۔ (پ۲۱، روم ۲۲) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو (پ۱۷، الحج ۷۷)

7528 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

7526- راجع الحديث: 4723، صحيح مسلم: 1002

7528- راجع الحديث: 5026، 7232

الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ، فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ"

اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو شخصوں پر۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت ملتی جو اسے ملی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا شخص دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

7529 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ القُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ" سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا، لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الخَبَرَ، وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو آدمیوں میں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا پس وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی مرتبہ سنا لیکن انہوں نے الخبر کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

46- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ} وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: «مِنَ اللَّهِ الرِّسَالَةُ، وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَلاَغُ، وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ» وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ} [الجن: 28]، وَقَالَ تَعَالَى: {أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي} وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: "حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالمُؤْمِنُونَ}

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان اے رسول پہنچادو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ ۶، المائدہ ۶۷) زہری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے، رسول اللہ ﷺ پر پہنچانا اور ہم پر ماننا ہے۔ نیز فرمایا۔ ترجمہ کنزالایمان: تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچادیئے۔ (پ ۲۹، الجن ۲۸) اور فرمایا: تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا۔ (پ ۸، الاعراف ۶۲) کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے پیچھے

[التوبة: 105] وَقَالَتْ عَائِشَةُ: "إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلْ: {اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالمُؤْمِنُونَ} [التوبة: 105] : وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ " وَقَالَ مَعْمَرٌ: {ذَلِكَ الكِتَابُ} [البقرة: 2] »هَذَا القُرْآنُ« {هُدًى لِلْمُتَّقِينَ} [البقرة: 2] : »بَيَانٌ وَدِلاَلَةٌ« ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ} [الممتحنة: 10] : »هَذَا حُكْمُ اللَّهِ« {لاَ رَيْبَ} [البقرة: 2] : »لاَ شَكَّ« ، {تِلْكَ آيَاتُ} [البقرة: 252] : يَعْنِي هَذِهِ أَعْلاَمُ القُرْآنِ، وَمِثْلُهُ: {حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ} [يونس: 22] : »يَعْنِي بِكُمْ« وَقَالَ أَنَسٌ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلَى قَوْمِهِ، وَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ

رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" اور اللہ و رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کیے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ معمر کا قول ہے کہ ذالك الكتاب سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ ھدی للمتقین بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولکم حکم الله یہ اللہ کا حکم ہے۔ لاریب کوئی شک نہیں۔ تلك ايات قرآن مجید کی یہ نشانیاں۔ اور اسی طرح حتی اذا کنتم فی الفلاك وجرین بھم یہاں بکم کے معنی میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی جانب بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امن دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچادوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

7530 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ المُزَنِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ المُغِيرَةُ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا: »أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الجَنَّةِ«

فضل بن یعقوب، عبداللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبید اللہ ثقفی، بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ جبیر بن حیہ سے روایت کی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے بارے میں بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

7531 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا؛ وَقَالَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفے ﷺ نے کسی چیز کو چھپایا۔ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی

7530- راجع الحدیث: 3159

7531- راجع الحدیث: 4612,3334

مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الوَحْيِ فَلاَ تُصَدِّقْهُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ « : {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ} [المائدة: 67]

کریم ﷺ نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ ٦، المائدہ ٦٧)

7532 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: »أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ« . قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: »ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ« ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: »أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ« ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا: {وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَلاَ يَزْنُونَ. وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ العَذَابُ} [الفرقان: 69] الآيَةَ

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کی ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کو کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق یہ وحی نازل فرمائی۔ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ ٦، المائدہ ٦٧)

47- بَابٌ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا} [آل عمران: 93]

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُعْطِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُعْطِيتُمُ القُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ« وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ: {يَتْلُونَهُ حَقَّ

کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے

ترجمہ کنزالایمان؛ توریت لا کر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ٤، ال عمرآن ٩٣)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہل انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو۔

7532- راجع الحديث: 4477,4612,4207

تِلاَوَتِهِ} [البقرة: 121]: «يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ». يُقَالُ: {يُتْلَى} [النساء: 127]: "يُقْرَأُ. حَسَنُ التِّلاَوَةِ: حَسَنُ القِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ". {لاَ يَمَسُّهُ} [الواقعة: 79]: «لاَ يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالقُرْآنِ، وَلاَ يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا المُوقِنُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى»: {مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا، كَمَثَلِ الحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ القَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ، وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الظَّالِمِينَ} [الجمعة: 5] وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِسْلاَمَ وَالإِيمَانَ وَالصَّلاَةَ عَمَلًا. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ: «أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الجِهَادُ، ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ»

ابو زرین کا قول ہے کہ یتلونہ سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے کہ تیلی سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرات کے ساتھ لا یمسہ سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں اٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے والا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ۲۸، الجمعہ ۵) اور نبی کریم ﷺ نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ امید بخش عمل بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو؟ عرض کی کہ میرے نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید بخش ہو، ہاں میں نے بغیر طہارت نماز نہیں پڑھی پوچھا گیا کہ کونسا عمل فضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر جہاد کرنا اور حج مبرور۔

7533 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الأُمَمِ، كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا زمانہ ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، حتیٰ کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس کے مطابق عمل کیا اور عاجز آ گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں

7533- راجع الحديث: 557

حَتَّى صُلِّيَتِ العَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيتُمُ القُرْآنَ، فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الكِتَابِ: هَؤُلاَءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے مطابق عمل کیا، حتیٰکہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

48- بَابُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ عَمَلًا، وَقَالَ: «لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ»

نبی ﷺ نے نماز کو عمل فرمایا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے

7534 - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَسَدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ العَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الوَلِيدِ بْنِ العَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابو عمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کو کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

49- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ الإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا، إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا، وَإِذَا مَسَّهُ الخَيْرُ مَنُوعًا} [المعارج: 20] "هَلُوعًا: ضَجُورًا"

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ (پ ۲۹، المعارج ۱۹ تا ۲۱) ہلوعا بے صبرا حریص۔

7535 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض

7534- راجع الحدیث: 527

7535- راجع الحدیث: 923

وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا، فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ» مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، فَقَالَ عَمْرٌو: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ

لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے سکونی اور اضطراب ہے اور جب بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اس غنا اور بھلائی کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں ڈالدی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول الہ کے اس کلمے کے مقابلے میں مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

50- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

نبی کریم ﷺ کا اپنے رب سے ذکر اور روایت کرنا

7536 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ العَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً»

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روایت کی کہ ان کے رب نے فرمایا: جب بندہ بالشت بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے جانب چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

7537 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ العَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوعًا -»، وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کئی بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب بندہ بالشت بھر مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے قریب ہوتا تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر قریب ہو جاتا ہوں۔ معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اس اپنے والد ماجد سے

7537- راجع الحدیث: 7405، صحیح مسلم: 6772،6771

سنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اسے اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

7538 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ»

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے کہ اس نے فرمایا: ہر عمل کے لیے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

7539 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: " لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى " وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی آدمی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور انہیں ان کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

7540 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الفَتْحِ - » قَالَ: فَرَجَّعَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ: يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ، يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: كَيْفَ كَانَ

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی تکرار کرتے تھے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرات میں تلاوت کر کے سنائی۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ اکٹھا ہو نگے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم

7538- راجع الحديث: 1894

7539- راجع الحديث: 3395

7540- راجع الحديث: 4281

تَرْجِيعَهُ، قَالَ: آآآ ثَلاثَ مَرَّاتٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا۔ میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکرار کرتے تھے؟ فرمایا کہ تین دفعہ پڑھتے تھے۔

51-بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: توریت لا کر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ۴، ال عمرآن ۹۳)

7541 - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ: " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ، عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ، وَ: {يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ} [آل عمران: 64] الآيَةَ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک منگوا کر پڑھا۔ "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل کے لیے ہے۔ اور اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

7542- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: {آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ} [البقرة: 136] " الآيَةَ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لیے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (پ ۱، بقرہ ۱۳۶)۔

7543- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ

-7541 راجع الحديث:7

-7542 راجع الحديث:4485

-7543 راجع الحديث:1329، صحيح مسلم:4413

وَامْرَأَةٍ مِنَ اليَهُودِ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟» ، قَالُوا: نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا، قَالَ: {فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [آل عمران: 93]، فَجَاءُوا، فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ: يَا أَعْوَرُ، اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: «ارْفَعْ يَدَكَ» ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ، وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الحِجَارَةَ

نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ترجمہ کنزالایمان؛ توریت لاکر پڑھو اگر سچے ہو۔ (پ ۴، آل عمرآن ۹۳) وہ لے آئے اور ایک شخص سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے اعور! تم پڑھو، وہ پڑھنے لگا اور اصل مقام پر آکر رک گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اسکے نیچے آیت رجم تھی، بالکل صاف۔ پس کہا، اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم ہے جبکہ ہم اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

52- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «المَاهِرُ بِالقُرْآنِ مَعَ الكِرَامِ البَرَرَةِ» "وَزَيِّنُوا القُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ"

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ قرآن کا ماہر مکرم صالحین کے ساتھ ہوگا

اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

7544- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ»

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اسقدر کسی اور چیز کو نہیں سنتا جس قدر اپنے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

7545- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے

7544- راجع الحدیث: 5023، صحیح مسلم: 1845,1844، سنن ابو داؤد: 1473، سنن نسائی: 1016

7545- راجع الحدیث: 2637,2593

مِنَ الحَدِيثِ، قَالَتْ: "فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} العَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا

بری فرمادے گا۔ لیکن خدا کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں آپنے آپ کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، یعنی ترجمہ کنزالایمان؛ تو تمہارا پردہ کھول دیتا۔ (پ ۴، النور ۱۱ تا ۲۰)۔

7546- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أُرَاهُ قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، قَالَ: "سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي العِشَاءِ: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نماز عشاء میں سورۃ التین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

7547 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَمِعَ المُشْرِكُونَ سَبُّوا القُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا} [الإسراء: 110]"

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہا کرتے تھے اور جب آپ بلند آواز سے قرات پڑھتے اور مشرکین سنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ۔ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل ۱۱۰)۔

7548- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ

عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ موذن

7546- راجع الحدیث:767

7547- راجع الحدیث:4722

7548- راجع الحدیث:609

لِلصَّلاَةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: »لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ المُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ، وَلاَ شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ«. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

7549- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: »كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ القُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ«

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

53- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ القُرْآنِ}

ترجمہ کنزالایمان: اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ (پ ۲۹، المزمل ۲۰)

7550- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ القَارِيَّ، حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ: »أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ«. فَقَرَأَ القِرَاءَةَ الَّتِي

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرت نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ جب میں نے ان کی قرات سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا، کہ انہوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا یہ آپ نے کس سے پڑھی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس نے جدا طریقے پر پڑھائی ہے پس میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی جانب لے چلا۔ میں نے عرض کی کہ میں نے انہیں سورۃ

-7549 راجع الحديث:297

-7550 انظر الحديث:2419

سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ» . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ» . فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ: «كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا القُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»

الفرقان ایسے طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ اے ہشام! پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اس طرح نازل ہوئی ہے، بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے، پس اسی طریقے سے پڑھو جس کے لیے جو طریقہ سہل ہو۔

54- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ» يُقَالُ مُيَسَّرٌ: مُهَيَّأٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " يَسَّرْنَا القُرْآنَ بِلِسَانِكَ: هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ " وَقَالَ مَطَرٌ الوَرَّاقُ: {وَلَقَدْ يَسَّرْنَا القُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 17]، قَالَ: «هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ»

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے۔ جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ میسر آسانی مہیا کرنا۔ یسرنا القران تمہاری زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الوراق کا قول ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ (پ ۲۷، القمر ۱۷)۔ کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

7551 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِيمَا يَعْمَلُ العَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ»

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

7551- راجع الحدیث:6596

7552- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالأَعْمَشِ، سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ، فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الجَنَّةِ». قَالُوا: أَلاَ نَتَّكِلُ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ». {فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى} [الليل: 5] الآيَةَ

ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ (پ ۳۰، ولیل ۵)۔

55- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ} [البروج: 22]

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں (پ ۳۰، البروج ۲۱۔۲۲)

{وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ} [الطور: 1] قَالَ قَتَادَةُ: «مَكْتُوبٌ»، {يَسْطُرُونَ} [القلم: 1]: «يَخُطُّونَ»، {فِي أُمِّ الكِتَابِ} [الزخرف: 4]: «جُمْلَةِ الكِتَابِ وَأَصْلِهِ»، {مَا يَلْفِظُ} [ق: 18]: «مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ» وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «يُكْتَبُ الخَيْرُ وَالشَّرُّ»، {يُحَرِّفُونَ} [النساء: 46]: «يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ، يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ» {دِرَاسَتُهُمْ} [الأنعام: 156]: «تِلاَوَتُهُمْ»، {وَاعِيَةٌ} [الحاقة: 12]: «حَافِظَةٌ»، {وَتَعِيَهَا} [الحاقة: 12]: «تَحْفَظُهَا»، {وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا القُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ} [الأنعام: 19]: «يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ» {وَمَنْ بَلَغَ} [الأنعام:

طور کی قسم اور اس نوشتہ کی (پ ۲۷، الطور ۱۔۲)۔ قتادہ کا قول ہے کہ لکھی ہوئی۔ یسطرون لکھتے ہیں: ام الکتاب تمام کتابوں کا مجموعہ یا اصل۔ مایلفظ جو بات کرے گا وہ نوٹ کر لی جائے گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: بھلائی اور برائی لکھ لی جاتی ہے۔ یحرفون دور کرتے ہیں اور ایسا کوئی بھی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کر دے بلکہ وہ اس میں ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ مطلوب بدل دیتے ہیں۔ دراستھم ان کا تلاوت کرنا۔ واعیتہ محفوظ رکھنے والی۔ تعیھا اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اس کے ذریعے ڈرسناؤں اور جس تک پہنچے تو یہ اس کے لیے ڈرانے والا ہے۔

7552- راجع الحدیث: 1362

19]: «هَذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ»

7553 - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ، أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ"

اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ لی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میری غضب پر۔ پس وہ عرش کے اوپر اس کے پاس ہے۔

7554 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ"

ابورافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر عرش کے اوپر ہے۔

56- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ} [الصافات: 96]،

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو

{إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: 49] وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ: «أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ» {إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ، يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ، أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ} قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: «بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الأَمْرِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى» : {أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ} [الأعراف: 54] وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: سُئِلَ النَّبِيُّ

اور تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر اِستِوَاء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔ (پ ۸، الاعراف ۵۴)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ الگ بیان فرمایا جیسا

7553- راجع الحديث: 3194,1362

7554- راجع الحديث: 7553,3194

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» وَقَالَ: {جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [السجدة: 17] وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ، إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ «فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا»

کہ ارشاد ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا (پ ۲۷، الطور ا۔ ۲) اور نبی کریم ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا اور فرمایا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہمیں چند جامع امور بتا دیجئے۔ جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں ایمان، اور شہادت اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا اور ان سب کو عمل قرار دیا۔

7555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الحَيِّ مِنْ جُرْمٍ وَبَيْنَ الأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ المَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لاَ آكُلُهُ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، قَالَ: «وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَسَأَلَ عَنَّا، فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الأَشْعَرِيُّونَ؟»، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لاَ يَحْمِلَنَا وَمَا

ابوقلابہ اور قسم تیمی نے زہدم سے روایت کی ہے کہ ہمارے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا، جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انہوں نے اسے بھی بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہوگئی ہے۔ پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی آپ نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں اس کے متعلق حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں غنیمت کے اونٹ پیش کیے گئے تو فرمایا کہ اشعری حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں

7555- راجع الحدیث: 3133

عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لاَ نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: فَقَالَ: «لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا»

پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں سواریاں نہیں دینگے اور دینے کے لیے انکے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں۔ پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرمادیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو انکی قسم بھلا دی ہے خدا کی قسم، یوں تو ہم کبھی کامیابی نہیں پائیں گے۔ پس ہم آپ کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور عرض کی تو فرمایا۔ میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ نے دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

7556 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ المُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لاَ نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ، فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الجَنَّةَ، وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: آمُرُكُمْ بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَتُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لاَ تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالظُّرُوفِ المُزَفَّتَةِ، وَالحَنْتَمَةِ "

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں عرض کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی ان کاموں کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ نہ پینا کدو کی تونبی میں، لکڑی کے کریدے ہوئے برتن میں اور روغنی اور سبز لاکھی برتن میں۔

7556- راجع الحديث:53

7557 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تصویریں بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔

7558 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان تصویریں بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

7559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چل پڑے۔ بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

57- بَابُ قِرَاءَةِ الفَاجِرِ وَالمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلاَوَتُهُمْ لاَ تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

بدکار اور منافق کی قرأت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

7560 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَالأُتْرُجَّةِ،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی کی طرح ہے، جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اس کی مثال

7557- راجع الحدیث: 2105، سنن نسائی: 5377، سنن ابن ماجہ: 2151

7558- راجع الحدیث: 5951، صحیح مسلم: 5502، سنن نسائی: 5376

7559- راجع الحدیث: 5953

7560- راجع الحدیث: 5020

طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلاَ رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلاَ رِيحَ لَهَا«

کھجور کی طرح ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن کی طرح ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

7561 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الكُهَّانِ، فَقَالَ: »إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ« فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ«

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اسے جنات نے اچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کٹ کٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

7562 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ، وَيَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ« ، قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: " سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ - أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ - "

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

7561- راجع الحديث: 5762،3210

7562- انظر الحديث: 3344

58- بَابُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَنَضَعُ المَوَازِينَ القِسْطَ لِيَوْمِ القِيَامَةِ} [الأنبياء: 47]، وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: " القُسْطَاسُ: العَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ " وَيُقَالُ: " القِسْطُ: مَصْدَرُ المُقْسِطِ وَهُوَ العَادِلُ، وَأَمَّا القَاسِطُ فَهُوَ الجَائِرُ "

7563 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ "

باب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے۔ (پ۱۷، الانبیآء ۴۷) جس میں انسانوں کے اعمال واقوال تولے جائیں گے۔

مجاہد کا قول ہے: القسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ القسط المقسط کا مصدر ہے یعنی عادل اور القاسط ظالم کو کہتے ہیں۔

ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

☆☆☆☆☆

7563- راجع الحديث: 6406